إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَة

# توضیح القصائد المنتخبہ

## شرح اردو

# دیوانِ متنبّی

جس میں سلیس ترجمہ، مختصر توضیح، لغوی تحقیق اور نحوی ترکیب عمدہ انداز میں حل کیے گئے ہیں

مؤلف
مولانا مفتی محمد اقبال قاسمی
استاذ مدرسہ اسلامیہ شکرپور بھرواره، دربھنگہ

دار الاشاعت دیوبند

إن من الشعر لحكمة

# توضيح القصائد المنتخبة

شرح اردو

# دیوان متنبی

جسمیں سلیس ترجمہ، مختصر توضیح، لغوی تحقیق اور نحوی ترکیب عمدہ انداز میں حل کیے گئے ہیں

مؤلف

مولانا مفتی محمد اقبال قاسمی

استاذ مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواره، دربھنگہ

دار الاشاعت دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم



# تفصیلات

نام کتاب: ............ **توضیح القصائد المنتخبہ** شرح اردو دیوان متنبی

تالیف: ............ مفتی محمد اقبال قاسمی باٹکوی

تعداد صفحات: ............ ۳۵۲

تعداد: ............ گیارہ سو ۱۱۰۰

اشاعت دوم: ............ جنوری ۲۰۰۷ء

﴿ناشر﴾

دارالاشاعت دیوبند۔247554

DARUL ISHA-AT DEOBAND 247554 (U.P.)

فون (رہائش) 01336-222469

فون (آفس) فیکس 01336-223266

موبائل ریلائنس 09359210244

﴿ملنے کے پتے﴾

☆ کتب خانہ حسینیہ دیوبند (یوپی)

☆ کتب خانہ نعیمیہ دیوبند (یوپی)　☆ دارالکتاب دیوبند (یوپی)

- مادرِ علمی دارالعلوم دیو بند
- جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ
- امارتِ شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے نام، جنکی آغوش شفقت نے مجھے زیورعلم سے آراستہ کیا۔
- اور فقیہ العصر، بوحنیفۂ وقت، یگانۂ روزگار، مردم ساز، بیدار مغز، مدبر و منتظم، مفکر اسلام، قاضی القضاۃ، سابق صدر مسلم پرسنل لاء بورڈ، نائب امیر شریعت اور بانی مجمع الفقہ الاسلامی الہند حضرت مولانا مجاہد الاسلام قاسمیؒ کے نام جنکی حُسنِ تربیت، سایۂ عاطفت، بے پایاں شفقت و محبت اور توجۂ خاص نے احقر کی خوابیدہ تحریری صلاحیت کو بیدار کیا؛ جو بجا طور پر متنبی کے ان اشعار کے مصداق تھے۔

عَلِيْمٌ بِأَسْرَارِ الدِّيَانَاتِ وَاللُّغٰى
لَهٗ خَطَرَاتٌ تَفْضَحُ النَّاسَ وَالْكُتُبَا
فَتًى يَمْلَأُ الأَفْعَالَ رَأْياً وَحِكْمَةً
وَنَادِرَةً أَحْيَانَ يَرْضٰى وَيَغْضَبُ
مَضَتِ الدُّهُوْرُ وَمَا أَتَيْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَقَدْ أَتٰى فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَائِهٖ

محمد اقبال قاسمی

# فہرست عنوان توضیح القصائد المنتخبہ


تقریظ: قاضی القضاۃ، فقیہ العصر اور مجاہد ملت حضرت مولانا مجاہد الاسلام قاسمیؒ
سابق نائب امیر شریعت وصدر مسلم پرسنل لاء بورڈ۔
تقریظ: مولانا نور عالم صاحب خلیل امینی، استاذ دار العلوم دیوبند و مدیر مجلّہ "الداعی"
تقریظ: مولانا محمد قاسم صاحب، شیخ الحدیث و قاضی شریعت مدرسہ رحمانیہ سوپول در بھنگہ

| | صفحات | |
|---|---|---|
| افتتاحیہ: از مؤلف | ۱۰ | |
| ابو الطیب کی مختصر سوانح عمری | ۱۵ | |
| نام اور پیدائش | ۱۵ | |
| تحصیل علم اور قوتِ حافظہ | ۱۵ | |
| اِدّعائے نبوت | ۱۶ | |
| دورِ شباب اور تاریخ قتل | ۱۷ | |
| دیوانِ متنبی کا مقام | ۱۹ | |
| **قافیۃ الھمزہ** | صفحات | تعداد اشعار |
| وَقَالَ وقَدْ أَمَرَہ سیفُ الدَّولۃِ بِإجَازَۃِ أبیَاتٍ لابنِ مَحَمِّدٍ ... ........ | ۲۴ | ۷ |
| وَاسْتَزادَہُ سیفُ الدَّولۃِ فَقَالَ أیضاً: | ۳۲ | ۱۸ |
| **قافیۃ الباءِ** | | |
| وَقَالَ یُعَزِّ یہِ بِعَبدِہٖ یَمَاکَ ............ | ۴۳ | ۳۱ |
| وَقَال یَمْدَحُہُ وَیَذْکُرُبنَاءَہُ مَرْعَشَ | ۶۱ | ۳۴ |
| وَقَال یرثِی أُختَ سیف الدَّولَۃ.......... | ۸۱ | ۴۴ |

| | صفحات | تعداد اشعار |
|---|---|---|
| وَقَال يَمدَحُ المُغِيثَ بنَ عَلِيِّ بن بَشَرِ العَجلِی | ۱۰۵ | ۳۹ |
| وَقَال يَمدَحُ اَبَا القَاسِمِ طَاهِربنَ الحُسَيْنِ | ۱۲۸ | ۴۰ |
| وَقَال يَمدَحُ كَافُوراً.......... | ۱۵۲ | ۴۶ |
| وَقَال يَمدَحُهُ فِی شوالَ | ۱۷۷ | ۴۷ |
| **قَافِيَةُ الدَّالِ** | | |
| وَقَالَ عِندَ خُرُوجِه مِنْ مِصر | ۲۰۳ | ۳۰ |
| **قَافِيَةُ الْعَيْنِ** | | |
| وَقَال يَرثِی أَبَا شُجَاعٍ فَاتِكَا الكَبِيرِ | ۲۱۹ | ۴۱ |
| **قَافِيَةُ اللَّامِ** | | |
| وقَالَ يَرثِی وَالِدَةَ سَيفِ الدولة | ۲۴۱ | ۴۴ |
| **قَافِيَةُ المِيْمِ** | | |
| وَقَالَ يَمْدَحُهُ وَيَذْكُرُ بناءَه ثَغر الحَدَثِ | ۲۶۳ | ۴۶ |
| وَسَارَاَبُوالطَّيبِ مِن الرَّمْلَةِ يُرِيدُ إنْطَاكِيَّةَ | ۲۸۶ | ۳۶ |
| **قَافِيَةُ النُّوْنِ** | | |
| وَقَالَ يَذْكُرُخُرُوْجَ شَبِيْب | ۳۰۹ | ۲۷ |
| **قَافِيَةُ اليَاءِ** | | |
| وَقَالَ يَمْدَحُ كَافُوراً فِي جُمَادَى الأخِرَةِ | ۳۲۳ | ۴۷ |
| شارح کی زندگی پرایک طائرانہ نظر | ۳۴۹ | |
| رائے گرامی | ۳۵۲ | |

## حضرت مولانا قاضی مجاہدالاسلام صاحبؒ قاسمی

نائب امیر شریعت بہار واڑیسہ پھلواری شریف پٹنہ، سابق صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ

دیوان متنبیؔ عربی ادب کی مشہور ومعروف کتاب ہے جوایک عرصہ سے مدارس اسلامیہ کے نصاب میں داخل ہے۔ اس کے مصنف ابوالطیب ہیں۔ یہ کتاب فصاحت وبلاغت اورادب کی چاشنی کے لحاظ سے ہمیشہ قدر کی نگاہوں سے دیکھی جاتی رہی ہے۔ اس کتاب کی کئی نامور علماء اور محققین نے عربی میں شرحیں لکھی ہیں جن سے دیوان متنبیؔ کو حل کیا جاسکتا ہے۔

دارالعلوم دیوبند نے اس دیوان سے ۵۷۷/اشعار منتخب کر کے ''قصائد منتخبہ'' کے نام سے الگ سے شائع کیا ہے۔ ضرورت تھی کہ اردو زبان میں اس کی کوئی شرح لکھی جاتی۔ خوشی کی بات ہے کہ عزیز گرامی قدر مولانا محمد اقبال قاسمیؔ استاذ مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواره، دربھنگہ نے اس ضرورت کا احساس کیا۔ اور ''توضیح القصائد المنتخبہ'' کے نام سے شرح لکھی ہے۔ جس میں ترجمہ وتشریح کے ساتھ ساتھ نحوی وصرفی اور لغوی تحقیق کی ہے۔

بلاشبہ یہ ایک کامیاب کوشش ہے۔ دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے حسن قبولیت عطاء فرمائے۔ اور اس کا نفع عام فرمائے۔

(حضرت مولانا) قاضی مجاہدالاسلام قاسمی صاحب
نائب امیر شریعت بہار واڑیسہ پھلواری شریف پٹنہ
صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ
۱۰/جولائی ۱۹۹۹ء

# حضرت مولانا نور عالم صاحب خلیل امینی

استاذ ادب عربی و رئیس تحریر مجلہ "الداعی" دار العلوم دیوبند

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا ونبینا محمد وعلیٰ الہ وصحبہ أجمعین.

مولانا محمد اقبال قاسمی (استاذ مدرسہ اسلامیہ شکر پور، بھروارہ، دربھنگہ، بہار) کی علمی کاوش بہ شکل شرح قصائد منتخبہ دیوانِ متنبی، کے چند صفحات پر میں نے اِدھر اُدھر سے نظر ڈالی؛ جس سے اندازہ ہوا کہ انہوں نے شرح وتوضیح کے سلسلے میں خاصی محنت کی ہے۔ ہر شعر کی نحوی ترکیب کے ساتھ ساتھ، الفاظ اور مفردات کا ترجمہ کیا ہے، افعال کے ابواب کے تعیین کی ہے اور واحد کی جمع اور جمع کا واحد بھی بتایا ہے۔ پھر اشعار کے اردو ترجمے میں صحیح تعبیر تک پہنچنے کی کوشش کی ہے۔ طلبۂ مدارس کی استعداد، عربی خصوصاً صرف ونحو کے حوالے سے روز بہ روز گرتی جا رہی ہے۔ مدارس کی روز افزوں کثرت کے باوجود، معیارِ تعلیم وتربیت تشویش ناک حد تک مائل بہ زوال ہے۔ سہل انگاری، کم کوشی، غفلت، بے مقصدیت یا محض مادی مقاصد کی زور آوری نے حصولِ علم وآگہی کیلئے شمع کی طرح پگھلنے کے معززانہ تخیل سے مدارس کی نسلِ نو کو، بڑی حد تک بے گانہ کر دیا ہے۔ حالانکہ عربی کی استعداد کے بغیر شرعی علوم کو سمجھنا اور کتاب وسنت میں مطلوبہ مقدار میں درک حاصل کرنا، ناقابل تصور بات ہے۔ اس لئے علماء اردو شرح کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں؛ تاکہ کسی طرح طلبہ میں عربی کی شد بد پیدا ہو جائے اور وہ درسی کتابوں کو کسی نہ کسی طرح، کسی حد تک سہی، سمجھ لیں۔ یہ شرح بھی، اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے،

توقع ہے کہ مدرسوں کے ناقص الاستعداد طلبہ کیلئے خصوصاً اور عام طلبہ کیلئے عموماً، یہ شرح نعمتِ غیر مترقبہ ثابت ہوگی، ہوسکتا ہے کہ اس طرح کی شرحوں سے کتاب فہمی کے علاوہ عربی کا ذوق بیدار ہو، خصوصاً نحوی ترکیب کی وجہ سے۔

اللہ تعالیٰ مصنف کو ان کی نیک نیتی کا ثواب نصیب کرے۔ان کی اس علمی جدوجہد کو قبولِ عام عطا کرے، دوسری طرف طلبۂ مدارس میں عربی زبان کے حصول کا شوق پیدا کرکے دینی علوم کے فہم صحیح کی راہ کی مکمل و مسلسل ہم واری کا اپنی قدرتِ کاملہ سے انتظام کرے۔

**انه سميعٌ مجيبٌ وعلى كل شيءٍ قديرٌ.**

نور عالم خلیل امینی
استاذ، ادب عربی ورئیس تحریر مجلّہ "الداعی"
دار العلوم دیوبند (یوپی)
شب سہ شنبہ/۱۱/۱۱/۱۴۲۱ھ/۶/۲/۲۰۰۱ء

## شیخ الحدیث مولانا محمد قاسم صاحب مدظلہ العالی

### شیخ الحدیث وقاضی شریعت مدرسہ رحمانیہ سوپول، دربھنگہ (بہار)

عربی شعراء کے دیوان میں ابوالطیب متنبی کا دیوان ایک قیمتی دیوان اور بدائع صنائع کا نادر مجموعہ ہے جو عرصہ سے مدارس اسلامیہ کے نصاب میں داخل ہے۔ ہمارے صالح نوجوان عالم، جناب مولانا محمد اقبال صاحب قاسمی نے اس کی اردو زبان میں ایک واضح اور کامیاب شرح لکھنے کی کوشش کی ہے۔ مولانا موصوف کو علم ادب سے خاص دلچسپی ہونیکے ساتھ تحقیق وتفتیش کا قابلِ قدر ذوق ہے خصوصاً فقہ اکیڈمی میں رہ کر انہوں نے اپنے اس ذوق میں اور بھی زیادہ جلا پائی ہے۔

فی الحال مدرسہ اسلامیہ شکرپور، بھروارہ میں فقہ وادب کی تدریسی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ مولانا موصوف کی اس اخلاص بھری جدوجہد کو دیکھا جو قحط الرجال کے اس دور میں بلاشبہ ایک قابلِ قدر کارنامہ ہے۔ اور طلبہ کیلئے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی سہولیات سے آراستہ ہے۔ اساتذہ کرام بھی اس شرح وترجمہ سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ شرح ترجمہ، حل لغات، نحوی ترکیب، بدائع وعروض کی وضاحت وغیرہ متعدد فوائد پر مشتمل ہے۔ مولانا کی یہ علمی، ادبی، عرق ریزی، ادب کے اساتذہ اور طلبہ کیلئے ایک اچھا نمونہ ہے۔ اور دیوان متنبی کے شروح وحواشی میں ایک خوش آئند جدید اضافہ ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ اس طرح کی دوسری علمی وتحقیقی خدمتوں کا سلسلہ آئندہ بھی اہلِ علم وارباب فن وادب کیلئے نشانِ راہ اور سنگ میل کا فریضہ انجام دیگا۔ والسلام

(حضرت مولانا) محمد قاسم (صاحب)
شیخ الحدیث وقاضی شریعت مدرسہ رحمانیہ سوپول، دربھنگہ (بہار)
۱۶ رشوال ۱۴۲۰ھ

# افتتاحیہ

حَامِداً وَّمُصَلِّیاً وَّمُسَلِّماً :- رب کائنات کا عظیم شکر واحسان ہے کہ اس نے احقر کو زیر نظر کتاب لکھنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔

قارئین کرام! یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے دیوان متنبی کے قصائد منتخبہ کی شرح ہے۔ عربی شعراء کے دیوان میں ابو الطیب متنبی کا دیوان بدائع صنائع کے اعتبار سے ایک قیمتی دیوان ہے، پہلے دار العلوم دیو بند کے نصاب میں قافیۃ الہمزہ سے بالترتیب قافیۃ الدال یا قافیۃ الراء تک داخل تھی اور بمشکل آخر سال تک نصاب تک پہونچ پاتی تھی جسکی وجہ سے طلبہ زیادہ تر قافیوں سے محروم رہتے اور اچھے اچھے چنیدہ اشعار سے استفادہ نہیں کرپاتے تھے، نیز ترتیب سے پڑھانے کا ایک بڑا نقصان یہ تھا کہ بعض ایسے گھناؤنے اشعار سے بھی سابقہ پڑتا جو تہذیب وشائستگی سے انتہائی دور، طلبہ کے اخلاق کیلئے سم قاتل عقلوں اور ذہنوں کے فاسد کرنیوالے تھے، مثلاً وہ قصیدہ ہجویہ جو متنبی نے ضبہ بن یزید کی ہجو میں کہا ہے

مَـا اَنْـصَفَ الْقَومُ ضَبَّـه　　　وَاُمُّـهُ الـطُّـرطُبَّـه

رَمَـوْابِـرَاسِ اَبِیْـه　　　وبَـاكُـواالاُمَّ غُـلَبَـه

فَلاَ بِـمَـنْ مَـاتَ فَـخْـرٌ　　　وَلاَ بِـمَـنْ نِیْکَ رَغْبَـه　الخ

ان اشعار میں ابو الطیب متنبی نے ضبہ بن یزید کو وہ گالیاں سنائی ہیں جو شریف کیا، عام آدمی بھی ان کا تصور نہیں کرسکتا، شاید انہیں مذکورہ وجوہات کی بناپر دار العلوم دیو بند کی مجلس تعلیمی اور ارباب شوریٰ نے پوری دیوان متنبی سے کچھ منتخب، چنیدہ قافیے اور اشعار کا انتخاب کیا اور پانچ ہزار چار سو چورانوے (۵۴۹۴) اشعار میں سے پانچ سو

ستتر (۵۷۷) اشعار کو علیحدہ کر کے "القصائد المنتخبہ" کے نام سے اسے الگ سے شائع کیا؛ حتی الامکان وہ قافیے اور اشعار منتخب کئے جو مضامین کے اعتبار سے اچھے، فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے اعلیٰ معیار پر اترتے ہیں۔ زیادہ تر اشعار مدح سے متعلق ہیں؛ جبکہ بعض اشعار وہ ہیں جو کسی کے مرثیے میں کہے گئے ہیں۔ البتہ قافیۃ المیم میں اسحاق بن ابراہیم اعور کی ہجو میں ابو الطیب نے جو قصیدۂ ہجویہ کہا ہے وہ مضامین کے اعتبار سے زبان پر لانے کے لائق نہیں، اور قصائد منتخبہ میں اسکو ذکر کرنا ناقص علم کی رو سے کچھ زیب نہیں دیتا، تاہم اسکے انتخاب کی وجہ شاید یہ ہو کہ طلبہ مدحیہ قصائد کے ساتھ ساتھ ہجویہ قصائد سے بھی واقف ہو جائیں کیونکہ قاعدہ ہے "تُعْرَفُ الاَشْیَاءُ بِاَضْدَادِھا" کہ ضد سے چیزوں کی شناخت ہو جایا کرتی ہے۔

المختصر اب نصاب میں قصائد منتخبہ داخل ہیں، پورے دیوان کی تو عربی میں بہت سی شروحات ہیں اور ان شروحات کے ہوتے ہوئے اردو میں شرح لکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی مزید یہ کہ اردو شروحات سے ذہین طلبہ کی صلاحیت کمزور ہونے لگتی ہے اور عربی سے دلچسپی ختم کر کے اسی پر اعتماد کر بیٹھتے ہیں۔

لیکن اس کے باوجود اب جبکہ عصر حاضر میں طلبہ کے اذہان کمزور ہوتے جا رہے ہیں، علم دین سے دلچسپیاں کم ہوتی جا رہی ہیں، محنت سے جی چراتے ہیں، علم کیلئے ادنیٰ سی صعوبت جھیلنے کو تیار نہیں، اپنے سود و زیاں کی کوئی پرواہ نہیں، تحقیق و تفتیش کا کوئی شوق نہیں، سہل ترین کتابوں کو حل کرنے کیلئے اردو شروحات کے متلاشی رہتے ہیں۔ اور جس کتاب کی اردو میں کوئی شرح نہ ہو تو اس کتاب کو حل کرنے کی طرف توجہ بہت کم دیتے ہیں، خصوصاً متوسط اور غبی طلبہ؛ جبکہ بسا اوقات ذکی، ذہین اور ذی استعداد طلبہ بھی ان مواضع میں اردو شروحات کے محتاج ہو جاتے ہیں جو عربی شروحات میں نہیں سمجھ پاتے ہیں یا سمجھا، لیکن اسپر وثوق اور اعتماد نہیں ہوتا، بعض جگہ ترجمہ نہیں سمجھ پاتے۔ اگر گستاخی نہ ہو تو یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ

بعض مغلق اور پیچیدہ عبارت کو حل کرنے کے لئے اساتذۂ کرام بھی اردو شروحات کی ضرورت کا احساس کرتے ہیں۔

دیوان متنبی واقعتاً ایسی ہی کتاب ہے جسکا ترجمہ مشکل اور مفہوم وضاحت طلب ہے ہر شخص کیلئے اس کو عَلٰی وَجْہِ الاَتَمّ حل کرنا اور سمجھنا بغیر اردو شرح کے ناممکن تو نہیں، دشوار ضرور ہے۔ اور ابھی تک قصائد منتخبہ کی کوئی عمدہ شرح سامنے نہیں ہے جو طلبہ اور اساتذہ کرام کی علمی تشنگی کو بجھا سکے جس میں حل لغات، نحوی تحقیق، عمدہ تشریح خصوصاً مشکل اشعار کی اطمینان بخش توضیح مذکور ہو۔ ہمارے بعض بزرگ نے شرح لکھنے کی کوشش کی اور وہ منظر عام پر آ بھی گئی، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ شاید انہوں نے عجلت سے کام لیا جسکی وجہ سے نظر ثانی اور تصحیح نہیں کر سکے جس کی وجہ سے متعدد مقامات پر تشریح اور حل لغات محل غور ہیں، مزید یہ کہ نحوی ترکیب و تحقیق کو بالکل زیر بحث نہیں لائے اور عنوان کا کہیں بھی ترجمہ نہیں کیا، یہ بات درست ہے کہ عنوان صاحب کتاب کا قائم کردہ نہیں ہے تاہم طلبہ کیلئے بعض عنوان کا ترجمہ بہت مشکل ہے مثلاً قافیۃ المیم میں اسحاق بن ابراہیم اعور سے متعلق قصیدۂ ہجویہ کے عنوان کے ترجمہ، اسی طرح بعض تشریح طلب اشعار کی تشریح نہیں کی، شاید سہل سمجھ کر اس سے تعرض نہیں کیا، حالانکہ مذکورہ بالا امور وہ ہیں جو قصائد کی شرح کیلئے لابدی تھے، لیکن واضح رہے کہ حاشا وکلاً اس سے میرا مقصد کسی پر تعریض نہیں ہے بلکہ شارح قابل تحسین ہے کہ بہت جلد شرح کو منظر عام پر لا کر فی الفور کم از کم ترجمہ اور تشریح سے طلبہ کیلئے کچھ نہ کچھ آسانیاں تو ضرور پیدا کر دیں، اللہ ان کی محنت کو قبول کرے، آمین۔

الغرض جب قصائد منتخبہ کی کوئی عمدہ شرح نہیں تھی تو میرے دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ اسکی ایک ایسی شرح لکھوں جس میں مذکورہ بالا امور کی رعایت ہو، چنانچہ راقم الحروف نے اس میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ کیا ہے۔

(۱) ترجمہ با محاورہ اور سلیس ہے لیکن الفاظ سے ہٹ کر نہیں۔

(۲) ہر شعر کی تشریح مختصر اور بہت ہی جامع، گویا خَیْرُ الْکَلَامِ مَاقَلَّ وَدَلَّ کا مصداق۔ ہے نہ ایجاز مخل ہے نہ طُول مُمل۔

(۳) ہر عنوان کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

(۴) لغات کی صحیح اور عمدہ تحقیق پیش کی گئی ہے، اور صرف وہی لغات اور معانی لکھے گئے ہیں جو اشعار کو سمجھنے کیلئے ضروری تھے۔ افعال کے ساتھ ان کے صلے بھی ذکر کئے گئے ہیں، غیر متعلق ابواب اور معانی سے احتراز کیا گیا ہے۔

(۵) ہر مشکل شعر اور لفظ کی نحوی ترکیب، لکھنے کا التزام کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر شعر کو سمجھنا مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت شیخ الادبؒ نے حاشیہ بین السطور اور اپنی شرح میں ترکیب کا التزام کیا ہے اور اساتذۂ دارالعلوم دیوبند کی اسپر خصوصی توجہ رہتی ہے

(۶) مشکل مقامات کو حتی الامکان حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں کس حد تک راقم کامیاب ہے اس کا فیصلہ محترم اساتذۂ کرام اور طلبۂ عزیز پر موقوف ہے،

اس طرح یہ کتاب اساتذہ کرام اور طلبہ عزیز ہر دو کیلئے انشاء اللہ قصائد کو حل کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہوگی؛ لیکن اس کے باوجود مجھے اقرار ہے کہ اس کتاب کی تشریح کماحقہٗ نہیں کرسکا، مجھے اپنی کم علمی اور کوتاہ دستی کا اقرار ہے اور کوئی کیا حق ادا کرسکتا ہے جبکہ خدائے پاک کا اعلان ہے ''وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ

اب اگر اسکو اساتذہ اور طلبہ نے قبول کرلیا تو ان کے کریمانہ اخلاق اور وسعت ظرفی سے یہی توقع وابستہ ہے۔ اور اگر رد کردیا تو اعمال بد اور کم علمی کی بنا پر راقم الحروف اسی لائق ہے۔

اخیر میں اگر میں اپنے چند مخلص بزرگوں اور دوستوں کا ذکر نہ کروں تو بڑی ناسپاسی

ہوگی جن کا اس کتاب میں کچھ نہ کچھ تعاون رہا ہے۔ مثلاً میرے محبوب و مشفق دوست مولانا بشارت کریم صاحب۔ استاذ مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواره۔ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دیکر از ابتدا تا انتہا تصحیح کا فریضہ انجام دیا، حذف و اضافہ میں تعاون کیا، اور کتاب کی تہذیب و تنقیح میں دوش بدوش رہے۔ عزیزم مولوی صدیق احمد سلمہ، متعلم عربی ششم جنہوں نے اپنے مطالعہ اور اسباق کی مشغولیات کے باوجود اپنی خوشخط تحریروں سے مسودہ کو صاف کیا۔ میں ان ... حضرات کا بصمیم قلب شکریہ ادا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہوں کے ان کو دنیا اور آخرت میں بہتر بدلہ عطا فرمائے اور انکی ساری پریشانیوں کو ختم کرے۔

آمین یارب العالمین۔

والسلام

محمد اقبال قاسمی

مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواره

مقام گرہریا، پوسٹ دھوریا، ضلع بانکا (بھاگلپور) بہار

۱۵ / ذیقعدہ ۱۴۲۲ھ

# أَبُوالطَّیِّب مُتَنَبِّی

کی

## مختصر سوانح عمری

### نام اور پیدائش:

نام احمد، کنیت ابوالطیب، لقب متنبی، باپ کا نام حسین، دادا کا نام عبدالصمد۔ لیکن وہ دنیائے ادب میں صرف متنبی کے نام سے اس قدر معروف ومشہور ہے کہ نام اور کنیت کو اکثر لوگ نہیں جانتے؛ حالانکہ اس نے نہ اس لفظ کو کبھی استعمال کیا اور نہ کہیں تعارف کراتے ہوئے اپنے کو متنبی کہا؛ بلکہ دوسروں کا زبردستی دیا ہوا نام ہے۔

اس کی پیدائش کوفہ کے ایک گاؤں "کندہ" میں سن ۳۰۳ھ میں ہوئی، وہ جعفی قبیلہ کا تھا، اس کا باپ ایک معمولی سقہ تھا جو محلہ والوں کے گھروں میں پانی بھرا کرتا تھا، وہ عیدان سقہ کے نام سے مشہور تھا۔ متنبی سے جب بھی اس کے نسب اور خاندان کے بارے میں پوچھا جاتا تو مبہم اور غیر واضح جواب دیتا۔ اس کی دادی ہمدانی تھی، اس کا حسب ونسب ٹھیک تھا، وہ کوفہ کے نیک خاتون میں شمار ہوتی تھی۔

### تحصیلِ علم اور قوتِ حافظہ:

متنبی بہت کم عمری میں کوفہ سے ملک شام آ گیا تھا، یہیں اس کی نشو ونما ہوئی، اور فن ادب میں مشغول ہو کر اس میں مہارت حاصل کر لی، ادب کے کبار علماء سے ملاقاتیں کیں، اور زجاج، ابن السراج ابوالحسن اخفش، ابوبکر محمد بن درید، ابوعلی فارسی؛ اور ان جیسے دیگر اہل علم سے فیضیاب ہوا۔ ان حضرات کے فیضانِ صحبت سے وہ مہارت اور کمال

حاصل کرلیا جسکے سبب متنبی ادب، لغت، شعروشاعری، اور فصاحت وبلاغت میں درِیتیم شمار ہونے لگا۔ اس کے معاصرین میں اس کے مقابل کا کوئی نہیں تھا۔ جب اس سے عربی محاورات کے بارے میں کچھ دریافت کیا جاتا تو وہ فوراً اہل عرب کے کلامِ منثور اور منظوم کو بطورِ دلیل پیش کردیتا۔

وہ بچپن ہی سے بہت ذہین وفطین تھا، اس کا حافظہ انتہائی تیز تھا، سیکڑوں اشعار کو بہت کم وقت میں یاد کرلیتا اور شعراء کی فہرست میں اس کو استاذ کے لفظ سے یاد کیا جاتا؛ یہ اس کے کمالِ فن کی دلیل تھی۔

قوتِ حافظہ کے بارے میں اتنے واقعات بیان کئے جاتے ہیں کہ جن کو تسلیم کئے بغیر کوئی راستہ نہیں۔ ابوالحسن علوی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وراق نے مجھ سے کہا: "مارأیتُ أحفظَ مِنْ هذا الفتیٰ ابنِ عیدان السقاء" کہ میں نے اس نوجوان عیدان السقاء کے بیٹے سے زیادہ حافظہ والا کسی کو نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا وہ کیسے؟ وراق نے جواب دیا کہ آج وہ میرے پاس تھا اتنے میں ایک آدمی اصمعی کی ایک کتاب فروخت کرنے کے لیے آیا جو تقریباً تیس اوراق پر مشتمل تھی؛ ابن عیدان اس کو لیکر بہت دیر تک پڑھتا رہا، اس آدمی نے کہا کہ میں اس کو بیچنا چاہتا ہوں اور تو مجھے بیچنے سے روکے ہوئے ہے، اگر تو اس کو یاد کرنا چاہتا ہے تو انشاء اللہ ایک مہینہ کے بعد ہی ہو سکے گا۔ ابن عیدان نے کہا کہ اگر میں نے اس مدت کے اندر یاد کرلیا تو کیا دوگے؟ اس شخص نے کہا کہ یہی کتاب دیدونگا، چنانچہ متنبی نے ایک آدھ مرتبہ کتاب پڑھی اور پوری کتاب از اول تا آخر سنادی، پھر اس کا بوسہ لےکر اپنی آستین میں کتاب رکھ کر چلتا بنا۔

**ادعائے نبوت:**

جب متنبی نے قبیلۂ "بنوکلب" میں اقامت اختیار کی تو اوّلاً علوی ہونے کا دعویٰ کیا اس کے بعد جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا۔ ابوعلی حامد کا بیان ہے کہ میں نے حلب میں بہت سے

لوگوں سے سنا کہ ابوالطیب متنبی نے ''بادیہ سماوہ'' اوراس کے گردونواح میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اوراپنے اشعار کو معجزہ قرار دیکر بنوکلب اور کلاب کے بہت سے لوگوں کواپنا گرویدہ بنالیا تھا، وہ بزمانہ دعوئ نبوت اپنے اوپر نزول آیات کا بھی دعویٰ کرتا تھا، اور دیہاتیوں کو اپنی سورتیں سناتا اور کہتا کہ یہ قرآن ہے۔ منجملہ آیات مخترعہ میں سے چند یہ ہیں۔

''والنّجمِ السیّارِ، وَالفلکِ الدَوّارِ، وَاللّیلِ وَالنهارِ؛ انَّ الکُفّارَ لَفِیْ أخطَارِ، اِمْضِ علیٰ سَنَنِک وَاقْفُ اثرَمَنْ قبلکَ مِنَ الْمُرسَلِیْنَ فَإنَّ اللّٰهَ قَامِعٌ بِکَ زَیْغَ مَنْ اَلْحَدَ فی دِیْنِه وضَلَّ عَنْ سَبِیْلِه ''

**ترجمہ**: قسم ہے گھومنے والے ستاروں کی، گردش کرنیوالے آسمانوں کی اور رات دن کی؛ یقیناً کفار قریب ہلاکت ہیں۔ آپ اپنے طریقہ پر چلئے، اور سابق رسولوں کے نقش قدم کی اتباع کیجئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ اُن لوگوں کی گمراہی ختم فرمائیگا جو دین حق سے ہٹ گئے، اور گم راہ ہو گئے۔

جب حمص کے حاکم ابولؤلؤ کواس کا علم ہوا تو اس نے اس پر چڑھائی کی، اس کے مجمع کو منتشر کر کے اس کو گرفتار کرلیا، اور جیل خانہ بھیج دیا۔ متنبی نے جیل کے مصائب سے تنگ آکر توبہ کرلیا اور امیر کی خدمت میں توبہ نامہ لکھ کر پیش کر دیا، تب رہائی ہوئی۔

## دورِ شباب اور تاریخ قتل:

متنبی اپنی شاعری کے دور شباب سے آخر عمر تک متعدد درباروں سے وابستہ رہا، اور قید خانہ سے رہائی کے بعد ملک شام کے اطراف وجوانب میں سیر کرتا ہوا مختلف بادشاہوں کے یہاں پہنچا، اولاً والیٔ انطاکیہ ابو العشائر کے دربار میں پہونچ کر اس کی شان میں مدحیہ قصائد کے ذریعہ عطیات حاصل کئے، ابوالعشائر نے اسے سیف الدولۃ کے حضور میں پیش کیا اوراس کے شعر وادب کی صلاحیتوں کا تعارف کرا کر اس کے مقام کو بلند کیا۔

وہ ۳۳۷ھ میں بعمر ۳۴ رسال امیر حلب سیف الدولہ علی ابن حمدان عدوی کے پاس پہنچا۔ سیف الدولہ نے اس کا بہت ہی اعزاز واکرام کیا، انعام واکرام اور دیگر تحائف کے علاوہ تین ہزار دینار سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ یہاں وہ آسودہ اور اطمینان کی زندگی گزارنے لگا کہ اتفاقاً ایک مناقشہ کی بنا پر ۹ رسال گزار کر ۳۴۶ھ میں اس نے سیف الدولہ سے علیحدگی اختیار کرلی، اور شاہ مصر کافور اخشیدی کے پاس اسی سال مصر چلا گیا۔

کافور نے متنبی کو کسی ایک ریاست کا گورنر بنانے یا بڑی جاگیر دینے کا وعدہ کیا تھا، لیکن اس نے وعدہ پورا نہیں کیا۔ متنبی نے اپنے کئی قصیدوں میں مختلف مواقع پر اس وعدہ کی یاددہانی بھی کرائی، پھر بھی اس نے ایفائے وعدہ نہیں کیا۔ متنبی دل برداشتہ ہوکر ۳۵۰ھ کے آخر میں کافور کی مذمت میں برجستہ قصیدۂ ہجوئیہ کہتا ہوا ملک فارس چلا گیا، اور عضد الدولہ کے دربار میں زبردست انعامات سے شرف یاب ہوا۔ بالآخر عضد الدولہ متنبی کی کسی بات پر خفا ہوگیا جس کی بنا پر متنبی وہاں سے ۷ ررمضان ۳۵۴ھ میں روانہ ہوا۔ یہ بات یاد رہے کہ متنبی نے ضبہ کی ہجو میں ایک نہایت دل آزار قصیدہ لکھا تھا۔ قصیدہ کیا تھا، زہر میں بجھا ہوا نشتر تھا، اس میں اس نے ضبہ کو وہ مغلظات سنائے کہ شرافت کان بند کرلیتی ہے اور تہذیب ناک سکوڑ لیتی ہے۔ ضبہ کی والدہ پر گندے اور گھناؤنے جملے کسے تھے۔ ضَبّہ کی ماں فاتک اسدی کی حقیقی بہن تھی، اس لئے فاتک نے قصیدہ سنتے ہی متنبی کو قتل کرنے کا عزم کرلیا۔ چنانچہ اس نے متنبی کو فارس سے واپس آتے ہوئے موقع پاکر بغداد کے قریب قتل کردیا، اس کے ساتھ اس کے بیٹے محسد، اور غلام مفلح کو بھی مار ڈالا۔ یہ واقعہ بروز چہار شنبہ ۲۸ ررمضان ۳۵۴ھ میں پیش آیا۔ بالآخر وہ اکاون (۵۱) سال کی عمر پاکر ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگیا۔

## دیوانِ متنبّی کا مقام:

دیوان متنبّی کے مقام وحیثیت کا اندازہ خود متنبّی کے علومقام اور رفع شان سے لگایا جاسکتا ہے، متنبّی ایک شاعر بلیغ، لطیف الطبع، بلند فکر، نازک خیال، اور فصاحت وبلاغت کا رمز شناس تھا۔ اس کی جلالت شان پر سب کا اتفاق تھا، اس کے معاصرین میں اس کے ٹکر کا کوئی نہیں تھا۔ ابوالعلاء معرّی۔ جو شعرائے عرب میں ایک ممتاز شخصیت کا مالک تھا۔ جب شعراء کا تذکرہ کرتا تو یوں کہا کرتا کہ ابونواس نے یوں کہا، بحتری نے یوں، اور ابوتمام نے یوں کہا، لیکن جب متنبّی کا تذکرہ کرتا تو کہتا کہ شاعر نے یہ کہا ہے۔

امام واحدی نے اپنی شرح میں لکھا ہے کہ: ''یہ دیوان پانچ ہزار چار سو چورانوے (۵۴۹۴) اشعار پر مشتمل ہے''۔ قاضی ابن خلکان نے اپنی تاریخ ''وفیات الاعیان'' میں لکھا ہے کہ علماء نے اس دیوان کی بڑی قدر کی ہے، اس کی متعدد شرحیں لکھی ہیں، اور بعض اشعار کا ترجمہ انگریزی اور لاطینی زبان میں ہو چکا ہے۔ اور بقول بعض اس کی تقریباً چالیس شرحیں دیکھنے میں آئی ہیں۔

لیکن اس کے باوجود دیوان حماسہ کو دیوان متنبّی پر فوقیت حاصل ہے، کیوں کہ دیوان متنبّی میں عجمیت کی بو آتی ہے، صاحبِ دیوان حماسہ ابوتمام کا حسن انتخاب بہت اعلیٰ درجہ کا ہے۔

**نوٹ**: دیوان متنبّی میں کل اشعار پانچ ہزار چار سو چورانوے (۵۴۹۴) ہیں، دار العلوم دیوبند نے ان میں سے پانچ سو ستتر (۵۷۷) اشعار کا انتخاب کر کے ''القصائد المنتخبہ'' کے نام سے الگ سے شائع کیا ہے اور اسے نصاب میں داخلِ درس کیا ہے، یہ اس کی شرح ہے، پورے دیوان کی شرح نہیں ہے۔

# علم ادب

## علم ادب کی لغوی تحقیق:

ادب کے لغوی معنی تہذیب اور سلیقہ کے ہیں، الادب (ک) عقلمند ہونا، فن ادب میں ماہر ہونا۔ اور باب ضرب سے کھانے پر مدعو کرنا، دعوت کا کھانا تیار کرنا۔
عموماً ادب کا اطلاق ایسے ملکہ پر ہوتا ہے جس کے ذریعہ آدمی ہر عیب سے بچا رہے اور اس میں خصلت حمیدہ پیدا ہو جائے۔

## اصطلاحی تعریف:

علم ادب وہ علم ہے جس کی رعایت سے آدمی اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے میں لفظی، معنوی، اور تحریری غلطیوں سے بچ سکے۔ اور احمد حسن زیات نے علم ادب کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ''کسی زبان کے شعراء اور مصنفین کا وہ نادر کلام جس میں نازک خیالات وجذبات کی عکاسی اور باریک معانی ومطالب کی ترجمانی کی گئی ہو''

(تاریخ الادب العربی مترجم مقدمہ)

## علم ادب کا موضوع:

محققین کا قول یہ ہے کہ اس علم کا کوئی موضوع نہیں ہے؛ کیونکہ موضوع اسی علم کا متعین ہوسکتا ہے جس کے تمام اقسام کے موضوعات کسی ایک جنس قریب اعم مطلق کے تحت داخل ہوں، ورنہ کوئی موضوع متعین نہیں کیا جاسکتا، اور علم ادب کا حال کچھ ایسا ہی ہے کہ اس

کے تمام اقسام کے موضوعات کسی ایک جنس کے تحت داخل نہیں ہیں، کیونکہ یہ علم بارہ (۱۲) علوم سے مرکب ہے جن میں سے آٹھ اصول ہیں:
(۱) لغت (۲) صرف (۳) اشتقاق (۴) نحو (۵) معانی (۶) بیان (۷) عروض (۸) قافیہ۔
اور چار فروع ہیں: (۱) رسم الخط (۲) قرض الشعر (۳) انشائے نثر (۴) محاضرات۔

چنانچہ علامہ ابن خلدون موضوع کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"**ھٰذا العلم لا موضوع لهٗ لینظر فی اثبات عوارضه او نفیها**" کہ اس علم کا کوئی موضوع نہیں ہے کہ جس کے عوارض سے اثبات ونفی میں بحث کی جائے۔ شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علیؒ فرماتے ہیں: "**ھٰذا ھو الحق عندی**" کہ یہی میرے نزدیک حق ہے۔ اور بعض علماء نے اس کا موضوع طبیعت یا فطرت کو اور بعض نے الفاظ وعبارات، اشعار واخبار کو قرار دیا ہے۔

## غرض وغایت:

اپنے مافی الضمیر کو پورے طور پر نہایت دلچسپ اور مؤثر پیرایہ میں بیان کرنا، زبان اور ذہن کو لفظی، معنوی، اور تحریری غلطیوں سے بچانا۔ اور عربی ادب کا ایک بڑا فائدہ قرآن وحدیث کے اعجاز لفظی ومعنوی کو پورے طور پر سمجھنا اور سمجھانا ہے۔

## علم ادب کی ابتداء:

علم ادب تو عہد نبوی میں اور اس سے پہلے بھی تھا لیکن لفظ ادب کی اصل تاریخ اور اس کا بکثرت استعمال عہد بنوامیہ سے شروع ہوا، انہیں کے زمانے میں یہ لفظ شائع ذائع ہوا۔ سب سے پہلے تعلیم وتربیت کے معنی میں استعمال ہوا جو لوگ تعلیم وتربیت پر مامور تھے یا اشعار کے راویوں اور تاریخی واقعات کو بیان کرتے تھے ان کو مؤدب کہا جاتا تھا۔

تیسری صدی ہجری میں علم ادب پر بہت کام ہوا اور بہت سی اہم اہم کتابیں تصنیف کی گئیں، امام جاحظ (م ۲۵۵ھ) نے "البیان والتبیین" اور ابن قتیبہ (م ۲۷۶ھ) نے "الشعر والشعراء" اور مبرد نحوی (م ۲۸۵ھ) نے "الکامل" لکھی؛ یہ سب کتابیں عربی ادب میں امہات الکتب شمار کی جاتی ہیں۔

## شعر کی تعریف:

شعر اس موزوں اور مقفّٰی کلام کو کہا جاتا ہے جو بالقصد نادر افکار اور پر اثر معنی خیز مناظر وحالات کی صحیح ترجمانی وعکاسی کرے۔ شعر کبھی نثر میں ہوتا ہے اور کبھی نظم میں۔ عربوں میں شاعری کا آغاز کب ہوا؟ اس کی تاریخ نہیں ملتی البتہ یہ معلوم ہے کہ جب شاعری کو تاریخ نے جانا تو وہ نہایت محکم منظم اور مرتب شکل اختیار کر چکی تھی۔

## شعراء کے طبقات:

زمانے کے لحاظ سے شعراء کے چار طبقے ہیں:

### (۱) جاہلی شعراء:

یہ وہ شعراء ہیں جو اسلام سے قبل تھے یا اسلام کا زمانہ انہیں ملا؛ لیکن اس زمانہ میں انہوں نے کوئی قابل ذکر شاعری نہیں کی مثلاً امرؤ القیس، زہیر ابن اَبی سُلمیٰ، اُمیہ بن ابی الصلت، لبید بن ربیعہ وغیرہ۔

### (۲) مخضرم شعراء:

یہ وہ شعراء ہیں جنہوں نے اپنی شاعری کیوجہ سے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں شہرت ومقبولیت پائی؛ مثلاً حضرت خنساءؓ، حضرت حسان بن ثابتؓ، کعب بن زہیر،

(۳) اسلامی شعراء:

یہ وہ شعراء ہیں جو زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے، اور عربی زبان کے لحاظ سے قدیم پختہ اسلوب پر کار بند رہے، یہ عہد بنی امیہ کے شعراء ہیں جیسے فرزدق، جریر، عمر ابن ابی ربیعہ وغیرہ۔

(۴) مولّد شعراء:

یہ وہ شعراء ہیں جن کی قوت لسانی بگڑ گئی تھی انہوں نے صنعتوں اور مصنوعی فن کاری کے ذریعہ اپنی لسانی کمی کو پورا کیا یہ عہد بنی عباسیہ کے شعراء ہیں جیسے ابونواس، ابوتمام، متنبی۔

آخری طبقے کو چھوڑ کر باقی تینوں طبقے کے شعراء کے کلام سے استشہاد اور استدلال کیا جاتا ہے۔ اور آخری طبقے کے شعراء اگر اپنے سابق زمانہ کے شعراء کی کوئی روایت بیان کریں تو وہ بھی قابل استدلال ہے۔

# مِـنْ قَـافِـيَـةِ الْـهَـمْـزَةِ
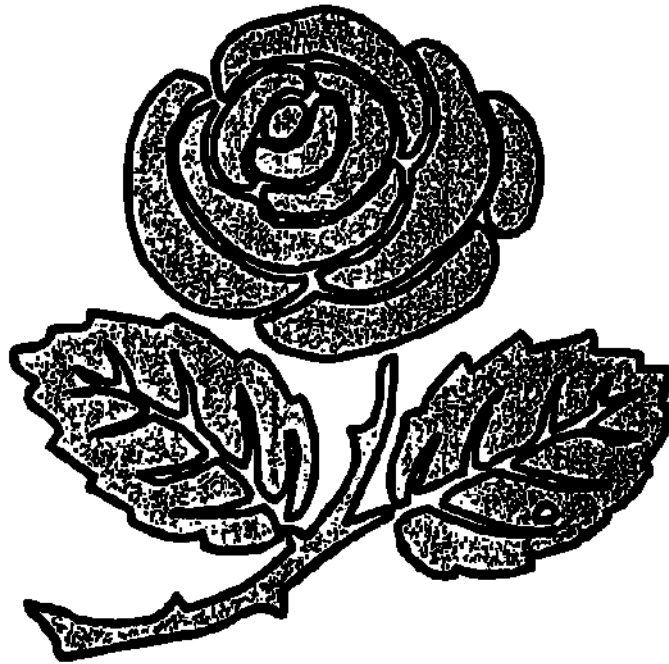
## وَقَالَ وقَدْاَمَرَهُ سيفُ الدَّوْلَةِ بِاِجَازَةِ اَبْيَاتٍ لابْنِ مُحَمَّدٍ الكَاتِبِ اَوَّلُهَا:

**ترجمہ**: ابوالطیب متنبی نے یہ اشعار اس وقت کہے جب اس کو سیف الدولہ نے اپنے شاہی پیش کار ابوذر سہل بن محمد کے اشعار پر ہموزن شعر کہنے کا حکم دیا جن کا پہلا شعر یہ تھا:

يَالائِمِي كُفَّ الْمَلاَمَ الخ

**حل لغات**: قافیہ۔ گلے کا پچھلا حصہ۔ شعر کا آخری کلمہ یا آخری حرف (ج) قَوَافٍ. قَافِيَةُ الشعر: وہ معین حرف جو مختلف الفاظ میں شعر کے آخر میں بار بار آئے۔ قافیہ متدارک: حرکتان بین الساکنین یعنی دو ساکنوں کے درمیان دو حرکتیں۔ قال لہ قولاً (ن) کہنا۔ أمره بِالشَّيْ أمراً (ن) حکم دینا۔ سیفُ الدولة ۔ حاکم حلب کا لقب، نام علی ابن ابی الہیجاء بن حمدان۔ اِجَازَةٌ دوسرے کے مصرع پر مصرع لگانا۔ ہموزن شعر کہنا۔ اَبیات۔ (واحد) بیت. شعر۔ ابن محمد یہ سیف الدولہ کا شیخ تھا جس کا نام سہل اور کنیت ابوذر یعنی ابوذر سہل بن محمد۔ الکاتب. نثر نگار اور شاہی پیشکار کو بھی کہتے ہیں الکتابة (ن) لکھنا۔ اوّل. پہلا، شروع (ج) اوّلون و اَوَائل.

**ترکیب**: وَقَدْ اَمَرَه قالَ کی ضمیر سے حال۔ لابن محمدٍ ، منظومةٍ محذوف سے متعلق ہو کر ابیات کی صفت۔ اوّلها مبتدا، اور لائِمی الخ خبر۔

**نوٹ**: متنبی کے یہ سب اشعار بحر کامل کے وزن پر ہیں۔

**فائدہ**: بحر کامل: اسے کہتے ہیں جس میں مُتَفَاعِلُنْ چھ بار آئے اور کبھی کبھی مُتَفَاعِلُنْ بفتح التاء مُتْفَاعِلُنْ بسکون التاء بن جاتا ہے جب کہ مُتَفَاعِلُنْ کی جگہ مُسْتَفْعِلُنْ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ابوالطیب نے اپنے کلام میں صنائع اور بدائع کا بکثرت استعمال کیا ہے، مثلاً صنعتِ مقابلہ، توریہ، حسن تعلیل اور حسن اقتضاب وغیرہ۔

**صنعت مقابلہ** : دو یا دو سے زائد معانی کو لانیکے بعد بالترتیب اسکے اضداد کو ذکر کرنا:
"وھو أن یوتیٰ بمعنیین او کثر ثم یوتیٰ بما یقابله علی الترتیب" جیسے:
فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيلاً وَلْيَبْكُوْا كَثِيراً. اور جیسے متنبّی کا یہ شعر ؎

أَزُوْرُهُمْ وَسَوَادُ اللَّيْلِ يَشْفَعُ لِيْ وَأَنْثَنِي وَبَيَاضُ الصُّبْحِ يُغْرِي بِيْ

**ترجمہ** : میں ان سے ملاقات کے لئے جاتا درآنحالیکہ رات کی تاریکی میری مدد کیا کرتی تھی اور میں واپس ہوتا اس حال میں کہ صبح کی روشنی میرے خلاف برانگیختہ کیا کرتی تھی۔

یہ شعر فصاحت وبلاغت کے اعتبار سے رئیس الاشعار ہے۔"شیخ الادب" اس شعر کے تحت لکھتے ہیں: "قال صاحب الیتیمة هذا البیت امیر شعره. وفیه تطبیق بدیع ولفظ حسن ومعنی بدیع جید. هذا البیت قد جمع بین الزیارة والانثناء والانصراف وبین السواد والبیاض واللیل والصبح والشفاعة والاغراء وبین لی وبی ومعنی المطابقة ان تجمع بین متضادین کهذا". (حاشیہ قصائد منتخبہ ص ۱۱۸)

**توریہ** : ایسے لفظ کو استعمال کرنا جس کے دو معنی ہوں، ایک قریبی، دوسرے بعیدی؛ قریبی معنی کو چھوڑ کر بعیدی معنی مراد لینا، جیسے حضرت ابوبکرؓ کا قول اللہ کے رسول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے: هذا رجل یهدینی السبیل.

**حسن تعلیل** : فطری علت کا انکار کر کے اپنی طرف سے علت پیش کرنا، جیسے متنبی کا یہ شعر علی ابن منصور حاجب کی تعریف میں ؎

فِي رُتبةٍ حَجَبَ الوَرٰى عَنْ نَيلِها وعلاً فَسَمَّوهُ عَلِيَّ الحَاجِباً

**ترجمہ** : "ممدوح ایسے عالی مرتبہ پر ہے کہ جس کو حاصل کرنے سے اس نے مخلوق کو روک دیا ہے اور بلند ہے، اسی لئے لوگوں نے اس کا نام "علی حاجب" رکھا ہے۔

یعنی علو مرتبہ کی وجہ سے علی اور اس مرتبہ کے حصول سے روکنے کی وجہ سے حاجب رکھا گیا۔

**حسن اقتضاب**: قصائد کے آغاز میں شعراء تشبیب یعنی آغازِ جوانی اور جذباتِ عشق ومحبت کا اظہار کرتے ہیں، پھر عمدہ انداز میں اپنے کلام کا رخ ممدوح کی طرف پھیر دیتے ہیں، اسی کو حسن اقتضاب کہا جاتا ہے۔ یعنی کلام کے رخ کو عمدہ انداز میں مقصد کے طرف پھیر دینا، مثلاً: متنبی کا یہ شعر ملاحظہ ہو ؎

فَاسْتَضْحَكَتْ ثُمَّ قَالَتْ كَا لْمُغِيثِ يُرىٰ

لَيثَ الشرىٰ وَهُـوَ مِنْ عِجْلٍ إِذَا انتَسبَا

''محبوبہ کھل کھلا کر ہنستے ہوئے بولی کہ: میں مغیث بن علی کی طرح ہوں، جو شریٰ مقام کا شیر دکھائی دیتا ہے؛ حالانکہ نسب بیان کرتے وقت وہ قبیلہ عجل سے ہے''

اس سے پہلے متنبی اپنے جذبات عشق ومحبت کا ذکر کرتے ہوئے اپنی محبوبہ کو یاد کر رہا تھا کہ اسی بیچ اپنے کلام کا رخ ممدوح مغیث بن علی کی مدح کی طرف پھیر دیا۔

**تشبیب**: شعراء کی اصطلاح میں ایسے تمہیدی کلام کو کہتے ہیں جس میں ایّام شباب اور جذبات عشق ومحبت کا اظہار ہو؛ جیسے مذکورہ بالا شعر فَاسْتَضْحَكَتْ.

**نوٹ**: اب یہاں سے دیوان متنبی کا آغاز ہے؛ لیکن پہلا شعر ابوذر سہل ابن محمد کا ہے، اور اس کے بعد کے اشعار ابوالطیب متنبی کے ہیں۔

يَا لائِمِيْ كُفَّ الْمَلامَ عَنِ الَّذِيْ أَضْنَـاهُ طُـوْلُ سَقَـامِهِ وشَقَائِهِ

**ترجمہ**: اے ملامت کرنے والے! تو اپنی ملامت کو اس شخص سے روک لے جس کو اس کی مسلسل بیماری اور بدبختی نے لاغر کردیا ہے۔

**توضیح**: اے ملامت گر! تو ملامت سے باز آ؛ کیونکہ میں مریض عشق ہوں، مرض عشق اور فراق نے مجھے لاغر اور بدبخت بنا دیا ہے۔ اس لئے تو ملامت کر کے میری لاغری میں اضافہ نہ کر۔

**فائدہ**: یہ شعر ابن محمد کا ہے اسی کے ہم وزن متنبی کے آگے کے اشعار ہیں۔

**حل لغات:** لائِم۔ ملامت گر۔ (ج) لُوَّم ولُوَّام. لامَہ عَلیٰ کذا لَوْمًا و ملامةً. (ن) ملامت کرنا، برا بھلا کہنا۔ اگر برا بھلا کہنے میں زجر غالب ہو تو اسے لوم اور ملامت کہتے ہیں، اور الفاظ میں نرمی ہو تو اسے عذل کہتے ہیں۔ کُفَّ امر۔ کفَّہ عَن کذا کَفًّا (ن) روکنا۔ اَضْنَاہُ اَضنی المرضُ فلاناً : بیماری کا سست بنادینا۔ طول ۔ لمبائی۔ سَقَام۔ بیماری۔ ظاہری بیماری۔ السَّقم۔ (س) بیماری کا طویل ہونا اور باب (ک) سے بیمار ہونا۔ شقاء۔ بدبختی۔ شقیٌ بدبخت (جمع) اَشقِیَاء. الشقاء (س) بدبخت ہونا۔

**ترکیب:** طُولُ سَقَامِہ، اضنیٰ کا فاعل۔

عَذْلُ الْعَوَاذِلِ حَوْلَ قَلْبِي التَّائِہِ (۱) وَهَوَى الْأَحِبَّةِ مِنْهُ فِي سَوْدَائِہِ

**ترجمہ:** ملامت کرنے والیوں کی ملامت میرے پریشان دل کے اردگرد ہے، اور محبوبوں کی محبت دل کی گہرائی میں ہے۔

**توضیح:** ملامت کا اثر عاشق کے دل کے باہر ہے اور محبت دل کی گہرائی میں ہے، اسلئے ملامت کا کوئی اثر دل میں نہیں ہوسکتا؛ لہٰذا اے ملامت گر! تیری ملامت بے سود ہے۔

**حل لغات:** عَذْل (ض، ن) ملامت کرنا۔ العَواذِل (واحد) عَاذِلةٌ ای امرأة عاذِلة او جماعة عاذلة، چونکہ فواعل کے وزن پر مذکر عاقل "فاعِل" کی جمع نہیں آتی ہے اس لئے امرأة یا جماعة مقدر نکالا گیا۔ حَولَ اردگرد، آس پاس۔ ھکذا حوالی۔ قلب دل (ج) قُلوب. القَلبُ (ض) الٹنا پلٹنا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وَمَا سُمِيَّ الإِنْسَانُ اِلَّا لِأُنْسِہ وَمَا الْقَلْبُ اِلَّا اَنَّہُ يَتَقَلَّبُ

التَّائِہ ۔ اسم فاعل۔ حیران وسرگشتہ۔ تَاہَ تَيْهًا و تَيَهَانًا (ض) حیران وسرگشتہ پھرنا۔ ھویٰ (س) محبت کرنا، چاہنا الأَحِبّة (واحد) حَبِيبٌ۔ دوست، حَبّہ حُبًّا (ض) محبت کرنا۔ ھکذا اَحَبَّہ اِحبابًا ۔ محبت کرنے والے کو مُحِبٌّ اور جس سے محبت کی جائے اسے محبوب کہتے ہیں۔ سوداء ای نُقطةٌ سَوْدَاء۔ سیاہ نقطہ۔ سوداء۔ سیاہ (ج) سُودٌ.

**ترکیب**: عَذْلُ الْعَوَاذِلِ مبتدا، حول قلبی خبر۔ التَّائِہِ ،قلبی کی صفت هَوَی الْأَحِبَّۃِ مبتدا،فی سُوْدَائہ خبر۔ منہ ای من القلب مبتدا سے حال اور یہ سیبویہ کے نزدیک درست ہے۔

یَشْکُوْ الْمَلَامُ اِلَی اللَّوَائِمِ حَرَّہٗ (۲) وَیَصُدُّ حِیْنَ یَلُمْنَ عَنْ بُرَحَائِہٖ

**ترجمہ** :ملامت کرنے والیوں سے ملامت (عاشق کے) دل کی گرمی کی شکایت کرتی ہے،اور دل کی تیز گرمی کے باعث وہ اعراض کرلیتی ہے جس وقت وہ ملامت کرتی ہیں۔

**توضیح** :عاشق کادل عشق کی آگ سے گرم ہے،اس لئے ملامت سوزش عشق سے جلنے کے خوف سے دل کے اندر پہونچنے کے بجائے الٹے پاؤں واپس آجاتی ہے اور ملامت کرنے والیوں سے عذر کردیتی ہے۔

**حل لغات**: یَشْکُوْ. شَکَا اِلَیہ زیداً شِکَایَۃً(ن)شکایت کرنا۔ اَلْمَلَامُ (مصدر)ملامت۔ اللَّوائم (واحد)لائمۃ:ملامت کرنے والی۔حَرٌّ. گرمی(ج)حُرُوْر (جج)اَحَارِرُ .یَصُدُّ .صَدَّ عَنْ کَذا صَدّاً (ن)رکنا،اعراض کرنا۔وَصَدَّہ عَنْ کذا:روکنا۔حین . وقت(ج)اَحْیَان.بُرَحَاء بروزن شُعَرَاءُ۔تپش،سخت گرمی۔مراد سوزش عشق۔

**ترکیب**: حَرَّہٗ، یَشْکُوْ کامفعول بہ۔ عَنْ بُرَحَائِہٖ ، یَصُدُّ سے متعلق۔

وَبِمُهْجَتِیْ یَا عَاذِلِیْ الْمَلِکُ الَّذِیْ (۳) اَسْخَطْتُ اَعْذَلَ مِنْکَ فِیْ اِرْضَائِہٖ

**ترجمہ** :اے مجھے ملامت کرنے والے!میری جان اس بادشاہ پر قربان ہے جس کوخوش رکھنے کے واسطے میں نے تجھ سے زیادہ ملامت گرکوناراض کردیا ہے۔

**توضیح** :میں اپنی جان سیف الدولہ بادشاہ پر قربان کرچکا ہوں،اب میں اس سے جدائی اختیار نہیں کرسکتا؛اس کوخوش رکھنے کے لئے میں نے کسی شخص کی کوئی پرواہ نہیں کی ہے اسلئے تیری ناراضگی اور ملامت کا بھی کوئی اثر ہونے والانہیں ہے،تیری ملامت بے سود ہے۔

**حل لغات** : مُهْجَۃ.روح،جان(ج)مُهَجَاتٌ وَمُهَجٌ ۔یَا عَاذِلِی ای من یعذلنی المَلِک.بادشاہ۔متصرف(ج)مُلوک. اَسخطتُ ۔اَسْخطَہٗ:ناراض کرنا و سَخِطَ سَخَطاً

(س) ناراض ہونا۔ اَعْذَل . اسم تفضیل بہت زیادہ ملامت گر۔ عَذَلَه عَذْلاً (ن) ملامت کرنا۔ إرضاءُ راضی کرنا، خوش کرنا۔ وَرَضِيَ عنه رضيً (س) راضی ہونا، خوش ہونا۔

**ترکیب**: بِمُهْجَتِيْ مَفدِيٌ یا اُفْدِيْ محذوف سے متعلق ہے پہلی صورت میں بمهجتی خبر مقدم اور الملک مبتدا مؤخر اور دوسری صورت میں الملک افدی کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔ اور پورا جملہ جواب ندا۔ یا عاذلی منادی۔ منادی جواب ندا سے ملکر جملہ ندائیہ۔ منک، اعذل سے متعلق اور فی إرضائہ اسخطت سے متعلق۔

اِنْ كَانَ قَدْ مَلَکَ الْقُلُوْبَ فَاِنَّهٗ (۴) مَلَکَ الزَّمَانَ بِأَرْضِهٖ وسَمَائِهٖ

**ترجمہ**: اگر وہ دلوں کا مالک ہوگیا ہے (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) کیونکہ وہ تو زمانہ کا زمین اور آسمان سمیت مالک ہے۔

**توضیح**: یعنی کل کائنات اس کے زیر تصرف ہے، سعادت وشقاوت اس کے قبضہ میں ہے، وہ اپنے دوستوں کو مسعود اور دشمنوں کو منحوس بنا دیتا ہے؛ اس لئے اگر لوگوں کے قلوب پر اس کی حکومت ہے تو اس میں کیا تعجب؟

**حل لغات**: مَلَکَ الشيَ مَلْکاً ومِلْکاً (ض) مالک ہونا۔ وَمَلَکَ علیٰ فلان أمرهٗ: حاوی ہونا۔ قُلوب (واحد) قلبٌ دل۔ الزمان۔ زمانہ (ج) أزمنة: ارض۔ زمین (ج) اراضي. سماءٌ آسمان۔ ہر بلند چیز (ج) سَمَاوات. سَمَا سُمُوّاً (ن) بلند ہونا۔

**ترکیب**: إن کان شرط، جزا محذوف ای فَلاعَجبَ وَلاتحيُّر. فَإنه الخ جزا محذوف کی دلیل۔

الشمسُ مِنْ حُسّادِهٖ والنَصْرُ مِنْ (۵) قُرنَائِهٖ والسَّيْفُ مِنْ اَسْمَائِهٖ

**ترجمہ**: سورج اس کے حاسدین میں سے ہے، مدد اس کے ساتھیوں میں سے ہے اور تلوار اس کے ناموں میں سے ہے۔

**توضیح**: ممدوح اتنا خوبصورت ہے کہ اس کی خوبصورتی دیکھ کر سورج بھی حسد کرنے لگا، اور بہادر ایسا کہ مدد اور کامیابی ہر وقت اس کا قدم چومتی ہے، اور شمشیر زنی میں اتنا مشہور

کہ اس کا نام ہی سیف الدولہ پڑ گیا۔

**حل لغات**: الشمسُ۔سورج (ج)شموس. حُسّاد (واحد) حاسِدٌ۔حسد کرنے والا حَسَدَ فلاناً علی شئ حَسَداً (ن ض) حسد کرنا، جلنا، کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر اس کے زوال کی تمنا کرنا۔ یہ شرعاً حرام ہے اور غبطہ جائز بلکہ بعض امور دینیہ میں مستحسن ہے۔ غبطہ: کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر اپنے لئے جیسی نعمت کی تمنا کرنا۔ دونوں میں وجہ فرق یہ ہے کہ حسد میں زوال نعمت کی تمنا ہوتی ہے خواہ اس کو حاصل ہو یا نہ ہو اور غبطہ میں زوال کی تمنا نہیں ہوتی بلکہ حصول کی آرزو ہوتی ہے۔ النصر (ن) مدد کرنا، قُرَناء (واحد) قرین. ساتھی، ہمنشیں۔ السیف۔تلوار (ج) اَسیاف وسُیوف۔ اسماءٌ (واحد) اِسْمٌ۔نام۔

**ترکیب**: الشمسُ مبتدا، مِنْ حُسّادہ خبر۔ ھکذا الی آخرہ۔

اَیْنَ الثَّلاثَةُ مِنْ ثَلاثِ خِلالِہٖ (۶) مِنْ حُسْنِہٖ وَاِبَائِہٖ وَمَضَائِہٖ

**ترجمہ**: مذکورہ تینوں چیزیں (آفتاب، نصرت، اور تلوار) اس کی تین خصلتوں کے مقابلہ میں کہاں ہیں۔ (آفتاب) اس کے حسن کے مقابلہ میں (مدد) اس کی خودداری (ذلت سے بچنے) کے مقابلہ میں اور (تلوار) اس کی تیزی کے مقابلہ میں۔

**توضیح**: سیف الدولہ میں آخر کی مذکورہ تینوں خصلتیں (حسن، خودداری اور تیزی) بدرجۂ اتم موجود ہیں جو اوپر کی مذکورہ تینوں چیزوں (آفتاب، نصرت، اور تلوار) سے بہت بڑھی ہوئی ہیں، دونوں میں کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔

ع چہ نسبت خاک را بعالم پاک

**حل لغات**: أین استفہام انکاری خِلال (واحد) خَلَّةٌ (بالفتح) عادت، خصلت۔ حسن خوبصورتی۔ حَسُنَ حُسْناً (ک) خوبصورت ہونا۔ اِباء۔خودداری۔ أبیٰ اِباءً (ف) انکار کرنا۔ مگر مقام مدح میں ذلت سے بچنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مَضاء۔تیزی، مَضی مضیاً (ض) گزرنا۔

**ترکیب**: مِنْ ثَلاثٍ خِلا لَه ۔مبدل منہٗ اور مـن حسنہٖ و ابائہٖ الخ بدل۔الثلاثۃ مبتدا مؤخر، اَیْنَ،یَقَعُ فعل محذوف کاظرف ہوکرخبر مقدم،اور من ثلاث بھی اسی یقع سے متعلق۔

مَـضَـتِ الدُّهُوْرُوَمَا اَتَيْنَ بِمِثْلِهٖ (۷) وَلَـقَـدْ اَتٰى فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَائِهٖ

**ترجمه**: زمانے گزر گئے اور وہ ممدوح کے مثل کو نہ لا سکے اور جب وہ آ گیا تو زمانہ اس کی نظیر لانے سے عاجز رہا۔

**توضیح**: سیف الدولہ ایک یگانۂ روزگار حاکم، گونا گوں اوصاف کا حامل، اور بے مثال بادشاہ ہے۔اب تک اس کے اوصاف کا حامل نہ کوئی شخص آیا ہے اور نہ آئیگا۔

**حل لغات**: مَضَتْ مَضىٰ مَضياً (ض) گزرنا۔ الدُھور (واحد) دَھْر زمانہ۔اَتَيْنَ اَتىٰ فلا نًااِتيانًا (ض) آنا۔ واَتیٰ بہٖ :لانا۔مثل: مشابہ۔نظیر(ج) اَمثال۔ عَجَزْن ۔ عَـجَزَ عن كذا عَجْزاً (ض) عاجز ہونا۔ و اَعْجَزَهٗ:عاجز کرنا، نُظَرَاء (واحد)نظِيْرٌ۔مشابہ۔ہم مثل۔

## وَاسْتَزَادَهُ سَيْفُ الدَّوْلَةِ فَقَالَ أَيْضًا:

**ترجمہ**: سیف الدولہ نے ابوالطیب سے مزید اشعار کہنے کا مطالبہ کیا تو اس نے یہ اشعار بھی کہے۔

**حل لغات**: اِستَزَادَ: زیادتی کا مطالبہ اور فرمائش کرنا۔ وزَادہ زِیادۃً (ض) زیادہ کرنا۔ ایضاً مفعول مطلق آض فعل محذوف کا، ای اٰضَ ایضاً بمعنی رجع رُجُوْعًا۔ اس کا ترجمہ نیز اور بھی سے کیا جاتا ہے۔

اَلْقَلْبُ أَعْلَمُ یاعَذُوْلُ بِدَائِهِ (۱) وَأَحَقُّ مِنْکَ بِجَفْنِهِ وبِمائِهِ

**ترجمہ**: اے ملامت کرنے والے! دل اپنی بیماری کو خوب جانتا ہے، اور اپنی پلک اور اس کے پانی کا تجھ سے زیادہ حقدار ہے۔

**توضیح**: اے ملامت گر! میرا دل اپنی بیماری اور اس کے علاج سے بخوبی واقف ہے، اس لئے تجھے اس کی بیماری اور علاج بتانے کی ضرورت نہیں، اس کی بیماری کا علاج محبوب کے عشق میں رونا اور آنسو بہانا ہے۔ "وَاِنَّ شِفَائِی عَبَرَاتٌ مُهْرَاقَةٌ"

**حل لغات**: أَعْلَمُ اسم تفضیل۔ عَلِمَ به عِلْمًا (س) جاننا۔ عَذُوْل عاذل کا مبالغہ بہت زیادہ ملامت گر (قاعدہ) فَعُول کا وزن اگر فاعل کے معنی میں ہو تو وہ مذکر اور مؤنث دونوں کی صفت بن سکتا ہے خواہ موصوف مذکور ہو یا نہ ہو جیسے: مریمُ البتولُ اور بعض نے تساوی کے لئے موصوف مذکور ہونے کی شرط لگائی ہے۔ دَاء بیماری مراد مرض عشق (ج) اَدْوَاء. دَوِیَ دَوًی (س) بیمار ہونا۔ اَحَقّ اسم تفضیل۔ زیادہ حقدار۔ حَقَّ حَقّاً (ض) ثابت ہونا۔ وحُقَّ به: لائق ہونا۔ جَفْنٌ۔ پلک (ج) جُفُون و اَجْفان۔ مَاءٌ۔ پانی (ج) مِیَاهٌ و اَمْوَاه۔

**ترکیب**: بدائہ، اعلمُ سے متعلق، اور آگے کے ضمائر ثلاثہ قلب کی طرف راجع ہیں اور بجفنه وبمائه، اَحَقُّ سے متعلق۔

فَوَمَنْ اُحِبُّ لَأَعْصِیَنَّکَ فِي الْهَوٰی (۲) قَسَماً بِهِ وبِحُسْنِهِ وَبَهَائِهِ

**ترجمہ**: اس شخص کی قسم جس سے مجھے محبت ہے، میں ضرور بالضرور محبت کی بابت تیری

نافرمانی کروں گا اس محبوب کی اور اس کے حسن و جمال کی قسم کھاتا ہوں۔

**توضیح** :اے ملامت کرنے والے! میں محبوب کی اور اس کے حسن و جمال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں محبت کو بدستور برقرار رکھوں گا، اور اس بارے میں تیری کوئی بات نہیں مانونگا۔

**حل لغات** :فَوَمَن واؤ برائے قسم مَن اسم موصول۔أُحِبُّ .اَحبَّہٗ:محبت کرنا۔ لأعصِيَنَّک عصىٰ فُلانًا مَعْصِيةً (ض) نافرمانی کرنا۔هوی (س) محبت کرنا قسماً اللہ تعالیٰ یا غیر اللہ کی قسم (ج) اَقْسَام .اَقْسَمَ بِاللہ: قسم کھانا۔بَهَاءٌ رونق، خوبصورتی۔ بَهَا و بَهِيَ بَهَاءً (ن، س، ک) پر رونق ہونا۔

**ترکیب** :فَوَمَن أُحِبُّ ،اُقسِمُ فعل محذوف سے متعلق ہو کر قسم، لأعصِيَنَّک جواب قسم قسماً فعل کا مفعول مطلق، اور ضمائر ثلاثہ کا مرجع من اسم موصول ہے جس سے مراد محبوب ہے۔

أأُحِبُّهُ وَأُحِبُّ فِيهِ مَلامَةً (۳) إنَّ المَلامَةَ فِيهِ مِنْ أَعْدائِهِ

**ترجمہ** : کیا میں اس سے محبت رکھوں اور اسی کے ساتھ اس کے بارے میں ملامت کو بھی پسند کروں (یہ نہیں ہوسکتا) کیونکہ ملامت اسکے بارے میں اسکے دشمنوں میں سے ہے۔

**توضیح** :یعنی ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں سیف الدولہ سے محبت بھی کروں اور ملامت کو بھی پسند کروں کیونکہ محبت اور ملامت دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں جن کو جمع کرنا میرے لئے اتنا ہی مشکل ہے جتنا آگ اور پانی کو جمع کرنا۔ ملامت تو اس کے دشمنوں کا کام ہے۔

**حل لغات** :أأُحِبُّ ہمزہ برائے انکار، وَأُحِبُّ واؤ معیت۔أَعْدَاء (واحد) عَدُوٌّ. دشمن۔ یہ اسم جنس کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔عَدِيَ لِفلانٍ عداً (س) بغض رکھنا، دشمنی کرنا۔ وعُدِيَ علیٰ فلانٍ: ظلم کیا جانا۔

**ترکیب**:من اعدائه ،إنَّ کی خبر۔

عَجِبَ الْوُشَاةُ مِنَ اللُّحَاةِ وقَوْلِهِمْ (۴) دَعْ مَا نَرَاکَ ضَعُفْتَ عَنْ إخْفَائِهِ

**ترجمہ**:چغلخوروں کو ملامت کرنے والوں اور ان کی اس بات پر تعجب ہے کہ تو اس (محبت) کو

چھوڑ دے جس میں ہم تجھ کو (مبتلا) دیکھ رہے ہیں (چونکہ) تو اس کے چھپانے سے کمزور ہو چکا ہے۔

**توضیح**: ملامت کرنیوالوں نے مجھے یہ مشورہ دیا کہ تم اپنے ممدوح سے محبت کرنا چھوڑ دو کیونکہ تم محبت کو چھپانے پر قادر نہیں ہو۔ شاعر کہتا ہے کہ چغل خوروں کو ان کے اس مشورہ پر تعجب ہے کیونکہ جو آدمی کتمانِ محبت پر قادر نہیں وہ اس کے ترک پر کیسے قادر ہو سکتا ہے۔

**حل لغات**: عَجِبَ منہ عَجَبًا (س) تعجب کرنا، کسی چیز پر حیرت کا اظہار کرنا۔ وَاَعْجَبَہٗ: حیرت میں ڈال دینا۔ الوشاۃُ (واحد) واشٍ۔ مزین کرنیوالا، مراد چغلخور، اس لئے کہ وہ بھی بات کو جھوٹ سے مزین کر کے پیش کرتا ہے، وَشَی الثوبَ وَشیاً (ض) منقش کرنا۔ رنگنا۔

**قاعدہ**: فُعَالٌ کے وزن پر اسم منقوص کی جمع بکثرت آتی ہے جیسے داعی کی جمع دُعَاۃ۔ قاضی کی جمع قُضاۃ۔ ساعی کی جمع سُعاۃ۔ باغی کی جمع بُغاۃ۔ اللُّحاۃ (واحد) لاحٍ۔ ملامت گر۔ لحیٰ فلاناً لحیا (ف) ولحواً (ن) گالی دینا، برا بھلا کہنا۔ دَعْ امر۔ تو چھوڑ دے۔ وَدَعَہ وَدعاً (ف) چھوڑنا۔ اس معنی میں مضارع اور امر کے علاوہ کوئی دوسرا صیغہ مستعمل نہیں۔ نَـرَاکَ۔ رآہُ رُؤیۃً (ف) دیکھنا، مراد رویت قلبی۔ ضَعُفْتَ۔ ضَعُفَ ضَعَافَۃً (ک) وضُعفاً (ن) کمزور ہونا۔ اِخفاءٌ چھپانا، پوشیدہ کرنا۔

**ترکیب**: دَعْ مَانَرَاکَ مقولہ، ضعفت عَنْ اِخفائِہٖ دلیلِ مقولہ۔

مَا الخِلُّ اِلَّا مَنْ اَوَدُّ بِقَلْبِہٖ (۵) وأرٰی بِطَرفٍ لایریٰ بِسَوائِہٖ

**ترجمہ**: نہیں ہے دوست مگر وہ (محبوب) کہ جس کے دل سے میں محبت کروں (میرے دل کی خواہشات محبوب کے دل کے تابع ہو جائیں) اور میں اس کو اس آنکھ سے دیکھوں جس آنکھ کے علاوہ سے وہ نہ دیکھے۔

**توضیح**: یعنی آدمی کی تمام محبت یہ ہیکہ وہ اپنے جذبات وخواہشات کو محبوب کے جذبات کے تابع بنا دے یہاں تک کہ محب اپنا قلب اور آنکھ اپنے محبوب پر قربان کر دے تاکہ اپنی کوئی مرضی باقی نہ رہے گویا دیکھنے میں دو جسم ہوں اور حقیقتاً ایک ہی جسم ہو اسی کو قلبی دوستی

اور سچی محبت کہتے ہیں جیسا کہ فارسی شاعر نے اس کی ترجمانی یوں کیا ہے ۔

من تن شدم تو جاں شدی    من جاں شدم تو تن شدی
تا کس نگوید بعد ازیں    تو دیگرم من دیگری

**حل الغات**: الخِلّ دوست (ج) اَخلال. اَوِدُّ .وَدّةً مَوَدّةً (س) محبت کرنا، چاہنا۔ طَرْف. آنکھ، کنارہ (ج) اَطْرَاف. سَوَاء بالمدبفتح السين وسِوىٰ بالقصر بكسرها بمعنى غير.

**ترکیب**: لایری الخ طرف کی صفت اور اریٰ کا عطف اودُّ پر

إنَّ الْمُعِيْنَ على الصَّبَابَةِ بالأسى (٦) أَوْلىٰ بِرَحْمَةِ رَبِّهَا وإخَائِهٖ

**ترجمہ**: یقیناً غمخواری کے ذریعہ محبت پر مدد کرنیوالا، عاشق کے ساتھ شفقت اور بھائی چارگی کا زیادہ مستحق ہے۔

**توضیح**: جو لوگ ملامت کے ذریعہ میری غمخواری کرتے ہیں ان کیلئے افضل یہ ہے کہ وہ میرے عاشق کے ساتھ مہربانی اور شفقت کا معاملہ کریں نہ کہ ملامت اور طعنہ زنی کا، اسی کے قریب شاعر کا یہ شعر ہے ۔

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح    کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غم گسار ہوتا

**حل لغات**: المعین۔ اسم فاعل۔ مددگار۔ أعانَه: مدد کرنا۔ الصبابۃ. عشق۔ صَبَّ اليه صبابةً (س) عاشق ہونا۔ الاسیٰ. صبر، تسلی۔ اَسَا الرجلَ اسًا (ن) تسلی دینا۔ اَولیٰ. زیادہ لائق۔ ولی ولیاً (حسب) قریب ہونا۔ رَحمة۔ مہربانی، شفقت۔ رَحِمَہ رحماً (س) رحم کرنا۔ مہربانی کرنا۔ ربٌّ۔ آقا، مالک، متصرف، منتظم (ج) اَرْباب. ربها ای رب الصَّبَابة. عاشق۔ إخاء ومواخاۃً. بھائی بھائی ہونا، بھائی چارگی والا معاملہ کرنا۔

**ترکیب**: المُعینَ إنَّ کا اسم، اولیٰ اس کی خبر، بالاسیٰ، المعین سے متعلق۔

مَهْلاً فَإنَّ الْعَذْلَ مِنْ أسْقَامِهٖ (٧) وَتَرَفُّقًا فالسمعُ مِنْ أعْضَائِهٖ

**ترجمہ**: تو مہلت دے (ملامت کو ترک کردے) اس لئے کہ ملامت اس کی بیماریوں میں

سے ہے اور نرمی کر، اس لئے کہ کان اس کے اعضاء میں سے ہے۔

**توضیح**: یعنی تو ملامت مت کر کیونکہ ملامت مریض عشق کیلئے ایک مرض ہے اور مرض سے تکالیف ظاہر ہے اور کان بھی مریض عشق کا ایک عضو ہے؛ اس لئے تم اس کو نصیحت وملامت کی باتیں سنا کر اس کے مرض میں اضافہ کا باعث مت بنو۔

**حل لغات**: مَهْلاً مفعول مطلق ای اَمْهِلْ مهلاً ۔ اَمهَلَه: مہلت دینا، کچھ وقت کیلئے کسی شخص کو چھوڑ دینا۔ ترفقا مفعول مطلق ای تَرَفَّقْ تَرَفُّقًا ۔ تَرفَّقَ بہ: نرمی کرنا۔ مہربانی کا برتاؤ کرنا۔ السمع. کان (ج) اَسْمَاع. سمعه سمعاً (س) سننا۔ أعضاء (واحد) عضوٌ جزء، حصہ، ٹکڑا۔

وَهَبِ المَلامَةَ فِي اللَّذَاذَةِ كَالكَرى (۸) مَطْرُوْدَةً بِسُهَادِهٖ وَبُكَائِهٖ

**ترجمہ**: تو ملامت کو لذت میں نیند کیطرح خیال کرلے جو عاشق کی بے خوابی اور رونے کی وجہ سے متروک ہو چکی ہے۔

**توضیح**: یعنی تو نے نیند کا بدل ملامت کو تلاش کرلیا ہے اس لئے نیند میں جو لذت ملتی ہے وہی لذت تجھ کو ملامت میں ملتی ہے۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب تو نے عاشق کی بے خوابی اور گریہ وزاری کی بنا پر نیند جیسی لذیذ اور محبوب چیز چھوڑ دی ہے تو پھر ملامت کو بھی چھوڑ دے جو تیرے نزدیک نیند کی طرح لذیذ ہے۔

**حل لغات**: هَبْ اسم فعل بمعنی اِحسِبْ۔ تو گمان کر۔ اللَّذَاذَةُ (س) لذیذ ہونا۔ الکری اونگھ۔ كَرِيَ الرجلُ كرًى (س) اونگھنا۔ مَطرودة اسم مفعول۔ دھتکارا ہوا۔ طَرَدَه طرداً (ن) دھتکارنا۔ دور کرنا۔ سُهاد. بے خوابی۔ السّهد (س) بیدار رہنا، کم نیند والا ہونا۔ بُكاء. رونا۔

**ترکیب**: الکری ذوالحال، مطرودۃً اپنے متعلق سے ملکر حال، حال ذوالحال سے ملکر هب کا مفعول ثانی۔ ذوالحال اگرچہ لفظاً مذکر ہے لیکن ضرورت شعری کیوجہ سے سِنَةً کے معنی میں ہے جو مؤنث ہے۔

لاتعذُل المُشتاقَ فِی اشواقہٖ (۹) حتّٰی یکون حشاک فی أحشائہٖ

**ترجمہ**: تو عاشق کی اس کے عشق کے سلسلے میں ملامت مت کر کہیں تیرا دل اس کے دل کی طرح ہوجائے۔

**توضیح**: اے ملامت گر! تو عاشق کی اس کے عشق کے سلسلہ میں ملامت مت کر کہیں تیرا دل بھی محبت میں اسی طرح سرگرداں ہوجائے جس طرح عاشق کا دل سرگرداں ہے، مشہور مقولہ ہے: مَنْ ضَحِکَ ضُحِکَ: جو ہنستا ہے وہ ہنسا جاتا ہے۔

**حل لغات**: تعذُلْ. العذل (ض،ن) ملامت کرنا۔ المشتاقَ. عاشق۔ إشتَاق إلی کَذا: مشتاق ہونا، چاہنا۔ اشواق (واحد) شوق. سخت خواہش۔ شاقنی الحبُ الیہ شوقاً (ن) شوق دلانا۔ حشا. پیٹ کے اندر کی چیزیں آنت، جگر، تلی وغیرہ۔ یہاں دل مراد ہے (ج) أحشاء.

**ترکیب**: حتّٰی یکونَ، لاتَعذُلْ سے متعلق۔

إنَّ القَتیلَ مُضرَّجًا بِدُمُوعِہٖ (۱۰) مثلُ القتِیلِ مُضرَّجًا بِدِمائِہٖ

**ترجمہ**: یقیناً شہید ناز جو اپنے آنسوؤں میں لت پت ہے وہ اس شہید کی طرح ہے جو اپنے خونوں میں لت پت ہے۔

**توضیح**: یعنی آہ و فغاں اور گریہ وزاری کرنیوالا عاشق، اتنا ہی قابل رحم ہے جتنا وہ مقتول جو اپنے خون میں تربتر ہے؛ دونوں کی حالت درد و کرب میں یکساں ہے اور دونوں بے جان ہوچکے ہیں۔

**فائدہ**: اگر شاعر مِثلُ القتیل کے بجائے فوق القتیل کہتا تو زیادہ اچھا ہوتا، کیونکہ اس میں زیادہ مبالغہ ہے۔ (شیخ الادب)

**حل لغات**: القَتِیل بمعنی مقتول۔ اس سے مراد عاشق زار اور دوسرے قتیل سے مراد شہید ہے جو اپنے آپ کو قربان کرچکا ہے۔ قتَله قتلاً (ن) قتل کرنا۔ مُضَرَّجًا اسم مفعول ضَرَّجَ بالدَّم: خون آلود کرنا، لتھیڑنا۔ دُمُوع (واحد) دمعٌ. آنسو۔ دَمعَتِ العینُ دمعاً (ف) آنسو بہنا۔ دِمَاء

(واحد)دمٌ خون؛ یہ محذوفۃ الاعجاز ہے اس کی اصل دَموٌ ہے۔

**ترکیب**:القَتیل الف لام بمعنی الذی ، ضمیر ذوالحال، مضرجاً حال۔بدموعہ، مضرجاً سے متعلق۔مثلُ القتیل ،اِنَّ کی خبر۔

والعِشْقُ كَالمَعْشُوقِ يَعْذُبُ قُرْبُهُ (۱۱) لِلْمُبْتَلٰى وَيَنَالُ مِنْ حَوْبَائِهِ

**ترجمہ** :عشق معشوق کی طرح ہے جس کا قرب عاشق کیلئے خوشگوار معلوم ہوتا ہے، حالانکہ وہ عاشق کی جان لے لیتا ہے۔

**توضیح** :یعنی عشق ومحبت اگرچہ خود بہت ہی محبوب اور پسندیدہ چیز ہے لیکن اسی کے ساتھ انتہائی خطرناک بھی ہے، کیونکہ بسااوقات وہ عاشق کی جان لے لیتا ہے پھر بھی اس کی لذت میں کمی نہیں آتی۔کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

اگرچہ عشق میں آفت بھی ہے بلا بھی ہے مگر برا نہیں یہ درد کچھ بھلا بھی ہے

**حل لغات** :وَالعِشق محبت کی زیادتی۔ عَشِقَهٗ عِشقًا (س) انتہائی محبت کرنا، عشق کرنا۔ یَعْذُبُ عُذوبۃً (ک) شیریں ہونا۔قُرب (ک) نزدیک ہونا،قریب ہونا۔ مُبْتَلیٰ. عاشق، وہ شخص جو مبتلائے عشق ومحبت ہو۔اِبْتَلاءُ: آزمائش کرنا، جانچنا۔یَنَالُ. نَالَ الشئَ نیلاً (س،ض) پانا، حاصل کرنا۔لیکن باب ضرب سے بہت کم مستعمل ہے۔ حَوباءُ. جان، نفس(ج)حَوْبَاآت.

**ترکیب** :العشقُ مبتدا،کَالمعشوقِ خبر. یعذبُ وجہ تشبیہ کا بیان۔یہ یا تو حال واقع ہے یا خبر ثانی ہے العشق کا، لِلمُبتَلی،یعذبُ سے متعلق اور یَنَال ، قربُہ سے حال۔

وَلَوْقُلْتَ لِلدَّنِفِ الْحَزِيْنِ فَدَيْتُهُ (۱۲) مِمَّا بِهٖ لَأَغَرْتَهُ بِفِدَائِهٖ

**ترجمہ** :اگر تو غمگین دائم المرض (عاشق) سے کہے کہ میں اس (غم اور بیماری) پر قربان ہوں جو تجھ کو لاحق ہے تو تو نے اپنے آپکو اس پر قربان کر کے اسکو غیرت دلائی۔

**توضیح** :اگر تو عاشق سے کہے کہ یہ مصائب عشق جو تجھے لاحق ہیں، وہ تجھ سے منتقل ہو کر میرے اوپر آجاویں، تو عاشق کو بڑی غیرت آئیگی کہ کیا میں محبت میں اپنی جان قربان

نہیں کرسکتا۔ گویا یہ بھی اس کو گوارہ نہیں۔ وَمَا اَحْسَنَ مَاقِیلَ فی الهندیة ؎

شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری غیر کی ہو کے رہے یا شب فرقت میری (حاشیہ)

**حل لغات** :الدَّنِفِ. دائم المرض ،لازم المرض (ج) اَدْنَاف، الدَّنَفُ (س) لازم المرض ہونا، دائمی مریض ہونا۔ الحَزِین۔ غمگین (ج) حِزان وحُزَناء یہاں دَنِفُ الحَزِین سے مراد مرض عشق میں مبتلا ہو کر غمگین رہنے والا عاشق ہے۔ حَزِنَ لَـه حَزَنـاً (س) غمگین ہونا، اور (باب نصر) سے غمگین کرنا۔ فَدَیْتُ فَدَی فلانًا بِنَفسِه فِدَاءً (ض) اپنے متعلق کہنا کہ میں تمہارے اوپر فدا کیا جاؤں۔ اَغْرَتْ. اَغَارَهٗ: غیرت دلانا، غیرت پر برانگیختہ کرنا۔

**ترکیب**: لو شرطیہ، لاغرتهٗ جوابِ لو ، فَدَیْتُهٗ مقولہ مِمَّابه فَدَیْتُ سے متعلق۔

وُقِیَ الْأَمِیـرُ هَوَی الْعُیُونِ فَإِنَّهٗ (۱۳) مَـالَایَـزُوْلُ بِبَـأْسِـهٖ وسَخَـائِـهٖ

**ترجمہ** :امیر (سیف الدولہ) چشمہائے حسیناں کی محبت سے محفوظ رہے (خدا کرے کہ وہ اس مرض میں مبتلا نہ ہو) کیونکہ وہ ایسی شیٔ ہے جو اس کی شجاعت اور سخاوت سے زائل نہیں ہو سکتی۔

**توضیح** : خدائے پاک سے میری دعا یہ ہے کہ سیف الدولہ حسینوں کی محبت میں گرفتار نہ ہو۔ کیونکہ وہ اگرچہ بہادر ہے لیکن محبت بڑے بڑے بہادروں پر غالب آجاتی ہے اور وہ اپنے دام فریب میں گرفتار کر لیتی ہے۔

**حل لغات** :وُقِی،وَقَاه وِقَایَةً (ض) بچانا۔ الأمیر. حاکم۔ مراد سیف الدولہ جو حلب کا حاکم تھا (ج) اُمَرَاء۔ اَمِرَ و اَمُرَ اِمَارَةً (س،ک) امیر وحاکم ہونا، عُیُون (واحد) عَیْنٌ. آنکھ۔ فَإِنَّه فا تعلیلیہ۔ یَزُولُ . زَالَ زَوَالاً (ن) زائل ہونا۔ ختم ہونا۔ بأس۔ بہادری۔ بَؤُسَ بأساً (ک) بہادر ہونا۔ سَخاء سخاوت۔ سَخَا سخاءً (ن) سخی ہونا۔ فیاض ہونا۔

**ترکیب**: هَوَی العیوُن، وُقِی کا مفعول بہ اور مَالَایَزُوْلُ، اِنَّ کی خبر۔

یَسْتَـأسِرُ الْبَطَلَ الـكَمِیَّ بِنَظْرَةٍ (۱۴) وَیَـحُـولُ بَیْـنَ فُـؤَادِهٖ وَعَـزَائِـهٖ

**ترجمہ** :وہ (حسیناؤں کی محبت) ایک ہی نگاہ میں مسلح، بہادر شخص کو قید کر لیتی ہے اور اس

کے دل اور صبر کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

**توضیح**: حسیناؤں کو دیکھ کر بڑے بڑے بہادروں کی بہادری اپنی جگہ رکھی رہ جاتی ہے اور وہ دامِ محبت میں اس طرح گرفتار ہو جاتے ہیں کہ بغیر محبوبہ کے دل کو قرار نہیں آتا، قلب بے چین رہتا ہے۔ ؎

دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن　　　بیٹھا رہوں تصورِ جاناں کئے ہوئے

**حل لغات**: یَسْتَاسِرُ. الاسْتِیسَارُ: قیدی بننے کیلئے اپنے آپ کو حوالہ کرنا، قید کرنا۔ سین اور تا برائے مبالغہ۔ اَسَرہ اَسْرًا و اِسارًا (ض) قید کرنا، اَسِیر. قیدی (ج) اُساریٰ و اَسْریٰ. البَطَل بہادر (ج) اَبْطَال، البَطَالۃ (ک) بہادر ہونا۔ الکَمِیُّ مسلح۔ زرہ پوش (ج) کُماۃ و اَکْمَاء. بہادر۔ کَمیٰ نفسَہ کَمْیًا (ض) مسلح ہونا، زرہ اور خود سے اپنے کو چھپانا۔ نَظْرۃً اسم مرۃ۔ ایک نظر، ایک نگاہ (ج) نَظَرات. یَحُوْلُ. حَالَ حَوْلًا و حِیلُولَۃً (ن) درمیان میں حائل ہونا، رکاوٹ بننا۔ عَزَاء. صبر. عَزِیَ عَزَاءً (س) مصیبت پر صبر کرنا۔ و عَزّیٰ الرجلَ: تسلی دینا۔

اِنِّیْ دَعَوْتُکَ لِلنَّوائِبِ دَعْوَۃً　(۱۵)　لَمْ یُدْعَ سَامِعُھَا اِلیٰ اَکْفَائِہٖ

**ترجمہ**: میں نے تجھ کو مصائب کے وقت ایسی پکار کے ساتھ پکارا کہ جس کا سننے والا (سیف الدولہ) اپنے ہمسروں کی طرف نہیں بلایا گیا۔

**توضیح**: سیف الدولہ کا کوئی ہمسر اور مقابل ہے ہی نہیں کہ جو اس کے مدّمقابل آ سکے اور مصائب کو دور کر سکے۔ جب بھی مجھ پر کوئی مصیبت آتی ہے تو میں سیف الدولہ ہی کو پکارتا ہوں؛ کیونکہ مصائب اور حوادث کو اس سے ٹکر لینے کی سکت ہی نہیں۔ چنانچہ اس کی وجہ سے میری تمام مصیبتیں کافور ہو جاتی ہیں۔

**حل لغات**: دَعَوْتُ. دَعَاہ دُعَاءً (ن) پکارنا۔ مدد طلب کرنا۔ لِلنَّوائِبِ لام یا تو علت کیلئے ہے ای لأجلِ النَّوائِبِ یا بمعنی عند ہے ای عند النَّوائِبِ. نَوائب (واحد) نَائِبَۃٌ. حادثہ، مصیبت۔ نَابَہ اَمرٌ نَوبًا (ن) کسی امر کا پیش آنا۔ اَکفاء (واحد) کُفُو. ہم مثل۔ ہم رتبہ۔

**ترکیب**: دعوۃً مفعول مطلق اور لم یُدع، دعوۃً کی صفت۔

فَأَتَیتَ مِنْ فَوْقِ الزَّمَانِ وَتَحْتِهٖ (۱۶) مُتَصَلْصِلاً وَأَمَامِهٖ وَوَرَائِهٖ

**ترجمہ**: چنانچہ تو (میری حمایت کیلئے) زمانہ کے اوپر، نیچے، آگے اور پیچھے سے گرجتا ہوا آیا۔

**توضیح**: چنانچہ تو نے ہماری ہر طرح مدد کی، اور زمانہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور شدائد و مصائب کی ساری راہوں کو بند کر دیا، اب آئندہ اس میں مجھ پر ظلم کرنے کی سکت ہی نہیں رہی۔

**فائدہ**: حوادث کی نسبت چونکہ عموماً لوگ زمانہ کی طرف کرتے تھے، اس لئے شاعر نے تعریف میں کہا کہ سیف الدولہ نے زمانے کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔

**حل لغات**: اَتَیتَ۔ اَتَی الشئَ اِتیاناً (ض) آنا۔ مُتَصَلْصِلاً۔ گرجنے والا۔ تَصَلْصَلَ الحُلِیُّ: زیور سے آواز نکلنا۔ وَرَاء۔ پیچھے، آگے۔

**ترکیب**: مُتَصَلْصِلاً، اَتَیتَ کی ضمیر سے حال۔

مَنْ لِلسُّیُوفِ بِأَنْ یَکُونَ سَمِیَّها (۱۷) فِیْ أَصْلِهٖ وَفِرِنْدِهٖ وَوَفَائِهٖ

**ترجمہ**: کون شخص تلواروں کا ذمہ دار ہے کہ وہ اس کے ہمنام ہو، اس کی اصل، اس کے جوہر اور اس کی وفاداری میں۔

**توضیح**: یعنی تلوار کا ہمنام بننا اتنا آسان نہیں ہے۔ ہم نام وہی شخص بن سکتا ہے جو تلوار کے ساتھ اصل، جوہر اور وفاداری میں برابری رکھتا ہو۔ اور دوسرا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ تلوار سیف الدولہ کے ہمنام تو ضرور ہے، لیکن اس کے ہم صفات نہیں؛ کیونکہ ممدوح اپنی اصل یعنی نسب، اخلاق اور وفاداری میں تلوار سے بڑھا ہوا ہے۔

**حل لغات**: مَنْ لِلسُّیُوف ای مَنْ یَکفُلُ لهٗ کون شخص تلواروں کا ذمہ دار ہے۔ سَمِیّ۔ ہمنام، نظیر۔ أصل۔ جڑ۔ بنیاد (ج) اُصول۔ فِرِند۔ جوہر (ج) فَرَاِند۔ وَفَاءٌ۔ وفاداری۔ وَفَی الوعدَ وَفَاءً (ض) پورا کرنا۔ یہاں اصل، فِرِند اور وفا سے مراد خوبصورتی، اخلاق، اور اوصاف

حمیدہ ہیں۔

**ترکیب** :مَنْ مبتدا، لِلسُّیُوف اور بِـاَنْ یَکونَ ، یَـکْفُلُ سے متعلق ہوکر خبر۔ فِی اَصلہ ، سمیٌّ سے متعلق۔

طُبِـعَ الْحَدِیْدُ فَکَانَ مِنْ اَجْنَاسِہٖ (۱۸) وَعَلِـیُّ نِ الـمَـطْبُوعُ مِنْ اٰبائِہٖ

**ترجمہ** :لوہے کی تلوار ڈھالی گئی، تو وہ اپنی جنس ہی سے رہی۔ اور علی (سیف الدولہ) اپنے آباءواجداد سے ڈھلا ہوا ہے۔

**توضیح**:لوہے کی تلوار لوہے سے ڈھائی گئی تو تلوار کے بعد بھی وہ لوہا ہی رہی، اس کی اصل حقیقت نہیں بدلی؛ اسی طرح سیف الدولہ کی اصل خلقت اس کے باپ، دادسے ہے اور باپ، دادا کی فطرت میں بزرگی اور شرافت تھی، اسلئے اس کی فطرت میں بھی بزرگی اور شرافت ہے۔ گویا تلوار اپنی اصل کی طرف لوٹی اور سیف الدولہ اپنی اصل کی طرف ''کل شئ یرجع الی اصلہ '' دوسرا مطلب یہ ہے کہ تلوار اچھی اور خراب دونوں ہوسکتی ہے لوہے کے اچھے اور خراب ہونے کے اعتبار سے لیکن علی سیف الدولہ بہر صورت اچھا اور شریف ہے۔

**حل لغات**:طُبِعَ طَبَـعَ السَّیفَ طبعاً (ف) تلوار بنانا، ڈھالنا۔ الـحَدید. لوہا، مراد تلوار۔ حدیدۃٌ ۔لوہے کا ایک ٹکڑا (ج) حَدَائد .اجناس (واحد) جنسٌ . جنس، قسم۔ عَلی، وَھُوَابن أبی الھَیجَاء بن حُمدَان تغلبی. لقب سیف الدولہ۔ اٰباء (واحد) ابٌ. باپ۔

**ترکیب**:مِنْ اَجْنَاسِہ ، کان کی خبر اور ضمیر اس کا اسم ۔عَلِیٌّ مبتدا، اور المطبوع خبر۔

## من قافیۃ الباء

### وَقَالَ یُعَزِّیہ بِعَبْدِہٖ یَمَاکَ وَقَدْ تُوُفِّیَ فی شہرِ شعبانَ سنۃَ اَرْبَعِیْنَ وَثلٰث مائۃٍ

**ترجمہ**: ابو الطیب متنبی نے سیف الدولہ کے غلام یماک کی تعزیت میں یہ اشعار کہے جبکہ اس کی وفات ماہ شعبان ۳۴۰ھ میں ہوئی۔

**حل لغات**: یُعَزِّی ۔عَزَّی الرَّجُلَ: تسلی دینا، صبر دلانا۔عَزِیَ عَزاء (س) مصیبت پر صبر کرنا۔ عبد ۔غلام (ج) عَبِید ۔ یماک ۔سیف الدولہ کا غلام جو ترکی الاصل تھا جس سے سیف الدولہ کو کافی محبت تھی۔تُوُفِّیَ ۔تَوَفَّاہ: وفات دینا۔شَھر ۔ مہینہ (ج) شُھُورٌ وَاَشْھُرٌ. شعبان یہ صحیح نہیں ہے قدیم تمام نسخوں میں شعبان کے بجائے رمضان ہے یہی زیادہ صحیح اور درست ہے۔ سَنَۃ۔ سال (ج) سَنَوَاتٌ وسنُون.

**ترکیب**: یُعزیہ، قالَ کی ضمیر سے حال یماکَ ،عبدِہ سے بدل۔ وقدْ توفیَ ،عبدِہ سے حال۔سنۃَ، توفی کا مفعول فیہ۔

لایُحْزِنِ اللہُ الأمیرَ فَإِنَّنِی (۱) لَاٰخُذُ مِنْ حَالاتِہٖ بِنَصِیْبٖ

**ترجمہ**: خدائے پاک امیر سیف الدولہ کو غمگین نہ کرے، کیونکہ میں اس کے حالات سے کچھ حصہ ضرور لیتا ہوں۔

**توضیح**: خدائے پاک یماک کی وفات پر امیر سیف الدولہ کو غم میں نہ ڈالے، کیونکہ میں اس کے غم اور خوشی میں برابر کا شریک ہوں، اس کو غم ہوگا تو مجھے بھی غم ہوگا؛ اسلئے خدائے ذوالجلال سے میری دعا یہی ہے کہ وہ سیف الدولہ کو صبر دے۔غم میں نہ ڈالے۔

**حل لغات**: یُحْزِنُ. اَحزَنَ الرجلَ: غمگین کرنا۔غم میں ڈالنا۔غم کیلئے تین الفاظ استعمال ہوتے ہیں: حزن، غم اور ہم ۔اور ان تینوں میں فرق ہے۔حُزن ۔ وہ افسوس اور پریشانی جو واقعات ماضیہ

پر ہو۔ غَــم۔ وہ پریشانی جس کو زائل کرنے پر انسان کو قدرت نہ ہو؛ جیسے فوتِ محبوب۔ اور ھَــمّ وہ مصیبت جس کو زائل کرنے پر انسان کو قدرت ہو۔ جیسے فقر وافلاس۔ اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ہَم وہ غم ہے جو امورِ مستقبلہ پر ہو۔ امیر۔ حاکم، بادشاہ (ج) اُمَرَاءُ۔ آخُذُ۔ اَخَــذَ الشَّئیَ اَخْذًا (ن) لینا۔ نَصِیبٌ ۔ حصّہ (ج) اَنْصِبَۃ و اَنْصِبَاء۔

**ترکیب**: بنصیب، اٰخذُ کا مفعول بہ بواسطۂ حرف جر من حالاتہ، نَصِیْبٌ کا بیان فِیْ فِی میں فا تعلیلیہ۔

وَمَنْ سَرَّ اَهْلَ الْاَرْضِ ثُمَّ بَكىٰ اَسىً (۲) بَكىٰ بِعُيُوْنٍ سَرَّهَا وَقُلُوْبٖ

**ترجمہ**: جو شخص دنیا والوں کو خوش رکھتا ہے پھر وہ غم میں روتا ہے تو وہ ان تمام آنکھوں اور دلوں کے ساتھ روتا ہے، جنکو اس نے خوش رکھا تھا۔

**توضیح**: دستور یہ ہے کہ حاکم اگر اپنے ماتحت رہنے والوں کو خوش رکھتا ہے تو حاکم کی خوشی پر ان کو خوشی ہوتی ہے۔ یہی غم کا حال ہے، چونکہ سیف الدولہ نے دنیا والوں کو خوش رکھا ہے، اسلئے اس کے غم سے دنیا والوں کو بھی غم ہوگا، اور وہ تنہا نہیں بلکہ دنیا والے اسکے ساتھ روئیں گے۔

**حل لغات**: سَرَّ یَسُرُّہٗ سُرُوْرًا (ن) خوش کرنا۔ بَکیٰ بُکَاءً (ض) رونا۔ اَسیٰ۔ غم۔ اَسِیَ عَلَیْہِ وَلَہٗ اَسیً (س) غمگین ہونا۔ عُیُوْن (واحد) عَیْنٌ۔ آنکھ۔

**ترکیب**: مَنْ سَرَّ شرط بَکیٰ بعیون جزا۔ وقلوب اسکا عطف عُیُوْنٍ پر اور سَرَّھَا دونوں کی صفت ای بکی بعیون وقلوب سَرَّھا ۔ اسیً مفعول لہ، ثُمَّ حرف عطف، ماقبل معطوف علیہ اور مابعد معطوف۔

وَاِنِّی وَاِنْ كَانَ الدَّفِيْنُ حَبِيْبَهٗ (۳) حَبِيْبٌ اِلىٰ قَلْبِیْ حَبِيْبُ حَبِيْبِیْ

**ترجمہ**: اگرچہ شخص مدفون (یماک) سیف الدولہ کا دوست تھا، لیکن میرا حال یہ ہے کہ میرے دوست کا دوست میرا دلی دوست ہے۔

**توضیح**: یماک سیف الدولہ کا دوست تھا، اور سیف الدولہ میرا دوست، اور دوست

کا دوست، دوست ہوا کرتا ہے؛ لہٰذا ایماک میرا بھی دوست ہوا؛ اس لئے اس کے انتقال پر جس طرح سیف الدولہ کو غم ہے، مجھے بھی غم ہے۔

**حل لغات**: الدَفِين بمعنیٰ مدفون۔ دَفَنَ المَيِّتَ دَفْنًا (ض) گاڑنا، دفن کرنا۔ حَبِيب دوست، محبوب (ج) أحِبَّاءُ وأحِبَّة. حَبَّه حُبًّا (ض) محبت کرنا۔ هكذا أحَبَّه.

**ترکیب**: حَبِيبٌ الی قلبی خبر مقدم، حبیب حبیبی مبتدا مؤخر۔ مبتدا، خبر سے مل کر إن کی خبر۔ وان کان الدفین جملہ معترضہ۔

وَقَدْ فَارَقَ النَّاسُ الأحِبَّةَ قَبْلَنَا (۴) وَأعْيَىٰ دَوَاءُ الموتِ كلَّ طَبِيبِ

**ترجمہ**: یقیناً لوگ ہم سے پہلے اپنے دوستوں سے جدا ہوتے رہے ہیں، اور موت کی دوا نے ہر ڈاکٹر کو عاجز کر رکھا ہے۔

**توضیح**: اے سیف الدولہ ایماک دوست کی جدائیگی کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی لوگ اپنے دوستوں سے جدا ہوتے رہے ہیں۔ چونکہ ہر چیز کا علاج ہے لیکن موت کا کوئی علاج نہیں، دنیا کے تمام اَطِبّاء اور حکماء موت کے سامنے بے بس اور لاچار ہیں۔ اس لئے موت تو دیر سویر یقینی ہے، اس سے کسی کو مفر نہیں ہے۔

**حل لغات**: فَارَقَه مُفَارقَةً وَفِرَاقًا: جدا ہونا۔ أعيَاهُ: عاجز کر دینا۔ اور عَيِيَ بامره وعن امره عِيًّا (س) عاجز ہونا۔ دَوَاء۔ دوا، علاج (ج) أدْوِيَة. المَوْت: موت۔ مَاتَ مَوتاً (ن) مرنا۔ طبیب۔ ڈاکٹر (ج) أطِبَّاءُ. طَبَّه طَبّاً (ن، ض) علاج کرنا۔

سُبِقْنَا إلى الدُّنيا فَلَوعَاشَ أهْلُها (۵) مُنِعْنَا بِهَا مِنْ جَيئَةٍ وذُهوبِ

**ترجمہ**: یقیناً لوگ دنیا میں ہم سے پہلے بھیجے گئے، اگر اہل دنیا زندہ رہتے، تو ہم اس میں چات پھرت سے روک دیئے جاتے۔

**توضیح**: ہم دنیا کے اندر بعد میں آئے، ہم سے پہلے بھی بہت سے لوگ اس دنیا میں آئے، پھر موت کے منہ میں چلے گئے، اگر موت کا سلسلہ نہ ہوتا اور سب لوگ زندہ رہتے تو لوگوں کی

اتنی بھیڑ ہوجاتی کہ زمین کشادہ ہونے کے باوجود تنگ ہوجاتی، آبادی کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوجاتا۔ معلوم ہوا کہ موت میں بھی خدا کی حکمت پوشیدہ ہے۔

**حل لغات**: سُبِقْنَا. سَبَقَه إلىٰ كذا سَبْقاً (ن،ض) آگے بڑھنا۔ الدُّنیا بروزن فُعلیٰ بمعنی کمینی، مشتق مِنَ الدَّناءة (ک) کمینہ ہونا؛ اسلئے کہ دنیا آخرت کے مقابلہ میں کمینی ہے۔ او مِنَ الدُّنُوّ (ن) قریب ہونا، اس لئے کہ دنیا آخرت کہ مقابلے میں قریب ہے۔ عَاشَ عَيْشاً (ض) زندہ رہنا۔ مُنِعْنَا. مَنَعَه الشَّئَ و منه مَنْعاً (ف) روکنا۔ جَيْئَة مصدر (ض) آنا۔ ذُهوب مصدر (ف) جانا۔

**ترکیب**: فَلَوْ عَاشَ شرط، مُنِعْنَا جزا۔

تَمَلَّكَهَا الآتي تَمَلُّكَ سَالِبٍ (۶) وَفَارَقَهَا المَاضِي فِرَاقَ سَلِيبٍ

**ترجمہ**: آنے والا دنیا کا اس طرح مالک ہوجاتا ہے، جیسے سامان کا لوٹنے والا؛ اور گذرنے والا اس سے اس طرح جدا ہوجاتا ہے، جیسے سامان کا لوٹا ہوا۔

**توضیح**: دنیا اور دنیا کی دولت ایک شخص کے پاس ہمیشہ نہیں رہتی بلکہ ایک دوسرے کے پاس منتقل ہوتی رہتی ہے، ہر پیدا ہونیوالا مرنے والے کے مال کا زبردستی مالک ہوجاتا ہے جیسے سامان کا لوٹنے والا؛ اور ہر مرنیوالا اپنے مال سے اس طرح جدا ہوجاتا ہے جیسے کسی نے اس کا مال چھین لیا ہو۔ مشہور نصیحت ہے کہ: اے لوگو! تمہارے ہاتھوں میں مرنیوالوں کا چھینا ہوا مال ہے، اور عنقریب موجودہ لوگ ان کو چھوڑ کر چلے جائیں گے جیسا کہ پہلے کے لوگ چھوڑ کر چلے گئے۔

**حل لغات**: تَمَلَّكَ الشَّئَ: مالک ہونا، سَالِب لوٹنے والا، چھیننے والا (ج) سُلَّاب وسَالِبُوْن۔ السَّلِيْب بمعنی مسلوب۔ چھینا ہوا، لوٹا ہوا (ج) سَلْبیٰ، سَلَبَ الشَّئَ سَلْباً (ن) زبردستی چھیننا۔ فَارَقَه: جدا ہونا۔ الآتِي. آنے والا، مراد وارث۔ الماضي گذرنے والا، مراد مُورِث۔

**ترکیب**: تَمَلُّکَ سَالِبٍ اور فراق سَلِیْبٍ مفعول مطلق ہے، الآتی اور الْمَاضی فاعل ہے اپنے اپنے فعل کا۔

وَلَا فَضْلَ فِیْهَا لِلشَّجَاعَةِ وَالنَّدیٰ (۷) وَصَبْرِ الْفَتیٰ لَوْلَا لِقَاءُ شَعُوْبٍ

**ترجمہ**: اس دنیا میں شجاعت و بہادری، جود و سخا اور جوانوں کے صبر کی کوئی فضیلت نہ ہوتی اگر موت سے سامنا نہ ہوتا۔

**توضیح**: اگر موت نہ آتی تو شجاعت، بہادری اور صبر کی کوئی فضیلت نہ ہوتی۔ موت ہی کی وجہ سے تو ان چیزوں کی حیثیت ہے موت نہ آتی تو ہر ایک میدانِ جنگ میں بلا خوف وخطر کود پڑتا۔ موت ہی کی وجہ سے آدمی سخاوت کرتا ہے اور مصائب پر صبر کرتا ہے، چونکہ مرنے کے بعد عمدہ پھل اور انعام ملے گا، مرنے کے بعد بھی لوگ اچھا نام لیتے رہیں گے۔

**حل لغات**: فَضْلَ۔ فضیلت، فَضَلَ فَضْلاً (ک) صاحب فضل ہونا۔ الشَّجَاعَةُ بہادری۔ شَجُعَ شَجَاعَةً (ک) بہادر ہونا۔ النَّدیٰ۔ سخاوت۔ نَدَا الرَّجُلُ نَدْواً (ن) بخشش کرنا۔ صَبْر۔ صبر، مصیبت پر شکایت نہ کرنا۔ صَبَرَ عَلَی الامرِ صَبْراً (ض) دلیری کرنا۔ وعنہ: رُک جانا۔ اَلْفتیٰ، جوان (ج) فِتْیَةٌ وَفِتْیَانٌ۔ لِقَاءٌ، ملاقات۔ لَقِیَ لِقَاءً (س) ملاقات کرنا۔ شَعُوْب۔ موت کا اسم علم۔ یہ تانیث اور علم کی وجہ سے غیر منصرف ہے یہاں ضرورت شعری کی وجہ سے مکسور ہے۔

**ترکیب**: لَا فَضْلَ لائے نفی جنس، فِیْهَا خبر، لِلشجاعة الخ فضل سے متعلق۔ لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جواب لَوْلَا مقدم۔ لِقَاءُ شَعُوْبٍ مبتدا، اور خبر محذوف ای موجودٌ۔

وَاَوْفیٰ حَیٰوةِ الْغَابِرِیْنَ لِصَاحِبٍ (۸) حَیٰوةُ اَمْرِیٍٔ خَانَتْهُ بَعْدَ مَشِیْبٍ

**ترجمہ**: جانے والوں کی زندگی میں، اپنے ساتھی کے لئے سب سے زیادہ باوفا، اس شخص کی زندگی ہے جس نے بڑھاپے کے بعد اس کو دغا دی ہو۔

**توضیح**: زندگی کسی شخص کے ساتھ وفا نہیں کرتی، دغا تو ضرور دیتی ہے لیکن سب سے کم اس شخص کو دیتی ہے جس کے ساتھ بڑھاپے تک رہی ہو؛ کیوں کہ اس نے زندگی کے

تمام مزے لوٹ لیئے۔

**حل لغات**: اَوْفیٰ: سب سے زیادہ باوفا۔ وَفِیَ الوعدَ وَفَاءً (ض) وفاداری کرنا۔ حَیٰوۃ زندگی۔ حَیِیَ حَیَاۃً (س) زندہ رہنا۔ غَابِرِیْنَ (واحد) غابرٌ گذرنے والا۔ غَبَرَ غُبُوْراً (ن) گذرنا۔ خَانَتْ، خَانَـه فی کذا خوناً و خِیَانَۃً (ن) خیانت کرنا۔ مَشِیْب بڑھاپا۔ شَابَ شَیْبًا (ض) بالوں کا سفید ہونا، بوڑھا ہونا۔ قـال الاصـمعـی: "الشَّیْبُ بَیَاضُ الشَّعْرِ، وَالْمَشِیْبُ دُخُوْلُ الرَّجُلِ فِی حَدِّ الشَّیْب" ۔اِمرء: مرد (جمع من غیر لفظه) رِجال ۔اِمْرأۃ: عورت (جمع من غیر لفظه) نِسَاء۔

**ترکیب**: اَوْفیٰ۔اسم تفضیل مبتدا، لِصَاحِبٍ ، اوفیٰ سے متعلق اور تنوین مضاف الیہ کے عوض ای لِصَاحِبه ۔اِمْرِئٍ موصوف، خَانَته الخ صفت، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ پھر مرکب اضافی خبر۔

لَاَبْقیٰ یَمَاکُ فِیْ حَشَایَ صَبَابَۃً (۹) اِلیٰ کُلِّ تُرْکِی النِّجَارِ جَلِیْبٖ

**ترجمہ**: (خدا کی قسم) یماک نے میرے دل میں، ہر ترکی النسل، زرخرید غلام کی محبت چھوڑی ہے۔

**توضیح**: چونکہ یماک سے مجھے قلبی محبت تھی، اور وہ ترکی النسل تھا، اس لئے اس نے میرے دل میں ہر ترکی النسل غلام سے محبت پیدا کردی ہے۔

**حل لغات**: لَاَبْقیٰ اَبْقَاہ: باقی رکھنا۔ وبَقِیَ بقاءً (س) باقی رہنا۔ یماک، سیف الدولہ کا غلام۔ حَشَا۔ دل (ج) اَحْشَاءُ ۔صَبَابَۃً عشق۔ صَبَّ الیه صَبَابَۃً (س) عاشق ہونا۔ تُرْکِیٌّ ترکستان کا رہنے والا۔ النِّجارُ (بالفتح والضم) اصل، حسب، رنگ۔ جَلِیْب بمعنی مَجْلُوب۔ کھینچ کر لایا ہوا، عَبْدٌ جَلِیْبٌ: زرخرید غلام (ج) جَلْبیٰ و جُلَبَاءُ ۔جَلَبَه جَلْباً (ن،ض) ہانک کر لانا۔

**ترکیب**: الی کل، صَبَابَۃً سے متعلق، اور صَبَابَۃً، ابقیٰ کا مفعول بہ ترکی النجارِ صفت اول اور جَلِیْب صفت ثانی اور موصوف "عبدٍ" محذوف۔

وَمَا كُلُّ وَجْهٍ اَبْيَضٍ بِمُبَارَكٍ (۱۰) وَلَا كُلُّ جَفْنٍ ضَيِّقٍ بِنَجِيْبٖ

**ترجمہ**: ہر سفید چہرہ بابرکت نہیں ہوتا، اور ہر تنگ پلک شریف نہیں ہوتا۔

**توضیح**: یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر خوبصورت آدمی مبارک ہو اور ہر چھوٹی آنکھ والا شریف ہو، لیکن یماک گورا اور چھوٹی آنکھوں والا ہونے کے باوجود بہت مبارک اور شریف تھا۔

**حل لغات**: وَجْهٌ۔ چہرہ (ج) وُجوہٌ. اَبْيَض. گورا، سفید (ج) بِيْضٌ. مُبَارَك۔ بابرکت بَارَكَ الرَّجلَ: برکت کی دعاء دینا۔ بارک اللہ کہنا۔ جفن۔ پلک (ج) أجْفان و جُفُون. ضَيِّق. تنگ۔ ضَاقَ ضَيْقاً (ض) تنگ ہونا۔ نَجِيبٌ. شریف (ج) نُجَبَاءُ. النَّجابةُ (ک) شریف ہونا۔

**ترکیب**: ما مشابہ بلیس، کلُّ وجہ اسم، بمبارک خبر۔ ھکذا مصرع ثانی۔

لَئِنْ ظَهَرَتْ فِيْنَا عَلَيْهِ كَآبَةٌ (۱۱) لَقَدْ ظَهَرَتْ فِيْ حَدِّ كُلِّ قَضِيْبٖ

**ترجمہ**: بخدا اگر ہم لوگوں میں یماک کی وفات پر بے چینی اور غم ظاہر ہے (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) کیونکہ وہ (غم) ہر شمشیر بُرّاں کی دھار میں ظاہر ہے۔

**توضیح**: یماک کی وفات کا غم اگر ہم لوگوں کو ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں، کیونکہ ہم لوگ تو جاندار ہیں؛ تعجب تو اس پر ہے کہ بے جان چیزوں کو بھی اس کا غم ہے جیسے کہ تلوار کو؛ کیونکہ یماک جیسا تلوار چلانے والا نہ رہا۔

**حل لغات**: ظَهَرَ ظُهُوْراً (ف) ظاہر ہونا وَأَظْهَرَ الشَّيْئَ: ظاہر کرنا۔ كَآبة. غم، بے چینی كَئِيب. صیغہ صفت۔ غمگین۔ كَئِبَ كآبةً (س) غمگین ہونا۔ حَدٌّ دھار۔ قَضِيب. تلوار، شمشیر بُرّاں۔ کٹی ہوئی شاخ (ج) قَضْبانٌ و قُضُبٌ. القضبُ (ض) کاٹنا، تراشنا۔

**ترکیب**: لئن ای واللہ لئن، إن شرطیہ، ظھرت فعل، کآبة فاعل، علیہ کآبة سے متعلق پورا جملہ شرط، اور جزا محذوف ای فلا عجب اور لقد ظھرت دلیلِ جزا۔

وَفِيْ كُلِّ قَوسٍ كُلَّ يَوْمٍ تَنَاضُلٍ (۱۲) وَفِيْ كُلِّ طِرْفٍ كُلَّ يَوْمِ رُكُوبٖ

**ترجمہ**: اور ہر کمان میں ہر تیر اندازی کے دن، اور ہر عمدہ گھوڑے میں ہر سواری کے دن (غم ظاہر ہے)

**توضیح** :اس کی وفات کا غم ہر کمان کو، اور ہر عمدہ گھوڑے کو ہے، کیونکہ یہ ایک جیسا تیرانداز اور شہسوار نہ رہا، اس لئے یہ سب چیزیں سوگوار ہیں۔

**حل لغات** :قَوْس. کمان (ج) أَقْوَاس و أَقْوس. تَنَاضُل تیراندازی میں مقابلہ کرنا۔ نَضَلَه نَضلاً (ن) تیراندازی میں غالب آنا، تیراندازی میں سبقت کرنا۔ طِرْف. عمدہ گھوڑا (ج) طُرُوف. رُكُوب (س) سوار ہونا۔

**ترکیب**: فی کل قوسٍ اس کا اور فی کلِّ طرفٍ کا عطف فی حدّ کلّ قضیبٍ پر ہے اور ظهرت سے متعلق ہے۔ اور کلَّ یومٍ دونوں جگہ ظهرت کا مفعول فیہ ہے۔

یَعِزُّ عَلَیْهِ أَنْ یُخِلَّ بِعَادَةٍ (۱۳) وَتَدْعُوْ لِأَمْرٍ وَهو غَیْرُ مُجِیبٍ

**ترجمه** :اس پر یہ دشوار تھا کہ وہ (خدمت کی) عادت میں کوتاہی کرے اور تو اس کو کسی کام کیلئے پکارے اور وہ جواب نہ دے۔

**توضیح** :وہ عمدہ خدمت گذار اور انتہائی فرماں بردار غلام تھا، لیکن آج جب کہ موت نے اس کو اُچک لیا ہے تو اب وہ کسی بات کا جواب دینے کے لائق نہیں رہا، حالانکہ اس کی حیات میں یہ دشوار تھا کہ تو اس کو کسی کام کیلئے بلائے اور وہ جواب نہ دے۔

**حل لغات** :یَعِزُّ عَلَیهِ عَزَازَةً (ض) دشوار ہونا۔ یُخِلُّ. اَخَلَّ بِالشیئِ: کوتاہی کرنا، خلل ڈالنا، چھوڑ دینا۔ عَادة، عادت، خو، (ج) عَادات. عَادَالیه عوداً (ن) لوٹنا، کسی کام کو بار بار کرنا۔ تدعُو. دَعَاه دعوةً (ن) بلانا، پکارنا، اپیل کرنا۔ مُجِیب. جواب دینے والا ۔ الإجابةُ جواب دینا، قبول کرنا۔

**ترکیب** :یَعِزُّ فعل، اَنْ یُخِلَّ فاعل، اور تدعو کا عطف ان یخل پر اور هُوَ کی ہا ضرورت شعری کی وجہ سے ساکن ہے۔

وَکُنْتُ إذا أبصرتُهُ لَکَ قائماً (۱۴) نَظَرْتُ إلیٰ ذی لِبْدَتَیْنِ أدِیْبٍ

**ترجمه**:اور میں جب اس کو تیرے پاس کھڑا دیکھتا تو میں ایک شیر ببر اور ادیب کی طرف دیکھتا تھا۔

**توضیح**: یماک لڑائی کے وقت انتہائی بہادر اور شیر ببر تھا اور خدمت کے وقت سلیقہ مند اور فرماں بردار تھا، آپ کے سامنے اس پر جب بھی نظر پڑتی تو ایسا محسوس ہوتا کہ کوئی شیر اور سلیقہ مند آدمی کھڑا ہے۔

**حل لغات**: اَبصرتُ. اَبصَرَہٗ: دیکھنا، ھکذا بَصُرہ بصارۃً (س،ک) دیکھنا۔ لِبدَۃ. وہ بال جو شیر کے شانے پر تہ بتہ ہوں، پٹھا (ج) اَلبَاد، لُبود. اَدِیبٌ. باادب، سلیقہ مند۔ الادَبُ (ک) عقلمند ہونا، صاحب ادب ہونا۔

**ترکیب**: کنتُ فعل ناقص، ضمیر اسم، نظرت، کان کی خبر۔ اذا ابصرتُ، کنت کا مفعول فیہ ضمیر ذوالحال، قائمًا حال، لَکَ، قائِماً سے متعلق۔

**فَاِنْ یَّکُنِ الْعِلْقَ النَّفِیْسَ فَقَدْتَہ (۱۵) فَمِنْ کَفِّ مِتْلَافٍ اَغَرَّ وَھُوْبٍ**

**ترجمہ**: اگر وہ (مرحوم) عمدہ اور مرغوب تھا جس کو تو نے گم کر دیا ہے تو تو نے اس کو ایسے ہاتھ سے (گم کیا ہے) جو بہت زیادہ لُٹانے والا، نہایت شریف اور خوب عطا کرنے والا ہے۔

**توضیح**: تو تو بہت زیادہ سخی اور فیاض ہے۔ قیمتی سے قیمتی چیز کو لٹا دیتا ہے، اور اس پر افسوس نہیں کرتا، تو پھر یماک کی موت پر کیوں افسوس کرتا ہے؟ تجھ کو تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ میں نے ایک قیمتی چیز سخاوت کرنیوالے ہاتھ سے زمین کو ہبہ کر دیا ہے۔

**حل لغات**: اَلْعِلقُ۔ ہر نفیس چیز۔ (ج) اَعلاق، وَعُلوق. اَلْعِلْق وَ الْعَلاقَۃُ (س) دل سے چاہنا، محبت کرنا۔ النَّفِیْسُ مرغوب شئی. النَّفَاسَۃُ (ک) مرغوب اور عمدہ ہونا۔ مِتْلَافٌ اسم مبالغہ بروزن مِفْعَالٌ۔ بہت زیادہ لٹانے والا، برباد کرنے والا۔ تَلِفَ تَلَفًا (س) برباد ہونا۔

**فائدہ**: یہ وزن اس صفت کے عادی ہونے کو بتاتا ہے جس سے وہ مشتق ہے۔ جیسے مِعْطَاءٌ عطا کی اس کو عادت ہے۔ مِھْدَاءٌ، ہدایت کی عادت۔ اَغَرّ خوبصورت ہر سفید چہرہ، فیاض (ج) غُرّ. غَرَّ الْوَجْہُ غُرَّۃً (س) سفید خوبصورت رنگ والا ہونا۔ الغرّۃ. من الخیل: گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی۔ من کل شیءٍ. ہر چیز کا ابتدائی اور معظم حصہ۔ من القوم: شریف۔ وَھُوبٌ. اسم مبالغہ بروزن فَعُول. بہت

زیادہ ہبہ اور بخشش کرنے والا وَهَبَه وَهْبًا(ف) ہبہ کرنا۔

**ترکیب**: فَاِنْ یَکُنْ شرط، اور جزا محذوف۔ ای فَلاَ یَنْبَغِیْ اَنْ یُحْزَنَ عَلَیْهِ. العلق النفیس، کانَ کی خبر اور ضمیر مرحوم کی طرف راجع۔ فَمِنْ کفِّ فا تعلیلیہ مِنْ کفِّ فعل محذوف سے متعلق ای فَقَدْتُ مِنْ کَفِّ رَجلٍ متلافٍ الخ۔

کَأَنَّ الرَّدٰی عَادٍعلیٰ کلِّ ماجدٍ (۱۶) اِذَالَمْ یُعَوِّذْ مَجْدَهٗ بِعُیُوبِ

**ترجمہ**: گویا ہلاکت ہر شریف آدمی پر ظلم کرتی ہے جب کہ وہ اپنی شرافت کو عیوب کی پناہ میں نہ دے۔

**توضیح**: یماک ایک شریف آدمی تھا، اور شریف آدمی گردش زمانہ سے اسی وقت محفوظ رہ سکتا ہے جب کہ اپنی شرافت اور بزرگی کو عیوب سے داغدار کرلے اور وہ تو بے عیب تھا؛ اس لئے حوادثِ زمانہ سے نہ بچ سکا اور اس کی موت جلد واقع ہوگئی۔

**حل لغات**: الرَّدٰی (س) ہلاک ہونا۔ عَادٍ بروزن قاضٍ اسم فاعل۔ ظالم (ج) عُدَاة. عَدَاعلیٰ فلانٍ عُدْوَانًا (ن) ظلم کرنا۔ ماجدٌ بزرگ۔ شریف۔ المجادةُ (ک) شریف ہونا، بزرگ ہونا۔ یُعَوِّذُ. التَّعْوِیذ. تعویذ لگانا، پناہ دینا۔ عُیوب (واحد) عیبٌ. خرابی، نقص۔

**ترکیب**: علی کل ماجدٍ . عادٍ سے متعلق، اِذَا لَمْ یُعَوِّذ ،عَادٍ کا مفعول فیہ اور عَادٍ، کانَ کی خبر۔

وَلَوْلاَاَیَادِی الدَّهرِ فِی الْجَمْعِ بَیْنَنَا (۱۷) غَفَلْنَافَلَمْ نَشْعُرْلَهٗ بِذُنُوْبِ

**ترجمہ**: اگر ہمیں یکجا کرنے میں زمانے کے احسانات نہ ہوتے، تو ہم غافل رہتے اور اس کے جرموں کا احساس نہ کرپاتے۔

**توضیح**: زمانہ نے مرحوم اور دیگر اَحِبّاء سے وصال کرا کے ہم پر احسان کیا تھا۔ اب اگر وہ فصال نہ کراتا تو ہم اس کی ستمگری سے کیسے واقف ہوتے؟ شاعر نے زمانہ کی طرف سے عذر پیش کیا ہے کہ مرحوم سے فصال اس کی ایک مجبوری تھی۔

**حل لغات**: اَیَادِی یدٌ کی جمع الجمع۔ نعمت، احسان۔ الجمعُ (ف) یکجا کرنا، اکٹھا کرنا۔ غَفَلْنَا

غَفَلَ عَنہ غَفلۃً وغَفلاً (ن) غافل ہونا۔ تَشْعُر. شعرُبکذا شُعُورًا (ک،ن) احساس کرنا۔ ذُنُوب (واحد) ذَنْبٌ. گناہ، جرم۔

**ترکیب**:ایادی الدھر مبتدا،فی الجمع بیننا خبر۔مبتدا خبر سے ملکر شرط، غَفَلنا جزا۔

وَلَلتَّرکُ لِلإحْسَانِ خَیرٌ لِمُحْسِنٍ (۱۸) إذَا جَعَلَ الإحْسَانَ غَیرَ رَبِیبِ

**ترجمہ**:محسن کیلئے احسان چھوڑ دینا بہتر ہے، جب وہ احسان مکمل نہ کرے۔

**توضیح**:زمانہ نے جب وصال کرا کے ہم پر احسان کیا تھا تو پھر ہمیشہ وصال ہی رہنا چاہئے تھا، ورنہ احسان ہی نہ کرتا؛ کیونکہ محسن اگر اپنے احسان کو باقی رکھ کر مکمل نہ کر سکے تو پھر اس کیلئے احسان چھوڑ دینا بہتر ہے۔

**حل لغات**:لَلتَّرکُ لام ابتدائیہ۔ التَّرکُ (ن) چھوڑ دینا۔ إحسانٌ احسان کرنا، اچھا سلوک کرنا۔ مُحْسِنٌ احسان کرنے والا۔ رَبِیب. مکمل، تمام۔ غَیرَ رَبِیب ناقص، ادھورا۔ الرَّبُّ (ن) درست کرنا، ٹھیک کرنا، کمال تک پہونچانا۔

**ترکیب**:لَلتَّرکُ اپنے متعلق سے ملکر مبتدا، خَیرٌ اپنے متعلق سے ملکر خبر۔ إذَا جَعَلَ، التَّرک کا مفعول فیہ اور جَعَلَ بمعنی صَیَّرَ. غَیرَ رَبِیب مفعول ثانی۔

وَإنَّ الَّذِی اَمْسَتْ نِزَارٌ عَبِیْدَہٗ (۱۹) غَنِیٌّ عَنْ اِسْتِعْبَادِہٖ لِغَرِیْبِ

**ترجمہ**:بلاشبہ وہ شخص کہ قبیلۂ نزار جس کا غلام بن چکا ہے وہ کسی پردیسی کو غلام بنانے سے بے نیاز ہے۔

**توضیح**:یماک اجنبی اور پردیسی تھا، اس لئے وہ غلام نہیں، بلکہ وہ اس کا محبوب تھا۔ یماک کو غلام بنانے کی ضرورت کیا تھی؟ جب کہ پورا عرب اس کا غلام تھا، حتی کہ قبیلۂ نزار جیسا عظیم اور معزز قبیلہ بھی اس کا غلام بنا ہوا تھا، کیونکہ سیف الدولہ پورے عرب کا بادشاہ تھا۔

**حل لغات**:اَمْسَتْ بمعنی صارت۔ نِزَارٌ ایک شخص کا نام جو عرب کے قبائلِ اشراف کا جد اعلیٰ تھا؛ جیسے قریش وغیرہ اور سیف الدولہ بھی اسی قبیلہ سے تھا۔ عَبِیدٌ (واحد) عَبْدٌ. غلام۔ العُبُودۃُ (ک) غلام

ہونا۔ باپ دادا سے غلام ہونا۔ اِستِعبَاد غلام بنانا غریب اجنبی، پردیسی (ج) غُرَبَاء الغُربَۃُ (ن) پردیسی ہونا غَنِیّ۔ بے نیاز (ج) اَغنِیاء.

**ترکیب:** الَّذِی امسٰت پورا جملہ اِن کا اسم، اور فعل کی تانیث اس بنا پر ہے کہ نزار سے مراد قبیلہ ہے اور غنی اس کی خبر۔ لِغَرِیب، اِستِعبَادٌ سے متعلق۔

کَفٰی بِصَفَاءِ الْوُدِّ رِقًّا لِمِثْلِہٖ (۲۰) وَبِالْقُرْبِ مِنْہُ مَفْخَرًا لِلَّبِیْبِ

**ترجمہ:** (سیف الدولہ کا) خلوصِ محبت ان جیسوں کے غلام ہونے کیلئے کافی ہے اور ان کی نزدیکی ایک عقلمند کے فخر کیلئے (کافی) ہے۔

**توضیح:** سیف الدولہ کے اخلاق اور خلوص محبت کے باعث عرب ان کے غلام ہو گئے ہیں۔ اور بڑے بڑے عقلمند ان کی نزدیکی میں فخر محسوس کرنے لگے ہیں۔

**حل لغات:** کَفٰی بکذا کِفَایَۃً (ض) کافی ہونا، اس کے فاعل پر عموماً بازائد آتی ہے۔ صَفَاء مصدر (ن) خالص ہونا اَلوُدُّ۔ محبت۔ ودّہ وُدًّا (س) محبت کرنا، چاہنا رِقًّا (ض) غلام ہونا القُربُ (ک) قریب ہونا مَفخَرًا وہ چیزیں جن پر فخر کیا جائے (ج) مَفَاخِر۔ لبیب۔ عقلمند (ج) الِبّاء۔ لبّ۔ عقل (ج) الباب۔

**ترکیب:** بصفاء الود، کفی کا فاعل، رِقًّا تمیز الود سے، لمثلہ، الود سے متعلق، وبالقرب بواسطہ حرف عطف کفی کا فاعل، مفخرًا، القرب سے تمیز۔

فَعُوِّضَ سَیْفُ الدَّوْلَۃِ الأَجرَ إِنَّہٗ (۲۱) أَجَلُّ مُثَابٍ مِنْ أَجَلِّ مُثِیْبٍ

**ترجمہ:** سیف الدولہ کو (مرحوم کی موت اور غم کے) عوض میں اجر دیا جائے۔ یقیناً وہ عظیم تر ثواب دینے والے کی طرف سے بزرگ تر ثواب پانیوالے ہیں۔

**توضیح:** خدائے پاک سے میری دعا ہے کہ سیف الدولہ کو اس حادثہ کبریٰ پر بہتر سے بہتر اجر دیا جائے چونکہ یہ اجر خدائے بزرگ و برتر کی جانب سے دیا جائیگا اس شخص کو جو خود بھی عالی مرتبت ہے؛ لہٰذا اجر بھی عالی ہونا چاہیئے۔ جیسا سائل ویسا معطی۔

**حل لغات** :عَوَّضَ عَوَّضَ فلاناً من کذا: بدلہ دینا۔ أجرٌ ثواب، بدلہ (ج) اُجور. اجلّ بزرگ تر۔ الجلَ و الجَلالۃ (س) بزرگ ہونا۔ مُثاب اسم مفعول اگر ضمیر سیف الدولہ کی طرف ہو ورنہ مصدر میمی اگر اجر کی طرف ہو۔ أثَابَ الرَّجلَ: ثواب دینا، بدلہ دینا۔

**ترکیب**: اجل مُثیب، اجل اول سے متعلق۔ اور إنّہ بالکسر ہے۔

فَتَى الخَيْلِ قَدْ بَلَّ النَّجِيعُ نُحُورَها (۲۲) يُطاعِنُ فِيْ ضَنْكِ الْمَقَامِ عَصِيْبِ

**ترجمہ** :وہ ایسے گھوڑوں کا جواں مرد ہے جن کے سینوں کو خون نے تر کر دیا ہے۔ وہ سخت تنگ مقام میں نیزہ بازی کرتا ہے۔

**توضیح** :وہ دشمنوں کا مقابلہ ہمیشہ سامنے سے کرتا ہے، جس سے اس کے گھوڑوں کا سینہ خون سے تر ہو جاتا ہے وہ بزدل نہیں ہے کہ اعداء کے ڈر سے پشت پھیر کر بھاگے، اور وہ اس سخت دن میں جہاں بہادروں کا ٹھہرنا اور ان کے پاؤں کا جمنا دشوار ہے، نیزہ بازی کرتا ہے۔

**حل لغات**:فَتَى۔ جوان (ج) فِتْيان. الخيل. گھوڑے کی جماعت، یہ اسم جنس ہے، اس کا کوئی واحد نہیں ہے اور کبھی خیل مجازاً شہسوار پر بھی بولا جاتا ہے۔ بَلَّ. البلّ (ن) تر کرنا، النَّجِيْعُ مِن الدَم: سیاہی مائل خون۔ نُحُوْر (واحد) نَحر. سینہ کے اوپر کا حصہ۔ یُطاعِنُ مُطاعَنۃً و طِعَاناً: نیزہ بازی کرنا ضَنک۔ تنگ۔ اَلضَّنک و الضَناکۃ (س) تنگ ہونا۔ عَصِيْب۔ سخت، دشوار الانعصابُ. سخت ہونا۔

**ترکیب**:فتی الخیل ای ھو فتی. الخیل ذوالحال، قد بلَّ الخ حال۔ فِی ضَنکِ المَقام صفت اولیٰ، عصیب صفت ثانیہ، اور موصوف محذوف ای فی یوم ضنک المقام عصیب.

يَعافُ خِيامَ الرَّيْطِ فِي غَزَوَاتِهِ (۲۳) فَما خَيمُهُ إلاّ غُبارُ حُرُوبِ

**ترجمہ** :وہ اپنی جنگوں میں ریشم کے خیموں کو ناپسند کرتا ہے، اس لئے اس کا خیمہ غبار جنگ کے علاوہ کچھ اور نہیں ہوتا۔

**توضیح**: وہ عیش پسند اور ناز پروردہ نہیں ہے، بلکہ انتہائی جفاکش اور بہادر ہے، اسلئے میدانِ حرب میں ریشم کے خیموں سے سایہ حاصل کرنے کے بجائے غبارِ جنگ سے سایہ حاصل کرتا ہے۔

**حل لغات**: یَعَافُ. عَافَهُ عَیْفاً وَعِیَافاً (ض) کراہیت کی وجہ سے کسی چیز کو چھوڑ دینا۔ خِیام (واحد) خَیْمَةٌ۔ خیمہ۔ رَیْط (واحد) رَیْطَة. ایک پاٹ کی چادر۔ غَزَوَاتٌ (واحد) غَزْوَةٌ. لڑائی الغَزْوُ (ن) لڑائی کرنا۔ حُرُوبٌ (واحد) حَرْبٌ. جنگ۔

عَلَیْنَا لَکَ الإِسْعَادُ إِنْ کَانَ نَافِعًا (۲۴) بِشَقِّ قُلُوبٍ لَا بِشَقِّ جُیُوبِ

**ترجمہ**: ہمارے اوپر آپ کی مدد لازم ہے اگر نفع بخش ہو، دلوں کو چیر کر نہ کہ گریبان کو پھاڑ کر۔

**توضیح**: اگر ہماری مدد اس مصیبت میں آپ کیلئے نفع بخش ہو، تو ہم دلوں کو چیر کر آپ کی مدد کریں گے، محض گریبان کے پھاڑنے پر اکتفا نہیں کریں گے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ ہم مردوں کی طرح دلوں کو پھاڑ کر آپ کی مدد کریں گے، عورتوں کی طرح گریبان پھاڑ کر نہیں۔ کیونکہ ہم مرد ہیں، اور گریبان پھاڑنا نوحہ کرنیوالی عورتوں کا کام ہے۔

**حل لغات**: علینا ای لازمٌ علینا. الإِسْعَادُ. اَسْعَدَهُ عَلَی الأَمرِ: مدد کرنا۔ نافعاً، نفع بخش۔ نفعه بکذا نَفعًا: (ف) نفع دینا۔ شق (ن) پھاڑنا۔ جُیُوب (واحد) جَیْب. گریبان۔

**ترکیب**: علینا، لازمٌ سے متعلق ہو کر خبر مقدم، الإسعاد مبتدا مؤخر؛ بعدہ پورا جملہ جزا مقدم، إن کان شرط مؤخر۔ لک اور بشقّ، الإسعاد سے متعلق۔

فَرُبَّ کَئِیبٍ لَیْسَ تَنْدٰی جُفُونُهُ (۲۵) وَرُبَّ نَدِیِّ الجَفْنِ غَیْرُ کَئِیبِ

**ترجمہ**: بہت سے غمگین ایسے ہیں جن کی پلکیں تر نہیں ہوتیں۔ اور بہت سے تر پلک غمگین نہیں ہوتے۔

**توضیح**: یعنی رونا نہ غم کی علامت ہے، اور نہ نارونا خوشی کی علامت ہے؛ کیونکہ بہت سے غمگین نہیں روتے اور بہت سے رونیوالے غمگین نہیں ہوتے؛ اس لئے ہمارے

نا رونے سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم آپ کے غم میں شریک نہیں ہیں۔

**حل لغات**: رُبَّ برائے تکثیر کئیب صیغہ صفت غمگین۔ الکَئابَۃُ(س) غمگین ہونا۔ ندی بھیگی ہوئی۔ النَدیٰ(س) تر ہونا، بھیگنا اور باب (ض) بخشش کرنا جُفُون (واحد) جَفن. پلک۔

**ترکیب**: رُبَّ حرف جر ہے، یہ صرف اسم نکرہ کو جر دیتا ہے، اور زائد کے حکم میں ہوتا ہے؛ اسلئے کسی سے متعلق نہیں ہوتا۔ جب کہ بعض نحوی مناسب حال لقیت یا رأیتُ وغیرہ سے متعلق کرتے ہیں۔ اور کبھی اس پر مائے کافہ زائدہ داخل ہوتا ہے، اس صورت میں فعل اور اسم معرفہ پر بھی داخل ہوگا (معجم ص:۳۲۱) کئیبٍ مجرور، جار مجرور سے مل کر مبتدا بمعنی کثیرٌ مِن الکئیب. لیسَ تندی خبر۔

تَسَلَّ بِفکرٍ فِیْ أَبَیْکَ فَإنَّما (۲۶) بَکَیْتَ فکَانَ الضِحْکُ بَعْدَ قَرِیْبٖ

**ترجمہ**: تو اپنے والدین کے بارے میں غور وفکر کر کے تسلی حاصل کر لے؛ کیونکہ تو اوّلاً رویا تھا پھر قریب ہی ہنسنا ہو گیا تھا۔

**توضیح**: اے سیف الدولہ! تو اتنا غمگین کیوں ہے؟ صبر سے کیوں نہیں کام لیتا؟ کیا تجھے یاد نہیں ہے کہ تو اپنے والدین کی موت پر انتہائی غمگین تھا، پھر تھوڑے ہی دنوں میں وہ غم کافور ہو گیا۔ اسی طرح عنقریب تیرا یہ غم ختم ہو جائے گا۔

**حل لغات**: تَسَلَّ صیغہ امر۔ اَلتَسلّی۔ تسلی حاصل کرنا۔ بتکلف صبر کرنا۔ التَسْلِیۃ۔ تسلی دینا۔ أَبَیْکَ اس میں دو لغت ہیں اول باء کے فتحہ کے ساتھ۔ اصل میں أَبَوَیْکَ تثنیہ تھا، واؤ کو الف سے بدل دیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا، اس سے مراد والدین ہیں، دوم باء کے کسرہ کے ساتھ مفرد ہے۔ مراد باپ۔ الضِحْکُ (س) ہنسنا۔ الإضحَاکُ، ہنسانا۔

**ترکیب**: فی ابیک، فکر سے متعلق۔ کانَ تامہ، الضحکُ فاعل۔

إذَا اَسْتَقْبَلَتْ نَفْسُ الْکَرِیْمِ مُصَابَهَا (۲۷) بِخُبْثٍ ثَنَتْ فَا سْتَدْ بَرَتْهُ بِطِیْبِ

**ترجمہ**: جب شریف آدمی کی طبیعت جزع فزع کے ساتھ اپنے مصائب کا سامنا کرتی ہے، تو وہ اس مصیبت کو لوٹا دیتی ہے، اور اس کے پیچھے خوشی کو لاتی ہے۔

**توضیح**: شریف آدمی اوائل صدمہ میں گھبرا جاتا ہے اور پھر یہ سوچ کر صبر کر لیتا ہے کہ جزع فزع بیکار ہے جس سے اس کا غم ختم ہو جاتا ہے، بے چینی دور ہو جاتی ہے اور طبیعت ہشاش بشاش رہنے لگتی ہے۔

**حل لغات**: اسْتَقْبَلَتْ اَلْاِسْتِقْبَالُ۔ کسی چیز کا سامنا کرنا۔ الکریم۔ شریف (ج) کِرامٌ۔ مُصَابٌ۔ مصدر میمی۔ مصیبت۔ اَصَابہ: تکلیف دینا۔ خبث۔ پلید۔ ناپاکی مراد جزع فزع۔ الخَبَاثَةُ (ن) ناپاک ہونا۔ ثَنَتْ۔ ثَنَى اَلثَّنْیُ (ض) موڑنا، پھیرنا۔ اِسْتَدْبَرَتْ: کسی کی طرف پیٹھ کرنا۔ طِیب۔ خوشی۔ طَابتِ النفسُ بِکَذَا طِیْبًا (ض) دل خوش ہونا۔

**ترکیب**: ثَنَتْ اور اِسْتَدْبَرَتْ کی ضمیر فاعل نفس کیطرف راجع۔ بِخُبْثٍ، اِسْتَقْبَلَتْ سے متعلق اور ثَنَتْ، اِذَا شرطیہ کی جزا۔

وَ لِلْوَاجِدِ الْمَکْرُوْبِ مِنْ زَفَرَاتِهٖ (۴۸) سُکُوْنُ عَزَاءٍ اَوْسُکُوْنُ لُغُوْبٍ

**ترجمہ**: اپنی آہ وفغاں سے غمگین اور بے چین شخص کیلئے صبر کا سکون ہے، یا تھکنے کا سکون ہے۔

**توضیح**: بے چین آدمی کے سکون کی دو ہی صورتیں ہیں: یا تو ابتداء ہی سے صبر کر لے یا ابتداءً جزع فزع اور پریشانی کا اظہار کرے اور جب تھک جائے تو عاجز ہو کر سکون سے بیٹھ جائے۔

**حل لغات**: وَاجِدٌ۔ اسم فاعل۔ غمگین۔ وَجَدَ لَهٗ وَجْدًا وِجْدَانًا (ض) غمگین ہونا۔ المَکْرُوْبُ۔ بے چین، مصیبت زدہ، الکَرْب (ن) سخت غم ہونا، بے چین و پریشان ہونا۔ زَفَرَات (واحد) زَفْرَةٌ۔ آہ وفغاں۔ گرم سانس۔ سُکُوْن (ن) ٹھہرنا۔ عَزَاء (ن) صبر کرنا لُغُوْبٌ (ن) تھکنا، عاجز ہونا۔

**ترکیب**: لِلْوَاجِد الخ مصرع اول خبر مقدم، سُکُوْنُ عَزَاءٍ مصرع ثانی مبتدا مؤخر۔ مِنْ زَفَرَاتِهٖ واجد یا مکروب سے متعلق۔

وَکَمْ لَکَ جَدًّا لَمْ تَرَ العَیْنُ وَجْهَهٗ (۵۱) فَلَمْ تَجْرِ فِی اٰثَارِهٖ بِغُرُوْبٍ

**ترجمہ** :اور تیرے کتنے ہی آباؤاجدادایسے تھے کہ جن کے چہروں کو (تیری) آنکھوں نے نہیں دیکھا، سوتونے (ان کے غم میں) ان کے پیچھے آنسوؤں کے ڈول نہیں بہائے۔

**توضیح** :جب تونے اپنے اُن آباؤاجداد کے گذرنے پرصبر سے کام لیا، جن کو دیکھنے سے تیری آنکھیں محروم رہیں، جن کا گذرنا تیرے لئے ایک بہت بڑا حادثہ تھا؛ تو پھر ایک اجنبی غلام کی موت پرصبر کرنا، تیرے لئے کیادشوار ہے؟۔

**حل لغات** :جَدٌ۔دادا(ج) جُدُودٌ وأجدَاد. العَينُ،آنکھ(ج) عُيُون. وَجهٌ چہرہ(ج) وُجُوهٌ. لَمْ تَجْرِ. جَرى الماءُ جَرْياً (ض) جاری ہونا۔وجَرىٰ بِهِ: بہانا۔ آثار (واحد) اَثَرٌ نشان قدم۔غُرُوْب (واحد) غَرْبٌ آنسو،آنسو بہنے کی جگہ،بڑاڈول۔

**ترکیب** :کم لکَ جَدّاً ۔ کم خبریہ ممیز،جدّا موصوف،لَمْ ترَالعينُ صفت،موصوف صفت سے مل کرتمیز۔ممیزتمیز سے مل کرمبتدا،لکَ خبر۔**قاعدہ**: کم خبریہ کی تمیز مجرور ہوتی ہے لیکن اگرتمیزاور کم کے درمیان فاصلہ ہو تو پھر تمیز منصوب ہوتی ہے۔

فَدَتکَ نُفُوْسُ الْحَاسِدِيْنَ فَإِنَّهَا (۳۰) مُعَذَّبَةٌ فِيْ حَضْرَةٍ وَّ مَغِيْبِ

**ترجمہ** :حاسدین کی جانیں تجھ پرقربان کیوں کہ وہ (جانیں) حاضروغائب (ہرحال) میں تکلیف میں ہیں۔

**تشریح** :تیرے حاسدین حسدکرنے کی وجہ سے ہروقت غم اور پریشانی میں رہتے ہیں،اور حسد کرنے سے ان کوکوئی فائدہ نہیں ہوتا،اس لئے ان کے لئے مرجانا اور تجھ پر اپنی جانیں قربان کردینا حسد سے بہتر ہے؛ تاکہ ہمیشہ کیلئے غم اور پریشانی سے نجات پالیں۔ یہ دعا حاسدوں کیلئے بھی مفید ہے کہ ان کوعذاب سے نجات مل جائیگی اورممدوح کیلئے بھی مفید۔

**حل لغات**: فَدَتْ فَدَى فلاناً بنفسه فِدَاءً. (ض) قربان ہونا،فداکیاجانا۔نُفُوس (واحد) نَفْسٌ ،جان۔حَاسِدِيْن اسم فاعل حسد کرنے والا (واحد) حَاسِدٌ. الحَسَدُ(ن،ض) حسد کرنا، زوال نعمت کی تمنا کرنا۔مُعَذَّبَةٌ۔اسم مفعول،مبتلائے عذاب۔عَذَّبَهُ: تکلیف دینا۔حَضْرَةٌ

وحَضُورٌ(ن) حاضر ہونا۔مَغِیبٌ مصدر غاب عنه غَیْبًا و مَغِیبًا(ض) غائب ہونا۔

وَفِی تَعَبٍ مَنْ یَحْسُدُ الشَّمْسَ نُوْرَهَا (۳۱) وَیَجْهَدُ أنْ یَاْتِیَ لَهَا بِضَرِیْبٍ

**ترجمه** :وہ شخص مشقت میں رہتا ہے جوسورج کی روشنی سے حسد کرے اوراسکی نظیر لانے کی کوشش کرے۔

**تشریح** : سیف الدولہ تو سورج ہے اور سورج کی نظیر لانا مشکل اور محال ہے۔اور محال چیز کے حصول میں لگنا بے فائدہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا ہے اس لئے حاسدین کیلئے بہتر یہی ہے کہ وہ تجھ سے حسد نہ کریں۔

**حل لغات**:تَعَبٌ (س) تھکنا،مشقت میں پڑنا. نُوْرٌ روشنی (ج) اَنوار۔یَجْهَدُ. جَهَدَ فِی الْاَمْرِ جَهْدًا (ف) بہت کوشش کرنا،کسی چیز کے حصول میں مشقت اٹھانا۔ضَرِیْب.مثل. نظیر (ج)ضَرَائِب۔

**ترکیب** :فِی تَعَب اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم،مَنْ الخ اپنے مابعد سے مل کر مبتدا مؤخر الشمسَ مبدل منہ، نورَها بدل۔ویَجهد اس کا عطف یَحْسُدُ پر۔اَن یَاْتِیَ بتاویل مصدر یجهدُ کا مفعول بہ۔
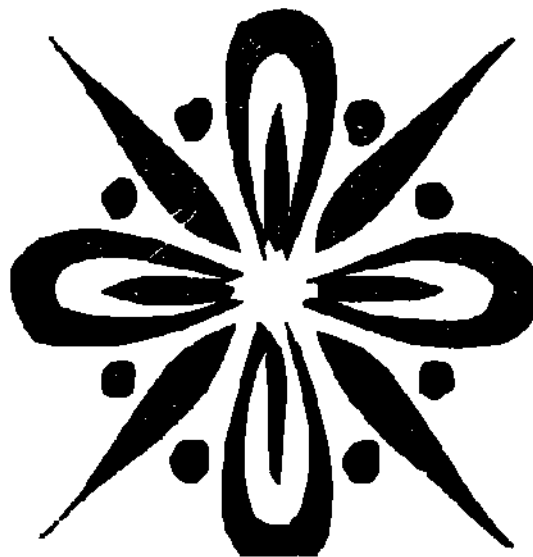
## وَ قَالَ يَمْدَحُهُ وَ يَذْكُرُ بِنَاءَهُ مَرْعَشَ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ إِحْدٰى وَأَرْبَعِيْنَ وَثَلاَثِ مِائَةٍ

**ترجمہ** :ماہ محرم ۳۴۱ھ میں ابوالطیب نے سیف الدولہ کی تعریف اوراس کے قلعہ مرعش کا ذکر کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

**حل لغات**:یَمْدَحُ مَدَحَ مَدْحًا (ف)تعریف کرنا،کسی کی اختیاری خوبیوں کوزبان سے بالقصد بیان کرنا۔یَذْکُرُ. ذَکَرَ ذِکْرًا (ن)ذکر کرنا،یاد کرنا۔بِنَاءٌ عمارت (ج)أَبْنِیَةٌ، وَبَنَی المکانَ بِناءً (ض)عمارت بنانا۔مَرْعَشُ،ایک قلعہ کا نام۔شام کی سرحد پرواقع ایک شہر کا نام۔

**ترکیب**:یمدحُہ ،قَالَ کی ضمیر فاعل سے حال۔بِنَاءَہ مبدل منہ،مَرعَشَ بدل۔

فَدَيْنَاكَ مِنْ رَبْعٍ وَإِنْ زِدْتَنَا كَرْبَا (۱) فَإِنَّكَ كُنْتَ الشَّرْقَ لِلشَّمْسِ وَالْغَرْبَا

**ترجمہ** :اے منزل محبوب!ہم تجھ پر قربان اگر چہ تو نے ہمارے غم کو بڑھا دیا ہے۔کیوں کہ تو آفتاب(رُو محبوب)کے لئے مشرق ومغرب تھا۔

**توضیح** :اے مکان محبوب!تیرے کھنڈر اور ویرانے پن کو دیکھ کر اگر چہ ہمارا غم تازہ ہو رہا ہے،اور ہماری بے چینی بڑھتی جارہی ہے،لیکن اس کے باوجود ہم تجھ پر اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہیں؛کیوں کہ تو میرے محبوب کے لئے بمنزلہ مشرق ومغرب تھا کہ جب محبوب تجھ سے باہر نکلتا تو ایسا لگتا کہ مشرق سے سورج نکل رہا ہے اور جب اندر داخل ہوتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ سورج مغرب میں ڈوب رہا ہے۔

**حل لغات**:فَدَيْنَا ماضی۔الفِدَاءُ (ض)فدا ہونا،قربان ہونا۔رَبْعٌ. گھر،منزل(ج)أَرْبَاع، رُبُوع۔زِدْتَنَا. زَادَہ زِيَادَةً (ض)زیادہ کرنا،بڑھانا۔کَرْبٌ غم،بے چینی۔الشَّرْقُ مشرق، الشمس سورج۔مراد آفتاب رُد حسین محبوب۔الغَرْبَا مغرب۔الف برائے اشباع۔یہاں مشرق و مغرب سے مراد محبوب کا مدخل ومخرج ہے کہ وہ مکان محبوب کے داخل ہونے اور نکلنے کی جگہ تھا۔

**ترکیب** :لذیناک، کاف ضمیر ممیز، رَبْعِ تمیز، مِن زائدہ کَرْباً زِدتُ کی نسبت سے تمیز۔ الشرق، کان کی خبر۔

وَ کَیْفَ عَرَفْنَا رَسْمَ مَنْ لَمْ یَدَعْ لَنَا (۲) فُؤَاداً لِعِرْفَانِ الرُّسُوْمِ وَلاَ لُبًّا

**ترجمہ** :اور ہم نے اس شخص کا نشان کیسے پہچان لیا؟ جس نے نشانات پہچاننے کے لئے ہمارے پاس نہ دل چھوڑا ہے اور نہ عقل۔

**توضیح** :محبوب جب اس مکان سے نکلا تو وہ اپنے ساتھ ہمارا دل اور عقل بھی لے گیا، اور یہی دو ذریعے تھے جن سے نشان محبوب کا پتہ چلایا جاتا لیکن حیرت کا مقام ہے کہ اس بے ہوشی میں بھی قوتِ شناخت کیسے باقی رہی؟

**حل لغات** : عَرَفْنَا . عَرفه عِرفاناً ومَعْرِفَةً (ض) پہچاننا۔ کَیْفَ استفہام برائے تعجب یدَعْ . وَدَعَه وَدْعاً چھوڑنا، وداع کرنا۔ فؤاد دل (ج) أفئِدَةٌ۔ لُبّ عقل خالص (ج) ألْبابٌ. لَبَابَةً (س) عقلمند ہونا۔ رَسْمٌ نشان، علامت (ج) رُسُوْمٌ۔

نَزَلْنَا عَنِ الْأَكْوَارِ نَمْشِيْ كَرَامَةً (۳) لِمَنْ بَانَ عَنْهُ أَنْ نُلِمَّ بِهٖ رَكْبًا

**ترجمہ** :ہم کجاوہ سے اتر کر اس شخص کے اعزاز میں پیدل چلے جو اس مکان سے جدا ہو گیا ہے، اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ ہم اس کی زیارت سوار ہو کر کریں۔

**توضیح** :یہ ہمیں اچھا نہیں لگا کہ ہم منزل محبوب کی زیارت سوار ہو کر کریں کیونکہ اس میں اس کی بے حرمتی تھی، اس لئے ہم پیدل چلے۔

**حل لغات** :أکوار (واحد) کُوْرٌ۔ کجاوہ۔ نَمْشِیْ .مَشٰی مَشْیاً (ض) پیدل چلنا، کَرَامَةٌ عزت، احترام۔ الکرمُ و الکرامة (ک) شریف ہونا، بزرگ ہونا۔ بَانَ ماضی، البَیْنُوْنَةُ (ض) جدا ہونا۔ أَنْ نُلِمَّ اَیْ کَرَاهَةَ اَنْ نُلِمَّ .اَلَمَّ بِالمکانِ اِلْمَاماً : فروکش ہونا، اترنا۔ رَکْباً اونٹ یا گھوڑے کے سوار یہ اسم جنس ہے، اور بقول بعض جمع۔ (ج) رُکُوبٌ وَ اَرْکُبٌ رَکْبٌ کا استعمال اسم جمع کے طور پر بھی ہوتا ہے۔

**ترکیب**: نَمشیْ ،نَزَلنا کی ضمیر سے حال۔ کَرَامةً نمشی کا مفعول لہ، لِمَن بَان ، کَرَامةً سے متعلق۔ أن نُلِمَّ مفعول لہٗ بحذف المضاف۔ای کراهة ان نُلِمَّ. رَکْباً بمعنی راکبین، نُلِمَّ کی ضمیر فاعل سے حال۔

نَذُمُّ السَّحابَ الغُرَّ فِیْ فِعْلِها بِهٖ (۴) وَنُعْرِضُ عَنْهَا کُلَّماطَلَعَتْ عَتْبَا

**ترجمہ**: ہم سفید بادلوں کی مذمت کرتے ہیں منزلِ محبوب کے ساتھ، اسکی حرکت کے بارے میں اور ہم ناراض ہو کر اُن سے اعراض کر لیتے ہیں جب جب وہ سامنے آتے ہیں۔

**توضیح**: چوں کہ پانی بھرے سفید بادلوں نے مکان کا نشان مٹا دیا اور اس کو کھنڈر میں تبدیل کر دیا ہے اسلئے جب کبھی وہ بادل سامنے آتے ہیں تو ہم ان کی مذمت کرتے ہیں اور ان سے ناراض ہو کر چہرہ پھیر لیتے ہیں؛ جبکہ دوسرے لوگ سفید بادل کی مدح کرتے ہیں۔

**حل لغات**: نَذُمُّ. ذَمَّهٗ ذَمّاً (ن) مذمت کرنا، برائی کرنا۔ السَّحاب (واحد) سَحابَةٌ. بادل۔

**قاعدہ**: ہر وہ جمع جس کے مفرد اور جمع کے درمیان حرف گول تاء کا فرق ہو اس کو جمع اور اسم جنس دونوں طرح استعمال کرنا جائز ہے۔ الغُرُّ (واحد) أغَرّ سفید، روشن۔ فِعلِهَا بِهٖ ای فِعل السحابِ بِالرَّبع. عَتباً ناراضگی۔ عَتَبَ عَتباً (ن،ض) ناراضگی ظاہر کرنا، ناراض ہونا۔ عَتباً، نُعرِضُ کا مفعول لہ۔

وَمَنْ صَحِبَ الدُّنْیا طَوِیلاً تَقَلَّبَتْ (۵) عَلیٰ عَیْنِهٖ حَتّٰی یَریٰ صِدْقَهَا کِذْبَا

**ترجمہ**: جو شخص دنیا کے ساتھ ایک طویل عرصہ تک رہتا ہے تو وہ (دنیا) اسکی نگاہوں میں پلٹ جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اسکے سچ کو جھوٹ خیال کرنے لگتا ہے۔

**توضیح**: دنیا میں آئے دن حیرتناک تبدیلی ہوتی رہتی ہے، کوئی چیز اپنی پہلی حالت پر برقرار نہیں رہتی جس چیز کی ایک زمانہ تک سچائی اور حقیقت تھی جب اس پر ایک لمبی مدت گزر جاتی ہے اور اس میں گونا گوں تبدیلیاں ہو جاتی ہیں تو پھر اس حقیقت کو غلط اور جھوٹ تصور کیا جانے لگتا ہے۔ یہی حال میرے محبوب کے مکان کا ہوا کہ وہ بہت دنوں سے ویران پڑا ہوا ہے جس کو دیکھ کر کسی کو یقین نہیں آتا کہ یہاں بھی کبھی چہل پہل رہتی تھی۔

**حل لغات:** صَحِبَ صُحْبَةً (س) ساتھ رہنا، صحبت اختیار کرنا. دُنیا بروزن فُعلیٰ یہ یا تو دَنَــاءَة سے مشتق ہے بمعنی کمینہ اور خسیس ہونا؛ چونکہ دنیا آخرت کے مقابلے میں یقیناً کمینی اور خسیس ہے۔ یا دُنُــوّ سے مشتق ہے بمعنی قریب ہونا؛ چونکہ دنیا آخرت کے مقابلہ میں لوگوں سے قریب ہے۔ طَوِیلاً اَیْ زَمَناً طویلاً. تَقَلَّبَتْ الٹنا، پلٹنا۔

**ترکیب:** مَنْ صَحِبَ شرط، تَقَلَّبَتْ جزا۔ طَوِیلاً مفعول فیہ بحذف موصوف ای زَمَناً طویلاً. یَرَیٰ فعل قلب، صِدقَهَا مفعول اول، کِذباً مفعول ثانی۔

وَكَيْفَ الْتِذَاذِیْ بِالْأَصَائِلِ وَالضُّحیٰ (۶) إِذَالَمْ يَعُدْ ذَاكَ النَّسِيْمُ الَّذِیْ هَبَّا

**ترجمہ:** صبح وشام سے میں کیسے لذت حاصل کروں؟ جب کہ وہ ہوا نہیں لوٹی جو (بوقت صبح) چلا کرتی تھی۔

**توضیح:** شاعر بہارِ وصل کو یاد کر کے کہتا ہے کہ اب صبح وشام کی حسین اور دلفریب مناظر سے لطف اندوزی کیونکر ہو سکتی ہے؟ جب کہ وہ نسیم محبت جو چلا کرتی تھی، میرے محبوب کے ساتھ رخصت ہو گئی۔

**حل لغات:** کیفَ استفہام انکاری۔ الِالْتِذَاذُ. اِلْتَذَّ بالشیء: (افتعال) لذت حاصل کرنا، لطف اندوز ہونا۔ أَصَائِل، اصیلؔ کی خلاف قیاس جمع، شام، عصر سے مغرب تک کا وقت۔ ضُحیٰ (واحد) ضَحْوَةٌ. چاشت کا وقت۔ صبح۔ یعُد. العَوْد (ن) لوٹنا۔ النَّسِیْمُ ہر ابتدائی ہوا، نرم ہوا، ہر وہ ہوا جس سے نہ درخت ہل سکے اور نہ نشان مٹ سکے (ج) نِسَــامُ. هَبَّــا، الف برائے اشباع هَبَّتِ الریح هُبُوباً (ن) ہوا کا چلنا۔

**ترکیب:** کیف خبر مقدم، اِلتِذَاذِی مبتدا موخر۔ إِذَا لَمْ يَعُدْ، اِلتذاذ کا مفعول فیہ۔

ذَكَرْتُ بِهٖ وَصْلاً كَاَنْ لَمْ اَفُزْ بِهٖ (۷) وَعَيْشًا كَاَنِّیْ كُنْتُ أَقْطَعُهٗ وَثْبَا

**ترجمہ:** مجھے اس مکان کی وجہ سے وہ وصل یاد آ گیا جس میں گویا مجھے کامیابی ملی ہی نہیں تھی اور وہ زندگی (یاد آئی) جسے میں نے گویا اچھلتے کودتے گذارا۔

**توضیح** :منزل محبوب پر پہونچ کر مجھے وصل کا زمانہ یاد آ گیا جواتنی سُرعت کے ساتھ گذرا کہ گویا وصال ہوا ہی نہیں، اور وہ زندگی بھی یاد آئی جو بڑی تیزی سے اچھلتے کودتے گذر گئی، کیونکہ ایام مسرت منٹوں میں گذر جاتے ہیں اور ایام مصیبت کاٹے نہیں کٹتے۔

**حل لغات** :اَفُزْ. فَازَ بِكَذا فَوْزًا (ن) کامیاب ہونا۔ اَقْطَعُ. قَطَعَ الشَّیَٔ قَطْعاً (ف) کاٹنا، طے کرنا۔ وَثْباً (ض) کودنا، چھلانگ لگانا۔

**ترکیب** :وصلاً اور عَیشاً، ذَکرتُ کا مفعول بہ۔ کَأَنْ لَمْ اَفُزْبہ ،وصلاً کی صفت ھکذا کَاَنِّی کُنتُ الخ عیشاً کی صفت۔ وَثباً بمعنی واثباً اَقطَعُ کی ضمیر فاعل سے حال۔

وَفَتَّانَةَ الْعَيْنَيْنِ قَتَّالَةَ الْهَوىٰ (۸) إذَانَفَحَتْ شَيْخًا رَوَائِحُهاشَبَّا

**ترجمہ** :اور (وہ محبوبہ یاد آئی ) جس کی آنکھیں فتنہ پرور، اور محبت جان لیوا تھی کہ جب اس کی مہک کسی عمر رسیدہ (بوڑھے) کو پہونچ جائے تو وہ جوان ہو جائے۔

**توضیح** :منزل محبوب پر پہنچتے ہی مجھے میری محبوبہ یاد آ گئی جس کی آنکھیں مسحور کن اور خوبصورتی جان لیوا تھی : کہ رخ انور پر نگاہ پڑتے ہی لوگ جان دینے کو تیار ہو جائیں، بوڑھے کا دل مچل جائے اور اپنے آپ کو جوان محسوس کرنے لگے۔

**حل لغات** :فَتَّانَةَ اسم مبالغہ۔ بہت زیادہ فتنہ پرداز، فتنہ میں ڈالنے والی۔ فَتَنَهٗ فِتنًا (ض) فتنہ برپا کرنا۔ قَتَّالَةَ یہ بھی اسم مبالغہ ہے، قتل کرنے والی، القتل (ن) مار ڈالنا۔ اَلْهَوىٰ (س) محبت کرنا۔ نَفَحَتْ. نَفَحَ الطِّيبُ نَفحاً (ف) مہکنا۔ یہ لازم ہے مگر یہاں اُصابت کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے متعدی ہے۔ رَوَائِحُ (واحد) رَائِحَةٌ۔ بُو، خوشبو، مہک۔ شَبَّ الغُلامُ شَبَابًا (ض) جوان ہونا۔

**ترکیب** :فَتَّانَةَ الخ منصوب بر بنائے مفعول بہ ای ذَکَرْتُ فتانة. ھکذا قَتَّالَةَ الھوی . اِذَانَفَحَتْ شرط، شَبَّ جزا۔ الف برائے اشباع۔ شَيْخاً، نَفَحَتْ کا مفعول بہ اور رَوَائِحُهافاعل۔

لَهَا بَشَرُ الدُّرِّ الَّذِی قُلِّدَتْ بِهِ (۹) وَلَمْ اَرَ بَدْرًا قَبْلَهَا قُلِّدَ الشُّهُبَا

**ترجمہ**: اس کا جسم ان موتیوں کا ہے جن کا وہ ہار پہنی ہوئی ہے۔ اور میں نے اس سے پہلے کسی ماہِ کامل کو نہیں دیکھا کہ وہ ستاروں کا ہار پہنے ہوئے ہو۔

**توضیح**: میری محبوبہ ایسی خوبصورت اور جاذب قلب و نظر تھی جسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا کہ اس کا خمیرہ شاید موتیوں کو گھول کر تیار کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ ہار نے اس کے حسن کو دوبالا کر دیا تھا دیکھنے سے ایسا لگتا جیسے چودھویں رات کا چاند، ستاروں کا ہار پہنے ہوئے ہے۔

**حل لغات**: بَشَرٌ (واحد) بَشَرَةٌ۔ کھال کے اوپر کا حصہ۔ مراد جسم۔ الدُّرّ موتی (جمع) دُرَرٌ. قُلِّدَتْ ماضی مجہول۔ التَّقْلِیْدُ. قلادہ ڈالنا، ہار پہنانا۔ بَدْر. ماہِ کامل، چودھویں رات کا چاند (ج) بُدُوْرٌ. الشُّهُبُ (واحد) شِهَابٌ. ستارہ۔

**ترکیب**: لَهَا خبر مقدم، بَشَرُ الدُّرّ مبتدا مؤخر۔ بَدْرًا موصوف، قُلِّدَ الشُّهُبَا صفت۔

فَیَاشَوْقُ مَاأَبْقیٰ وَیَالِیْ مِنَ النَّویٰ (۱۰) وَیَادَمْعُ مَاأَجْریٰ وَیَاقَلْبُ مَاأَصْبَا

**ترجمہ**: اے شوق! تو کتنا باقی رہنے والا ہے اور ہائے میرا فراق اور اے آنسو! تو کتنا بہنے والا ہے اور اے دل! تو کتنا بڑا عاشق ہے۔

**توضیح**: ایک طرف شوق کا حال یہ ہے کہ وہ ختم ہونے کو نہیں، دوسری طرف مسلسل فراق ہی فراق ہے، وصال نام کی کوئی چیز نہیں؛ جس کی وجہ سے آنکھیں پرنم ہیں اور دل فرطِ محبت اور شوقِ ملاقات میں دیوانہ ہوتا جا رہا ہے۔

**حل لغات**: یَاشَوْقُ ای یَاشَوْقِی. شَوْق انتہائی چاہت، سخت خواہش (ج) اَشْوَاق۔ الشوق (ن) شوق دلانا۔ مَاأَبْقیٰ، مَاأَجْریٰ اور، مَاأَصْبَا یہ تینوں فعل تعجب ہیں۔ النوىٰ جدائی، فراق۔ النَّوی (ض) جدا ہونا۔ دَمْعٌ آنسو (ج) دُمُوْعٌ. مَاأَجریٰ. الجریانُ (ض) جاری ہونا، بہنا۔ مَاأَصْبَا. صَبَا الیه صَبْوَةً (ن) مشتاق ہونا۔

**ترکیب**: یَاشَوْقُ منادیٰ، مَاأَبْقیٰ جواب ندا۔ یَالِی مِنَ النَّوىٰ. یا برائے استغاثہ لِی

خبر مقدم، مِنْ زائدہ۔ النوبی مبتدا مؤخر۔

لَقَدْ لَعِبَ الْبَيْنُ الْمُشِتُّ بِهَا وَبِيْ (١١) وَزَوَّدَنِيْ فِي السَّيْرِ مَازَوَّدَ الضَّبَّا

**ترجمہ**: تحقیق کہ میرے اور محبوبہ کے درمیان منتشر کرنے والی جدائی نے کھیل کھیلا ہے اور سفر میں اس نے مجھے وہی توشہ دیا ہے جو گوہ کو دیا تھا۔

**توضیح**: فراق نے محبوبہ کو جدا کر کے میرے ساتھ ایک کھیل کھیلا ہے، جب سے فراق ہوا ہے اس وقت سے اب تک وصال ہوا ہی نہیں، جس سے میں حیران و پریشان ہوں جس طرح گوہ جب اپنے سوراخ سے نکل کر کہیں جاتی ہے تو پھر اپنے بل کو نہیں پاتی اور اس کی تلاش میں حیران و پریشان گھومتی پھرتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ فراق نے مجھے سفر میں حیرانی و پریشانی والا توشہ دیا جو گوہ کا توشہ تھا۔

**حل لغات**: لَعِبَ لَعِباً (س) کھیل کرنا۔ اَلْبَيْنُ: جدائی، اَلْبَيْنُوْنَةُ (ض) جدا ہونا۔ الْمُشِتُّ اسم فاعل۔ علیحدہ کرنے والی۔ الإشْتَاتُ۔ متفرق کرنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ زَوَّدَ: توشہ دینا، زادِ سفر دینا۔ السَّيْرُ (ض)، چلنا۔ الضَّبُّ گوہ، سوسمار (ج) ضِبَابٌ۔

**ترکیب**: البَيْنُ موصوف، الْمُشِتُّ صفت۔ موصوف صفت سے مل کر فاعل۔ بھا وبی، الْمُشِتُّ سے متعلق۔ زَوَّدَ فعل، ضمیر فاعل۔ مَازَوَّدَا اسم موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ۔

وَمَنْ تَكُنِ الْأُسْدُ الضَّوارِيْ جُدُوْدَهٗ (١٢) يَكُنْ لَيْلُهٗ صُبْحًا وَمَطْعَمُهٗ غَصْبَا

**ترجمہ**: وہ شخص جس کے آباء واجداد شکاری شیر ہوں اس کی رات صبح ہوتی ہے۔ اور اس کا کھانا چھین جھپٹ کا ہوتا ہے۔

**توضیح**: شاعر اپنی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے آباء واجداد شکاری شیر تھے، جو اپنا کیا ہوا شکار ہی کھاتے، اور کسی کے جوٹھے کو منہ نہیں لگاتے، تو ظاہر ہے کہ اس کی اولاد بھی شیر ہی ہوگی، جو اپنے بازو کی کمائی سے کھائے گی۔ اس کے نزدیک شب و روز برابر ہوں گے، رات کی اندھیری اس کے ارادوں کو متزلزل نہیں کر سکتی۔

**حل لغات**: الأسد (واحد) أسَدٌ. شیر۔ الضَّوَارِی (واحد) ضَارِیٌ۔ شکاری درندہ، شکار کا عادی۔ ضَرِیَ الکَلْبُ بِالصَّیْدِ ضَرِیً (س) شکار کا خوگر ہونا۔ جُدُودٌ (واحد) جَدٌّ، دادا۔ مَطْعَم مصدر میمی (س) کھانا کھانا۔ غَضَب (ض) غصب کرنا، زبردستی چھین لینا۔

**ترکیب**: مَنْ تکن شرط، یکن لیله جزا۔ ومَطعمُه غضبا اس کا عطف لیلهُ صُبْحًا پر۔ الأسدُ الضَّوَارِی، کانَ کا اسم، جُدودُہ خبر، اس ترکیب کے لحاظ سے ترجمہ یہ ہوگا کہ "وہ شخص کہ شکاری شیر جس کے آباء واجداد ہوں"

وَلَسْتُ اُبَالِی بَعْدَ اِدْرَاکِی الْعُلیٰ (۱۳) أَکَانَ تُرَاثًامَا تَنَاوَلْتُ أَمْ کَسْبَا

**ترجمہ**: میں بلند مرتبہ حاصل کر لینے کے بعد اس کی پروا نہیں کرتا کہ جو چیز میں نے حاصل کی ہے وہ مجھے وراثت میں ملی ہے یا میری کمائی ہے۔

**توضیح**: میرا مطمح نظر حصولِ بلندی ہے خواہ اپنی محنت سے حاصل ہو یا وراثت میں ملی ہو۔

**حل لغات**: أبالِی. بَالَی الأمرَ بِه مُبَالاۃً: پروا کرنا، اس کا استعمال اکثر نفی کے ساتھ ہوتا ہے۔ إدراک. أدْرَکَ الشیَ: پانا، حاصل کرنا۔ العُلیٰ. بلندی، شرافت۔ تُرَاثًا میت کا ترکہ۔ اس میں واؤ، تا سے بدلا ہوا ہے۔ التُراثُ والوَرَاثۃُ (ض) وارث ہونا۔ تَنَاوَلْتُ، التَّنَاوُلُ. لینا، حاصل کرنا کَسْبُ۔ کمائی مصدر (ض) کمانا۔

**ترکیب**: اُبالِی، لیسَ کی خبر۔ العُلیٰ إدراک مصدر کا مفعول بہ۔ تُراثًا، کانَ کی خبر، مَاتَنَاولتُ اسم ۔ أمْ کَسْبًا اس کا عطف تُراثًا پر۔

فَرُبَّ غُلامٍ عَلَّمَ الْمَجْدَنَفْسُهُ (۱۴) کَتَعْلِیمِ سَیْفِ الدَّوْلَةِ الطَّعْنَ وَالضَّرْبَا

**ترجمہ**: بہت سے نوجوان ایسے ہیں جن کو خود ان کی طبیعت نے شرافت اور بزرگی سکھائی ہے، جیسے سیف الدولہ کی نیزہ بازی اور شمشیر زنی کی تعلیم۔

**توضیح**: جیسے بہت سے نوجوان فطری اعتبار سے شریف اور بزرگ ہوتے ہیں ایسے ہی سیف الدولہ خلقت کے اعتبار سے نیزہ باز اور شمشیر زن ہے۔ اس نے جنگی مہارت

حاصل کرنے کیلئے کسی سے تربیت اور ٹریننگ نہیں لی ہے۔

**فائدہ** :اس شعر میں حسن تخلص ہے کہ شاعر نے جذباتِ عشق ومحبت کے اظہار کے بعد کلام کا رُخ اپنے ممدوح کی طرف پھیر دیا ہے۔

**حل لغات**:رُبَّ حرف جر،بمعنی بہت۔غلام لڑکا،نوجوان(ج)غِلْمَان وَغِلْمَةٌ۔ المَجد بزرگی۔شرافت۔المَجَادةُ(ک)شریف اور بزرگ ہونا۔اَلطَّعنُ(فـ)نیزہ سے مارنا،چبھونا۔الطِّعَانُ وَالمُطَاعَنَةُ۔نیزہ بازی کرنا۔الضَّرْبُ(ض)تلوار سے مارنا۔

**ترکیب**:رُبَّ غُلامٍ مبتدا،اور عَلَّم خبر۔ كَتَعْلِيم، مصدر کی اضافت فاعل کی طرف اور مفعول اول محذوف۔الطعن مفعول ثانی۔اَیْ كَتَعْلِيْمِ سَيْفِ الدَّولِةِ نفسَه الطَّعْنَ و الضَّرْبَا.

إِذِالدَّوْلَةُ اسْتَكْفَتْ بِهٖ فِيْ مُلِمَّةٍ (۱۵) كَفَاهَا فَكَانَ السَّيْفَ والكَفَّ والقَلْبَا

**ترجمہ** :جب حکومت کسی اہم حادثے میں اس سے مدد طلب کرتی ہے تو وہ کافی ہوجاتا ہے، اور اس حادثہ کیلئے تلوار،ہتھیلی اور دل بن جاتا ہے۔

**توضیح** :جب ملک کو کسی حادثہ میں سیف الدولہ کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ اس کی ہر طرح مدد کرتا ہے اور ہاتھ کی مدد سے تلوار کے ذریعہ انتہائی دلیری کے ساتھ اس حادثہ کو ختم کردیتا ہے۔

**حل لغات**:الدَّولَة حکومت،ملک(ج)دُوَلٌ. اِسْتكفتْ. اِسْتكفى الرجلَ الشئ: کافی چیز مانگنا۔مُلِمةٍ دنیاوی سخت مصیبت(ج)مُلِمَّات. الكَفُّ. ہتھیلی(ج)اَكُفٌّ و كُفُوْفٌ۔

**ترکیب**:إِذَاالدَّولةُ شرط، كَفَاهَا جزا۔

**قاعدہ** :إِذَا ہمیشہ فعل پر داخل ہوتا ہے لیکن اگر کہیں اسم پر آجائے تو وہاں فعلِ محذوف ماننا پڑتا ہے جیسے إِذَاالدَّوْلَةُ ای اذا استكفتِ الدولةُ.

تُهَابُ سُيُوفُ الهِنْدِ وَهِيَ حَدَائِدُ (۱۶) فَكَيْفَ إِذَا كَانَتْ نِزَارِيَّةً عُرْبَا

**ترجمہ** :ہندی تلواروں سے ڈرا جاتا ہے حالانکہ وہ لوہے کی ہیں تو اس وقت کیا حال ہوگا

جب کہ وہ تلواریں خالص نزاری عربی ہوں گی؟

**توضیح**: ہندی تلواروں کی کاٹ سے دنیا ڈرتی ہے حالانکہ وہ بغیر چلانیوالے کے نہیں کاٹ سکتی، تو ان تلواروں سے کتنا ڈرا جائیگا جو انتہائی دلیر، جنگجو اور خالص عربی قبیلہ نزار کی ہوں؟

**حل لغات**: تُهَابُ. هَابَهٗ هَيْبَةً (س) ڈرنا، خوف کھانا۔ سُيُوفُ الْهِنْدِ ہندی تلوار۔ پہلے زمانے میں وہ بہت مشہور تھی۔ حَدَائِدُ (واحد) حَدِيْدَةٌ لوہا۔ نِزَارِيَّةً۔ قبیلہ نزار، یہ عرب کا مشہور قبیلہ ہے جو بنی نزار کی طرف منسوب ہے۔ عُرْبًا ملک عرب کا باشندہ (ج) اَعْرُبٌ وعُرُوبٌ.

**ترکیب**: كَيْفَ خبر، مبتدا محذوف کی۔ ای كَيْفَ الْهَيْبَةُ .إِذَاكَانَتْ، هَيْبَة کا مفعول فیہ۔

وَيُرْهَبُ نَابُ اللَّيْثِ وَاللَّيْثُ وَحْدَهٗ (۱۷) فَكَيْفَ إِذَا كَانَ اللُّيُوثُ لَهٗ صَحْبَا

**ترجمہ**: شیر کے دانت سے خوف کھایا جاتا ہے حالانکہ شیر تنہا ہوتا ہے۔ تو اس وقت کیا کیفیت ہو گی جب کہ اس کے ساتھ بہت سے شیر ہوں گے۔

**توضیح**: سیف الدولہ شیر ببر ہے۔ اور اس کا لشکر بھی شیر سے کم نہیں، تو جب اتنے شیروں کی بھیڑ جمع ہو جائیگی تو لوگوں کے خوف و دہشت کا کیا عالم ہو گا؟ جب کہ لوگ ایک شیر کو دیکھ کر لرزہ براندام ہو جاتے ہیں۔

**حل لغات**: يُرْهَبُ ۔ الرُّهْبُ وَالرُّهْبَانُ (س) ڈرنا، خوف کرنا۔ رَاهِبٌ خدا سے ڈرنے والا (ج) رُهْبَان۔ نَابٌ. نوکیلے دانت رباعی کے برابر (ج) أَنْيَابٌ. اللَّيْثُ. شیر (ج) لُيُوْث۔ صَحْبًا (واحد) صاحبٌ۔ ساتھی۔

**ترکیب**: نَابُ اللَّيْثِ ذوالحال، وَاللَّيْثُ وَحْدَهٗ پورا جملہ حال۔ اللَّيْثُ مبتدا، وَحْدَهٗ حال ہو کر قائم مقام خبر۔ كَيْفَ ای كَيْفَ الرَّهْبَةُ. إِذَاكَانَ، الرَّهْبَة کا مفعول فیہ۔ لَهٗ یا تو کَانَ کی خبر اول، یا صَحْبًا سے متعلق۔ صَحْبًا، کَانَ کی خبر۔

وَيُخْشیٰ عُبَابُ الْبَحْرِ وَهُوَ مَكَانَهٗ (۱۸) فَكَيْفَ بِمَنْ يَغْشَى الْبِلَادَ إِذَا عَبَّا

**ترجمہ**: سمندر کی موجوں سے خوف کھایا جاتا ہے جب کہ وہ اپنی جگہ ہوتا ہے، تو اس شخص کا

کیسا خوف ہوگا جو موجزن ہونے کے وقت شہروں پر چھا جائے۔

**توضیح** :دریا کے موجوں کو دیکھ کر ڈر لگتا ہے حالانکہ وہ موجیں سمندر میں ہوتی ہیں تو اس وقت ڈر کا کیا عالم ہوگا؟ جب کہ سیف الدولہ اور اس کا لشکر جو ٹھاٹھیں مارتا ہوا ایک سمندر ہے خود ہی پیش قدمی کر کے شہروں پر چھا جائے۔

**حل لغات** : یُخْشٰی . اَلْخَشْیَۃُ (س) ڈرنا، وہ ڈر جو عظمت کے ساتھ ہو۔ عُبَابٌ۔ موج، سیلاب کا چڑھاؤ، طغیانی۔ اَلْعَبُّ والعُبَابُ (ن) موج کا بلند ہونا۔ جوش مارنا، موجزن ہونا۔ البَحْرُ سمندر (ج) بُحُورٌ ،بِحار، اَبْحُرٌ. یَغْشٰی ،غَشِیَۃٌ غَشْیًا (س) ڈھانپ لینا، چھا جانا۔

**ترکیب**:اِذَا عَبَّا ، یَغْشٰی کا ظرف۔ بِمَنْ یَغْشٰی الخشیۃ محذوف سے متعلق۔

عَلِیْمٌ بِأَسْرَارِ الدِّیَانَاتِ و اللُّغیٰ (۱۹) لَہٗ خَطَرَاتٌ تَفْضَحُ النَّاسَ والْکُتُبَا

**ترجمہ** :وہ مذاہب اور زبانوں کا رازداں ہے اس کے ایسے افکار و خیالات ہیں جو لوگوں کو اور کتابوں کو رسوا کردیتے ہیں۔

**توضیح** :اب تک اس کی بہادری اور شجاعت کا ذکر تھا۔ اب اس کے علم کا حال سنئے کہ وہ اقوام عالم کے مذاہب اور زبانوں کا ماہر ہے۔ وہ مجتہدانہ بصیرت رکھتا ہے۔ اس کے اجتہاد کے سامنے بڑے بڑے عالم دین گھٹنے ٹیک دیتے ہیں اس کے ذہن میں ایسی ایسی باتیں آتی ہیں جو عموماً کتابوں میں نہیں ملتیں، گویا اس کے علم و افکار کے سامنے دیگر علماء اور کتابوں کی قدر و منزلت گھٹ جاتی ہے۔

**حل لغات**:عَلِیْمٌ صیغہ مبالغہ، بہت زیادہ جاننے والا۔ أَسْرَار . (واحد) سِرٌّ. راز دِیَانَاتٌ (واحد) دِیَانَۃٌ دینداری، مذہب۔ وہ تمام چیزیں جو اطاعت خداوندی کے تحت آتی ہیں، اللُّغٰی (واحد) لُغَۃ۔ زبان، ہر قوم کے اصطلاحی الفاظ۔ خَطَرَاتٌ (واحد) خَطْرَۃٌ. افکار و خیالات، ذہنی رسائی۔ اَلْخَطْرُ (ن) دل میں کھٹکنا، ذہن میں کسی چیز کا آنا۔ تَفْضَحُ، الفُضُوحُ (ف) رسوا کرنا۔ کُتُبٌ (واحد) کِتَابٌ.

**ترکیب** : علیم خبر مبتدا محذوف کی ای هُوَ عَلِیمٌ. لہ خبر مقدم، خطراتٌ اپنی صفت سے ملکر مبتدا مؤخر۔

فَبُورِکْتَ مِنْ غَیْثٍ کَأَنَّ جُلُودَنَا (۲۰) بِہٖ تُنْبِتُ الدِّیبَاجَ وَالْوَشْیَ وَالْعَصْبَا

**ترجمہ** :تو بابرکت رہے جو ایسا باران رحمت ہے جس کے باعث ہماری کھالیں ریشم، منقش کپڑے اور یمنی چادریں اُگاتی ہیں۔

**توضیح** :سیف الدولہ کی سخاوت اور انعام واکرام کیوجہ سے ہم لوگ عمدہ سے عمدہ قیمتی کپڑے زیب تن کرتے ہیں۔اس لئے ہماری دعا یہی ہے کہ تو مبارک رہے۔شاعر نے ممدوح کی داد، دہش کو بادل سے تشبیہ دی ہے کہ جس طرح بادل سے سبزہ اُگتا ہے اسی طرح اس کی داد، دہش سے گویا ہمارے جسم سے دیبا اطلس، منقش کپڑے اور چادریں اُگتی ہیں۔

**حل لغات** : بُورِکْتَ .بَارَکَ اللّٰہُ: برکت دینا، برکت کی دعا دینا، مِنْ غَیْثٍ بُورِکْتَ کی تا ضمیر سے تمیز۔ غَیْثٍ .بارش، بادل (ج) غُیُوْثٌ. جُلُوْد (واحد) جِلْد.کھال۔ تُنْبِتُ الإنباتُ. اگانا۔ الدِّیبَاج وہ ریشمی کپڑا جس کا تانا بانا ریشم کا ہو۔یہ اصلاً دِیبا کا معرب ہے (ج) دَیَابِیج .دَوَابِیج ۔الوَشْیُ. منقش کپڑے۔ وَشَی الثَّوبَ وَشیاً (ض) منقش کرنا، مزین کرنا۔ العَصْبُ یمنی چادر۔ایک قسم کی عمدہ چادر۔لفظ عصب کا تثنیہ اور جمع نہیں آتا بلکہ مضاف کو تثنیہ اور جمع لے آتے ہیں جیسے بُردا عَصْبٍ و بُرودُ عَصْبٍ۔

**ترکیب** :بُورِکْتَ تا ممیز، غَیث موصوف، کَأَنَّ جُلُودَ نَا صفت۔موصوف،صفت سے ملکر تمیز۔بعدہ بُورِکْتَ کا نائب فاعل۔بہ، تُنبِتُ سے متعلق اور تُنْبِتُ، کَأَنَّ کی خبر۔

وَمِنْ وَاهِبٍ جَزْلاً وَمِنْ زَاجِرٍ هَلاً (۲۱) وَمِنْ هَاتِکٍ دِرْعاً وَمِنْ نَاثِرٍ قُصْبَا

**ترجمہ** :اور (تو بابرکت رہے) اے بہت زیادہ بخشش کرنے والے، اور ہلا کہہ کر گھوڑے کو ہنکانے والے! زرہوں کو پھاڑنے والے اور آنتوں کو کاٹنے والے۔

**توضیح** :اے سیف الدولہ! تیری خوبیوں کا کیا کہنا، تو تو اپنے دوستوں کے لئے جو

وسخا کا بحر بیکراں ہے۔اور دوسری طرف دشمنوں کے لئے انتہائی سخت ہے،ان کی زرہوں کو پاش پاش کر کے ان کی آنتوں کو کاٹ دیتا ہے۔گویا ایک طرف تو فیاض ہے،تو دوسری طرف جنگ باز۔

**حل لغات**:مِنْ وَاهِبٍ جَزْلاً اس شعر کے چاروں مِنْ کا مِنْ غَيْثٍ پر عطف ہے،اور متعلق ہے بُورِکت سے۔واهِبٍ اسم فاعل،الوهب و الهبة(ف)عطا کرنا،ہبہ کرنا جَزْلاً بہت بڑا، الجزالةُ(ک)موٹا ہونا،بڑا ہونا۔ زَاجِر ہنکانے والا۔ الزَّجرُ(ن،ض)ہانکنا،ڈانٹنا۔ هَلاً گھوڑا ہنکانے کی آواز یہ کلمہ تخفیف ہے۔ هَاتِكٍ پھاڑنے والا۔هَتَکَ السِّترَ هَتکاً(ض) پھاڑنا۔دِرْعاً زرہ(ج)دُرُوعٍ. نَاثِرٍ ٹکڑے ٹکڑے کرنیوالا،النثر(ن،ض)بکھیرنا،متفرق کرنا۔ قُصْبٌ آنت(ج)أَقْصَابٌ.

هَنِيئاً لأَهْلِ الثَّغْرِ رَأْيُکَ فِيهِمِ (۲۲) وَأَنَّکَ حِزْبَ اللهِ صِرْتَ لَهُمْ حِزْبَا

**ترجمہ**:اہل سرحد کے سلسلے میں تیری رائے مبارک ہو اور یہ بھی کہ اے اللہ کا گروہ! تو ان کیلئے ناصر و مددگار بن گیا ہے۔

**توضیح**:اہل سرحد پُرامن خوشحال اور محفوظ ہیں؛ کیونکہ وہ تیرے مشورہ پر عمل کرتے ہیں اور تجھ پر اللہ کی خصوصی مدد اور نصرت ہے جس کی وجہ سے تو ہر جگہ فتح مند اور کامیاب ہو کر لوٹتا ہے۔

**حل لغات**:هَنِيئاً صیغہ صفت۔خوشگوار،بلا مشقت کے حاصل ہونیوالی چیز۔هَنِيئاً الطعامُ الرَّجلَ هنئاً (ض،س)خوشگوار ہونا،عمدہ ہونا۔ وَهَنَّاه بِکَذا تَهنِيئةً :مبارکباد دینا۔ ثَغرٌ سرحد(ج)ثُغُورٌ. اس سے شام کی سرحد مراد ہے،جو روم سے ملتی ہے۔ حِزبٌ جماعت ،پارٹی۔گروہ(ج)أَحزَاب. رَأی۔رائے(ج)آراء.

**ترکیب**:هَنِيئاً یہ حال ہے عامل مقدر ثبت کا ای ثبت هنيئاً، پھر فعل کو حذف کر دیا گیا اور حال اس کے قائم مقام ہو کر اپنے فعل کا عمل کرنے لگا۔حِزبَ الله یا تو منصوب ہے بر بنائے منادیٰ ای

یا حزب اللہ، یا بر بنائے اختصاص یا کاف ضمیر سے بدل، یا مرفوع ہے بر بنائے خبر اس صورت میں صِرَت خبر ثانی ہوگا، رأیک فیھم ، ھنیئاً کا فاعل، وانک اس کا عطف رأیک پر لاہل الثغر، ھَنِیئاً سے متعلق۔

وَأَنَّکَ رُعْتَ الدَّھْرَ فِیھا وَرَیْبَہُ (۲۳) فَإِنْ شَکَّ فَلْیُحْدِثْ بِسَاحَتِھا خَطْباَ

**ترجمہ** :اور یہ بھی کہ تونے زمین پر زمانہ اور اسکے حوادث کو خوف زدہ کر رکھا ہے سو اگر اس کو شک ہو تو چاہئے کہ اس کی صحن میں کوئی حادثہ کر کے دکھائے۔

**توضیح**: تیری شجاعت کا حال یہ ہے کہ زمانہ اور حوادث تیرے ڈر سے سہمے سہمے رہتے ہیں اور تیری حدود حکومت میں کوئی فتنہ کھڑا کرنے کی ہمت نہیں کرتے۔ اگر زمانہ کو اس کی بہادری میں شک ہو تو کوئی فتنہ کھڑا کر کے دیکھے تب معلوم ہو جائے گا کہ سیف الدولہ کتنا بہادر ہے اور حوادث سے ٹکر لینے کی اس میں کس قدر سکت ہے؟۔

**حل لغات**: رُعْتَ ماضی۔ راعَ مِن کذا رَوعاً (ن) گھبرانا۔ وراعہ الأمرُ: گھبراہٹ میں ڈالنا، خوف زدہ کرنا۔ رَیْبُ الدَّھْرِ ۔حوادث زمانہ۔ فِیھا أیْ فی الْأَرْضِ ۔شَکَّ الشَّکُّ (ن) شک کرنا، فَلْیُحْدِثْ امر غائب، الاِحْداثُ پیدا کرنا، کسی چیز کو وجود بخشنا۔ سَاحَۃٌ۔ میدان۔ صحن (ج) سَاحَات ۔خَطْبٌ۔ چھوٹا بڑا معاملہ عموماً بڑے اور ناپسندیدہ معاملہ کیلئے مستعمل ہے۔ حادثہ (ج) خُطُوْبٌ.

**ترکیب**: وَ أَنَّکَ، ھَنِیئاً کا فاعل بواسطۂ حرف عطف، اور رَأْیُکَ معطوف علیہ اور خَطْباً یُحْدِث کا مفعول بہ۔

فَیَوْماً بِخَیْلٍ تَطْرُدُ الرُّوْمَ عَنْھُمْ (۲۴) وَیَوْماً بِجُوْدٍ تَطْرُدُ الفَقْرَ وَالْجَدْباَ

**ترجمہ**: کسی دن تو سواروں کے ذریعہ اہل سرحد سے رومیوں کو دفع کرتا ہے۔ اور کسی دن سخاوت کے ذریعہ فقر اور قحط دفع کرتا ہے۔

**توضیح** :یعنی تو بہادر اور سخی ہے۔ ہر طرح ملک کی حفاظت کرتا ہے۔ خارجی اعتبار

سے جبکہ دشمنوں سے سرحد پر خطرہ ہو، اور داخلی اعتبار سے جب کہ قحط سالی پڑ جائے۔ پہلی صورت میں تیری صفتِ شجاعت کا اظہار ہوتا ہے اور دوسری صورت میں صفت سخاوت کا۔

**حل لغات**: خَیلٌ گھوڑوں کا گروہ (ج) خُیُول۔ مجازاً اس کا اطلاق سواروں پر بھی ہوتا ہے۔ تَطرُد۔ الطَّردُ (ن) ہٹانا۔ دھتکارنا۔ الفقر۔ احتیاج۔ مفلسی (ج) فُقُور۔ الفقارۃ (ک) مفلس ہونا۔ اَلجَدبُ۔ قحط۔ خشک سالی۔ الجُدُوبَۃُ (ن) قحط پڑنا۔

**ترکیب**: فیوماً، تَطرد ُ کا مفعول فیہ، بِخَیلٍ اس سے متعلق۔

سَرَایَاکَ تَترٰی وَالدُّمُستُقُ هَارِبٌ (۷۵) وَاَصحَابُهُ قَتلٰی وَاَموَالُهُ نُهبٰی

**ترجمه**: تیری فوجیں مسلسل چل رہی ہیں (آگے بڑھ رہی ہے) اور دُمُستُق (رومی کمانڈر) بھاگ رہا ہے۔ اسکے ساتھی قتل ہورہے ہیں اور مال لوٹا جا رہا ہے۔

**توضیح**: تو خود بھی بہادر ہے اور تیری فوج بھی بہادر؛ اس لئے تو اور تیری فوج مسلسل آگے بڑھ رہی ہے اور رومی کمانڈر خود بھی بزدل اور اس کی فوج بھی بزدل اسلئے کمانڈر بھاگ رہا ہے، اس کی فوج پسپا ہو رہی ہے، وہ قتل کئے جا رہے ہیں اور ان کا مال لوٹا جا رہا ہے۔

**حل لغات**: سَرَایا (واحد) سَرِیَّۃٌ۔ لشکر کا ایک ٹکڑا، دستہ۔ تَترٰی یہ اصلاً وَترٰی ہے واو کو تاء سے بدل دیا گیا، بمعنی لگاتار، مسلسل۔ الوِتَارُ المُوَاتَرۃُ لگاتار کوئی کام کرنا، اسی سے تواتر ہے دُمُستُق رومی فوج کے کمانڈر کا لقب (ج) دَمَاسِق۔ هَارِبٌ اسم فاعل۔ الهَربُ (ن) بھاگنا۔ قَتلٰی (واحد) قَتِیلٌ بمعنی مَقتُول۔ نُهبٰی اسم بمعنی نَهبٌ اور نَهبٌ بمعنی منهوب لوٹی ہوئی چیز۔

**ترکیب**: سَرَایاکَ مبتدا، تترٰی خبر۔ وقِس البَوَاقی علیه۔

اَتَی مَرعَشاً یَستَقرِبُ البُعدَ مُقبِلاً (۷۶) وَاَدبَرَ اِذَا اَقبَلتَ یَستَبعِدُ القُربَا

**ترجمه**: وہ قلعہ مرعش آتے ہوئے دور کو قریب سمجھ رہا تھا، اور جب تو نے پیش قدمی کی تو وہ قریب کو دور سمجھتے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگا۔

**توضیح**: یہ انسانی فطرت ہے کہ آدمی اپنی تمنا اور امنگ کو پوری کرنے کی خوشی میں دور

کی منزل کو قریب محسوس کرتا ہے اور دہشت زدہ ہوکر بھاگنے کی صورت میں خوف اور ڈر کیوجہ سے قریب کی منزل کو دور خیال کرتا ہے۔ یہی حال دُمُستُقْ کا ہے کہ آتے ہوئے قلعہ مرعش کو قریب سمجھ رہا تھا؛ لیکن جب شکست خوردہ ہوکر بھاگا تو روم کو قریب ہوتے ہوئے دور سمجھ رہا تھا اس خوف سے کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں۔

**حل لغات**: مَرْعَشْ روم میں ایک قلعہ کا نام یَسْتَقْرِبُ : قریب سمجھنا، سین اور تا برائے ظن۔ القربُ. نزدیکی۔ اَلْبُعْدُ دوری۔ یَسْتَبْعِدُ: دور سمجھنا۔ مُقْبِلاً متوجہ ہونے والا، آگے آنے والا۔ أَقْبَلَ عَلَیْہ: متوجہ ہونا و أَقْبَلَ اِلَیہ: آنا۔ أَدْبَرَ : پیٹھ پھیرنا۔

**ترکیب**: مَرْعَشاً مفعول فیہ مُقْبِلاً یَسْتَقْرِبُ کی ضمیر سے حال۔

كَذَا يَتْرُكُ الْاَعْدَاءَ مَنْ يَكْرَهُ الْقَنَا (٢٧) وَيَقْفُلُ مَنْ كَانَتْ غَنِيْمَتُهُ رُعْبَا

**ترجمہ**: (جس طرح دُمُستُقْ تجھ سے خوف زدہ ہوکر بھاگا) اسی طرح دشمنوں کو چھوڑ بھاگتا ہے وہ شخص جو نیزوں کو ناپسند کرتا ہے اور ناکام واپس لوٹ آتا ہے وہ شخص جس کو مال غنیمت میں رعب اور دبدبہ ملا ہو۔

**توضیح**: میدان جنگ سے بھاگنا یہ کوئی دمستق کی خصوصیت نہیں ہے؛ بلکہ جو شخص بزدل ہوتا ہے، نیزہ بازی اور شمشیر زنی سے ڈرتا ہے، وہ دشمنوں کو چھوڑ کر خوف زدہ ہوکر میدان کارزار سے بھاگ جاتا ہے اور وہ غنیمت میں مال کے بجائے خوف ودہشت لے کر لوٹتا ہے؛ کیونکہ لڑنے کے لئے تو ہمت وجرأت چاہئے۔ اور وہ مفقود ہے۔

**حل لغات**: اَلْأَعْدَاءُ (واحد) عَدُوٌّ. دشمن۔ یَکْرَہُ. کَرِہَ الشیءَ کَرَاھَۃً (س) ناپسند کرنا۔ اَلْقَنَا (واحد) قَنَاۃٌ نیزہ۔ یَقْفُلُ. قَفَلَ قُفُولاً وَقَفْلاً (ن) لوٹنا، جہاں سے چلا تھا وہیں واپس ہونا، ومنہ القافلۃ۔ غَنِیْمَۃ۔ وہ مال جو جنگ میں لڑکر حاصل کیا گیا ہو (ج) غَنَائِمُ. رُعْبٌ خوف، دبدبہ۔ الرُّعْبُ (ف) ڈرنا۔

**ترکیب**: یَتْرُکُ فعل، مَنْ یَکْرَہ فاعل اور مَنْ کَانَتْ، یَقْفُلُ کا فاعل۔

وَهَلْ رَدَّ عَنْهُ بِاللُّقَانِ وُقُوفُهُ (۲۸) صُدُوْرَ الْعَوالِيْ وَالْمُطَهَّمَةَ الْقُبَّا

**ترجمہ**: اور کیا لُقان میں اس کے قیام نے نیزوں کی نوکوں، اور پتلی کمر والے طاقتور گھوڑوں کو اس سے لوٹا دیا؟

**توضیح**: مقام لقان میں دُمُسْتُق کو اسکے ٹھہرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوا بلکہ سیف الدولہ کا لشکر مع اپنے گھوڑوں اور ہتھیاروں کے وہاں پہونچا اور دمستق کو اپنے لشکر سمیت بھاگنے پر مجبور کیا۔

**حل لغات**: رَدَّ. رَدَّہ عَنْ کذا رَدًّا (ن) لوٹانا۔ لُقان ملک روم کا سرحد یا وہاں کے ایک شہر کا نام۔ وُقُوف (ض) ٹھہرنا، قیام کرنا۔ صُدُوْر (واحد) صَدْرٌ. نوک۔ ہر چیز کا مبدا۔ سینہ عَوَالِيْ (واحد) عَالِيَة۔ نیزہ، نیزہ کا بالائی حصہ۔ المُطَهَّمَةُ کامل الخلقۃ گھوڑا۔ التَّطهِيمُ۔ موٹا کرنا۔ الْقُبُّ (واحد) أَقَبُّ۔ پتلی کمر والا۔ قَبَّ الخَصرُ والبَطنُ قَبَبًا (س) کمر کا باریک یا پیٹ کا دبلا ہونا۔

**ترکیب**: رَدَّ فعل، وَقُوفُهُ فاعل۔ باللُّقانِ، وُقُوفُهُ سے متعلق۔ صُدُوْرَ مفعول بہ۔

مَضَىٰ بَعْدَ مَا الْتَفَّ الرِّمَاحَانِ سَاعَةً (۲۹) كَمَا يَتَلَقَّى الْهُدْبُ فِي الرَّقْدَةِ الْهُدْبَا

**ترجمہ**: وہ چلا گیا جب کہ دونوں (فریقوں) کے نیزے ایک ساعت کے لئے ایسے مل گئے جیسے نیند میں ایک پلک دوسری پلک سے مل جاتی ہے۔

**توضیح**: دمستق عین لڑائی کے وقت بھاگا جب کے فریقین کے مابین شدید لڑائی جاری تھی، حالانکہ وہی وقت اصلاً جمنے کا تھا۔

**حل لغات**: اِلتفَّ: لپٹنا، ملنا، اللَّفُّ (ن) لپیٹنا، موڑنا۔ رِمَاحٌ (واحد) رُمْحٌ نیزہ۔ يتلقى تَلَقِّي: ملنا، ملاقات کرنا۔ الهُدْبُ (واحد) هُدْبَةٌ. پلک، الرَّقْدَةُ۔ (ن) سونا۔

**ترکیب**: كَمَا يَتَلقَّى مَا مصدر یہ اپنے مابعد فعل سے مل کر اِلْتَفَّ سے متعلق، یا مفعول مطلق ای التفافاً كائنا.

وَلٰکِنَّهٗ وَلّٰی وَلِلطَّعْنِ سَوْرَةٌ (۳۰) إذا ذَکَرَتْهَا نَفْسُهٗ لَمَسَ الجَنبا

**ترجمہ**: لیکن وہ پیٹھ پھیر کر بھاگا، جب کہ نیزہ بازی میں شدت تھی (لڑائی شباب پر تھی) جب اس کا دل اس (شدت) کو یاد کرتا تو وہ اپنے پہلو کو ٹٹو لنے لگتا۔

**توضیح**: شاعر دمستق کی بزدلی کو مزید اجاگر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ ایسے وقت میں بھاگا جب لڑائی شباب پر تھی، اور اتنا خوف زدہ تھا کہ راستے میں چلتے ہوئے اپنے پہلو کو چھو کر دیکھتا کہ مبادا نیزہ اس کے پہلو میں تو نہیں لگ گیا اور تلوار کی تیزی اور ہاتھ کی صفائی کے سبب معلوم نہ ہو سکا۔

**حل لغات**: لٰکنّہ سے اس وہم کا دفعیہ ہے کہ شاید دمستق اطمینان کے ساتھ بھاگا ہوگا۔ وَلّٰی الدُّبَرَ: پیٹھ پھیرنا۔ الطَّعن (ف) نیزہ مارنا۔ سَوْرَۃٌ۔ تیزی، حملہ کی شدت۔ سَارَ الشرابُ فی راسہٖ سورًا (ن) سر کو چکرا دینا۔ لَمَسَہٗ لَمْسًا (ن، ض) چھونا۔ جَنْبٌ پہلو (ج) جُنُوبٌ وَاَجْنَابٌ۔

**ترکیب**: وَلِلطَّعْنِ واو حالیہ، لِلطَّعنِ خبر مقدم سَوْرَۃٌ مبتدا موخر۔ إذا ذَکَرَتْهَا شرط، لَمَسَ الجَنْبَا جزا۔

وَخَلّٰی الْعَذَارٰی وَالْبَطَارِیْقَ وَالْقُریٰ (۳۱) وَشُعْثَ النَّصَارٰی وَالْقَرَابِیْنَ وَالصُّلْبا

**ترجمہ**: اور اس نے دوشیزہ لڑکیوں، فوجی افسروں، بستیوں، پراگندہ بال عیسائیوں (پادریوں) مصاحبوں اور صلیبوں کو (اپنے دشمن کے قبضہ میں) چھوڑا۔

**توضیح**: یعنی رومی کمانڈر نے صرف اپنی جان بچانے کی فکر کی، باقی نوخیز لڑکیاں اور خواتین، فوجی افسران، مقبوضہ گاؤں بڑے بڑے پادری اور مذہبی پیشواؤں، مذہبی علامت (صلیب) اور بادشاہ کے خصوصی مصاحبوں کو بے یار و مددگار چھوڑ بھاگا اور ان لوگوں کی کوئی فکر نہیں کی۔ اس پر دہشت ایسی طاری تھی کہ ان چیزوں کا خیال تک نہیں آیا۔

**حل لغات**: خَلّٰی: چھوڑنا۔ اَلْعَذَارٰی (واحد) عَذْرَاءُ۔ کنواری لڑکی۔ البَطَارِیْقُ (واحد)

بِطرِیْقٌ۔رومی فوج کا جنرل۔القُریٰ (واحد) قَرْیَۃٌ بستی۔شُعْثٌ (واحد) اَشْعَثُ۔غبار آلود، پراگندہ بال۔مراد پادری، راہب۔اَلشَعْثُ (س) پراگندہ بال ہونا۔نَصَاریٰ (واحد) نَصْرَانِی، عیسائی۔اَلْقَرَابِین (واحد) قِربَانٌ. ہمنشیں، مراد بادشاہ کا مصاحب۔صُلُبٌ (واحد) صَلِیْبٌ سولی کی لکڑی، وہ نقشہ جس پر بزعم نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی، عیسائی صلیب کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں حتیٰ کہ اپنی جنگوں میں لے جاتے ہیں۔

أریٰ کُلَّنَا یَبْغِیْ الْحَیٰوۃَ لِنَفْسِہٖ (۳۲) حَرِیْصاً عَلَیْھَا مُسْتَھَاماً بِھَا صَبًّا

**ترجمہ**: میں دیکھتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے لئے زندگی کا خواہش مند ہے۔اس حال میں کہ وہ اس کا حریص اور عاشق ہے۔

**توضیح**: ہر شخص زندگی کا عاشق، دیوانہ اور لالچی ہے، اس کو باقی رکھنے کے لئے ہر طرح کی جدوجہد کرتا ہے اور مرنے کیلئے کسی حال میں تیار نہیں، ہر چند کہ وہ زندگی سے اکتا گیا ہو۔

**حل لغات**: یَبْغِیْ بَغی الشئی بَغْیاً وبُغْیَۃً (ض) طلب کرنا۔حَیٰوۃ زندگی۔حَرِیْصًا لالچی (ج) حُرَصَاءُ، الحِرْص (ض) لالچ کرنا۔مُسْتَھَامًا محبت اور عشق میں دیوانہ، الاِسْتِھَام. عشق میں دیوانہ اور پاگل ہونا۔اَلْھَیْمُ (ض) محبت کرنا، صَبٌّ عاشق (ج) صُبُوْن. صَبَّ إلیہ صَبَابَۃً (س) عشق کرنا، محبت کرنا۔

**ترکیب**: کُلَّنَا، اریٰ کا مفعول اول، یَبْغِیْ مفعول ثانی۔حَرِیصاً، مُسْتَھَامًا بِھَا اور صَبًّا، یَبْغی کی ضمیر فاعل سے حال۔

فَحُبُّ الْجَبَانِ النَّفْسَ اَوْرَدَہُ الْبَقَا (۳۳) وَحُبُّ الشُّجَاعِ الْحَرْبَ اَوْرَدَہُ الْحَرْبَا

**ترجمہ**: چنانچہ بزدلوں کا اپنی جان سے محبت اسکو بقائے زندگی کی طرف لے جاتی ہے اور بہادروں کا جنگ سے محبت، اس کو جنگ کی طرف لے آتی ہے۔

**توضیح**: بزدلوں کو انکی زندگی کی محبت میدان جنگ اور خطرناک جگہ کی طرف جانے نہیں دیتی، اور وہ خطروں کے مواقع سے بچ کر زندہ رہنا چاہتے ہیں اور بہادروں کو جنگ

سے محبت، میدان جنگ کی طرف کھینچ کر لے آتی ہے، اور یہ محبت عزت کی زندگی حاصل کرنے کے واسطے ہے جان دینے کے واسطے نہیں۔ الغرض دونوں کا مقصد متحد ہے اور وہ ہے زندہ رہنا، لیکن حصول مقصد کے طریقے الگ الگ ہیں: ایک شکل لڑائی میں شریک نہ ہوکر زندہ رہنا ہے اور دوسری شکل لڑائی میں شریک ہوکر زندہ رہنا ہے۔

**حل لغات:** اَلْجَبَانُ۔ بزدل (ج) جُبَنَاءُ۔ اَلْجُبْنُ وَالْجَبَانَةُ (ک) بزدل ہونا۔ اَوْرَدَہ: گھاٹ پر اتارنا۔ الشُّجَاع۔ بہادر (ج) شُجْعَانٌ۔

**ترکیب:** حُبُّ الْجَبَانِ مبتدا، اَوْرَدَ خبر۔ النَفْسَ، حُبُّ مصدر کا مفعول بہ۔ البَقَا، اَوْرَدَ کا مفعول ثانی۔

وَيَخْتَلِفُ الرِّزْقَانِ وَالْفِعْلُ وَاحِدٌ (۳۴) اِلٰى اَنْ يُّرىٰ اِحْسَانُ هٰذَا لِذَا ذَنْبًا

**ترجمہ:** دونوں رزق مختلف ہیں، حالانکہ فعل ایک ہے؛ یہاں تک کہ اس کی خوبی اُس کے لئے گناہ سمجھی جاتی ہے۔

**توضیح:** دو آدمی ایک ہی کام کرتے ہیں، پھر دونوں میں سے ایک کامیاب ہوجاتا ہے اور دوسرا ناکام، حتیٰ کہ کامیاب کی کامیابی ناکام کے لئے جرم سمجھی جاتی ہیں، کیونکہ اس کی ناکامی اس کی کامیابی سے ظاہر ہوتی ہے مثلاً زندگی کا خواہش مند بزدل اور بہادر دونوں ہیں لیکن بزدل میدان جنگ سے بھاگ کر اپنی زندگی بچانا چاہتا ہے اور بہادر میدان جنگ میں اتر کر۔ یہاں تک کہ بہادر کا فعل استحسان کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور بزدل کا فعل عیب کی نگاہ سے۔

**حل لغات:** يَخْتَلِفُ۔ اختلاف کرنا، ناموافق ہونا۔ الرِّزْقَان بمعنی مرزوقان۔ رزق۔ روزی (ج) اَرْزَاق۔ رَزَقَهٗ رِزْقًا (ن) روزی پہونچانا۔ اِحْسَان؛ نیکی کرنا۔ اَحْسَنَ اليه وبه: نیک سلوک کرنا۔ ذَنْبٌ۔ گناہ (ج) ذُنُوب۔

**ترکیب:** لِذَا لام حرف جر ذَا اسم اشارہ۔ والفِعلُ واحدٌ پورا جملہ الرِّزقان سے حال۔ اِلٰى اَنْ يُرىٰ يَخْتَلِفُ سے متعلق۔ ذَنباً، يُرىٰ کا مفعول بہ۔

## وَقَالَ يَرْثِیْ أُخْتَ سَيْفِ الدَّوْلَةِ وَقَدْ تُوَفِّيَتْ بِمَيَّافَارِقِيْنَ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَخَمْسِيْنَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ

**ترجمہ**: متنبی نے سیف الدولہ کی بہن (خولہ) کے محاسن شمار کرتے ہوئے یہ اشعار کہے جس کی وفات ۳۵۲ھ میں ''مَیّافارِقِین'' میں ہوئی۔

**حل لغات**: یَرْثِی رَثَی المَیِّتَ رَثْیاً وَرَثْواً (ن ض) مرثیہ کہنا، مردے کے محاسن شمار کرنا۔ اخت: بہن (ج) اَخوات، نام خولہ۔ تُوَفِّیَت. تَوَفَّاہ: وفات دینا۔ مَیَّافارِقِیْن ایک جگہ کا نام جوترکی میں واقع ہے۔ یہ میم کے فتحہ، یا کی تشدید، اور را، قاف کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ (معجم البلدان ج: ۵، صفحہ ۲۷۲)

يَا أُخْتَ خَيْرِ أَخٍ يَابِنْتَ خَيْرِ أَبٍ (۱) كِنَايَةً بِهِمَا عَنْ أَشْرَفِ النَّسَبِ

**ترجمہ**: اے اچھے بھائی (سیف الدولہ) کی بہن! اور اچھے باپ (ابوالھیجاء) کی بیٹی! ان دونوں سے شریف ترین نسب والی ذات (خولہ) سے کنایہ کررہا ہوں۔

**توضیح**: اے خولہ! تو سیف الدولہ کی بہن اور ابوالھیجاء کی بیٹی ہے اور یہ دونوں سارے عرب میں معزز ہیں اور خاندان بھی سب سے اعلیٰ ہے تو جب میں نے کہا ''یـا اخـت خیـر اخ یابنت خیر اب'' تو اس سے خود بخود واضح ہوگیا کہ وہ تو ہی ہے۔ کیونکہ یہ کنیت اور نسب ایسا مشہور ہے کہ اس کے بولتے ہی تیری ذات متعین ہوجاتی ہے۔

**حل لغات**: كِنَايَةً. كَنىٰ بِالشَيْئِ عَنْ كَذَا كِنَايَةً (ض) کنایہ کرنا، اشارہ سے کوئی بات کہنا، لفظ بول کر غیر مدلول کا ارادہ کرنا۔ جس کے ذریعہ کنایا کیا جائے اس پر ''با'' اور جس کا کنایہ کیا جائے اس پر ''عـن'' داخل ہوتا ہے۔ اَشْـرَف اسم تفضیل۔ افضل، انتہائی شریف، الشَـرَف وَالشَّرَافَةُ (ک) دین یا دنیا میں بلند مرتبہ ہونا۔

**ترکیب**: یا اختَ منادی اور بعد والا شعر جواب ندا۔ کنایة مفعول مطلق ای كَنَيْتُ كِنَايَةً.

أُجِلُّ قَدْرَكِ أَنْ تُسَمَّي مُؤَبَّنَةً (۲) وَمَنْ كَناكِ فَقَدْ سَمّاكِ لِلْعَرَبِ

**ترجمہ**: میرے نزدیک تیرا مقام اس سے بلند ہے محاسن شمار کرتے وقت تیرا نام لیا جائے اور جس شخص نے تیرا کنایہ کیا تو اس نے عربوں کے سامنے تیرا نام لیا۔

**توضیح**: تو اپنی خوبیوں کی وجہ سے اتنی مشہور ہو چکی ہے کہ مرثیہ کہتے وقت تیرے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ تجھ کو کنایۃً ذکر کر دینا نام لینے کے مترادف ہے۔

**حل لغات**: اُجِلُّ مضارع متکلم الإجلالُ۔ بڑا سمجھنا، تعظیم کرنا۔ اَلْجَلُّ وَالْجَلالَةُ (ض) بڑے مرتبے والا ہونا۔ قَدْرٌ۔ مرتبہ (ج) أَقْدارٌ۔ مؤبَّنَةً اسم مفعول، اَبَّنَـهُ: مردے کے محاسن واوصاف شمار کرنا۔ كَنَا كُنْيَةً (ض) کنیت کے ساتھ پکارنا۔ وَكِنايَةً: کنایہ کرنا۔

**ترکیب**: اَنْ تُسَمّٰی، اُجِلُّ کا مفعول ثانی یا منصوب بنزع الخافض اصل جملہ عَنْ اَنْ تُسَمّٰی ہے۔ مُؤَبَّنَةً تُسَمّٰی کی ضمیر سے حال۔

لاَيَمْلِكُ الطَّرِبُ الْمَحْزُوْنُ مَنْطِقَهُ (۳) وَدَمْعَهُ وَهُمَا فِيْ قَبْضَةِ الطَّرَبِ

**ترجمہ**: مغموم بے چین شخص اپنی گویائی اور آنسو پر اختیار نہیں رکھتا۔ وہ دونوں بے چینی کے قبضے میں ہوتے ہیں۔

**توضیح**: جو شخص بے چین اور غمگین ہوتا ہے اس کو اپنے آنسوؤں اور اپنی باتوں پر قدرت نہیں ہوتی، وہ دونوں بے چینی کے قبضہ میں ہوتے ہیں اور بے چینی ان میں جس طرح چاہتی ہے تصرف کرتی ہے۔ یہی حال میرا ہے کہ میں بے چین اور مغموم ہوں۔ اپنے آنسوں اور زبان پر قدرت نہیں ہے۔

**حل لغات**: يَمْلِكُ اَلْمِلْكُ (ض) مالک ہونا۔ اَلطَّرِبُ صیغہ صفت۔ بے چین الطَّرَبُ (س) غم یا خوشی میں جھومنا، یہ اضداد میں سے ہے۔ طَرِبٌ یہاں غمگین کے معنی میں ہے اور اس کا قرینہ اَلْمَحْزُوْن ہے۔ اَلْمَحْزُوْن۔ غمگین، الحُزن (س) غمگین ہونا۔ مَنْطِق مصدر میمی، گویائی، کلام۔ نَطَقَ بِكَذا نُطقاً (ض) بولنا۔ دَمْعٌ. آنسو (ج) دُمُوع. قَبْضَة قبضہ، ملکیت۔ قَبَضَ الشئَ

قبضاً (ض) سمیٹنا، قبضہ کرنا۔

**ترکیب** :الطرب المحزون دونوں الرجل محذوف کی صفت ہے ھما مبتدا فی قبضۃ الطرب خبر۔

غَدَرْتَ يَامَوْتُ كَمْ أَفْنَيْتَ مِنْ عَدَدٍ (۴) بِمَنْ أَصَبْتَ وَكَمْ أَسْكَتَّ مِنْ لَجَبِ

**ترجمہ** :اے موت! تو نے اس شخص کے ساتھ بدعہدی کی جس کو تو آئی۔ تو نے کتنے ہی لوگوں کو فنا کر دیا اور کتنے شور کو خاموش کر دیا۔

**توضیح** :اے موت! تو نے خولہ کے ساتھ بدعہدی کی، کہ ایک کا نام لیکر بہت سوں کی جان لے لی، کیونکہ یہ موت تنہا خولہ کی نہیں؛ بلکہ ان تمام ضرورت مندوں اور محتاجوں کی موت ہے جو اس کی نوازش پر جیتے تھے۔ دوسرا نقصان یہ ہوا کہ خولہ کے دروازے پر فقیروں اور سائلوں کا جو ہنگامہ اور شور رہتا تھا تو نے خولہ کو موت دیکر اس شور کو ختم کر دیا۔ تو تو بڑی بے وفا اور ظالم ہے۔

**حل لغات** :غَدَرْتَ. الغَدْرُ (ن،ض) خیانت کرنا، عہد توڑنا۔ اَفْنَيْتَ اَفْنَاہ: فنا کرنا۔ عَدَدٌ شمار، تعداد (ج) اَعداد۔ اَصَبْتَ. اَصَابَتِ المصيبةُ: مصیبت پہونچنا۔ كَمْ خبریہ برائے کثرت۔ اَسْكَتَّ. اَسْكَتَہُ: خاموش کر دینا۔ لَجَبَ. بہادروں کا شور۔ لَجِبَ القومُ لَجَبًا (س) شور مچانا۔

**ترکیب** :غَدَرْتَ جوابِ ندا مقدم، بِمَنْ أَصَبْتَ، غَدَرْتَ سے متعلق۔ كَمْ ممیز، مِنْ زائدہ، عَدَدٍ تمیز۔ بعدہ اَفْنَيْتَ کا مفعول ہے۔

وَكَمْ صَحِبْتَ أَخَاهَا فِيْ مُنَازَلَةٍ (۵) وَكَمْ سَأَلْتَ فَلَمْ يَبْخَلْ وَلَمْ تَخِبِ

**ترجمہ** :(اے موت!) تو اس کے بھائی کے ساتھ کتنی ہی مرتبہ جنگ میں رہی اور کتنی ہی مرتبہ تو نے سوال کیا؛ تو اس نے بخل نہیں کیا اور تو محروم نہیں ہوئی۔

**توضیح** :اے موت! خولہ کے بھائی سیف الدولہ نے تیرے ساتھ وفاداری کا معاملہ کیا، اس طرح کہ تو نے میدانِ جنگ میں جتنی جانوں کا اس سے سوال کیا اس نے دیدی

اور تو نامراد نہیں لوٹی؛ پھر بھی تو نے اس کی بہن کی جان لیکر اس کے ساتھ بے وفائی کیوں کی؟

**حل لغات**: صَحِبْتَ. الصُّحْبَةُ (س) ساتھ رہنا۔ مُنَازَلَة (مفاعلة) نَازَلَه في الحرب: مقابلہ میں اترنا اور جنگ کرنا۔ يَبْخَلُ. البُخْلُ (س) بخل کرنا، ضرورت کے مواقع میں خرچ نہ کرنا۔ تَخِبْ مضارع واحد مذکر حاضر۔ الْخَيْبَةُ (ض) نامراد ہونا، محروم ہونا۔

**ترکیب**: کم ممیز، تمیز محذوف ای کَمْ مَرَّةً۔ بعدهٗ صَحِبْتَ کا مفعول بہ۔

طَوَى الْجَزِيرَةَ حَتّٰى جَاءَنِيْ خَبَرٌ (٦) فَزِعْتُ فِيهِ بِآمَالِي إِلَى الْكَذِبِ

**ترجمہ**: خولہ کی موت کی خبر جزیرہ کو طے کر کے میرے پاس پہونچی تو میں نے اپنی امیدوں کے پیش نظر اس خبر کے بارے میں جھوٹ کی پناہ لی۔

**توضیح**: خولہ کی موت میافارقین میں ہوئی، شاعر اس وقت کوفہ میں تھا، کوفہ اور میافارقین کے درمیان ایک جزیرہ ہے جو نہر دجلہ اور فرات کے درمیان واقع ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جزیرہ پار کر کے جب مجھے خولہ موت کی خبر ملی تو میں نے اپنے دل کو یہ کہکر تسلی دی کہ یہ خبر جھوٹی ہے؛ کیونکہ مرحومہ سے مجھے بہت سی امیدیں وابستہ تھیں۔

**حل لغات**: طَوَى الشيَ طياً (ض) لپیٹنا۔ الْجَزِيرَةُ . وہ جگہ جس کے چاروں طرف پانی ہو یہاں مراد جزیرہ "قور" ہے جو دجلہ اور فرات کے درمیان واقع ہے۔ (ج) جَزَائِر. خَبَرٌ خبر، وہ بات جس میں صدق و کذب کا احتمال ہو (ج) اَخبار. فَزِعْتُ . اَلْفَزَع (س،ن) گھبرانا، فَزِعَ الصَّبِيُّ إِلىٰ اُمِّهٖ: گھبرا کر کسی کی پناہ لینا۔ وَمنه الحديث: فَافْزَعُوا الى الصلوة. آمال (واحد) اَمَلٌ امید۔ كَذِبٌ. جھوٹ۔ كَذَبَ كَذِبًا و كِذْبًا (ض) جھوٹ بولنا۔ جان بوجھ کر غلط خبر دینا۔

**ترکیب**: خبرٌ فاعل یا تو طوی کا، یا جاءَ کا، گویا تنازع فعلین ہے عَلىٰ حَسْبِ الاِخْتِلافِ کسی ایک فعل کو عمل دیدیا گیا اور دوسرے میں ضمیر مان لی گئی۔ فَزِعْتُ مستقل جملہ یا خَبَرٌ کی صفت، اور تینوں مجرور فَزِعْتُ سے متعلق اور فَزِعْتُ إِلَى الْكَذِبِ میں تضمین ہے۔

**فائدہ**: تضمین، جب کسی لفظ کا ایسا صلہ آئے جس کا وہ صلہ نہیں آتا تو اس وقت وہ لفظ اس معنی کو متضمن ہوگا

جس کا واصلہ ہے جیسے فَزِعَ کا صلہ اِلیٰ نہیں آتا مگر شعر میں اِلیٰ آیا ہوا ہے اس لئے اصل عبارت فَزِعْتُ وَالتَجَأْتُ إِلَى الكَذِب ہوگی۔

حَتّٰی إِذَا لَمْ يَدَعْ لِيْ صِدْقُهُ أَمَلاً (۷) شَرِقْتُ بِالدَّمْعِ حَتّٰی كَادَ يَشْرَقُ بِي

**ترجمہ**: یہاں تک کہ جب اس خبر کی سچائی نے میرے لئے کوئی امید نہیں چھوڑی، تو آنسوؤں سے میرے حلق میں پھندا لگنے لگا، یہاں تک کہ قریب تھا کہ خود آنسوؤں کو میری وجہ سے پھندا لگے۔

**توضیح**: لیکن جب اس خبر کی سچائی کا مجھے پکا یقین ہوگیا، تو میری آنکھیں بے اختیار اشکبار ہوگئیں جن سے حلق میں پھندا لگنے لگا، اور پھر اُن آنسوؤں کا سیلاب اس درجہ طغیانی پر آگیا کہ میں اس میں تنکے کے مانند بہنے لگا جس سے آنسوؤں کے حلق میں خود میری وجہ سے پھندا پڑنے لگا؛ کیونکہ یک لخت مجھے اپنی امیدوں سے مایوسی ہوگئی۔

**حل لغات**: يَدَعْ. الوَدْعُ (ف) چھوڑنا۔ شَرِقْتُ. شَرِقَ بِرِيقِهِ شَرَقًا (س) اچھولگنا۔ کسی چیز کا گلے میں اٹکنا۔ الدَّمْعُ آنسو (ج) دُمُوع.

**ترکیب**: إِذَا لَمْ يَدَعْ شرط، شَرِقْتُ جزا۔ كَادَ فعل مقارب، ضمیر اسم، يَشْرَقُ بِيْ خبر۔

تَعَثَّرَتْ مِنْهُ فِيْ الأَفْوَاهِ أَلْسُنُهَا (۸) وَالْبُرْدُ فِي الطُّرْقِ وَالأَقْلامُ فِي الكُتُبِ

**ترجمہ**: اس خبر سے منہ میں زبانیں، راستے میں قاصد اور خطوں میں قلم لڑکھڑانے لگے۔

**توضیح**: یہ خبر اتنی ہولناک تھی کی زبان گنگ ہوگئی، ڈاکیہ اور قاصد کے پیر اس خبر کو لیجاتے ہوئے ڈگمگانے لگے۔ اور قلم لکھنے سے تھرتھرانے لگے۔ اندازہ لگاؤ کہ خبر کتنی ہولناک تھی؟ جان، بے جان چیزوں پر کتنا اثر تھا؟

**حل لغات**: تَعَثَّرَتْ تعثر الفرسُ: پھسلنا اور اوندھا ہونا۔ أَلْسُنُهَا ضمیر افواہ کی طرف راجع (واحد) لِسَانٌ زبان۔ البُرْدُ (واحد) بَرِيْدٌ. قاصد، ڈاکیہ، یہ اصل میں بُریدن سے بُریدہ بمعنی کٹا ہوا فارسی لفظ ہے۔ پہلے زمانہ میں خبر رسانی کے لیے ہر بارہ میل کے بعد ایک دُم بُریدہ گھوڑا رکھا جاتا تھا جس پر سوار ہوکر خبر پہونچاتے تھے، بعد میں خود قاصد کو بُرید کہا جانے لگا۔ أَقْلام (واحد) قَلَمٌ

قلم۔ الکُتُب (واحد) کِتَابٌ۔ رسالہ، کتاب۔ یہاں خط مراد ہے۔

**ترکیب**: تَعَثَّرتْ فعل، اَلْسُنُها ذوالحال، فِی الأفواہ حال۔ حال ذوالحال سے ملکر فاعل معطوف علیہ۔ ھکذا البُر ذو الأَقْلَامَ ذوالحال اور فِی الطُرقِ اور فِی الکُتُبِ حال۔

کَأَنَّ فَعْلَةَ لَمْ تَمْلَأْ مَوَاکِبُهَا (۹) دِیَارَ بَکْرٍ وَلَمْ تَخْلَعْ وَلَمْ تَهَبِ

**ترجمہ**: گویا کہ خولہ (مرنے کے بعد ایسی ہوگئی کہ) اس کے لشکروں نے گویا دیار بکر کو بھرا ہی نہیں تھا اور نہ کبھی اس نے (کسی کو) خلعت سے نوازا تھا اور نہ (کچھ) بخشا تھا۔

**توضیح**: خولہ نے اپنی حیات میں بڑے بڑے قابلِ فخر کارنامے انجام دیئے تھے مثلاً ترکی میں واقع دیار بکر کو اپنے لشکروں سے بھر کر اس کی حفاظت کی تھی، بہت سے لوگوں کو خلعت سے نوازا تھا اور اُن پر بخشش کی تھی لیکن آج ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ اس نے یہ سب کام انجام نہیں دیئے تھے۔ گویا موت نے سب کچھ بھلا دیا۔

**حل لغات**: فَعْلَةَ کنایہ ہے مُتَوَفِّیہ سے، کیونکہ وہ خولہ کے وزن پر ہے۔ تَمْلأُ۔ المَلأُ (ف) بھرنا۔ مَوَاکِب (واحد) مَوْکِبٌ۔ لشکر۔ پیدل یا سواروں کی جماعت۔ الوکبُ (ض) آہستہ آہستہ چلنا۔ المُواکبۃُ۔ ایک ساتھ چلنا۔ تَخْلَع۔ خَلَعَ عَلَیہِ الثَّوبَ خلعا (ف) خلعت دینا اور خلعت وہ کپڑے جو بطور اعزاز و اکرام دیئے جائیں۔ دِیَارَبَکْرٍ۔ ترکی میں واقع ایک علاقہ کا نام ہے دِیَار (واحد) دَارٌ۔ گھر۔

**ترکیب**: کَأَنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ فَعْلَةَ اسم، لَمْ تَمْلَأْ اپنے دونوں معطوف سے ملکر خبر۔ فعلة تانیث اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

وَلَمْ تَرُدَّ حَیٰوةً بَعْـدَ تَوْلِیَةٍ (۱۰) وَلَمْ تُغِثْ دَاعِیًا بِالْوَیْلِ وَالْحَرَبِ

**ترجمہ**: اور گویا کہ اس نے کسی کی زندگی پیٹھ پھیرنے کے بعد (قریب المرگ ہونے کے بعد) نہیں لوٹائی تھی اور نہ اس شخص کی فریاد رسی کی تھی جس نے وَاوَیْلاہ وَاحَرَبَاہ کہہ کر پکارا۔

**توضیح**: خولہ اپنی زندگی میں انصاف اور انعام کے ذریعہ ایسے لوگوں کو موت کے پنجہ

سے رہائی دیتی تھی جو اس کے منہ میں جا چکے تھے اور جو دشمن کے خلاف مدد طلب کرتے تھے ان سب کی مدد کرتی تھی؛ لیکن مرنے پر یہ ساری چیزیں قصۂ پارینہ ہو گئیں۔

**حل لغات**: تَرُدَّ۔ الرَّدُّ (ن) لوٹانا۔ تَوْلِيَةٌ: پشت پھیرنا۔ تُغِثْ۔ الإغاثة۔ فریادرسی کرنا، مدد کو پہونچنا۔ وَيْلٌ۔ ہلاکت ہو، برا ہو۔ کلمۂ بددعائیہ یہاں ویل اور حرب سے مراد وَاوَيْلاهُ وَاحَرْبَاهُ کہہ کر اپنے دشمن کے خلاف مدد طلب کرنا۔ اہل عرب بوقت مصیبت یہ لفظ بولتے ہیں۔

**ترکیب**: وَلَمْ تَرُدَّ اور وَلَمْ تُغِثْ کا عطف لَمْ تَمْلأْ پر ہے اور بواسطۂ حرف عطف كَأَنَّ کی خبر۔ بالويل، دَاعِيًا سے متعلق۔

أَرَى الْعِرَاقَ طَوِيلَ اللَّيْلِ مُذْ نُعِيَتْ (۱۱) فَكَيْفَ لَيْلُ فَتَى الْفِتْيَانِ فِي حَلَبِ

**ترجمہ**: میں عراق کو دراز شب خیال کر رہا ہوں جب سے موت کی خبر آئی ہے تو حلب میں جوانوں کے جوان (سیف الدولہ) کا کیا حال ہوگا۔

**توضیح**: میں مرحومہ کا کوئی قریبی آدمی نہیں ہوں؛ لیکن اس کے باوجود جب سے موت کی خبر آئی ہے اس وقت سے میری رات کاٹے نہیں کٹتی تو بتاؤ کہ جو اس کا بھائی ہے یعنی سیف الدولہ حلب میں اس کی رات کیسی کٹ رہی ہوگی؟

**حل لغات**: عِرَاق۔ اس سے مراد عراق کا مشہور شہر کوفہ ہے، جہاں شاعر کا قیام تھا۔ مُذْ بمعنی سے، اسم ظرف۔ نُعِيَتْ۔ نَعىٰ لَنَا وَإِلَيْنَا نَعْيًا (ف) موت کی خبر دینا۔ حَلَب ملک شام کا ایک بہت بڑا شہر جو سیف الدولہ کا دار السلطنت تھا۔

**ترکیب**: أَرَى فعل بافاعل، الْعِرَاقَ مفعول اول، طَوِيلَ اللَّيْلِ مفعول ثانی اگر رؤیت قلبی مراد ہو۔ ورنہ طَوِيلَ اللَّيْلِ، العراقَ سے حال ہو کر مفعول ہوگا، اگر رؤیت بصری مراد ہو۔ مُذْ نُعِيَتْ أَرَى کا ظرف۔ كَيْفَ خبر مقدم، لَيْلُ مبتدا مؤخر۔ فِي حلب، فتى الْفِتْيَان سے حال۔

يَظُنُّ أَنَّ فُؤَادِيْ غَيْرُ مُلْتَهِبٍ (۱۲) وَ أَنَّ دَمْعَ جُفُوْنِيْ غَيْرُ مُنْسَكِبِ

**ترجمہ**: کیا وہ (سیف الدولہ) گمان کرتا ہے کہ میرا دل (غم کی آگ سے) نہیں بھڑک

رہا ہے اور یہ کہ میری پلکوں سے آنسو نہیں بہہ رہے ہیں؟

**توضیح** :متوفیہ کی موت کا غم میرے دل سے پوچھو۔ میرا دل اس کے غم میں جلا جا رہا ہے آنکھ سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ اس لئے اگر سیف الدولہ کا یہ خیال ہے کہ مجھے کوئی صدمہ نہیں ہے تو وہ غلط ہے۔

**حل لغات**:یَظُنُّ اس سے پہلے ہمزہ استفہامیہ انکاریہ محذوف اَیْ أَیَظُنُّ. ظَنَّه ظَنًّا (ن) گمان کرنا، خیال کرنا۔ مُلْتَهِب اسم فاعل۔ اِلْتَهَبَتِ النارُ: آگ بھڑکنا، شعلہ زن ہونا۔ جُفُونٌ (واحد) جَفْنٌ۔ پلک۔ مُنْسَكِب۔ اسم فاعل۔ اِنسَكَبَ الدَّمعُ: بہنا، السَّكْبُ وَالسُّكُوْبُ (ن) بہانا۔

**ترکیب**:یَظُنُّ فعل با فاعل، اَنَّ فُؤادِیْ مفعول بہ۔

بَلٰی وَ حُرْمَةِ مَنْ كَانَتْ مُرَاعِيَةً (۱۳) لِحُرْمَةِ الْمَجْدِ وَالْقُصَّادِ وَالْاَدَبِ

**ترجمہ** : کیوں نہیں، اس شخص کی حرمت کی قسم، جو بزرگی، قصیدہ کہنے والے (شعراء) اور ادب کی حرمت کی رعایت کرنے والی تھی۔

**توضیح** :مرحومہ کی موت پر غم کیوں نہ ہو جب کے اس کے اسباب موجود ہیں۔ مرحومہ بزرگوں، شعراء اور ادیبوں کا خاص خیال رکھتی تھی اور انہیں خوب نوازتی تھی۔

**حل لغات** : بلٰی حرف ایجاب۔ یہ ہمیشہ نفی کے بعد آتا ہے نفی لفظاً ہو یا معناً۔ حُرْمَة عزت، احترام، وہ چیز جس کی پردہ دری حرام ہو۔ مُرَاعِيَةً اسم فاعل۔ المُراعاةُ: رعایت کرنا۔ مَجْدٌ بزرگی، شرافت۔ المَجادَةُ (ک) بزرگ اور شریف ہونا۔ قُصَّادٌ (واحد) قاصدٌ قصیدہ خواں۔ شاعر۔ قَصِیدہ وہ مدحیہ کلام جو سات یا دس سے زائد اشعار پر مشتمل ہو۔

**ترکیب** :وَحُرْمَةِ جار مجرور اُقْسِمُ فعل محذوف سے متعلق، اور جواب قسم محذوف ای لَاَلْتَهِبَنَّ. لِحُرْمَةِ مُرَاعِيَةً سے متعلق۔

وَمَنْ غَدَتْ غَيْرَ مَوْرُوْثٍ خَلَائِقُهَا (۸۶) وَإِنْ مَضَتْ يَدُهَا مَوْرُوْثَةَ النَّشَبِ

**ترجمہ**: اور اس عورت کی (حرمت کی قسم) جس کے اخلاق کے وارث نہ بن سکے۔ اگرچہ اس کے مال ودولت کے وارث بن گئے۔

**توضیح**: لوگ اس کے مال کے وارث تو بن گئے لیکن کوئی شخص اس کے اخلاق کا وارث نہ بن سکا کیونکہ مرحومہ اپنے اخلاق میں یکتا تھی جس سے دوسرے لوگ خالی تھے۔

**حل لغات**: غَدَتْ بمعنی صَارَتْ. مَوْرُوْثٌ. اسم مفعول ،وَرْثَه وَرَاثَةً (ض) وارث ہونا۔ خَلَائِقُ (واحد) خَلِيْقَةٌ خصلت، اخلاق۔ يَدٌ نعمت، دولت (ج) اَيْدِیْ (جمع الجمع) اَيَادِیْ اَلنَّشَبُ۔ غیر منقولہ جائداد، مال مویشی۔

**ترکیب**: وَمَنْ غَدَتْ ،مَنْ موصولہ کا عطف ماقبل شعر کے مَنْ كَانَتْ پر ہے اَیْ وَحُرْمَةِ مَنْ غَدَتْ. غَيْرَ مَوْرُوْثٍ ، غَدَتْ کی خبر۔ مَنْ لفظاً مذکر ہے اس لئے خبر کو مذکر لائے۔ خَلَائِقُهَا مَوْرُوْثَةً کا فاعل اور مَوْرُوْثَةً يَدُهَا سے حال۔

وَهَمُّهَا فِیْ الْعُلیٰ وَالْمَجْدِ نَاشِئَةً (۱۵) وَهَمُّ اَتْرَابِهَا فِی اللَّهْوِ و اللَّعِبِ

**ترجمہ**: اس کا مقصدِ زندگی جب وہ پل بڑھ رہی تھی بلندی اور شرافت میں تھا۔ جب کہ اس کے ہم عمر (سہیلیوں) کا مقصد کھیل کود میں تھا۔

**توضیح**: مرحومہ بچپن ہی سے عظمت، شرافت اور بلند مرتبہ کا قصد رکھتی تھی جب کہ اس کی سہیلیاں کھیل کود میں لگی رہتی تھیں۔ گویا مرحومہ بچپنے ہی سے عالی ہمت اور بزرگ تھی۔

**حل لغات**: هَمٌّ۔ قصد، ارادہ۔ هَمَّ هَمًّا (ن) ارادہ کرنا۔ الْعُلیٰ اَیْ فِیْ طَلَبِ الْعُلیٰ. الْعُلیٰ ۔بلندی۔ نَاشِئَةٌ. پرورش پانے والی۔ نَشَأَ الصَّبِیُّ نَشْأً وَنَشْوَةً (ف) بچے کا پرورش پانا۔ بڑھنا۔ اَتْرَابٌ (واحد) تِرْبٌ (بالکسر) ہمجولی۔ برائے مذکر و مؤنث۔ اللَّهْوُ. کھیل کود، لَهیٰ عَنْ كَذَا لَهْواً (ن) غافل رہنا۔

**ترکیب**: هَمُّهَا مبتدا، فِی الْعُلیٰ والمَجْدِ خبر۔ نَاشِئَةً ،هَمُّهَا کی ضمیر سے حال۔

يَعْلَمْنَ حِيْنَ تُحَيّیٰ حُسْنَ مَبْسِمِهَا (۱۶) وَلَيْسَ يَعْلَمُ الّاَ اللهُ با الشَّنَبِ

**ترجمہ** :جس وقت اس کو سلام کیا جاتا (ہم عصر اور ہم عمر عورتیں اس کو سلام کرتیں اور وہ ہنس کر جواب دیتی) تو وہ (عورتیں) اس کے دانتوں کی خوبصورتی معلوم کر لیتی تھیں اور اس کے لعاب دہن کی شیرنی کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا تھا۔

**توضیح**: جس وقت مرحومہ سے اس کی سہیلیاں سلام کرتیں اور وہ ہنس کر جواب دیتی تو وہ دانتوں کی چمک کو تو سب دیکھ لیتیں، لیکن اس کے لعاب دہن کی مٹھاس اور شیرنی خدا کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم۔ وہ انتہائی خوش مزاج اور عفیفہ تھی۔

**حل لغات** : تُحَيّٰ ۔التَّحِيَّةُ: سلام کرنا۔ کسی کو حَيَّاکَ اللّٰہ کہنا۔ حُسْنٌ ۔خوبصورتی (ج) مَحَاسِن خلاف قیاس۔ مَبْسِم ۔دانت (ج) مَبَاسِم. بَسَمَ بَسْمًا (ض) مسکرانا۔ الشَنَب سفید دانت، دانتوں کی ٹھنڈک۔ الشَنَبُ (س) ٹھنڈا ہونا، سفید خوبصورت دانتوں والا ہونا۔

**ترکیب** :حُسنَ مَبْسِمِهَا ،يَعْلَمْنَ کا مفعول بہ اور فاعل کی ضمیر أتراب کی طرف اور ضمیر مجرور خولہ کی طرف راجع ہے۔ لیس بمعنی لا؛ اس لئے اسم وخبر کی ضرورت نہیں۔ یا لَيْسَ فعل، ضمیر شان اسم، يَعْلَمُ خبر۔

**قاعدہ** :جب فعل ناقص کو کسی فعل پر داخل کر دیا جائے تو فعل ناقص میں ضمیر شان مان لیا جاتا ہے تاکہ فعل کا فعل پر دخول لازم نہ آئے جیسے: وَلَيْسَ يَعْلَمُ ۔

مَسَرَّةٌ فِيْ قُلُوْبِ الطِّيْبِ مَفْرِقُهَا (۱۷) وَحَسْرَةٌ فِيْ قُلُوبِ الْبَيْضِ وَالْيَلَبِ

**ترجمہ** :اس (کے سر) کی مانگ خوشبو کے دلوں کیلئے باعث مسرت تھی اور خودوں اور زرہوں کے دلوں کیلئے باعث حسرت تھی۔

**توضیح** :متوفیہ عورت ہونے کی وجہ سے سر میں خوشبو استعمال کرتی تھی اسلئے خوشبو کو ناز تھا کہ میں مرحومہ کے سر پر رہتی ہوں اور وہ خود اور زرہ استعمال نہیں کرتی تھی چونکہ وہ مردوں کا لباس ہے اسلئے انہیں اسکا افسوس تھا کہ ہمیں مرحومہ کے سر پر رہنے کا موقع نہیں ملا۔

**حل لغات** :مَسَرَّةٌ. خوشی۔ السُّرُوْرُ (ن) خوش کرنا۔ طِيْبٌ خوشبو (ج) اَطْيَابٌ و طُيُوبٌ.

مَفرِق ۔ مانگ (ج) مَفَارِق۔ فَرَقَ الشَعرَ فَرْقًا (ن،ض) بال میں مانگ نکالنا۔ حَسْرَۃٌ ۔ حسرت، افسوس۔ اَلحَسْرَۃ (س) افسوس کرنا۔ بَیْضٌ، خود، لوہے کی ٹوپی (واحد) بَیْضَۃٌ۔ یَلَب (واحد) یَلَبَۃٌ۔ چمڑے کی ٹوپی جس کو خود آہنی کے نیچے سر پر رکھا جاتا ہے۔ چمڑے کا یمنی زرہ۔

**ترکیب**: مَسَرَّۃٌ فِیْ قُلُوبِ الطِّیْبِ معطوف علیہ، وَحَسْرَۃٌ فِیْ قُلُوب معطوف۔ معطوف اور معطوف علیہ سے ملکر خبر مقدم، مَفرِقُھا مبتدا موخر۔ فِیْ قُلُوب ، مَسَرَّۃٌ سے متعلق اسی طرح مصرع ثانی میں جار مجرور حَسْرَۃٌ سے متعلق۔

إِذَا رَأَی وَرَاھَا رَأْسَ لَابِسِہٖ (۱۸) رَأَی المَقَانِعَ اَعْلٰی مِنْہُ فِی الرُّتَبِ

**ترجمہ**: جب وہ (خود) اپنے پہننے والے (فوجی) کے سر کو دیکھتا اور مرحومہ کے سر کو دیکھتا تو اوڑھنیوں کو مرتبے میں اپنے سے بلند تر دیکھتا تھا۔

**توضیح**: یعنی خود کو احساس تھا کہ اوڑھنی کا مرتبہ ہم سے بڑھا ہوا ہے۔ کیونکہ اوڑھنی مرحومہ کے سر پر رہتی ہے جو ایک معزز خاتون تھی اور ہم عام فوجی کے سر پر رہتے ہیں جن کا درجہ ان سے کمتر ہے۔

**حل لغات**: لَابِسٌ ۔ پہننے والا ۔ اَللُّبْسُ (س) پہننا۔ مَقَانِعٌ (واحد) مِقْنَعٌ وَمِقْنَعَۃٌ۔ اوڑھنی دوپٹہ۔ اَعْلٰی اسم تفضیل بلندتر۔ اَلعُلُوّ (ن) بلند ہونا۔ الرُّتَب (واحد) رُتْبَۃٌ درجہ، مرتبہ۔

**ترکیب**: رَأْسَ لَابِسِہٖ ۔ برفع الرأس والنصب۔ رفع کی صورت میں رَأٰی کا فاعل اور مفعول محذوف ۔ ای لَابِسَہٗ اور ترجمہ یہ ہوگا کہ "پہننے والے کا سر پہننے والے کو دیکھتا ہے" اور نصب کی صورت میں رأی کا فاعل ضمیر ہے جو بَیْضٌ اور یَلَبٌ کی طرف راجع ہے اور رَأْسَ لَابِسِہٖ مفعول بہ ہے اور ضمیر مفرد لانے کی وجہ ان دونوں کا شئی واحد ہونا ہے یا مذکور کی تاویل میں ہے۔ رَاھَا ای رَأی المُتَوَفِّیَۃَ۔ مِنْہُ ای منَ الیَلب۔

وَإِنْ تَکُنْ خُلِقَتْ اُنْثٰی لَقَدْ خُلِقَتْ (۱۹) کَرِیْمَۃً غَیرَ اُنْثٰی العَقْلِ وَالحَسَبِ

**ترجمہ**: اگر وہ عورت پیدا ہوئی تھی (تو کیا مضائقہ ہے) کیونکہ وہ معزز اور شریف پیدا ہوئی

تھی۔ عقل اور شرافت میں عورت نہیں تھی۔

**توضیح**: مرحومہ عقل اور شرافت کے اعتبار سے تو مردوں کے مساوی تھی۔ کامل العقل اور شریف تھی۔ البتہ خلقت کے اعتبار سے مؤنث تھی اور یہ کوئی عیب کی چیز نہیں ہے۔

**حل لغات**: خُلِقَتْ. خَلَقَ الشيء خَلْقًا (ن) پیدا کرنا۔ عدم سے وجود میں لانا۔ اُنْثٰی. عورت مادہ (ج) إِنَاثٌ. كَرِيْمَةٌ. شریف (ج) كَرِيْمَاتٌ وَكَرَائِم. حسبٌ: خاندانی شرافت، آباؤاجداد کے مفاخر۔ اُنْثَى العَقْلِ. اَیْ ناقصةُ العقل.

**ترکیب**: إِنْ تَكُنْ شرط اور جزا محذوف اَیْ فَلَاعَيْبَ. اُنْثٰی، خُلِقَتْ کی ضمیر سے حال اور اگر خُلِقَت جُعِلَتْ کے معنی میں ہو تو اُنْثٰی مفعول ثانی ہوگا۔ كَرِيْمَةً، خُلِقَتْ سے حال اول اور غَيْرَ اُنْثٰی حال ثانی۔

وَإِنْ تَكُنْ تَغْلِبُ الْغَلْبَاءُ عُنْصُرَها (۲۰) فَإِنَّ فِي الخَمْرِ مَعْنًى لَيْسَ فِي العِنَبِ

**ترجمہ**: اگر اس کی اصل نسل زبردست قوم تغلب سے تھی تو (اس میں کیا استبعاد ہے؟ کیونکہ) بلاشبہ شراب میں ایسی خوبی ہے جو انگور میں نہیں ہے۔

**توضیح**: اگر اس کے آباء واجداد بنی تغلب سے تھے اور ان میں وہ خوبیاں نہیں تھیں جو مرحومہ میں تھیں تو اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ دیکھئے انگور اصل ہے اور شراب اسکی فرع، لیکن پھر بھی شراب میں وہ خوبی ہے جو انگور میں نہیں۔ دیکھئے فرع اصل سے بڑھ گیا۔ مشہور مثل ہے کہ: گرو گڑھ ہی رہا اور چیلا چینی بن گیا۔

**حل لغات**: تَغْلِب. سیف الدولہ کا قبیلہ اور اسی سے لفظ غَلْبَاء ماخوذ ہے جیسے ظِلٌّ ظَلِيْلٌ. اَلْغَلْبَاءُ. موٹی گردن والی عورت۔ قَبِيْلَةٌ غَلْبَاء: زبردست طاقتور قبیلہ۔ عُنْصُر. وہ مادہ جس سے کوئی چیز بنے، بنیادی اجزاء، اصل (ج) عَنَاصِر. خَمْرٌ۔ شراب (ج) خُمُور. مَعْنًى باطنی خوبی (ج) معانی. عِنَبٌ انگور (ج) اَعْنَاب.

**ترکیب**: فَإِنَّ فِيْ الخَمْرِ دالٌّ عَلَى الجَزَاءِ. اَیْ فَلَاعَجَبَ وَلَابُعْدَ. مَعْنًى موصوف،

لیسَ صفت۔

فَلَيْتَ طَالِعَةَ الشَّمْسَيْنِ غَائِبَةٌ (۲۱) وَلَيْتَ غَائِبَةَ الشَّمْسَيْنِ لَمْ تَغِبِ

**ترجمہ** :کاش کہ دوآ فتابوں میں سے طلوع ہونیوالا آ فتاب، غائب ہوجاتا اور کاش کہ دو آفتابوں میں سے غائب ہونے والا آفتاب، غائب نہ ہوتا۔

**توضیح** :دوآ فتاب: ایک سے مراد حقیقی مشہور آ فتاب اور دوسرے سے مرحومہ خولہ ہے، جو فیض اور نفع رسانی میں مثل آ فتاب تھی۔ شاعر کہتا ہے کہ کیا اچھا ہوتا کہ آسمانی آ فتاب ہمیشہ کیلئے غروب ہوجاتا اور مرحومہ ہمیشہ زندہ رہتی ؛ کیونکہ وہ نفع رسانی میں آفتاب سے بڑھی ہوتی تھی۔

**حل لغات**:طَالِعَةٌ اسم فاعل۔ الطُّلُوع (ن) نکلنا، طلوع ہونا۔ شَمْسٌ۔ سورج (جمع) شُمُوسٌ. شَمْسَيْنِ سے مراد آسمانی آ فتاب اور مرحومہ۔ غَائِبَةٌ ۔اسم فاعل،غَابَ عنه غَيْباً (ض) غائب ہونا۔

**ترکیب**:طَالِعَةٌ ،لَيْتَ کا اسم، غَائِبَةٌ خبر۔

وَلَيْتَ عَيْنَ الَّتِيْ آبَ النَّهارُ بِهَا (۲۲) فِدَاءُ عَيْنِ الَّتِيْ غَابَتْ وَلَمْ تَؤُبِ

**ترجمہ** :اور کاش کہ وہ آفتاب جس سے دن لوٹ کر آتا ہے قربان ہوجاتا اس آفتاب پر جو غائب ہوگیا، اور نہیں لوٹے گا۔

**توضیح** :کیا ہی اچھا ہوتا کہ حقیقی آفتاب اپنے آپ کو مرحومہ پر قربان کر کے اس کو بچا لیتا۔ افسوس کہ مرحومہ قبر میں چھپ گئی اور اب وہ لوٹ کر نہیں آئے گی۔

**حل لغات** : عَيْنٌ سورج (ج) عُيُونٌ. پہلے عَين سے حقیقی آفتاب مراد ہے، دوسرے عَيْن سے مرحومہ خولہ۔ آبَ اَوْبًا وَإِيَابًا (ن) لوٹنا۔ النَّهار ۔دن۔ نہار شرعی صبح صادق سے مغرب تک (ج) اَنْهُرٌ و نُهُرٌ.

**ترکیب**:عَيْن. مضاف، الَّتي آبَ ۔ اسم موصول صلہ سے ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے ملکر لَيْتَ کا اسم۔ فِدَاءُ اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔

فَمَا تَقَلَّدَ بِالْيَاقُوْتِ مُشْبِهُهَا (۲۳) ولا تَقَلَّدَ بِالْهِنْدِيَةِ الْقُضُبِ

**ترجمہ**: اس جیسے انسان نے نہ تو کبھی یاقوت کا ہار پہنا ہے اور نہ ہندی تیز تلواریں گلے میں ڈالی ہیں۔

**توضیح**: مرحومہ اپنے حسن وجمال اور شجاعت وبہادری میں یکتائے زمانہ تھی اس کی نظیر نہ عورتوں میں تھی نہ مردوں میں۔ وہ بے مثال تھی۔

**حل لغات**: تَقَلَّدَ: ہار پہننا۔ گلے میں کوئی چیز لٹکانا۔ یَاقُوت۔ جوہر کی جنس سے انتہائی صاف شفاف رنگیلی موتی (ج) یَوَاقِیت. اَلْقُضُبُ (واحد) قَضِیْبٌ. تیز تلوار۔ شمشیرِ قاطع۔ اَلْقَضْبُ (ض) کاٹنا، تراشنا۔

**ترکیب**: مُشْبِهُها، تَقَلَّدَ کا فاعل۔

وَلاَ ذَكَرْتُ جَمِيْلاً مِنْ صَنَائِعِهَا (۲۴) إِلاَّ بَكَيْتُ وَلاَ وُدٌّ بِلاَ سَبَبِ

**ترجمہ**: اور میں اس کے احسانات میں سے کسی احسان کو یاد نہیں کرتا مگر رو پڑتا ہوں اور محبت بلا وجہ نہیں ہوا کرتی۔

**توضیح**: مرحومہ کا احسان جب بھی مجھے یاد آتا ہے تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔ کیونکہ مجھے ان سے قلبی محبت تھی، اور محبت بے وجہ نہیں ہوتی۔ اس کے مجھ پر بڑے احسانات تھے۔

**حل لغات**: جَمِيْلٌ۔ خوبی، احسان۔ صَنَائِعُ (واحد) صَنِيْعَةٌ۔ احسان، کارِ خیر۔ وُدٌّ (بضم الواو والفتح) محبت وَدًّا وُدًّا (س) محبت کرنا۔ سَبَبٌ۔ وجہ، ذریعہ (ج) اَسْبَاب.

**ترکیب**: مِنْ صَنَائِعِهَا، جَمِيْلاً کی صفت۔ بَكَيْتُ، ذَكَرْتُ کی ضمیر سے حال۔ لاَ مشابہ بلیس، وُدٌّ اسم بِلاَ سَبَبٍ خبر۔

قَدْ كَانَ كُلُّ حِجَابٍ دُوْنَ رُؤْيَتِهَا (۲۵) فَمَا قَنِعْتِ لَهَا يَا أَرْضُ بِالْحُجُبِ

**ترجمہ**: بے شک تمام پردے اس کی دیدار میں حائل تھے۔ سوائے زمین! تو نے اس کے اُن پردوں پر اکتفا نہیں کیا۔

**توضیح**: مرحومہ خود ہی اتنے پردوں میں رہتی تھی کہ کسی کے لئے اس کو دیکھنا آسان نہ تھا۔

اے زمین! تو نے ان پردوں پر کیوں اکتفا نہیں کیا؟ یہاں تک کہ تو خود اس کیلئے پردہ بن گئی۔

**حل لغات:** كُلُّ حِجَابٍ . کلّ اگر نکرہ مفردہ کی طرف مضاف ہو تو استغراق کا فائدہ دیتا ہے۔ حِجَابٌ۔ پردہ (ج) حُجُبٌ۔ یہاں صنعتِ تعلیل ہے یعنی اصل علت کو چھوڑ کر اپنی طرف سے علت پیش کرنا، کیونکہ قبر میں جانے کی اصل علت موت ہے، اس کو چھوڑ کر شاعر عدم قناعت کو علت بیان کرتا ہے۔ قَنِعْتِ .اَلْقَنَاعَةُ (س) قناعت کرنا، شئی قلیل پر راضی ہونا۔ اَرْضٌ . زمین (ج) اَرَاضِي.

**ترکیب** : دُوْنَ رؤيتها ، كَانَ کی خبر۔ فَمَا قَنِعْتِ جواب ندا۔ يَاأَرْضُ ندا، بِالحُجبِ، قَنِعْتِ سے متعلق۔

وَلَا رَأَيْتِ عُيُوْنَ الْإِنْسِ تُدْرِكُهَا (۹۷) فَهَلْ حَسَدْتِ عَلَيْهَا أَعْيُنَ الشُّهُبِ

**ترجمہ** :اور (اے زمین) تو نے انسانوں کی آنکھوں کو نہیں دیکھا ہوگا کہ اس تک پہنچی ہو تو کیا تو نے اس پر ستاروں کی آنکھوں سے حسد کیا؟

**توضیح**: وہ اتنی پردہ نشیں خاتون تھی کہ انسانی آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ تو اے زمین! پھر کس بات پر تجھے حسد ہوا، شاید تجھے اس پر حسد ہوا ہو کہ آسمان کے ستارے اس کو دیکھتے ہیں، تجھے یہ بھی گوارہ نہ ہوسکا بالآخر تو نے اس کو مٹی میں چھپا کر ستارے کی نگاہوں سے بھی اوجھل کر دیا۔

**حل لغات:** عُيُوْنٌ (واحد) عَيْنٌ. آنکھ۔ اِنْسٌ (واحد) اِنْسِيٌّ. انسان (ج) اُنَاسٌ و اَنَاسِيُّ تُدْرِكُ۔ أَدْرَكَ الشئَ بِبَصَرِهٖ: دیکھنا۔ شُهُبٌ (واحد) شِهَابٌ ستارہ۔

**ترکیب**: تُدْرِكُهَا ،عُيُوْن سے حال اور حَسَدْتِ میں خطاب زمین کو ہے۔

وَهَلْ سَمِعْتِ سَلَامًا لِيْ أَلَمَّ بِهَا (۲۷) فَقَدْ أَطَلْتُ وَمَا سَلَّمْتُ مِنْ كَثَبٍ

**ترجمہ** :اور کیا تو نے میرا سلام سنا؟ جو اس تک پہنچا ہو؛ کیونکہ میں نے دور سے سلام کیا ہے قریب سے نہیں۔

**توضیح** :اے زمین! تیرے حسد کی وجہ شاید یہ ہے کہ میں نے اس کو سلام بھیجا ہے

اور تو نے سن لیا ہے، اس وجہ سے تو نے اپنے اندر چھپالیا حالانکہ میرا اسلام باعث حسد نہیں ہونا چاہیئے، کیونکہ میں نے دور سے سلام کیا ہے، قریب سے نہیں ہے چونکہ اس نے تو مجھ سے بہت دور وفات پائی ہے۔ باعث حسد تو وہ سلام ہے جو قریب سے ہو۔

**حل لغات** :اَلَمَّ بِهِ اِلْمَامًا: کسی کے پاس اترنا، قیام کرنا۔ أَطَلْتُ ۔اَلإِطَالَةُ: لمبا کرنا، مراد دور سے سلام کرنا۔ کَثَبٌ. قریب۔ الکَثَبُ (ن،ض) قریب ہونا۔

**ترکیب**:سَلامًا لِی ذوالحال، أَلَمَّ بِهَا حال۔

وَكَيْفَ يَبْلُغُ مَوتَانَا الَّتِي دُفِنَتْ (۲۸) وَقَدْ يُقَصِّرُ عَنْ أَحْيَائِنَا الغَيَبِ

**ترجمہ** :اور وہ سلام ہمارے ان مردوں تک کیونکر پہنچ سکتا ہے جو دفن ہو چکے جب کہ وہ ہمارے غائب زندوں تک پہونچنے میں کوتاہی کرتا ہے۔

**توضیح** :جب زندگی میں مرحومہ تک دوری کیوجہ سے سلام نہیں پہنچ سکا تو اب مرنے کے بعد کیا پہنچ سکے گا جب کہ وہ زیر زمین دفن ہو چکی ہے۔

**حل لغات**: کَيْفَ استفہام انکاری۔ يَبْلُغُ. البُلوغُ (ن) پہنچنا۔مَوْتیٰ (واحد)مَيِّتٌ. مردہ المَوْتُ (ن) مرنا۔ دُفِنَتْ. الدَّفن (ض) دفن کرنا، گاڑنا۔ يُقَصِّرُ: قَصَّرَ فِي الأَمر: کوتاہی کرنا۔ أَحْيَاءٌ (واحد) حيٌّ. زندہ۔ اَلحَيَاةُ(س) زندہ رہنا۔ غَيَبٌ (واحد) غَائِبٌ. غیر موجود جیسے خَدَم (واحد) خَادِمٌ.

**ترکیب**:مَوتَانَا موصوف، التی الخ صفت۔ بعدہٗ "يَبْلغ" کا مفعول بہ، اور يَبْلُغ کی ضمیر فاعل ذوالحال، وَقَدْ يُقَصِّرُ حال۔ الغَيَب، احْيَاءٌ کی صفت۔

يَا أَحْسَنَ الصَّبْرِ زُرْ أَوْلَى القُلُوبِ بِهَا (۲۹) وَقُلْ لِصَاحِبِهِ يَا أَنْفَعَ السُّحُبِ

**ترجمہ** :اے صبر جمیل! تو اس شخص سے ملاقات کر جو متوفیہ سے تمام دلوں میں قریب تر ہے (یعنی سیف الدولہ سے) اور دل والے سے کہدے کہ اے تمام بادلوں میں سب سے زیادہ مفید بادل!

**توضیح** :اے صبر جمیل! تو سیف الدولہ سے ملاقات کر کے اس کو تسلی دیدے، کیونکہ

وہ مرحومہ سے بہت قریب تھا اور سیف الدولہ سے کہدے کہ اے بادلوں میں سب سے زیادہ نفع بخش بادل! کیونکہ برسنے والے بادلوں میں سیلاب اور صاعقہ کا اندیشہ رہتا ہے جب کہ تیری فیاضی کے بادل میں ان چیزوں کا اندیشہ نہیں۔

**حل لغات**: اَحسَنَ الصَّبرِ. صبر جمیل۔ جس میں کسی قسم کا اضطراب اور شکایت نہ ہو۔ فیہ اِضافة الصفة الی الموصوف. زُرْ. امر. زَارَہ زِیَارَۃً (ن) زیارت کرنا۔ ملاقات کرنا۔ أَوْلیٰ. اسم تفضیل۔ سب سے قریب۔ الوَلْی (س، حسب) قریب ہونا۔ اَنفَعَ (اسم تفضیل) سب سے زیادہ نفع بخش۔ النفعُ (ف) نفع پہونچانا۔ السُّحُبُ (واحد) سَحَابٌ. بادل۔

**ترکیب**: زُرْ جواب ندا، اَولیٰ مفعول بہ۔ یَا اَنفَعَ ندا۔ اور جواب ندا آنیوالا شعر قَدْ کَانَ قَاسَمَکَ الخ.

وَأَکْرَمَ النَّاسِ لامُسْتَثْنِیًا أَحَداً (۳۰) مِنَ الْکِرَامِ سِوَىٰ آبَائِکَ النُّجُبِ

**ترجمہ**: اور اے لوگوں میں سب سے زیادہ شریف! تیرے شریف آباء و اجداد کے علاوہ کسی کا استثناء کئے بغیر۔

**توضیح**: شاعر سیف الدولہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے اپنے باپ، دادا ؤں کو چھوڑ کر باقی سب لوگوں سے شریف اور معزز!

**حل لغات**: أَکرم. سب سے زیادہ شریف۔ اَلکَرمُ (ک) شریف ہونا، صفت کَرِیْمٌ (ج) کِرَام. مُسْتَثْنِیًا. اسم فاعل۔ الاستِثناء: حکم عام سابق سے نکالنا۔ النُجُبُ (واحد) نَجِیْبٌ. شریف۔ اَلنَّجَابۃُ (ک) شریف الاصل ہونا۔

**ترکیب**: وَاَکرَمَ اس کا عطف اَنفَعَ پر ہے اور مُسْتَثْنِیًا احدًا اصل میں اُنَادِیْکَ بِھٰذَا اللَّفظِ غَیْرَ مُسْتَثْنٍ احدًا ہے۔ لامُستَثنِیًا اُنَادِیْکَ کی ضمیر فاعل سے حال۔ اَحَدًا، مُسْتَثْنِیًا کا مفعول بہ اور مِنَ الکِرَام، اَحَداً کا بیان۔

قَدْ کَانَ قَاسَمَکَ الشَّخْصَینِ دَهْرُهُما (۳۱) وَعَاشَ دُرُّهُما المَفدِيُّ بِالذَّهَبِ

**ترجمہ**: دو شخصوں (تیری دو بہنوں بڑی اور چھوٹی) کو ان کے زمانے نے تجھ سے بانٹ لیا تھا اور ان دونوں میں سے موتی (بڑی بہن) زندہ رہی جس پر سونا (چھوٹی بہن) قربان ہو گیا۔

**توضیح**: سیف الدولہ کی دو بہنیں تھیں جن میں سے چھوٹی کا پہلے انتقال ہو گیا تھا۔ اس کو شاعر نے عظیم القدر ہونے کی وجہ سے سونے سے تشبیہ دی ہے اور بڑی بہن زندہ رہی جو نفاست اور صفائی میں مثل موتی کے تھی۔ خلاصہ شعر کا یہ ہے کہ زمانہ نے بڑی بہن کو تیرے حصہ میں لگا دیا، اور چھوٹی بہن کو خود لے کر چلا گیا۔ اوّلاً اس طرح تقسیم ہوئی، پھر کچھ دنوں کے بعد بڑی کو بھی لیکر چلا گیا، جیسا شاعر اس کے بعد کہتا ہے۔

**حل لغات**: قَاسَمَہ المال: اپنا اپنا حصہ لینا۔ الشَّخص. جسم انسانی وغیرہ جو دور سے دکھائی دے (ج) اَشْخُصٌ و اَشْخاصٌ. عَاشَ عَيْشًا (ض) زندہ رہنا۔ دُرٌّ۔ موتی (ج) دُرَرٌ. مراد خولہ ذَهَبٌ. سونا، مراد چھوٹی بہن۔

**ترکیب**: قَاسَمَکَ فعل، دَهرُهُما فاعل۔ کاف مفعول اول، الشَّخصَين مفعول ثانی۔ المَفدِیُّ، دُرُّهُما کی صفت۔

وَعَادَ فِیْ طَلَبِ المَترُوکِ تَارِکُهُ (۱۰۱) إنَّا لَنَغفُلُ وَالأَيَّامُ فِی الطَّلَبِ

**ترجمہ**: اور اس کو چھوڑنے والا (زمانہ) چھوڑی ہوئی (بڑی بہن) کی تلاش میں پھر لوٹ آیا (اور اس کو بھی لے گیا) یقیناً ہم غافل رہتے ہیں اور زمانہ تلاش میں رہتا ہے۔

**توضیح**: زمانہ ایک بہن کو چھوڑ گیا تھا اور دوسرے کو اپنے ساتھ لے گیا تھا لیکن کچھ دنوں کے بعد چھوڑی ہوئی بہن کو بھی لیکر چلا گیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ ہم لوگ غافل رہے اور زمانہ تلاش میں لگا رہا اور موقع ملتے ہی بڑی بہن کو لیکر رفو چکر ہو گیا۔

**حل لغات**: عَادَ اِلَیهِ عَودًا (ن) لوٹنا۔ تَارِک۔ چھوڑنے والا۔ مراد زمانہ۔ مَترُوک چھوڑا ہوا، مراد بڑی بہن خولہ۔ لَنَغفُلُ. غَفَلَ عَنْ کَذَا غَفلَةً (ن) غافل ہونا، بے خبر رہنا۔

**ترکیب**:تَارِكُهُ، عَادَ کا فاعل۔الأَيَّامُ مبتدا،فِي الطَّلَبِ خبر۔

مَا كَانَ أَقْصَرَ وَقْتًا كَانَ بَيْنَهُمَا (۳۳) كَأَنَّهُ الْوَقْتُ بَيْنَ الوِرْدِ والقَرَبِ

**ترجمہ** :ان دونوں کے درمیان کتنا کم وقت رہا گویا کہ وہ گھاٹ پر اترنے اور رات کے پچھلے پہر میں سفر کے درمیان کا وقت تھا۔

**توضیح** :اہل عرب کی عادت تھی کہ جب وہ سفر کرتے تو رات میں پانی سے کچھ فاصلہ پر قیام کرتے اور جب صبح ہونے کو ہوتی تو اونٹ لیکر گھاٹ کی طرف چل پڑتے۔شاعر کہتا ہے کہ گھاٹ سے پہلے پڑاؤ ڈالنے اور گھاٹ پر پہونچ کر پانی پینے کے درمیان جتنا مختصر وقفہ ہوتا ہے اتنا ہی مختصر وقفہ دونوں بہنوں کی موت کے درمیان رہا۔

**حل لغات**:مَا كَانَ أَقْصَرَ. كَانَ زائدہ،مَا أَقْصَرَ فعل تعجب۔قَصُرَ قَصْراً (ک) چھوٹا ہونا۔ الوِرْد .وہ پانی جس پر لوگ پہنچیں،پانی پر پہنچنے والے لوگ یا اونٹ۔القَرَب .گھاٹ پر پہنچنے کیلئے رات میں چلنا۔قَرَبَ الإبِلَ قَرْباً(ن) اونٹ کو رات میں لیکر چلنا تا کہ صبح گھاٹ پر پہنچ سکے۔

**ترکیب**:مَا أَقْصَرَ فعل تعجب،ضمیر فاعل۔وَقْتاً موصوف،كَأَنَّه الوَقْتُ صفت،بعدہ مفعول بہ بَيْنَ الوِرْدِ والقَرَبِ ظرف مستقر ہوکر الوَقت کی صفت۔

جَزَاكَ رَبُّكَ بِالأَحْزَانِ مَغْفِرَةً (۳۴) فَحُزْنُ كُلِّ أَخِي حُزْنٍ أَخُو الْغَضَبِ

**ترجمہ**:تیرا رب تجھ کو غموں کا بدلہ مغفرت سے دے؛چونکہ ہر غم والے کا غم،غصہ کا بھائی ہوتا ہے۔

**توضیح** :جب انسان کسی مصیبت پر مغموم ہوتا ہے تو وہ قضا و قدر پر غصہ کرنے لگتا ہے۔حالانکہ یہ گناہ ہے اسی طرح سیف الدولہ نے قضا و قدر پر غصہ کر کے گناہ کا کام کیا اسلئے دعا دے رہا ہوں کہ خدا اس کو معاف کرے۔

**حل لغات**:جَزَىٰ جَزَاءً(ض) بدلہ دینا۔أَحْزَان (واحد)حُزْنٌ غم۔جو پریشانی گذشتہ زمانہ میں ہوئی اس کو اسف اور جو فی الحال ہو اسکو حزن اور جو آئندہ ہو اس کو خوف کہتے ہیں۔مَغْفِرَةً (ض) بخشنا،معاف کرنا۔أَخُو الحُزْن. غمگین،غم کا ساتھی۔الغَضَب (س) غصہ ہونا،ناراض ہونا۔

**ترکیب**: مَغْفِرَۃً ، جَزی' کامفعول بہ۔ فَحُزْنُ الخ مبتدا، اَخُو الغَضَب خبر۔

وَأَنْتُمْ نَفَرٌ تَسْخُو نُفُوسُكُم (۳۵ بِمَا يَهَبْنَ وَلَا يَسْخُونَ بِالسَّلَبِ

**ترجمہ**: اور تم ایسی جماعت ہو کہ جن کا دل اس چیز میں سخی ہے جو وہ خود دیتے ہیں اور چھینے پر سخاوت نہیں کرتے۔

**توضیح**: اے سیف الدولہ! تم اور تمہارے اہل خاندان انتہائی حمیت اور غیرت مند لوگ ہو، خوشدلی سے سخاوت کرتے ہو، اپنے لئے کسی جبر کو پسند نہیں کرتے اور موت نے خولہ کو تم سے جبراً چھینا ہے؛ اسلئے تم تقدیر الٰہی پر ناخوش ہو، اور تمہارا غم وغصہ بجا ہے۔

**حل لغات**: نَفَرٌ۔ تین سے دس تک مردوں کی جماعت (ج) أنْفَار۔ تَسْخُو۔ السَّخَاوَةُ (ن) سخی ہونا، يَهَبْنَ ضمیر جمع نُفُوس کی طرف راجع۔ اَلْوَهَبُ والهِبَةُ (ف) بخشش کرنا۔ سَلَبٌ۔ مصدر بمعنی مسلوب، چھینا ہوا۔ السَّلْبُ (ن) زبردستی چھیننا۔

حَلَلْتُمْ مِنْ مُلُوكِ النَّاسِ كُلِّهِمِ (۳۶) مَحَلَّ سُمْرِ الْقَنَا مِنْ سَائِرِ الْقَصَبِ

**ترجمہ**: تمام لوگوں کے بادشاہوں میں تمہارا مقام ایسا ہے جیسے گندم گوں نیزوں کا تمام بانسوں میں۔

**توضیح**: جس طرح گندم گوں نیزہ اپنی اہمیت اور افادیت کی وجہ سے اہم اسلحۂ جنگ میں سے ہے اور بانس اس کے مقابلہ میں بے حیثیت ہے۔ اسی طرح دنیا کے تمام بادشاہوں کی حیثیت ایک بانس کی ہے اور تم ان کے مقابلہ میں گندم گوں نیزہ ہو۔

**حل لغات**: حَلَلْتُمْ. حَلَّ بِالْمَكَانِ حُلُولاً (ن،ض) اترنا، قیام کرنا۔ حَلَّ مَحَلَّهٗ: وہ اس کے مقام اور مرتبہ کا ہے۔ مُلُوك (واحد) مَلِكٌ۔ بادشاہ۔ سُمْرُ الْقَنَا اضافة الصفة الى الموصوف. گندمی نیزے۔ سُمْرٌ (واحد) أَسْمَرُ. گندمی رنگ۔ السُّمْرَةُ (ک،س) گندم گوں ہونا، گندمی رنگ کا ہونا۔ سَائِرٌ. باقی، سَئِرَ الشَّيْءُ سَأْراً (س) باقی رہنا۔ الْقَصَب (واحد) قَصَبَةٌ ہر وہ لکڑی جس میں پورو ے اور گرہیں ہوں جیسے بانس اور نرکل۔

**ترکیب**: کُلُّهم، مُلُوکِ النَّاسِ کی تاکید مَحَلٌّ، حَلَلْتُمْ کا مفعول فیہ۔ مِنْ سَائِرٍ، مَحلٌّ سے متعلق۔

فَلاَ تَنَلْکَ اللَّیَالِي إِنَّ اَیْدِیَهَا (۳۷) إِذَا ضَرَبْنَ کَسَرْنَ النَّبْعَ بِالغَرَبِ

**ترجمہ**: (خدا کرے کہ) راتیں تجھ کو نہ ستائیں؛ کیونکہ ان کے ہاتھ جب مارتے ہیں (صدمہ پہنچاتے ہیں) تو کمان کی سخت لکڑی کو گھاس کے تنکے سے توڑ ڈالتے ہیں۔

**توضیح**: رات کے حوادث ومصائب مضبوط اور طاقت ور چیز کو بھی کمزور چیز کے ذریعہ اکھاڑ پھینکتے ہیں۔ وہ قوی کو ضعیف سے شکست دلوادیتے ہیں جیسے کمان کی لکڑی کو تنکے سے۔ اس لئے میں دعا دے رہا ہوں کہ تجھ پر مصائب نہ آئیں اور تو اس کے حوادث کے دستِ بُرد سے محفوظ رہے۔ اگرچہ تو طاقتور ہے۔

**حل لغات**: فَلاَ تَنَلْکَ اللَّیَالِي ۔ اَیْ فَلاَ تُصِبْکَ اللَّیَالِي: راتیں تجھ کو مصیبت میں مبتلا نہ کریں۔ لاَ تَنَلْکَ لائے نہی النَّیلُ (س) پانا۔ لیالی سے مراد حوادث؛ کیونکہ حوادث بزعم عرب رات کے وقت نازل ہوتے ہیں۔ کَسَرْنَ ۔ الکَسْرُ (ض) توڑنا النَّبعُ ۔ کمان کی سخت لکڑی۔ وہ مضبوط درخت جس کی جڑ سے کمان اور شاخ سے تیر بنائے جاتے ہیں الغَرَب ۔ ایک قسم کا ضعیف گھاس، دوب گھاس کا تنکا۔

**ترکیب**: اللَّیَالِي، لاَ تَنَلْ کا فاعل۔ إِذَا ضَرَبْنَ شرط، کَسَرْنَ جزا۔ شرط وجزا سے مل کر إِنَّ کی خبر۔

وَلاَ یُعِنَّ عَدُوًّا أَنْتَ قَاهِرُهُ (۳۸) فَإِنَّهُنَّ یَصِدْنَ الصَّقْرَ بِالخَرَبِ

**ترجمہ**: اور وہ (راتیں) کسی ایسے دشمن کی مدد نہ کریں جس پر تو غالب ہے کیونکہ وہ شکرہ (جیسے قوی شکاری جانور) کو سُرخاب (جیسے کمزور جانور) کے ذریعے شکار کر لیتی ہیں۔

**توضیح**: دوسری دعا یہ ہے کہ راتوں کی مدد تیرے شامل حال رہے، دشمنوں کے نہیں۔ کیونکہ اگر ان کے شامل حال ہو گئی تو پھر وہ تجھ پر غالب آجائیں گے جیسے کبھی سرخاب، شکرہ کا شکار کر لیتا ہے جب کہ وہ اس سے کمزور ہے۔

**حل لغات**: یُعِنَّ ۔ اَعَانَهُ: مدد کرنا۔ قَاهِرٌ۔ غالب۔ القَهر (ف) غالب آنا۔ یَصِدْنَ:

الصَّیْدُ (ض)شکار کرنا۔ھکذا الِاصْطِیَاد. صَقْرٌ شکرہ، چرغ، ایک طاقتور شکاری پرندہ (ج) صُقُور. خَرَب. سرخاب، ایک کمزور پرندہ (ج) خِرْبَانٌ.

**ترکیب**: عَدُوًّا موصوف، اَنْتَ قَاھِرُہ پورا جملہ صفت۔

وَاِنْ سَرَرْنَ بِمَحْبُوبٍ فَجَعْنَ بِہٖ (۳۹) وَقَدْ اَتَیْنَکَ فِی الْحَالَیْنِ بِالعَجَبِ

**ترجمہ**: اگر وہ کسی محبوب کے ذریعہ خوش کرتی ہیں تو اسی کے (فراق کے) ذریعہ دردمند بھی کرتی ہیں اور وہ دونوں حال (سرور و غم) میں تیرے پاس تعجب کو لاتی ہیں۔

**توضیح**: راتوں کا عجیب معاملہ ہے کہ کبھی محبوب سے وصال کرا کرایک شخص کو خوش کرتی ہیں اور پھر اسی شخص کو فصال کے ذریعہ غم میں مبتلا کر دیتی ہیں واقعتا حیرت کی بات ہے کہ ایک ہی چیز خوشی اور غم دونوں کا سبب کیسے بن گئی۔

**حل لغات**: سَرَرْنَ السُّرُوْرُ (ن) خوش کرنا۔ فَجَعْنَ اَلْفَجعُ (ف) دردمند کرنا بِہٖ اي بِسَلْبِہٖ. اَلعَجَبُ تعجب خیز چیز۔عَجِبَ عَجَباً (س) تعجب کرنا۔ واَعْجَبَہٗ: تعجب میں ڈالنا؛ حَالَیْن سے وصال و فراق مراد ہے۔

وَرُبَّمَا اِحْتَسَبَ الْاِنْسَانُ غَایَتَھَا (۴۰) وَفَاجَاَتْہُ بِاَمْرٍ غَیْرِ مُحْتَسَبِ

**ترجمہ**: بسا اوقات انسان ایک مصیبت کو آخری خیال کرتا ہے (اور آخری سمجھ کر صبر کر لیتا ہے) پھر اس کے پاس اچانک ایسی مصیبت آجاتی ہے جس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

**توضیح**: یعنی ایسا بہت ہوتا ہے کہ انسان ایک مصیبت کو آخری سمجھ کر صبر کر لیتا ہے لیکن پھر اچانک اسپر دوسری مصیبت آجاتی ہے جس کا خیال بھی نہیں ہوتا جیسے اچانک خولہ کی موت کا حادثہ۔ گویا حوادث کا تانتا بندہ ہوا ہے کہ ایک کا غم ابھی کافور نہیں ہوا کہ دوسرا آ گیا۔

**حل لغات**: اِحْتَسَبَ: گمان کرنا، خیال کرنا۔ غَایَۃ انتہا، آخری (ج) غَایَات. فَاجَاَتْہُ مُفَاجَاۃٌ: اچانک آپڑنا، ناگہانی کسی چیز کا واقع ہونا۔ ضمیر تانیث لَیَالی کی طرف راجع۔

وَمَاقَضٰی اَحَدٌ مِنْھَا لُبَانَتَہٗ (۴۱) وَلَاانْتَھٰی اَرَبٌ اِلَّااِلٰی اَرَبِ

**ترجمہ** :اور کسی نے ان راتوں سے اپنی ضرورت پوری نہیں کی، اور ایک ضرورت دوسری ضرورت پر ہی ختم ہوتی ہے۔

**توضیح** :دنیا میں آج تک کسی کی تمام ضرورتیں پوری نہیں ہو پائی ہیں، ایک ضرورت پوری نہیں ہوتی کہ دوسری ضرورت آموجود ہوتی ہے، یہاں تک کہ آدمی کی بہت سی ضرورتیں اس کے ساتھ قبر میں چلی جاتی ہیں۔

**حل لغات** :قَضیٰ قَضَاءً (ض) پورا کرنا، ادا کرنا۔ لُبَانَةٌ۔ حاجت، ضرورت (ج) لُبَانٌ. اِنْتَھٰی الشَّیْءُ: انتہا کو پہنچنا۔ أَرَبٌ. ضرورت، حاجت (ج) آرَابٌ.

تَخَالَفَ النَّاسُ حَتّٰی لاَاِتِّفَاقَ لَهُمْ (۴۲) إلاَّعَلیٰ شَجَبٍ وَالخُلْفُ فِی الشَّجَبِ

**ترجمہ** :لوگوں کا (سب چیزوں میں) اختلاف ہے یہاں تک کہ ان کا کسی چیز پر اتفاق نہیں، سوائے موت کے اور موت میں بھی اختلاف ہے۔

**توضیح** :دنیا میں سوائے موت کے کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس میں کسی کا اختلاف نہ ہو، البتہ موت پر سبھی کا اتفاق ہے کہ ہر جاندار کو مرنا ہے۔ پھر موت کی حقیقت میں بھی اختلاف ہے، جس کی وضاحت آگے آرہی ہے۔

**حل لغات** :تَخَالَفَ: باہم اختلاف کرنا، شَجَبٌ. ہلاکت، موت، شَجَبَ شَجْبًا وشُجُوباً (ن) ہلاک ہونا، مرنا، فِی الشَّجَبِ ای فِی حَقِیْقَةِ الشَّجَب. الخُلْف. وعدہ پورا نہ کرنا، خلاف م۔ یہاں اِخْتِلاَف کے معنی میں ہے، اِخْتَلَفَ: اختلاف کرنا، ناموافق ہونا۔

**ترکیب**: الخُلفُ مبتدا، فِیْ الشَجَبِ خبر۔

فَقِیْلَ تَخْلُصُ نَفْسُ المَرْءِ سَالِمَةً (۴۳) وَقِیْلَ تَشْرَکُ جِسْمَ المرءِ فِی العَطَبِ

**ترجمہ** :چنانچہ کہا گیا ہے کہ انسان کی روح (بعد ہلاک جسم) محفوظ رہتی ہے (روح ہلاک نہیں ہوتی) اور کہا گیا ہے کہ روح ہلاکت میں آدمی کے جسم کے ساتھ شریک ہے۔

**توضیح**: یعنی حقیقت موت میں اختلاف اس طرح ہے کہ دہریہ اور قدم عالم کے قائلین کا

کہنا ہے کہ جسم کے ساتھ روح بھی فنا ہوتی ہے، جب کہ قائلین بعث وحشر کا قول ہے کہ صرف جسم فنا ہوتا ہے، روح فنا نہیں ہوتی؛ وہ اپنی حالت پر رہتی ہے۔

**حل لغات**: تـخلُّصُ۔ خَـلَصَ مِنَ الهَلاكِ خَلاَصاً (ن) خلاصی پانا، چھٹکارا پانا، نَفْسٌ روح (جمع) نُفُوسٌ۔ سَالِمَةٌ ۔اسم فاعل۔ السَّلاَمَة (س) محفوظ رہنا۔ تَشْـرَکَ شَـرِکَہ شَرِکًا (س) شریک ہونا۔ العَطَبُ (س) ہلاک ہونا۔

**ترکیب**: نَفسُ المَرْءِ ذوالحال، سَالِمَةً حال۔

وَمَنْ تَفَكَّرَ فِي الدُّنْيَا وَمُهْجَتِهِ (۴۴) أَقَامَه الفِكْرُ بَيْنَ العَجْزِ وَالتَّعَبِ

**ترجمہ**: جو شخص دنیا اور اپنی جان کے بارے میں سوچتا ہے تو اس کو اس کی سوچ عجز اور مشقت کے درمیان کھڑا کر دیتی ہے۔

**توضیح**: یعنی جو شخص دنیا سے جدائی کے غم اور اپنی موت کی فکر میں رہتا ہے تو لامحالہ یہ فکر اس کو مشقت میں ڈال دیتی ہے، پھر جب وہ یقین کر لیتا ہے کہ یہ خدائی فیصلہ ہے جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا، تو عاجز اور بے بس ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔

**حل لغات**: تَفَكَّرَ فِيْ الأمْرِ: غور و فکر کرنا، سوچنا۔ مُهْجَةٌ جان، روح (ج) مُهَجٌ ومُهَجَاتٌ۔ اَقَامَه: کھڑا کر دینا۔ العَجْز عدم قدرت۔ عَجَزَ عَنْ كَذَا عَجْزاً (ض، س) عاجز ہونا، قادر نہ ہونا۔ التَّعَبِ (س) تھکنا، مشقت میں پڑنا۔ فِكْرٌ غور، سوچ (ج) اَفْكَار۔

**ترکیب**: مَنْ تَفَكَّرَ شرط، اَقَامَهُ الفكر جزا۔

# وقال یَمْدَحُ الْمُغِیثَ بنَ عَلیٍّ بنِ بَشْرِ الْعِجْلیْ

**ترجمہ**: مغیث بن علی بن بشر عجلی کی تعریف کرتے ہوئے متنبی نے درج ذیل اشعار کہے۔

دَمْعٌ جَرىٰ فَقَضىٰ فِي الرَّبْعِ مَاوَجَبَا (۱) لأَهْلِهٖ وَشَفَا أَنّٰى وَلَا كَرَبَا

**ترجمہ**: میرے آنسو بہے، اوراس نے منزل محبوب میں وہ حق ادا کیا جو اہل منزل کا واجب تھا، اوراس نے شفادی، اور کہاں شفادی اور نہ ہی قریب ہوا۔

**توضیح**: یعنی دیار محبوب کے کھنڈرات دیکھ کر بے ساختہ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اوران آنسوؤں نے وہ حق ادا کیا جو محبوب کے فراق اور جدائی کی وجہ سے مجھ پر واجب تھا اور مجھے مرضِ فرقت سے شفا ملی۔ اوّلاً شاعر نے بسبب کثرتِ گریہ وشدت بے ہوشی خیال کیا کہ دونوں امور ظہور میں آ گئے۔ پھر اپنے کو سنبھال کر اور سوچ کر کہتا ہے کہ ادائے حق اور شفائے مرض ہرگز حاصل نہیں ہوا بلکہ دردِ محبت بدستور باقی ہے۔

**حل لغات**: دَمْعٌ. آنسو (ج) دُمُوْعٌ. جَرىٰ الْمَاءُ جَرَيَاناً (ض) جاری ہونا، بہنا قَضىٰ الْحَقَّ قَضَاءً (ض) پورا کرنا، ادا کرنا۔ الرَّبْعُ. منزل، گھر (ج) أَرْبَاعٌ وربُوعٌ. شَفَا الْمَرَضَ شِفَاءً (ض) شفادینا۔ أَنّٰى بمعنی کَیْفَ برائے انکار۔ یہاں صنعتِ رجوع ہے۔ اور صنعتِ رجوع یہ ہے کہ متکلم اپنے کلام سابق سے رجوع کرلے۔ كَرَبَا. الف برائے اشباع كَرَبَ كُرُوْباً (ن) قریب ہونا۔ یہ فعل مقارب ہے۔

**ترکیب**: دَمْعٌ مبتدا اور خبر محذوف ای لِیْ دَمْعٌ. مَاوَجَبَ قَضىٰ کا مفعول بہ۔ أَنّٰى. اَیْ قَضىٰ وشَفَا. كَرَبَ فعل مقارب۔ ضمیر اسم، اور خبر دلالت مقام کے قرینہ سے محذوف۔ اَیْ لَاكَرَبَ اَنْ يَقْضِيَ وَيَشْفِيَ.

عُجْنَافَأَذْهَبَ مَاأَبْقىٰ الْفِرَاقُ لَنَا (۲) مِنَ الْعُقُوْلِ وَمَارَدَّالَّذِيْ ذَهَبَا

**ترجمہ**: ہم (منزل محبوب میں) ٹھہرے تو وہ اُن عقلوں کو بھی لیکر چلا گیا جنہیں فراق نے

ہمارے لئے چھوڑا تھا، اور نہیں لوٹایا اس (عقل) کو جو چلی گئی تھی۔

**توضیح**: یعنی فراق محبوب کے صدمہ سے کچھ عقل تو پہلے ہی چلی گئی تھی اور جو کچھ باقی تھی وہ بھی بسبب یاد محبوب اس وقت چلی گئی جب ہم نے منزل محبوب میں قیام کیا۔ گویا اب ہم مکمل مجنون ہو گئے۔

**حل لغات**: عُجنَا عَاجَ بِالْمَكَانِ عَوْجًا (ن) قیام کرنا۔ أَذْهَبَ: لے جانا۔ اَبقیٰ باقی رکھنا۔ الْفِرَاقُ۔ جدائی فَارَقَه: جدا ہونا۔ رَدَّه رَدًّا (ن) لوٹانا۔

**ترکیب**: مَا اَبْقیٰ، اَذْهَبَ کا مفعول بہ مِنَ العُقُول مَا کا بیان۔ وَمَارَدَّ الخ اس کا عطف اَذْهَبَ پر۔

سَقَيْتُهُ عَبَرَاتٍ ظَنَّهَا مَطَراً (۳) سَوَائِلاً مِنْ جُفُونٍ ظَنَّهَا سُحُبَا

**ترجمہ**: میں نے اس کو ایسے آنسوؤں سے سیراب کیا جن کو اس نے بارش سمجھا۔ اور وہ ایسی پلکوں سے بہہ رہے تھے جن کو اس نے بادل خیال کیا۔

**توضیح**: یہ آنسو اور گریہ کی کثرت کی طرف اشارہ ہے کہ آنسو اتنی کثرت سے بہے کہ منزل محبوب نے ان کو بارش سمجھا اور آنکھوں کو بادل۔

**حل لغات**: سَقَيْتُ۔ سَقَى الرَّجُلَ سَقْياً (ض) سیراب کرنا۔ عَبَرَاتٍ (واحد) عَبَرَةٌ آنسو۔ ظَنَّ ظَنّاً (ن) جاننا، خیال کرنا۔ المَطَر۔ بارش (ج) اَمْطَار۔ سَوَائِل (واحد) سَائِلَةٌ۔ بہنے والی السَّيَلانُ (ض) بہنا۔ جُفُونٌ۔ (واحد) جَفْنٌ پلک، آنکھ۔ سُحُبٌ (واحد) سَحَابٌ۔ بادل۔

**ترکیب**: عَبَرَاتٍ موصوف، ظَنَّهَا الخ صفت۔ موصوف مع صفت سَقَيْتُ کا مفعول ثانی۔ سَوَائِلاً، عَبَرَاتٍ کی صفت ثانیہ یا حال۔ جُفُوْنٌ موصوف، ظَنَّهَا صفت۔ سُحُبَا، ظَنَّ کا مفعول ثانی۔

دَارُ الْمُلِمّ لَهَا طَيْفٌ تَهَدَّدَنِيْ (۴) لَيْلاً فَمَا صَدَقَتْ عَيْنِيْ وَلاَ كَذَبَا

**ترجمہ**: یہ اس کا گھر ہے جس کے خیال نے رات مجھے چونکا دیا تو میری آنکھ نے اس کو سچ

نہیں سمجھا اور وہ جھوٹا بھی نہیں تھا۔

**توضیح**: میرے سامنے جو گھر ہے یہ اسی محبوبہ کا ہے جس کے تصور میں میں اس وقت ڈوبا ہوا ہوں۔ اس نے رات خواب میں آ کر مجھے چونکا دیا تو میری نگاہ نے اس کو سچ نہیں سمجھا چونکہ جو دیکھا تھا وہ بے حقیقت ایک خیال محض تھا اور نہ جھوٹ سمجھا چونکہ وہ اسی کا خیال تھا۔

**حل لغات**: دَارٌ۔ گھر، مکان (ج) دُوْرٌ۔ اَلْمُلِمّ۔ اسم فاعل۔ اَلَمَّ بِالْقَوْمِ وَعَلَیْہِ: آ کر اتر پڑنا۔ طَیْفٌ خواب میں آنیوالا خیال۔ طَافَ الْخَیَالُ طَیْفاً (ض) خواب میں خیال آنا۔ تَھَدَّدَ: ڈرانا، دھمکانا۔ صَدَقَ صِدْقاً (ن) سچ بولنا۔ عَیْنٌ آنکھ (ج) عُیُوْن وَاَعْیُنٌ۔ کَذَبَ کِذْباً (ض) جھوٹ بولنا۔

**ترکیب**: دَارُ الْمُلِمّ خبر اور مبتدا محذوف ای ھذا یا ھو اور یہ ربع کی طرف راجع ہے۔ الملِمّ الف لام بمعنی اَلَّتِی تقدیرہ ھُوَ دَارُ الَّتِی اَلَمَّ بھا طَیْفٌ۔ لھا حال مقدم، طَیف ذوالحال مؤخر، حال ذوالحال سے ملکر المُلِمّ کا فاعل۔ تَھَدَّدَ، طَیْفٌ کی صفت۔

اَنْاَیْتُہٗ فَدَنٰی اَدْنَیْتُہٗ فَنَاٰیٰ (۵) جَمَّشْتُہٗ فَنَبَا قَبَّلْتُہٗ فَاَبٰی

**ترجمہ**: میں نے اس (خیال) کو دور کیا تو وہ قریب ہو گیا، اور قریب کیا تو دور ہو گیا، میں نے اس سے دل لگی کی تو مجھ سے خفا ہونے لگا میں نے بوسہ لینا چاہا تو اس نے انکار کیا۔

**توضیح**: بحالت نوم اس خیال میں بھی محبوب کی سی کافرانہ ادائیں اور ناز و نخرے تھے۔ مثلاً میں نے اس کو دور کرنا چاہا تو وہ قریب ہو گیا، اور جب قریب کرنا چاہا تو دور ہو گیا، میں نے اس سے چٹکی لیتے ہوئے دل لگی کی تو مجھ سے خفگی کا اظہار کرنے لگا۔ بوسہ لینا چاہا تو انکار کر بیٹھا۔ غرضیکہ ہر معاملہ میں اس نے میری مخالفت کی اور جو کیفیت محبوبہ کی ہوتی ہے، وہی حال اس کے خیال کا تھا۔

**حل لغات**: اَنْاَیْتُ اِنْاَآءً: دور کرنا۔ النَّأْیُ (ف) دور ہونا۔ دَنٰی مِنْہُ دُنُوّاً (ن) قریب

ہونا۔ وَاَدْنَاہُ: قریب کرنا۔ جَمَّشْتُ. جَمَّشَۃٌ: دل لگی کرنا۔ محبت میں چٹکی لینا، نَبَا نُبُوًّا وَنَبْوَۃً (ن) دور ہونا، پیچھے ہٹنا۔ قَبَّلْتُ. قَبَّلَہ: بوسہ لینا، چومنا۔ یہاں تقبیل سے مرید ارادۂ تقبیل ہے۔ القُبْلَۃُ بوسہ۔ اَبیٰ اِبَاءً (ف) انکار کرنا، باز رہنا۔

هَامَ الفُؤَادُ بِأَعْرَابِيَّةٍ سَكَنَتْ (٦) بَيْتاً مِنَ الْقَلْبِ لَمْ تَمْدُدْ لَهُ طُنُبَا

**ترجمہ**: میرا دل ایک اعرابیہ پر لٹو (فریفتہ) ہوگیا ہے، جو دل کی کوٹھری میں رہتی ہے جس کے لئے اس نے طنابیں نہیں کھینچیں۔

**توضیح**: میرا دل ایک دیہاتن پر فریفتہ ہوگیا ہے، اس نے بآسانی بغیر کسی مشقت کے میرے دل میں گھر کرلیا ہے اور اب وہ ہر وقت میرے دل کی کوٹھری میں رہتی ہے جن کے لئے کسی خیمہ کی ضرورت نہیں۔

**حل لغات**: هَامَ بِكَذا هَيْماً (ض) فریفتہ ہونا، محبت کرنا۔ الفُؤاد. دل (ج) أَفْئِدَةٌ بِأَعْرَابِيَّةٍ ای بِحُبِّ اِمْرَاَۃٍ اَعْرَابِيَّةٍ، اَعرابِيَّة. دیہاتی عورت، یہ اعرابی کی مؤنث ہے، اَعْرَاب. عرب کے وہ لوگ جو دیہات میں رہتے ہیں، یہ اسم جنس ہے اس کا کوئی واحد نہیں ہے، اگرچہ بعض لوگوں نے اس کا واحد اَعرابی کو قرار دیا ہے۔ سَكَنَتْ. السُّكُوْنُ (ن) ٹھہرنا، رہائش اختیار کرنا۔ بَيْت۔ گھر۔ کوٹھری (ج) بُيُوْتٌ: تَمْدُدْ. المَدُّ (ن) کھینچنا۔ دراز کرنا۔ طُنُبٌ. خیمہ کی لمبی رسی (ج) اَطْنَابٌ وطِنَبَۃٌ۔

**ترکیب**: اَعْرَابِيَّةٍ موصوف، سَكَنَتْ صفت۔ تَمْدُدْ، بَيْتاً کی صفت۔ طُنُباً، تَمْدُدْ کا مفعول بہ۔

مَظْلُوْمَةُ القَدِّ فِي تَشْبِيْهِهِ غُصُناً (٧) مَظْلُوْمَةُ الرِّيْقِ فِي تَشْبِيْهِهِ ضَرَبَا

**ترجمہ**: اسکے قد کو تر شاخ سے تشبیہ دینا اس پر ظلم ہے اور اسکے لعاب دہن کو شہد کے ساتھ تشبیہ دینا بھی ظلم ہے۔

**توضیح**: میری محبوبہ کا کیا کہنا اسکا قد تر شاخ سے زیادہ حسین اور خوبصورت ہے اور اس کا لعاب دہن شہد سے زیادہ میٹھا اور فرحت بخش ہے۔ اسلئے اسکے قد کو ٹہنی سے اور لعاب دہن کو شہد سے تشبیہ دینا اس کے ساتھ سراسر ناانصافی اور ظلم ہے کیونکہ دونوں میں

کوئی مناسبت ہی نہیں۔

**حل لغات**: مَظْلُوْمَةٌ. اسم مفعول۔ اَلظُّلْمُ (ض) ظلم کرنا۔ القَد. قد وقامت، لمبائی (ج) قُدُوْدوَ قِدَاد. تَشْبِيْه: کسی کو کسی کے مشابہ قرار دینا غُصْنٌ. شاخ، ٹہنی (ج) غُصُوْنٌ أَغْصَانٌ. الرِّيْقُ. لعاب دہن، تھوک (ج) اَرْيَاقٌ وَرِيَاق. ضَرَبٌ خالص سفید شہد۔

**ترکیب**: مَظْلُوْمَةُ القدِ خبر اور مبتدا محذوف۔ اَیْ هِیَ مَظْلُوْمَةٌ. فی دونوں جگہ تعلیلیہ۔ تَشْبِيْهُ مصدر دونوں جگہ مفعول کی طرف مضاف، فاعل محذوف اور غُصْناً مفعول ثانی اَیْ تَشْبِيْه النَّاسِ اِيَّاهُ غُصْناً۔

بَيْضَاءُ تُطْمِعُ فِيْمَا تَحْتَ حُلَّتِهَا (۸) وَعَزَّ ذٰلِكَ مَطْلُوْباً إِذَا طُلِبَا

**ترجمہ**: وہ گوری اور خوبصورت ہے جو اپنے لباس کے نیچے حصے میں (اپنی نرم گفتاری اور خوش مزاجی کے سبب) لالچ دلاتی ہے اور یہ مقصد نہایت دشوار ہے جب اسکو طلب کیا جائے۔

**توضیح**: یعنی میری محبوبہ حسین خوش اخلاق اور نرم مزاج تو ضرور ہے جس سے کوئی غلط امیدیں بھی وابستہ کرسکتا ہے لیکن اسکے ساتھ ہی وہ انتہائی عفیفہ اور پاک دامن ہے اسکو غلط کام کیلئے استعمال کرنا بہت مشکل ہے۔

**حل لغات**: بَيْضَاءُ. گوری رنگت والی حسین عورت۔ مذکر اَبْيَضُ (ج) بِيْضٌ الاِبْيِضَاضُ: سفید ہونا۔ تُطْمِعُ. اَطْمَعَهٗ: لالچ میں ڈالنا، لالچ دلانا۔ حُلَّةٌ. لباس (ج) حُلَلٌ عَزَّ الشَّیْئُ عَزَازَةً (ض) دشوار ہونا، مشکل ہونا۔

**ترکیب**: بَيْضَاءُ ای هِیَ بَيْضَاءُ. تُطْمِعُ، بَيْضَاءُ کی صفت۔ مَطْلُوْباً تمیز اِذَاطُلِبَا عَزَّ کا مفعول فیہ۔

كَأَنَّهَا الشَّمْسُ يُعْيِيْ كَفَّ قَابِضِهٖ (۹) شُعَاعُهَا وَيَرَاهُ الطَّرْفُ مُقْتَرِبَا

**ترجمہ**: گویا وہ (محبوبہ) آفتاب ہے کہ جسکی شعاع اپنے پکڑنے والے کے ہاتھ کو عاجز کردیتی ہے حالانکہ آنکھ اسکو قریب دیکھتی ہے۔

**توضیح:** وہ محبوبہ سورج کی طرح انتہائی حسین ہے اور ہر آدمی اسکو اپنے سے قریب سمجھتا ہے لیکن اس پر قابو پانا اتنا ہی دشوار ہے جتنا سورج کی روشنی پر قابو پانا۔

**حل لغات:** یُعْیِی۔ اَعْیَاہُ: عاجز کردینا۔ قَابِض۔ اسم فاعل۔ القَبْضُ (ض) پکڑنا۔ شُعَاع کرن، سورج کی روشنی (ج) اَشِعَّۃٌ۔ اَلطَّرف۔ آنکھ، ہر شئی کا ملتہا (ج) اَطْراف۔ مُقْتَرِب اسم فاعل۔ اِقْتَرَبَ الوعدُ: قریب ہونا۔

**ترکیب:** شُعَاعُھا، یُعْیِی کا فاعل اور کَفَّ قَابِضِہٖ مفعول بہ۔

مَرَّتْ بِنَا بَیْنَ تِرْ بَیْھَا فَقُلْتُ لَھَا (۱۰) مِنْ اَیْنَ جَانَسَ ھٰذَا الشَّادِنُ الْعَرَبَا

**ترجمہ:** وہ (محبوبہ) ہمارے پاس سے اپنی دو سہیلیوں کے درمیان ہوکر گزری تو میں نے اس سے کہا کہ یہ ہرنی عربی عورتوں کے مشابہ کہاں سے ہوگئی؟

**توضیح:** یعنی میری محبوبہ جب اپنی سہیلیوں کے ساتھ میرے پاس سے گزری تو میں نے اس سے مخاطب ہوکر کہا کہ تو تو ہرنی ہے، جسکا ٹھکانا جنگل ہے اور تیری سہیلیاں عربی ہیں جو انسان ہیں، تو تجھ میں اور تیری سہیلیوں میں کیا مشابہت اور جوڑ ہے کہ جسکی بنا پر دونوں کی دوستی ہوگئی۔

**حل لغات:** مَرَّتْ بہ مُرُوْراً (ن) گذرنا۔ تِرْبَیْھا یہ تِرب کا تثنیہ ہے، اضافت کی وجہ سے نون ساقط ہے۔ ہم عمر، سہیلی۔ (ج) اَتْراب۔ مِنْ اَیْنَ استفہام برائے استبعاد۔ جانَسَ: مشابہ ہونا، ہم جنس ہونا، الشَّادِنُ ہرن کا وہ بچہ جو قوی ہوگیا ہو مراد محبوبہ۔ شعرائے عرب محبوبہ کو اکثر ہرنی، اور نیل گائے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔ شَدَنَ الظَّبْیُ شُدُوْنًا (ن) قوی ہونا اور ماں سے بے نیاز ہونا۔ العَرَب خالص عرب اور عرب شہری۔ اسی کی طرف عربی منسوب ہے۔

فَاسْتَضْحَکَتْ ثُمَّ قَالَتْ کَالْمُغِیْثِ یُرٰی (۱۱) لَیْثَ الشَّرٰی وَھُوَمِنْ عِجْلٍ اِذَاانْتَسَبَا

**ترجمہ:** تو (میرے اس کہنے پر پہلے) کھل کھلا کر ہنسی پھر بولی کہ میں مغیث کی طرح ہوں جو شریٰ مقام کا شیر سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ بنی عجل سے ہے جب وہ اپنا نسب بیان کرے۔

**توضیح** :محبوبہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا کہ اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے کہ کسی ایک شخص میں دو جنس جمع ہوں دیکھئے مغیث بن علی ایک طرف شیر ہے تو دوسری طرف بنو عجل سے ہے تو جس طرح ممدوح شیر ہونے کے باوجود انسان ہے اسی طرح میں ہرنی ہونے کے باوجود عربی عورت ہوں۔ اس شعر میں حسن تخلص ہے کہ شاعر تشبیب سے اپنے ممدوح کی طرف عمدہ انداز میں منتقل ہورہا ہے۔اور شعراء کی اصطلاح میں تشبیب سے مراد قصائد مدحیہ کے شروع میں آغاز جوانی اور محبوبہ کو ذکر کرنا ہے۔ متنبی کے قصائد میں جہاں بھی حسن تخلص ہے ان میں یہ احسن ہے کیوں کہ ممدوح کا نام محبوبہ کی شیریں زبان سے نکلا ہے۔

**حل لغات**:فَاسْتَضْحَكَتْ : ہنسا، کھل کھلا کر ہنسا۔ كَالْمُغِيْثِ اَیْ اَنَا كَالْمُغِيْث ،مغیث بن علی ممدوح کا نام ۔لَيْثٌ شیر (ج) لُيُوْث. الشَّرىٰ. نہر فرات کے قریب ایک جنگل جہاں بکثرت شیر رہتے ہیں، وہاں کے شیر کو مثال میں پیش کیا جاتا ہے۔عِجْل ممدوح کا قبیلہ۔اِنْتَسَبَ الرَّجُلُ: نسبت ظاہر کرنا۔نسبت کرنا و انتسَبَ الی ابیه: منسوب ہونا۔

جَاءَتْ بِأَشْجَعِ مَنْ يُّسمىٰ وَاَسْمَحِ مَنْ (۱۲) اَعْطىٰ وَاَبْلَغِ مَنْ اَمْلىٰ وَمَنْ كَتَبَا

**ترجمه** :محبوبہ (اپنے استدلال میں) ایسے شخص کو لائی جو نام رکھے جانے والوں میں سب سے زیادہ بہادر، دینے والوں میں سب سے زیادہ سخی اور لکھنے لکھانے والوں میں سب سے زیادہ بلیغ ہے۔

**توضیح** :محبوبہ نے اپنے استدلال میں ایسے شخص کا نام پیش کیا جو سب سے زیادہ بہادر، انتہائی فیاض اور فصیح و بلیغ ہے اور وہ مغیث ہے۔گویا محبوبہ نے بے نظیر نظیر پیش کر کے میرے تعجب کو ختم کر دیا۔

**حل لغات** :اَشْجَعَ. اسم تفضیل۔ بہت زیادہ بہادر۔الشَّجَاعَةُ (ک) بہادر ہونا۔يُسمىٰ. اَسْمىٰ بزيدٍ: نام رکھنا۔اَسْمَح سب سے زیادہ سخی،السَّمَاحَةُ (ک) سخی ہونا۔اَعْطَاهُ: دینا اَبْلَغ سب سے زیادہ بلیغ۔البَلَاغَةُ (ک) فصیح و بلیغ ہونا۔املىٰ علیه الکتاب :بول کر لکھانا، املا کرانا۔

**ترکیب**: مَنْ یُسْمیٰ ،اَشْجَعَ کا مضاف الیہ اور اعطیٰ کا مفعول بہ محذوف ہے اس لئے وہ بمنزلہ لازم ہے۔

لَوْحَلَّ خَاطِرُہٗ فِی مُقْعَدٍ لَمَشیٰ (۱۳) اَوْجَاھِلٍ لَصَحیٰ اَوْاَخْرَسٍ خَطَبَا

**ترجمہ**: (ممدوح ایسی تیز طبیعت ہے کہ) اگر اس کی طبیعت کسی اپاہج میں حلول کر جائے تو وہ چل پڑے یا جاہل میں تو وہ ہوشیار ہو جائے یا گونگے میں تو وہ خطیب ہو جائے۔

**توضیح**: یعنی ممدوح کی طبیعت میں وہ قوت مؤثرہ اور فصاحت و بلاغت ہے کہ اگر وہ طبیعت کسی دوسرے شخص میں حلول کر جائے تو اس کے اندر ممدوح کے اوصاف پیدا ہو جائیں، مثلاً اپاہج میں اتر جائے تو وہ چلنے لگے، جاہل میں اتر جائے تو وہ ہوشیار ہو جائے اور گونگے میں حلول کر جائے تو وہ بولنے لگے۔

**حل لغات**: حَلَّ بالمَکانِ حُلُوْلاً (ن،ض) اترنا، قیام کرنا۔ خَاطِر. دل میں آنے والا خیال، دل میں کھٹکنے والی چیز، مجازاً طبیعت اور دل پر بھی بولا جاتا ہے۔ (ج) خَوَاطِر. مُقْعَدْ. وہ شخص جس کو قُعاد بیماری ہو یعنی اپاہج۔ اُقْعِدَ الرَّجُلُ: وہ قعاد کی بیماری میں مبتلا ہوا۔ اور قعاد وہ بیماری جس میں آدمی ہاتھ پاؤں سے عاجز ہو جائے۔ فُعَال کا وزن عموماً بیماری کے لئے آتا ہے مثلاً عُطَاس. چھینک۔ صُدَاع. دردسر، قُعَاد. اپاہج پن۔ جَاھِل. جاہل، اَن پڑھ (ج) جُھَلاءٌ. صَحَا السَّکْرانُ صَحْواً (ن) ہوش میں آنا، نشہ اترنا اَخْرَس. گونگا (ج) خُرْسٌ وَاَخَارِس. الخَرَسَ (س) گونگا ہونا۔ خَطَبَ خِطَابَۃً (ن) تقریر کرنا، اور باب (ک) سے خطیب ہونا۔

**ترکیب**: لَوْحَلَّ شرط، لَمَشیٰ جواب لو، اَوْجَاھِلٍ اس کا عطف فِی مُقْعَدٍ پر۔

إذَا بَدَا حَجَبَتْ عَیْنَیْکَ ھَیْبَتُہٗ (۱۴) وَلَیْسَ یَحْجُبُہٗ سِتْرٌ إذَا احْتَجَبَا

**ترجمہ**: جب وہ ظاہر ہو تو اس کی ہیبت تیری دونوں آنکھوں کو مستور کر دے (یعنی اس کی ہیبت کے سبب تو اس کو اپنی آنکھوں سے نظر بھر کے نہ دیکھ سکے) اور جب وہ حجاب میں ہو تو کوئی پردہ اس کو چھپا نہ سکے۔

**توضیح**: ممدوح بارعب اتنا کہ کوئی شخص اس کو نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتا اور اپنے اوصاف حمیدہ اور کمال وخوبی کیوجہ سے مشہور اتنا کہ کوئی پردہ اس کو چھپا نہیں سکتا۔ الغرض وہ انتہائی بارعب اور جامعِ کمالات واوصاف ہے۔

**حل لغات**: بَدَا الشَّیُٔ بُدُوًّا (ن) ظاہر ہونا۔ حَجَبَہٗ حِجَابًا (ن) چھپانا۔ و احتَجَبَ: چھپنا سِتْرٌ پردہ (ج) اَسْتَار. سَتَرَہٗ سَتْرًا (ن) چھپانا۔

**ترکیب**: حَجَبَتْ فعل، هَيْبَتُه فاعل۔ لَيْسَ بمعنی لائے نفی، اس صورت میں اسم وخبر کی ضرورت نہیں، یا لَیْسَ میں ضمیر شان اسم، یَحْجُبُہٗ خبر۔

بَيَاضُ وَجْهٍ يُرِيكَ الشَّمْسَ حَالِكَةً (۱۵) وَدُرُّ لَفْظٍ يُرِيكَ الدُّرَّ مَخْشَلَبَا

**ترجمہ**: اس کے چہرے کی سفیدی (اور خوبصورتی) تجھے دکھائیگی کہ سورج انتہائی سیاہ ہے اور اس کے لفظ کے موتی تجھے ظاہر کریں گے کہ اصلی موتی شیشے کے ٹکڑے ہیں۔

**توضیح**: یعنی ممدوح کے حسن وجمال کے سامنے آفتاب بے نور معلوم ہوتا ہے اور جب فصاحت وبلاغت کے ساتھ بولتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ اس کے دہن مبارک سے الفاظ کے موتی جھڑ رہے ہیں، جن کے سامنے اصلی موتی نقلی موتی معلوم ہوتے ہیں گویا ممدوح میں ظاہری اور باطنی حسن دونوں جمع ہیں اور دونوں کامل درجے کے ہیں۔

**حل لغات**: بَيَاضٌ۔ سفیدی۔ يُرِيكَ. اَرَاهُ إِرَاءَةً (انعال) دکھانا۔ حَالِكَةٌ. سخت سیاہ الحُلُوكَةُ (س) سخت سیاہ ہونا۔ مَخْشَلَبٌ. سفید مہرے، شیشہ کا ٹکڑا۔ یہ دیہاتی لفظ ہے اور خالص عرب اس کی جگہ خَفَضٌ بولتے ہیں۔

**ترکیب**: بَيَاضٌ مبتدا يُرِيكَ اپنے تینوں مفعول سے ملکر خبر اسی طرح مصرع ثانی وَقِيلَ: لَهٗ خبر مقدم محذوف، بَيَاضٌ مبتدا موخر۔

وَسَيْفُ عَزْمٍ تَرُدُّ السَّيْفَ هَبَّتُهٗ (۱۷) رَطْبَ الغِرَارِ مِنَ التَّامُوْرِ مُخْتَضِبَا

**ترجمہ**: وہ عزم کی ایسی تلوار ہے کہ جس کی حرکت تلوار کو اس حال میں لوٹاتی ہے کہ اس کی

دھارتر اور (دشمنوں کے) خونِ دل سے رنگین ہوتی ہے۔

**توضیح**: وہ اپنے ارادہ کا پکا ہے۔ جب وہ جنگ کا عزم کرلیتا ہے تو اس کی تلوار دشمن کو قتل اور خون دل سے رنگے بغیر واپس نیام میں نہیں لوٹتی۔

**حل لغات**: عَزْمٌ پختہ ارادہ۔ عَزَمَ عزماً (ض) پختہ ارادہ کرنا۔ هَبَّةٌ جنبش، حرکت رَطْبٌ تر، رَطُبَ رُطُوبَۃً (س، ک) تر ہونا، غِرَار۔ دھار (ج) اَغِرَّۃٌ۔ اَلتَّامُوْرُ۔ خون دل (ج) تَآمِیْرُ۔ مُخْتَضِبٌ۔ اسم فاعل۔ رنگین۔ اِخْتَضَبَ بِالْحِنَاءِ: رنگین ہونا، وخَضَبَ الشَّئَ خَضْباً (ض) رنگ کرنا۔

**ترکیب**: سَیْفُ عَزْمٍ خبر، مبتدا محذوف ھُوَ کی۔ تَرُدُّ فعل، السَّیْفُ ذوالحال، هَبَّتُہٗ فاعل۔ رَطْبَ الْغِرَارِ حال اول، مِنَ التَّامُوْرِ، مُخْتَضِباً سے متعلق مختضباً حال ثانی۔

عُـمْـرُ الـعَدُوِّ إِذَالاقَاهُ فِیْ رَهَجٍ (۱۷) أَقَلُّ مِنْ عُمْرِ مَایَحْوِی إِذَا وَهَبَا

**ترجمہ**: دشمن کی عمر جب وہ غبار جنگ میں اس کے سامنے آتا ہے، اس کے جمع کردہ مال کی عمر سے بہت کم ہوتی ہے جب وہ بخشنے لگے۔

**توضیح**: یعنی جیسے ممدوح کا مال اس کے ہاتھ میں آتے ہی فوراً خرچ ہوجاتا ہے ایسے ہی دشمن کی عمر فوراً کم ہوجاتی ہے جب وہ میدان جنگ میں ممدوح کے سامنے پڑجائے اسے دشمنوں پر قابو پانے اور قتل کرنے میں دیر نہیں لگتی، وہ بہادر ہونے کے ساتھ اعلیٰ درجہ کا فیاض ہے۔

**حل لغات**: رَهَجٌ اڑتا ہوا غبار (واحد) رَهْجَۃٌ۔ أَقَلُّ۔ بہت کم۔ القِلَّۃُ (ض) کم ہونا۔ یَحْوِی حَوَى الشَّئَ حَوَایَۃً (ض) جمع کرنا، اکٹھا کرنا۔

**ترکیب**: عُمْرُ الْعَدُوِّ مبتدا، اقلُّ خبر۔ إِذَا لَاقَاهُ مبتدا سے حال سیبویہ کے مذہب کے مطابق۔

تَـوَقَّـهُ فَـإِذَامَـاشِـئْـتَ تَبْلُوَهُ (۱۸) فَـكُـنْ مُـعَـادِيَـهُ أَوْ كُنْ لَهُ نَشَبَا

**ترجمہ**: (اے مخاطب!) تو اس (کی دشمنی اور مخالفت) سے بچتا رہ اور جب تو اس کو آزمانا چاہے تو اس کا دشمن بن جا، یا اس کا مال ہوجا۔

**توضیح**: یعنی ہر شخص کو ممدوح کی دشمنی اور مخالفت سے بچنا چاہیئے اگر کسی کو اس کا یقین نہ ہو تو پھر وہ اس کو آزما کر دیکھ لے اور اس کی دو شکلیں ہیں یا تو وہ اس کا دشمن بن جائے یا مال۔ پہلی صورت میں شجاعت و بہادری کے سبب اور دوسری صورت میں فیاضی اور سخاوت کے سبب فوراً ہلاک ہو جائیگا۔ وہ اپنے وقت کا شیر اور اپنے زمانہ کا حاتم طائی ہے۔

**حل لغات**: تَوَقَّه: صیغۂ امر۔ التَوَقّی: پرہیز کرنا، بچنا، وَقَاوَقَایَةً (ض) بچانا۔ شِئتَ. شَاءَهُ مَشِیئَةً (س) چاہنا۔ تَبْلُوَ. منصوب بتقدیر اَنْ ای اَنْ تَبْلُوَهُ. البَلاءُ (ن) آزمانا۔ چونکہ آزمائش کبھی نعمت سے ہوتی ہے اور کبھی مصیبت سے اس لئے بَلاء کا اطلاق انعام اور مصیبت دونوں پر ہوتا ہے۔ مُعَادِیْ. اسم فاعل۔ دشمن، عَادَاهُ: دشمنی کرنا۔ نَشَبَ مال، جائیداد، نَشِبَ الشَّیءُ فِی الشَّیءِ نَشَبًا وَنُشُوبًا (س) چمٹنا۔ اور مال کے ساتھ دل چمٹا رہتا ہے اس لئے مال کو نشب بولتے ہیں۔

تَحْلُوْ مَذَاقَتُهُ حَتّٰی إِذَا غَضِبَا (۱۳۰) حَالَتْ فَلَوْ قَطَرَتْ فِی الْبَحْرِ مَاشُرِبَا

**ترجمہ**: اس کا ذائقہ شیریں ہے یہاں تک کہ جب وہ غضبناک ہوتا ہے تو اس کا ذائقہ بدل جاتا ہے (تلخ ہو جاتا ہے) اس کے بعد اگر دریائے (شیریں) میں اس کا قطرہ ٹپک پڑے تو وہ پینے کے قابل نہ رہے۔

**توضیح**: ممدوح بہت ہی خوش اخلاق اور شیریں زبان ہے۔ اپنے دوستوں کیلئے انتہائی نرم اور دشمنوں کیلئے انتہائی سخت ہے۔ اس کی سختی کا حال یہ ہے کہ جب اس کو غصہ آتا ہے تو اس کے اخلاق اتنے تلخ ہو جاتے ہیں کہ اگر اس کا ایک قطرہ سمندر میں ڈال دیا جائے تو پانی پینے کے قابل نہ رہے، وہ "اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ" کا مظہر ہے۔

**حل لغات**: تَحْلُوْ. اَلحَلاوَةُ (ن) میٹھا ہونا، مَذَاقَتُهُ. مصدر میمی چکھنا۔ ذَاقَ الشَّیءَ ذَوْقاً (ن) چکھنا۔ حَتّٰی. عاطفه. غَضِبَ عَلَیهِ غَضَباً (س) غصہ ہونا۔ حَالَتِ الاشیاءُ حَوْلاً (ن) بدل جانا۔ قَطَرَتْ قَطَرَ المَاءُ قَطراً وَقُطُوراً (ن) قطرہ قطرہ ٹپکنا، بہنا شَرِبَ شُرْباً (س) پینا۔

**ترکیب**:اِذَا غَضِبَ شرط حَالَتْ، جزا۔ مَاشُرِبَ جواب لو۔

وَتَغْبِطُ الْأَرْضُ مِنْهَا حَيْثُ حَلَّ بِهِ (۲۰) وَتَحْسُدُ الْخَيْلُ مِنْهَا أَيُّهَا رَكِبَا

**ترجمہ** :اورزمین اپنے اس حصہ پررشک کرتی ہے جس پر وہ فروکش ہوتا ہے(کہ کاش وہ مجھ پراترتا)اورگھوڑے اس گھوڑے سے حسد کرتے ہیں جس پر وہ سوار ہوتا ہے۔

**توضیح**: ممدوح انسانوں کے علاوہ دیگر حیوانات اور جمادات کیلئے بھی قابلِ رشک ہے چنانچہ زمین اپنے اس حصہ پر رشک کرتی ہے جہاں وہ قیام کرتا ہے کہ کاش وہ مجھ پر قیام کرتا اور گھوڑے اس گھوڑے سے حسد کرتے ہیں جس پر وہ سوار ہوکر سفر کرتا ہے کہ کیا اچھا ہوتا کہ وہ مجھ پر سوار ہوتا ہے

**حل لغات**:تغبِطُ. الغِبْطۃُ(ض)رشک کرنا،کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کراس کے مثل کی اپنے لئے تمنا کرنا یہ امرِ مباح میں مستحسن ہے۔اور حسد ناجائز ہے، کیونکہ حسد نام ہے کسی کے پاس نعمت دیکھ کر جلنا اور اس کے زوال کی تمنا کرنا۔حَيْثُ مکانیہ۔حَلَّ حُلُولاً (ن)اترنا،فروکش ہونا بِهِ کی ضمیر حَيْثُ کی طرف راجع۔

**ترکیب**:مِنْهَا ای مِنَ الْأَرْضِ. الْخَيْلُ مِنْهَا ای مِنَ الْخَيْلِ. پہلا مِنْهَا، حَلَّ سے اور دوسرا رَكِبَ سے متعلق ہے۔حَيْثُ، تَغْبِطُ کا مفعول فیہ اور ايّها، تحسُدُ کا۔

وَلَا يَرُدُّ بِفِيهِ كَفَّ سَائِلِهِ (۲۱) عَنْ نَفْسِهِ وَيَرُدُّ الْجَحْفَلَ اللَّجِبَا

**ترجمہ** :وہ اپنے منہ(زبان)سے اپنی جان کے سائل کی ہتھیلی کونہیں لوٹاتا اور شوروغل کرنے والے(بڑے)لشکر کو(تنہا)لوٹا دیتا ہے۔

**توضیح**:یعنی ایک طرف ممدوح کی فیاضی کا یہ عالم ہے کہ کسی سائل کو زبان سے انکار نہیں کرتا،اورمحروم واپس نہیں لوٹاتا،اور دوسری طرف شجاعت کا یہ حال ہے کہ بڑے سے بڑے لشکر جرار پر حملہ کرکے اس کے رُخ کو پھیر دیتا ہے۔وہ جودوسخا کا پیکر اور شجاعت کا امام ہے۔ ؎

سبق پڑھ پھر صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

**حل لغات**: بِفِیْہِ ای بِفَمِہٖ اصل میں فَوْہٌ بمعنی منہ (ج) اَفْوَاہ ہے۔ اَلْجَحْفَل۔ بڑا لشکر، عظیم لشکر (ج) جَحَافِل. اللَّجِبُ۔ صیغہ صفت۔ شور شغب کرنے والا۔ لَجِبَ الْقَوْمُ لَجَبًا (س) شور مچانا۔

**ترکیب**: عَنْ نَفْسِہٖ ، لایُرُدُّ سے متعلق اور اگر سَائِل سے متعلق قرار دیا جائے تو مفہوم یہ ہوگا کہ "اپنی جان کے سائل کو واپس نہیں لوٹاتا" اور مقصود ممدوح کے کمال سخاوت کو بیان کرنا ہے۔

وَکُلَّمَا لَقِیَ الدِّیْنَارُ صَاحِبَہٗ (۲۲) فِی مِلْکِہٖ اِفْتَرَقَا مِنْ قَبْلِ یَصْطَحِبَا

**ترجمہ**: اور جب جب بھی دینار اپنے ساتھی (دینار) سے اس کی ملکیت میں آملتا ہے تو دونوں ایک ساتھ ہونے سے پہلے جدا ہو جاتے ہیں۔

**توضیح**: ممدوح اتنا فیاض ہے کہ روپے، پیسے، درہم اور دینار کو جمع کر کے نہیں رکھتا بلکہ اس کو اس سے پہلے خرچ کر ڈالتا ہے کہ کوئی دوسرا دینار اس کی ملکیت میں آئے ایک دینار سے صرف چلتے چلاتے ملاقات ہو جاتی ہے ایک ساتھ رہنے کی نوبت نہیں آتی۔

**حل لغات**: لَقِیَ رَجُلًا لِقَاءً (س) ملاقات کرنا۔ الدِّیْنَارُ اشرفی، سونے کا سکہ (ج) دَنَانِیْر. اِفْتَرَقَا. اِفْتَرَقَ یہ تفرّق کے معنی میں ہے کیونکہ اِفْتِرَاق معانی میں ہوتا ہے اور تفرّق ذات میں۔ اور دینار ایک ذات ہے۔ دونوں کے معنی جدا ہونا۔ یَصْطَحِبَا بتقدیر اَنْ. ای اَنْ یَصْطَحِبَا. اِصْطَحَبَ: ساتھ رہنا۔

**ترکیب**: کُلَّمَا لَقِیَ شرط، اِفْتَرَقَا جزا۔

مَالٌ کَأَنَّ غُرَابَ الْبَیْنِ یَرْقُبُہٗ (۲۳) فَکُلَّمَا قِیْلَ ھٰذَا مُجْتَدٍ نَعَبَا

**ترجمہ**: اس کا ایسا مال ہے کہ گویا جدائی کا کوا اس کی تاک میں لگا رہتا ہے، چنانچہ جب بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سائل ہے تو وہ کوا بول پڑتا ہے۔

**توضیح**: یعنی اس کا مال ہمیشہ جدائی کے تاک میں لگا رہتا ہے، جب بھی اس کے

سامنے کسی سائل کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو وہ فوراً سائل کو دیکر اس مال کو اپنے سے جدا کر دیتا ہے، گویا جُدائی کا کوّا اس کی تاک میں لگا ہوا تھا، کہ جس کے بولتے ہی ممدوح سے اس کا مال جدا ہو گیا۔

**فائدہ**: عربوں کا عقیدہ تھا کہ جب کوّا بولتا ہے تو دو آدمیوں میں جدائی ہو جاتی ہے اور جب بستی میں بولتا ہے تو بستی والوں میں پھوٹ پڑ جاتی ہے، اس لئے اس کو غراب البین کہتے ہیں۔ یعنی جدائی کا کوا۔

**حل لغات**: مال ۔دولت، مال (ج) اَمْوَال، تَموَّلَ : مالدار ہونا۔ غُرَابٌ کوّا (ج) غُرْبَانٌ، اَغْرِبَۃٌ اَلْبَیْن ۔جدائی بَانَ عَنْہُ بَیْنًا وبَیْنُونَۃً (ض) جدا ہونا۔ یَرْقُبُ ۔ رَقَبَہٗ رُقُوباً (ن) انتظار کرنا۔ مُجْتَدٍ اسم فاعل۔ سائل ۔اِجْتَدٰی فُلاناً: حاجت کا سوال کرنا، عطیہ مانگنا۔ جَدَاعَلَیْہِ جَدْواً (ن) عطیہ دینا۔ نَعَبَ الغُرَابُ نُعَاباً (ف،ض) کوّے کا کائیں کائیں کرنا، کوّے کا بولنا۔ نُعَاب، کوّے کی آواز۔

**ترکیب**: مَالٌ ای لَہٗ مَالٌ او ھُوَ مَال، کَانَّ الخ مَالٌ کی صفت۔ فَکُلَّمَا قِیْلَ الخ شرط، نَعَبَ جزا۔ مُجْتَدٍ اسم منقوص ھذا کی خبر۔

بَحْرٌ عجَائِبُہٗ لَمْ تُبقِ فِی سَمَرٍ (۱۳۴) وَلاعَجَائِبَ بَحْرٍ بَعْدَھَا عَجَبَا

**ترجمہ**: وہ ایک ایسا دریا ہے جس کے عجائبات نے رات کی قصہ گوئی اور سمندر کے عجائبات میں ممدوح کے عجائب کے بعد کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی۔

**توضیح**: ممدوح تعجب خیز چیزوں اور رات کی قصہ گوئی کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جسکے سامنے دیگر افسانے اور قصہ گوئی کے عجائبات ہیچ اور بے وقعت ہیں۔

**حل لغات**: بَحْرٌ ۔ سمندر، بڑا دریا (ج) بُحُورٌ، بِحَارٌ۔ عَجَائب (واحد) عَجِیْبَۃٌ ۔ تعجب خیز چیز۔ تُبْقِ ۔ اَبْقَاہُ: باقی رکھنا۔ سَمَرٌ ۔ رات کی قصہ گوئی۔ السَّمَرُ (ن) رات میں قصہ گوئی کرنا۔

**ترکیب**: بَحْرٌ ای ھُوَ بَحرٌ ۔ بَحْرٌ موصوف عَجَائِبُہٗ مبتدا، لَمْ تَبْقِ خبر۔ مبتدا خبر سے ملکر صفت۔ پھر خبر مبتدا محذوف کی ای ھُوَ بَحْرٌ ۔ وَلاعَجَائِبَ اس کا عطف سَمَرٍ پر بَعْدَھَا مفعول

نیز اور عَجَباً، لَمْ تَبْقِ کا مفعول بہ ہے۔

**لَا يُقْنِعُ ابنَ عَلِيٍّ نَيْلُ مَنْزِلَةٍ (۲۵) يَشْكُو مُحَاوِلُهَا التَّقْصِيرَ وَالتَّعَبَا**

**ترجمہ**: ابن علی (ممدوح) کا کسی ایسے مرتبہ کو حاصل کرلینا قانع نہیں بناتا جس کا ارادہ کرنیوالا، کوتاہی اور درماندگی کی شکایت کرتا ہے۔

**توضیح**: دوسرے لوگ جس اونچے مرتبے کا ارادہ بھی نہیں کر پاتے، بلکہ ان کی سوچ بھی وہاں تک نہیں پہنچ پاتی؛ ممدوح اس مرتبہ کو حاصل کر لینے کے بعد اس سے اونچا مرتبہ حاصل کرنیکی تمنا کرتا ہے، گویا اس کی سوچ بہت اونچی ہے۔

**حل لغات**: يُقْنِعُ. اَقْنَعَهُ: قانع بنانا۔ ابنَ عَلِيّ. مغیث ابن علی ممدوح کا نام۔ نَيْل (س) حاصل کرنا، پالینا۔ يَشْكُو. شَكَا اِلَيْهِ شِكَايَةً (ن) شکایت کرنا۔ مُحَاوِل. اسم فاعل۔ کوشش کرنے والا۔ حَاوَلَهُ: حیلہ سے کسی چیز کو طلب کرنا التَّقْصِيْر: کوتاہی کرنا۔ التَّعَب مشقت، تھکاوٹ، مصدر (س) تھکنا۔ مُحَاوِلُهَا اَیْ مُحَاوِلُ مَنْزِلَةٍ۔

**ترکیب**: ابنَ عَلِيٍّ. مفعول بہ مقدم، نَيْلُ مَنْزِلَةٍ فاعل مؤخر۔ مَنْزِلَةٍ موصوف، يَشْكُو صفت۔

**هَزَّ اللِّوَاءَ بَنُو عِجْلٍ بِهِ فَغَدَا (۲۶) رَأْساً لَهُمْ وَغَدَا كُلٌّ لَهُمْ ذَنَبَا**

**ترجمہ**: بنو عجل نے اس کی ماتحتی میں جھنڈے کو حرکت دی تو وہ ان کا سردار ہو گیا اور سب لوگ ان کے تابع ہو گئے۔

**توضیح**: ممدوح کے قبیلہ نے ممدوح کی ماتحتی میں جھنڈا لہرایا، اور ان کو اپنا قائد تسلیم کرلیا تو خود ان کے قبیلہ کا مرتبہ اتنا اونچا ہو گیا کہ دوسرے لوگوں کے سردار ہو گئے اور دوسرے لوگ ان کے تابع ہو گئے، یا مطلب یہ ہے کہ بنو عجل نے ممدوح کی ماتحتی میں جھنڈا لہرایا تو ممدوح ان کا سردار ہو گیا اور بنو عجل محکوم اور تابع ہو گئے۔

**حل لغات**: هَزَّهُ هَزًّا (ن) حرکت دینا اللِّوَاء: بڑا جھنڈا (ج) اَلْوِيَة. بَنو عِجْل. ممدوح کا قبیلہ۔ غَدَا بمعنی صَارَ. رَأس. سر۔ رَأسُ القَوْم: سردار (ج) رُؤُس. ذَنَب دُم

(ج)أُذْنَابٌ أَذْنَابُ القَوْمِ: قوم کے معمولی اور کم حیثیت لوگ۔

**ترکیب**: اللِّوَاءَ مفعول بہ، بَنُو عِجْل فاعل۔بہٖ ای مُتَلَبِّسِيْنَ بہٖ۔ بَنُو عجل سے حال۔

التَّارِكِيْنَ مِنَ الْأَشْيَاءِ أَهْوَنَهَا (۲۷) وَالرَّاكِبِيْنَ مِنَ الْأَشْيَاءِ مَا صَعُبَا

**ترجمہ**: یعنی وہ لوگ آسان چیزوں کو چھوڑنے والے ہیں، اور جو چیزیں دشوار ہیں ان پر سوار ہونے والے ہیں۔

**توضیح**: ممدوح کی قوم اور ان کی فوج کا حوصلہ حد درجہ بلند ہے کہ سخت سے سخت کام کو کر گزرتے ہیں اور آسان کام کی طرف توجہ بھی نہیں کرتے۔

**حل لغات**: الْأَشْيَاءُ (واحد) شَیٔ چیز۔اشیاء جب نکرہ ہو تو تانیث بالالف الممدودۃ کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے غیر منصرف ہوتا ہے۔أَهْوَنَ . انتہائی آسان، اسم تفضیل۔اَلْهَوْنُ (ن) آسان ہونا۔صَعُبَ صُعُوبَةً (ک) دشوار ہونا، سخت ہونا۔الرَّاكِب. سوار۔رَكِبَ رُكُوبا (س) سوار ہونا۔

**ترکیب**: التَّارِكِيْنِ والرَّاكِبِيْنَ یہ دونوں بربنائے تخصیص یا مدح منصوب ہیں۔اَهْوَنَها، التَّارِكِيْنَ کا اور مَاصَعُبَا، الرَّاكِبِيْنَ کا مفعول بہ۔

مُبَرْقِعِىْ خَيْلِهِمْ بِالْبِيْضِ مُتَّخِذِىْ (۲۸) هَامَ الْكُمَاةِ عَلَىٰ اَرْمَاحِهِمْ عَذَبَا

**ترجمہ**: وہ لوگ اپنے گھوڑوں پر تلواروں کا برقع ڈالتے ہیں اور مسلح بہادروں کی کھوپڑیوں کو اپنے نیزوں کا پر بناتے ہیں۔

**توضیح**: یعنی وہ لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کر اتنی تیزی کے ساتھ تلوار چلاتے ہیں کہ دشمنوں کا کوئی وار اُن پر اور انکے گھوڑوں پر کامیاب نہیں ہو پاتا، گویا تلوار انکے اور انکے گھوڑوں کیلئے برقع ہے اور اپنے نیزوں سے مسلح بہادروں کی کھوپڑیوں پر اسطرح حملہ کرتے ہیں کہ انکی کھوپڑیاں نیزوں کے ساتھ آجاتی ہیں۔گویا وہ انکے نیزوں کے پر ہیں۔

**حل لغات**: مُبَرْقِعِىْ (جمع) اسم فاعل۔اصل میں مُبَرْقِعِيْنَ تھا حُذِفَتْ النُّونُ للاضافة وَهٰكذا. مُتَّخِذِىْ.البَرْقَعَةُ (ابعثرة) بُرقع اڑھانا۔البِيْضُ ای السيُوفُ البِيْضُ. سفید چمکتی

ہوئی تلواریں۔اوراب مطلق تلوار کے معنی میں مستعمل ہے(واحد)اَبْیَضُ. خَیلٌ گھوڑوں کا گروہ (ج)خُیُولٌ۔مجازاً سوار کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ھَامٌ (واحد)ھَامَۃٌ کھوپڑی،سر۔اَلْکُمَاۃُ خلاف قیاس کَمِیٌّ کی جمع۔وہ بہادر جو ہتھیاروں میں چھپا ہوا ہو۔مُسلّح بہادر۔اَرْمَاحٌ (واحد)رُمْحٌ نیزہ۔عَذَبٌ (واحد)عَذَبَۃٌ. ہر چیز کا کنارہ،پُر جو نیزہ کے کنارے باندھا جاتا ہے۔

**ترکیب**:مُبَرْقِعِي، اعنی یاامدح کا مفعول بہ۔اسی طرح مُتَخِذِي مفعول بہ ہے اور بِالبِیْضِ ،مُبَرْقِعِي سے متعلق۔ ھَام ،مُتَّخِذِي کا مفعول اول اور عَذَباً مفعول ثانی۔

اِنَّ الْـمَنِیَّۃَ لَـوْلاَ قَتْھُـمْ وَقَفَتْ (۲۹) خَـرْقَـاءَ تَتَّھِـمُ الْاِقْدَامَ وَالْھَرَبَا

**ترجمہ**:اگر موت ان سے ملے تو یقیناً بیوقوف عورت کی طرح (حیران) کھڑی رہ جائے، آگے بڑھنے اور بھاگنے کو تہمت لگاتی ہوئی۔

**توضیح**:یعنی ممدوح سے تو ہر چیز ترساں ولرزاں رہتی ہیں حتی کہ خود موت بھی اس سے خائف رہتی ہے۔کیونکہ موت اگر ممدوح کی فوج کا سامنا کرتی ہے تو یہ سوچ کر ششدر رہ جاتی ہے کہ اگر بھاگتی ہوں تو پکڑی جاؤں گی اور آگے بڑھتی ہوں تو قتل کی جاؤں گی؛ اس بیوقوف عورت کیطرح جو اجنبی آدمی سے اپنی عفت وعصمت بچانے کیلئے کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرپاتی،اور آگے بڑھنے اور بھاگنے دونوں میں اپنی بدنامی سمجھتی ہے۔

**حل لغات**:المَنِیَّۃُ موت مراد بہادر؛ کیونکہ میدانِ کارزار میں وہ بھی موت سے کم نہیں ہے۔ (ج)مَنَایَا.لَوْ حرف شرط۔ لَا قَتْھُمْ لَاقَاہُ:ملنا۔لَا قَتْھُمْ میں فاعل کی ضمیر مَنِیَّۃٌ کیطرف اور مفعول کی ضمیر نبو عجل کیطرف راجع ہے وَقَفَتْ اَلْوُقُوْفُ (ض) ٹھہرنا،کھڑا رہنا۔خَرْقَاءَ بے وقوف اور احمق عورت۔ اَلْـخَـرَاقَۃُ(ک س) بیوقوف ہونا۔تَتَّھِـمُ.اِتَّھَـمَ بِـکَـذَا: تہمت لگانا۔ الاِقْدَامُ: آگے بڑھنا،پیش قدمی کرنا۔ الْھَرَبُ (ن) بھاگنا۔

**ترکیب**:وَقَفَتْ جوابِ لَو ،خَرْقَاءَ اور تَتَّھِمُ وَقَفَتْ کی ضمیر فاعل سے حال۔

بھرنا۔ نَضَبَ الماءُ نَضْباً و نُضُوْباً (ن) خشک ہونا۔

**ترکیب**: محامداي لہٗ محامد . نزلَت، محامد کی صفت اور مؤنث ضمیریں محامد کی طرف اور مذکر شعر کی طرف راجع ہیں مَا امتلأتْ ، آلَ کی ضمیر فاعل سے حال۔

مَکَارِمٌ لَکَ فُتَّ الْعَالَمِيْنَ بِهَا (۳۲) مَن يَّسْتَطِيْعُ لأَمْرٍ فَائِتٍ طَلَبَا

**ترجمہ**: تیرے اتنے مَنَاقِبْ ہیں کہ جن کے سبب تو دنیاوالوں سے سبقت لے گیا۔کون شخص طاقت رکھتا ہے ایسے امر کو طلب کرنے کی جو آگے بڑھ چکا ہو؟

**توضیح**: اللہ پاک نے تیرے اندر اتنی خوبیاں اور کمالات جمع کر دی ہیں جن کی وجہ سے تو دنیاوالوں پر فوقیت لے گیا، اور چونکہ وہ فضل وکمال جن کا تو حامل ہے اپنے حد سے تجاوز کر چکے ہیں اس لئے کسی اور کے لئے ممکن نہیں کہ وہ ان کو حاصل کر سکے۔

**حل لغات**: مَکَارِمٌ (واحد) مَکْرُمَةٌ . بزرگی، منقبت، فُتَّ. فَاتَ فُلانٌ فی کذا فَوْتًا . (ن) آگے نکلنا، وفَاتَ الشئی: تجاوز کرنا العَالَمِيْنَ (واحد) عَالَم بالفتح بروزن خاتَم. دنیا۔ مَنْ استفہام انکاری۔

**ترکیب**: مَکَارِمُ مبتدا، لَکَ خبر۔ اس میں صنعتِ التفات ہے کہ غائب سے حاضر کی طرف کلام کا رخ موڑ دیا ہے۔ فُتَّ الخ مکارمُ کی صفت طَلَبَا ، يَسْتَطِيْع کا مفعول بہ. لامرٍ ،طَلَبَ سے متعلق۔

لَمَّا أَقَمْتَ بِاِنْطَاكِيَّةَ اِخْتَلَفَتْ (۳۳) اِلَيَّ بِالْخَبَرِ الرُّکْبَانُ فِي حَلَبَا

**ترجمہ**: جب آپ کا انطاکیہ میں قیام تھا تو قافلے والے میرے پاس مقام حلب میں یکے بعد دیگرے (آپ کی سخاوت کی) خبریں لاتے۔

**توضیح**: شہر انطاکیہ میں آپ کے قیام کے دوران مختلف قافلے والوں نے مجھے آپ کی سخاوت کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ ممدوح غریب پرور اور ادیب نواز ہے۔

**حل لغات**: اَقَمْتَ. اَقَامَ بِالْمَکَانِ: اقامت کرنا، ٹھہرنا۔ اِنْطَاکِيَّةَ ہمزہ کے فتحہ وکسرہ کے

ساتھ۔ ملک شام میں ایک بڑا شہر وہاں بہت سے چشمے اور پہاڑ ہیں۔ اس کے مکانات بارہ مربع میل تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اِختَلَفَ اِلیٰ فُلاَنٍ: یکے بعد دیگرے آنا۔ الرُّکبَان (واحد) رَاکِبٌ سوار حَلَبَ۔ ملک شام میں ایک بڑا شہر جو سیف الدولہ کا دارالسلطنت تھا۔

**ترکیب**: الرُّکبان، اِختلفَ کا فاعل، بالخبر بواسطہ حرف جر مفعول بہ۔

فَسِرتُ نَحوَکَ لاَ اَلوِیٰ عَلیٰ أَحَد (۳۴) أُحُثُّ رَاحِلَتَیَّ الفَقرَ وَالأَدَبَا

**ترجمہ**: تو میں آپ کی طرف چل پڑا اس حال میں کہ میں کسی کی طرف مڑتا نہیں تھا اپنی دوسواریوں۔ فقر اور ادب۔ کو برانگیختہ کرتا ہوا۔

**توضیح**: یعنی آپ کی سخاوت کی خبر سن کر میں آپ سے ملاقات کے لئے چل پڑا جب کہ سواری کے لئے میرے پاس کچھ نہیں تھا۔ صرف فقر وافلاس اور شعر وشاعری کا ایک سہارا تھا، جس کی مدد سے میں کسی دوسرے کی طرف رخ کئے بغیر آپ کے پاس آ گیا۔ کیونکہ آپ ہی مقصود اصلی اور مطمح نظر ہیں محتاجوں اور ادیبوں کو نوازتے ہیں۔

**حل لغات**: فَسِرتُ۔ السَّیرُ (ض) چلنا۔ نَحوَ۔ جانب۔ قصد وارادہ (ج) أنحاءُ۔ أَلوِیٰ۔ لَوَی الشَّیَٔ لَیّاً (ض) موڑنا۔ ولَویٰ عَلَیہ: مڑنا۔ أُحُثُّ۔ حَثَّہ حَثّاً (ن) برانگیختہ کرنا، ابھارنا۔ رَاحِلَتَیَّ اصل میں۔ رَاحِلَتَینِ تھا، نون اضافت کی وجہ سے گر پڑا۔ رَاحِلَۃٌ سواری کے لائق اونٹ، سفر وباربرداری کے لئے مضبوط اونٹ، اونٹنی۔ تاء مبالغہ کے لئے ہے۔ (ج) رَوَاحِل۔ الفقر محتاجی، مفلسی۔ اَلفَقَارَۃ (ک) مفلس ہونا۔

**ترکیب**: لَاألوِیٰ اور أُحُثُّ یہ دونوں سِرتُ کی ضمیر سے حال، اور الفَقرَ والاَدَبَ رَاحِلَتَیَّ سے بدل۔

أَذَاقَنِیْ زَمَنِیْ بَلوَیٰ شَرِقتُ بِهَا (۳۵) لَو ذَاقَهَا لَبَکیٰ مَاعَاشَ وَانتَحَبَا

**ترجمہ**: میرے زمانہ نے مجھے ایسی مصیبت کا جرعہ پلایا ہے جس سے مجھے اچھو ہو گیا ہے۔ اگر خود زمانہ اس مصیبت کو چکھ لیتا تو زندگی بھر روتا اور چیختا۔

**توضیح** :یعنی میری زندگی مصائب وآلام سے دوچار ہے۔اور مصائب میرے گلے کی ہڈی بنے ہوئے ہیں جس سے میری حیات جانکنی کے عالم میں ہے اور یہ سب زمانہ کی کرم فرمائی ہے، حالانکہ ان مصائب سے اگر خود زمانے کو سابقہ پڑتا تو وہ تاعمر اُن مصائب کی تاب نہ لاکر پھوٹ پھوٹ کر روتا اور چلاتا۔حاصل کلام یہ ہے کہ میں ایسے مصائب سے دوچار ہوں جن کو برداشت کرنا کسی کے بس میں نہیں۔

**حل لغات** :أَذَاقَ: چکھانا۔بَلْوىٰ. آزمائش، مصیبت (ج) بَلَايَا۔شَرِقْتُ. الشَّرَقُ (س) حلق میں کسی چیز کا اٹکنا، پھندا لگنا۔مَاعَاشَ. مَا بمعنی مَادَامَ. اِنْتَحَبَ: چلاکر رونا، پھوٹ پھوٹ کر رونا۔

**ترکیب** :أذاق فعل، یا متکلم مفعول اول، بَلوىٰ مفعول ثانی، زَمَنِي فاعل۔شَرِقْتُ، بَلوىٰ کی صفت وَانْتَحَبَ اس کا عطف بَكىٰ پر۔مَاعَاش، بَكىٰ کا مفعول فیہ۔

وَإِنْ عَمِرْتُ جَعَلْتُ الْحَرْبَ وَالِدَةً (۳۶) وَالسَّمْهَرِيَّ أَخًا وَالْمَشْرَفِيَّ أَبَا

**ترجمہ** :اور اگر مجھے زندگی ملی تو میں لڑائی کو ماں، سمہری نیزہ کو بھائی اور مشرفی تلوار کو باپ بناؤں گا۔

**توضیح** :یعنی اگر میں آئندہ ایک مدت تک زندہ رہا اور زندگی نے میرے ساتھ وفا کی تو میں پوری طاقت وصلاحیت زمانہ کے خلاف لڑائی میں لگادوں گا اور اس سے رشتہ ناتا جوڑلوں گا تاکہ زمانہ کو مزہ چکھاسکوں اور اپنا مقصد حاصل کرسکوں۔

**حل لغات** :عَمِرْتُ. عَمِرَ الرَّجُلُ عَمْرًا وعَمَارَةً (س) لمبی عمر پانا۔السَّمْهَرِيُّ: مضبوط نیزہ، سَمْهَر ایک شخص کا نام جو مضبوط نیزہ بناتا تھا، اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ملک حبشہ میں ایک بستی کا نام جہاں عمدہ نیزے بنتے تھے۔اَلْمَشْرَفِيُّ ای السیف المشرفی۔مشرفی تلوار۔یہ عرب کے ان دیہاتوں کی طرف منسوب ہے جو مَشَارِفُ الشام کے نام سے موسوم ہیں اور اسی سے ''السُّيُوْف المشرفية'' ہے اور بقول بعض مشرفی یمن کے ایک علاقہ کی طرف منسوب ہے۔

بِكُلِّ أَشْعَثَ يَلْقَى الْمَوْتَ مُبْتَسِمًا (۳۷) حَتَّى كَأَنَّ لَهُ فِي قَتْلِهِ أَرَبَا

**ترجمہ**: ہرایسے شخص سے (مل کرلڑوں گا) جو پراگندہ بال ہواور موت سے مسکرا کر ملتا ہو، گویا خوداس کواپنے قتل کی ضرورت ہے۔

**توضیح**: اس شعر کی دوتوضیح ہوسکتی ہے: اول یہ کہ میں ایسے شخص کوساتھ لے کرزمانہ سے لڑائی لڑوں گا جوموت سے ڈرتا نہیں، ہمیشہ لڑائی میں رہتا ہے اورموت سے مسکرا کرملتا ہے؛ ایسا لگتا ہے کہ اس کی خودکوئی اپنی ضرورت قتل ہونے میں پوشیدہ ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ میں ایسے شخص سے لڑوں گا جوانتہائی بہادر ہو۔ اس کے بال غبار جنگ سے پراگندہ ہوں اورموت سے بخوشی مسکرا کر ملتا ہو۔

**حل لغات**: اَشْعَثُ۔غبارآلود، پراگندہ بال۔مراد جنگجو، جومیدان جنگ میں غبارآلودرہتاہے۔ اَلشَّعَثُ (س) پراگندہ بال ہونا۔یَلْقٰی لِقَاءً (س) ملاقات کرنا، ملنا۔مُبْتَسِمًا مسکرانے والا، اِبْتَسَمَ الرَّجُلُ: مسکرانا۔اَرَبٌ حاجت، ضرورت (ج) آرابٌ۔

**ترکیب**: بِكُلِّ، جَعَلْتُ کی ضمیرسے حال ای مُتَلَبِّسًا بِكُلِّ رَجُلٍ. رَجُلٍ موصوف محذوف اَشْعَثَ صفت اولیٰ یَلْقٰی صفت ثانیہ۔ مُبْتَسِمًا یَلْقٰی کی ضمیرسے حال۔لَهٗ اور قَتْلِهٖ کی ضمیر اَشْعَثَ کی طرف راجع۔

قُحٍّ يَكَادُ صَهِيلُ الْخَيْلِ يَقْذِفُهُ (۳۸) مِنْ سَرْجِهِ مَرَحًا بِالْعِزِّ أَوْ طَرَبَا

**ترجمہ**: ایسے خالص الاصل عربی کے ساتھ، جسے گھوڑے کی ہنہناہٹ قریب ہے کہ اس کی زین سے بسبب عزت طلبی یانشاط کے پھینکدے۔

**توضیح**: ایسے خالص النسب عربی کے ساتھ مل کرلڑائی لڑوں گا جودشمن کے گھوڑوں کی آواز سنتے ہی مست ہوجائے اورحصول عزت کے لئے فوراًمیدان جنگ میں کودپڑے۔

**حل لغات**: قُحٌّ خالص عربی النسل۔اَلْقُحُوحَةُ (ن) خالص ہونا۔صَهِيلٌ. گھوڑے کی وہ آواز جو عام حالت میں ہو، گھوڑے کی ہنہناہٹ، صَهَلَ الْفَرَسُ صُهَالًا وَصَهِيلًا (ض)

گھوڑے کا ہنہنانا۔ یَقْذِفُ قَذَفَہٗ قَذْفًا (ض) پھینکنا، ڈالنا۔ سَرَجٌ۔ زین (ج) سُرُوْجٌ۔ مَرَحًا (س) اترانا، حد سے زیادہ خوش ہونا۔ الْعِزُّ (ض) عزیز ہونا۔ طَرَبًا مستی، طَرِبَ طَرَبًا (س) خوشی یا غم سے جھومنا۔ یَکَادُ کَیْدًا: قریب ہونا۔

**ترکیب**: قُحٌ صفت ثالثہ، رَجُلٍ موصوف محذوف کی۔ یَکَادُ صفتِ رابعہ، یَکَادُ فعل مقارب، صَهِیْل اسم، یَقْذِفُهٗ خبر۔ مَرَحًا اور طَرَبًا، یَقْذِفُ کا مفعول لہ۔

فَالْمَوتُ أَعْذَرُ لِيْ وَالصَّبْرُ أَجْمَلُ بِيْ (۳۹) وَالْبَرُّ أَوْسَعُ وَالدُّنْيَا لِمَنْ غَلَبَا

**ترجمہ**: پس موت میرے لئے سب سے زیادہ عذر خواہ ہے، صبر میرے لئے زیادہ زیبا ہے، میدان انتہائی کشادہ ہے اور دنیا اس شخص کے لئے ہے جو غالب ہو جائے۔

**توضیح**: موت میرے لئے اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ میں ذلت کے ساتھ زندگی گذاروں اور در در کی ٹھوکریں کھاؤں، اس لئے موت میری زندگی لینے میں معذور ہے۔ اور جزع فزع سے بہتر میرے لئے صبر کرنا ہے؛ کیوں کہ اسی میں کامیابی ہے۔ اور جنگل میرے۔ لئے اس شہر سے زیادہ وسیع ہے جس میں میری زندگی اجیرن بن جائے۔ اور دنیا کی دولت اس شخص کے لئے ہے جو لڑ کر میدان جیت لے اور اپنے مخالفین پر غلبہ پالے، نہ کہ اس شخص کے لئے جو اپنی قسمت پر اعتماد کر کے آرام سے بیٹھا رہے۔

**حل لغات**: اَعْذَرُ ای مِنَ الْعَیْشِ بِالذِّلَّةِ عَذَرَہٗ عُذْرًا (ض) الزام سے بری کرنا، عذر قبول کرنا۔ أَجْمَلُ ای مِنَ الْجَزَعِ۔ الجمالُ (ک) خوبصورت ہونا۔ أَوْسَعُ مِنْ ضِیْقِ الْبَیْتِ وَسِعَ الْمَکَانُ سِعَۃً (س) کشادہ ہونا۔ اَلْبَرُّ جنگل، میدان (ج) بُرُوْر. غَلَبَ غَلَبَۃً (ض) غالب آنا۔

## وَقَالَ يَمْدَحُ أَبَا الْقَاسِمِ طَاهِرَ

## بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ طَاهِرِ الْعَلَوِيِّ

**ترجمہ**: متنبی نے ابوالقاسم طاہر بن حسین بن طاہر علوی کی مدح میں یہ اشعار کہے۔

**پس منظر**: ان اشعار کا پس منظر یہ ہے کہ امیر ابومحمد ابن طغج نے ہمیشہ ابوالطیب سے اس بات کی خواہش کی کہ وہ ابوالقاسم طاہر علوی کی شان میں ایک مخصوص قصیدہ کہے، اور ابوالطیب ہمیشہ یہ کہہ کر انکار کرتا رہا کہ میں امیر کے علاوہ کسی کی شان میں کوئی قصیدہ یا مدحیہ اشعار نہیں کہتا، ایک مرتبہ ابومحمد نے کہا کہ میں تجھ سے ایک ایسے قصیدے کی فرمائش کرتا ہوں کہ جو اصلاً میرے بارے میں ہو اور ضمناً اس کا تذکرہ بھی ہو، اور میں ضمانت لیتا ہوں کہ اس کے پاس سے میں تجھے سو دینار دلاؤں گا۔ ابوالطیب اس پر راضی ہوگیا۔ محمد ابن قاسم کہتے ہیں کہ میں اور مطلبی، طاہر کے خط کو لے کر اس کے پاس پہونچے، وہ ہمارے ساتھ سوار ہوا ہم لوگ ابوالقاسم کے پاس پہونچ گئے، اس کے پاس معزز اور اشراف لوگوں کی ایک جماعت تھی، جب ابوالطیب کو طاہر نے دیکھا تو اپنے تخت سے اتر کر سلام وکلام کیا، اور اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اسے اپنی مسند پر بیٹھا دیا، اور خود اس کے سامنے بیٹھ گیا، بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی پھر ابوالطیب نے یہ قصیدہ پڑھا، اس پر اس نے ایک عمدہ اور قیمتی فاخرہ جوڑا مرحمت فرمایا۔ علی ابن قاسم بیان کرتے ہیں کہ میں اس مجلس میں موجود تھا، میں نے ابوالطیب کے علاوہ کسی کو نہ دیکھا اور نہ سنا کہ جس کے سامنے ممدوح اپنی مدح سننے کے لئے بیٹھا ہو اور اس شاعر کو اپنی مسند پر بیٹھایا ہو۔ کیوں کہ میں نے اس امیر یعنی ابوالقاسم کو دیکھا کہ اس نے ابوالطیب کو اپنے مسند پر بیٹھایا، اور خود اس کے سامنے مدحیہ قصیدہ سننے کے لئے بیٹھ گیا۔

أَعِيدُوا صَبَاحِيْ فَهُوَ عِنْدَ الْكَوَاعِبِ (۱) وَرُدُّوْا رُقَادِيْ فَهُوَ لَحْظُ الْحَبَائِبِ

**ترجمہ**: (اے سفر کرنے والو!) تم لوگ میری صبح کو لوٹا دو کہ وہ نوخیز حسینوں کے پاس ہے۔ اور میری نیند کو واپس کر دو کہ وہ محبوبوں کی دیدار ہے۔

**توضیح**: حسین عورتوں کی فرقت سے میری شب دراز ہوتی جارہی ہے، اس لئے اے مسافرو! ان کو واپس لے آؤ تا کہ ان کے وصال سے شب جلدی گذر جائے اور ان کی دیدار سے نیند آنے لگے؛ کیوں کہ وہ اپنے ساتھ میری نیند کو بھی لے کر چلی گئی ہیں۔

**حل لغات**: أَعِيدُوْا. صیغۂ امر۔ یہ خطاب چلنے والے مسافروں سے ہے۔ أَعَادَه: لوٹانا۔ صَبَاحْ۔ صبح کا وقت۔ كَوَاعِبٌ (واحد) كَاعِبٌ. ابھری ہوئی پستان والی۔ اس مادہ میں رفعت کے معنی پائے جاتے ہیں۔ رُدُّوْا. صیغۂ امر۔ الرَّدُّ (ن) لوٹانا۔ رُقَادْ۔ نیند۔ حاصل نیند الرُّقُوْدُ (ن) سونا۔ لَحَظَ (ف) دیکھنا۔ حَبَائِب (واحد) حَبِيْبَةٌ. محبوب۔

فَإِنَّ نَهَارِيْ لَيْلَةٌ مُدْلَهِمَّةٌ (۲) عَلٰى مُقْلَةٍ مِنْ فَقْدِكُمْ فِيْ غَيَاهِبِ

**ترجمہ**: کیوں کہ میرا دن اس آنکھ پر شب دیجور ہے جو تمہارے غائب ہونے کی وجہ سے تاریکیوں میں ہے۔

**توضیح**: یعنی تمہارے فراق کے صدمہ سے پوری فضا تاریک ہو چکی ہے اور روز روشن رات بنا ہوا ہے؛ اس لئے جب تک محبوب کا رخِ روشن سامنے نہیں آتا، یہ تاریکی بدستور چھائی رہے گی۔

**حل لغات**: لَيْلَةٌ مُدْلَهِمَّةٌ: انتہائی تاریک رات، شب دیجور۔ الإِدْلِهمَامُ (افعیلال) ظلمت زیادہ ہونا۔ دَلِمَ الشَّيْءُ دَلَمًا (س) انتہائی سیاہ ہونا، وَدَهِمَهُ الأَمْرُ دَهْمًا (س) چھا جانا، پہلی صورت میں ھاء زائد ہے اور دوسری صورت میں لام زائد ہے۔ مُقْلَةٍ آنکھ۔ تنوین عوض کی (ج) مُقَلٌ۔ فَقْدٌ وَفُقْدَانٌ (ن) گم کرنا، گم ہونا۔ غَيَاهِبٌ (واحد) غَيْهَبٌ۔ تاریکی، سخت سیاہی۔

**ترکیب**: مُقْلَةٍ موصوف، مِنْ فَقْدِكُمْ صفت اولیٰ، فِيْ غَيَاهِبِ صفت ثانیہ۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مُدْلَهِمَّةٌ سے متعلق۔

بَعِيْدَةُ مَا بَيْنَ الْجُفُوْنِ كَأَنَّمَا (۳) عَقَدْتُمْ أَعَالِيْ كُلِّ هُدْبٍ بِحَاجِبِ

**ترجمہ**: دونوں پلکوں کے درمیان کی دوری ایسی ہے کہ گویا تم نے ہر پلک کے بالائی حصہ کو

بھوں سے باندھ دیا ہے۔

**توضیح** :اے محبوب! تمہارے فراق کے صدمہ سے نیند نہیں آتی، آنکھیں کھلی رہتی ہیں، یوں لگتا ہے کہ تم نے جاتے ہوئے اوپر والے پلک کو اَبرو سے باندھ دیا ہے اور جب آنکھ بند نہیں ہوتی تو نیند کا کیا ذکر۔

**فائدہ** :اوپر والے پلک کی وجہ تخصیص اس کی حرکت ہے کیوں کہ اس کے نیچے آنے سے آنکھ بند ہوتی ہے، اور نیند آنے لگتی ہے۔

**حل لغات**:بَعِيْدَةٌ دوری، فاصلہ۔البُعْدُ(ک) دور ہونا۔عَقَدتُم ۔العقد(ض) باندھنا، گرہ لگانا۔أَعَالِي (واحد)أعلیٰ بالائی، اوپر۔هُدْبٌ(واحد)هُدْبَة پلک یا پلک پر جو بال اگتا ہے۔ حَاجِب۔اَبرُو، بھوں(ج)حَوَاجِب وحَوَاجِيْب۔

**ترکیب**:بَعِيْدَةٌ الغ خبر هِيَ مبتدا محذوف کی۔ما موصولہ بَيْنَ الجُفُونِ، ثَبَتَ فعل محذوف کا مفعول فیہ، فعل فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر لفظاً مضاف الیہ اور معناً فاعل، اور اگر بعيدةٍ جر کے ساتھ ہو تو مُقلةٍ سے بدل ہوگا۔

وَأَحْسَبُ أَنِّيْ لَوْ هَوِيْتُ فِرَاقَكُمْ (۴) لَفَارَقْتُهُ وَالدَّهْرُ اَخْبَثُ صَاحِبِ

**ترجمہ** :اور میرا خیال ہے کہ اگر میں نے تمہارے فراق کی خواہش کی ہوتی تو مجھے فراق سے فراق ہو جاتا اور زمانہ بدترین ساتھی ہے۔

**توضیح** :زمانہ چونکہ ہمیشہ میری آرزو کے خلاف کرتا رہا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اگر میں نے فراق کی خواہش کی ہوتی تو محبوب سے فراق کے بجائے وصال ہوتا افسوس کہ میں نے وصال چاہا، اس لئے زمانہ نے فصال کرادیا۔گویا زمانہ میرے حق میں الٹی چال چلتا ہے۔

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

اور زمانہ کو چھوڑیئے خود عاشق اور معشوق کا بھی یہی حال رہتا ہے۔

الٹی ہی چال چلتے ہیں دیوانگانِ عشق آنکھیں بند کر لیتے ہیں دیدار کیلئے

**حل لغات**: أَحْسَبُ. الحَسْبُ وَالْحِسْبَانُ (حَسِبَ س) گمان کرنا، خیال کرنا۔ هَوِيتُ. الهَوىٰ (س) محبت کرنا۔ فِرَاق. جدائی۔ أَخْبَث. بدترین، انتہائی بُرا۔ الخُبثُ والخَبَائَة (ک) بُرا ہونا۔ پلید ہونا۔ أَخْبَثُ صَاحِبٍ اصل میں اخبث الاصحاب کہنا چاہئے تھا لیکن یہاں صاحب سے من یصحب مراد ہے۔ اس طرح کی جگہوں میں اسم فاعل کو مفرد اور جمع دونوں طرح لانا جائز ہے جیسے ارشاد باری ہے "وَلَاتَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ"

فَيَالَيْتَ مَابَيْنِي وَبَيْنَ أَحِبَّتِي (۵) مِنَ الْبُعْدِمَابَيْنِي وَبَيْنَ الْمَصَائِبِ

**ترجمہ**: کاش کہ وہ دوری جو میرے اور میرے محبوبوں کے درمیان ہے وہ میرے اور مصائب کے درمیان ہوتی۔

**توضیح**: اگر میرے مقدر میں دوری لکھی تھی تو وہ میرے اور مصائب کے درمیان ہوتی، نہ کہ میرے اور محبوبوں کے درمیان، اس لئے بُعدِ اَحِ کے بجائے قربِ احبۃ ہوتا اور قربِ مصائب کے بجائے بُعدِ مصائب ہوتا، تو زیادہ اچھا ہوتا۔

**حل لغات**: فَيَالَيْتَ الخ یا برائے تاسف۔ أَحِبَّة (واحد) حَبِيبٌ دوست، محبوب۔ المَصَائِب (واحد) مصيبةٌ، مصیبت۔

**ترکیب**: مابینی وبینَ أحِبتي، لیتَ کا اسم، مابینی وبین المصائب اس کی خبر، من البُعد پہلے ما کا بیان۔

أُرَاكِ ظَنَنْتِ السِّلْكَ جِسْمِيْ فَعُقْتِهِ (٦) عَلَيْكِ بِدُرٍّ عَنْ لِقَاءِ التَّرائِبِ

**ترجمہ**: (اے محبوبہ) تیرے بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ تو نے دھاگے کو میرا جسم سمجھ لیا ہے جسکی وجہ سے تو نے اسکو ان موتیوں کے ذریعہ جو تجھ پر ہیں سینے سے ملنے سے روک دیا ہے۔

**توضیح**: یعنی تجھ کو مجھ سے اس قدر نفرت ہے کہ مجھ سے مشابہت رکھنے والی تمام چیزوں سے تجھے نفرت ہوگئی ہے۔ اسی لئے ہار کے دھاگے کو موتی کے ذریعہ اپنے جسم سے ملنے نہیں دیا، کیوں کہ دھاگہ باریک اور کمزور ہونے میں مجھ سے مشابہ ہے۔

**حل لغات:** اُرَاکِ (بالضم) بمعنی اظُنّکِ ،الظنُّ (ن) گمان کرنا۔ السِّلکُ وہ دھاگہ جس میں موتی پرویا جائے (ج) سُلُوک واَسْلاک ۔جِسْمٌ بدن (ج) اجسام عُقْتِ،عَاقَهُ عن كَذَا عَوْقًا (ن) روکنا۔ دُرٌّ . موتی (ج) دُرَرٌ۔ تَرَائِب (واحد) تَرِيْبَةٌ،سینہ کی ہڈی۔

**ترکیب:** عَلَيْكِ بِدُرٍ ای بِدُرٍّ عليكِ. دُرٌّ موصوف،عَلَيْكِ صفت۔موصوف صفت سے مل کر عُقْتِهِ سے متعلق اول، عَنْ لِقَاء متعلق ثانی۔ عَنْ لِقَاءِ التَّرائِبِ ای عن لِقَائِهِ تَرائِبَكِ لہذا پورا جملہ یہ ہوگا:فَعُقْتِهِ عَنْ لِقَائِهِ تَرَائِبَكِ بِدُرٍّ كَائِنٍ عَلَيْكِ ۔

وَلَوْقَلَمٌ أُلْقِيتُ فِيْ شَقِّ رَأْسِهٖ (۷) مِنَ السُّقْمِ مَاغَيَّرْتُ مِنْ خَطِّ كَاتِبِ

**ترجمہ:** اگر میں نوکِ قلم کے شگاف میں ڈال دیا جاؤں تو بیماری (ولاغری) کی وجہ سے لکھنے والے کی تحریر میں کچھ تغیر نہیں کروں گا۔

**توضیح:** یعنی غمِ فرقت میں میرا جسم گھل کر پانی پانی ہو چکا ہے اب جسم باقی رہا ہی نہیں اور اس کی علامت یہ ہے کہ اگر مجھے نوک قلم کے شگاف میں ڈالدیا جائے تو قلم جوں کا توں چلتا رہے گا تحریر میں معمولی فرق نہیں آئے گا، جب کہ باریک ریشہ کے آجانے سے قلم رک جاتا ہے،تحریر میں فرق آجاتا ہے۔

**حل لغات:** قَلَمٌ۔قلم (ج) اَقْلام. اُلْقِيتُ. اَلْقَاهُ: ڈالنا رَأْسٌ ہر چیز کے اوپر کا حصہ،نوک، سر (ج) رُؤُوس. شَقٌّ،شگاف الشَقُّ (ن) پھاڑنا۔ السُّقْمُ. بیماری سَقِمَ سَقَمًا (س،ک) بیمار ہونا۔غَيَّرْتُ .غَيَّرَ:بدل ڈالنا۔

**ترکیب:** وَلَوْقَلَمٌ .قَلَمٌ فعل محذوف کا فاعل ای لو ضَمَّني قلمٌ، مَاغَيَّرْتُ جوابِ لو. مِنَ السُّقْمِ من تعلیلیہ۔ مِنْ خَطِّ مِن زائدہ، کیوں کہ کلام غیر موجب میں واقع ہے اور خط ،غَيَّرْتُ کا مفعول بہ۔تقدیر عبارت:مَاغَيَّرْتُ خَطَّ كَاتِبٍ لِوَجْهِ السُّقْمِ۔

تُخَوِّفُنِيْ دُوْنَ الَّذِيْ أَمَرَتْ بِهٖ (۸) وَلَمْ تَدْرِ أَنَّ الْعَارَشَرُّ الْعَوَاقِبِ

**ترجمہ:** وہ محبوبہ مجھے ڈراتی ہے ایسی چیز (یعنی لڑائی میں جانے) سے جو اس سے کم درجہ کی

ہے جس کا مجھے وہ حکم دیتی ہے (یعنی گھر میں بیٹھنے کا رہو) اور وہ نہیں جانتی کہ عار تمام انجاموں سے بدتر ہے۔

**توضیح**: یعنی محبوبہ مجھے لڑائی کے لئے سفر کی مشقت اور لڑائی کی تکالیف سے ڈراتی ہے، اور گھر میں بیٹھے رہنے کا حکم دیتی ہے؛ حالانکہ بزدلی سے گھر میں بیٹھے رہنے کی وجہ سے جو ذلت ورسوائی ہوتی ہے وہ سفر کی مشقت اور ہلاکت سے زیادہ باعثِ تکلیف ہے مختصر یہ کہ شیر کی طرح بہادر بن کر میدانِ جنگ میں کود پڑنا، گھر میں چوڑی پہن کر عورتوں کی طرح بیٹھے رہنے سے بہتر ہے۔

**حل لغات**: تُخَوِّفُنِیْ. خَوَّفَہٗ: ڈرانا، خوف دلانا۔ دُوْنَ اسم ظرف. حیثیت اور مرتبہ کو بتانے کیلئے آتا ہے۔ اسکا مابعد ماقبل سے اعلیٰ ہوتا ہے۔ تَدرِ. دَرَی الشَّیْءَ وبہٖ دِرَایَۃً (ض) حیلہ سے جاننا، سمجھنا۔ العَارُ. عیب۔ ہر وہ قول و فعل جس سے انسان کو شرم آئے (ج) اَعْیَار۔ شَرٌّ۔ برائی (ج) شُرُوْر.

**ترکیب**: تُخَوِّفُنِی فاعل کی ضمیر محبوبہ کی طرف۔ نی مفعول اول، دُوْنَ ای شَیْئًا دُوْنَ شَیْئٍ، شیئًا موصوف، دُوْنَ اپنے مابعد سے مل کر صفت، پھر تُخَوِّفُ کا مفعول ثانی۔ اَمَرَتْ بِہٖ ای اَمَرَتْنِیْ بِہٖ لفظ اَمَرَ مفعول ثانی کی طرف بواسطۂ با یا بلاواسطہ متعدی ہوتا ہے۔

وَلَا بُدَّ مِنْ یَوْمٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ (۹) یَطُوْلُ اسْتِمَاعِیْ بَعْدَہٗ لِلنَّوَادِبِ

**ترجمہ**: اور ایک ایسے ممتاز مشہور دن کا ہونا ضروری ہے کہ جس کے بعد نوحہ کرنے والیوں کا نوحہ مجھے ایک عرصہ دراز تک سننے کو ملے۔

**توضیح**: میرے لئے ایک ایسے دن کا ہونا ضروری ہے جس میں گھمسان کی لڑائی ہو اور اتنے دشمن قتل کئے جائیں کہ ایک زمانہ تک نوحہ کرنیوالی عورتیں نوحہ کرتی رہیں اور اسکو سن کر میرے قلب کو سرور حاصل ہوتا رہے۔

**حل لغات**: لَا بُدَّ. لا لائے نفی جنس بُدَّ چارہ کار، بھاگنے کی جگہ بولا جاتا ہے: "لَا بُدَّ من ھذا یہ لازمی ہے" یہ عموماً لائے نفی جنس کیساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اَغَرّ وہ گھوڑا جسکی پیشانی میں بقدر غُرّہ یعنی

بقدر درہم سفیدی ہو(ج) غُرٌّ. مُحَجَّل وہ گھوڑا جسکا ہاتھ پیر سفید ہو(ج) مُحَجَّلُوْن اَغر، مُحَجَّل اگر چہ گھوڑے کی صفت ہے لیکن یہاں مجازاً مشہور کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے کیونکہ صفتِ مذکور کا حامل گھوڑا بھی دوسرے گھوڑوں سے مشہور اور ممتاز ہوتا ہے۔ النَّوَادِب (واحد) نَادِبَةٌ. میت پر نوحہ کرنیوالی۔ نَدَبَ المَیِّتَ نَدْبًا(ن) میت پر رونا، میت کی خوبیاں شمار کرنا۔

**ترکیب**: لا بُدَّ لالائے نفی جنس بُدَّ اسم، مِنْ یَوْمٍ اپنے متعلق سے ملکر خبر۔ یوم موصوف، أغرَّ صفت اولیٰ، مُحَجَّل صفت ثانیہ، یَطُول. صفت ثالثہ، استماعی یطول کا فاعل للنَّوادِب، استماع کا مفعول بہ بواسطۂ حرف جر۔

یَهُوْنُ عَلیٰ مِثْلِیْ إِذَا رَامَ حَاجَةً (۱۰) وُقُوْعُ الْعَوَالِیْ دُوْنَهَا وَالْقَوَاضِبِ

**ترجمہ**: مجھ جیسے آدمی پر آسان ہے جب وہ کسی مقصد کا ارادہ کرے اس مقصد کے خاطر نیزوں اور تلواروں کا وار کھانا۔

**توضیح**: بہادر بن کر آزاد زندگی گزارنا میرا مقصد حیات ہے اور اس کیلئے تلواروں اور نیزوں کا وار کھانا میرے لئے بزدل ہو کر بیٹھنے سے زیادہ آسان ہے۔

**حل لغات**: یَهُوْنُ. هَانَ الاَمْرُ عَلیٰ فُلَانٍ هَوْنًا (ن) آسان ہونا رَامَ الشَّیَٔ رَوْمًا (ن) ارادہ کرنا، قصد کرنا۔ وُقُوْع (ف) واقع ہونا. العَوَالی (واحد) عَالِیةٌ۔ نیزہ کے اوپر کا حصہ مراد نیزہ۔ دُوْنَهَا ای دُوْنَ الْحَاجةِ مقصد کے پیچھے قَوَاضِب (واحد) قَاضِبٌ۔ بہت تیز کاٹنے والی تلوار، صیغۂ صفت اگر چہ عام ہے لیکن جب مطلق بولا جاتا ہے تو تلوار مراد لیا جاتا ہے، اسلئے اسکا ترجمہ تلوار سے کیا جاتا ہے۔

**ترکیب**: وُقُوْعُ العَوَالی، یَهُوْنُ کا فاعل۔ دُوْنَهَا، وقوع کا مفعول فیہ وَالْقَواضِب کا عطف العَوَالِی پر، إِذَا رَامَ، یهون کا ظرف۔

کَثِیْرُ حَیٰوةِ الْمَرْءِ مِثْلُ قَلِیْلِهَا (۱۱) یَزُوْلُ وَبَاقِی عُمْرِهِ مِثْلُ ذَاهِبِ

**ترجمہ**: انسان کی طویل زندگی قلیل زندگی کیطرح ہے جو ختم ہو جائیگی اور باقی ماندہ عمر، ختم

شدہ زندگی کی طرح ہے۔

**توضیح**: یعنی زندگی کم ہو یا زیادہ بالآخر ختم ہو کر رہیگی، اسلئے زندگی کو بچانے کیلئے بزدلی سے کوئی فائدہ نہیں۔

**حل لغات**: کَثِیرٌ. زیادہ۔ حَیٰوۃ. زندگی حَیِیَ حَیَاۃً (س) زندہ رہنا۔ اَلْمَرْءُ مرد (ج) رِجال، من غیر لفظہ. قَلِیل. کم، القِلَّۃُ (ض) کم ہونا۔ یَزُوْلُ زَوَالاً (ن) ختم ہونا۔ عُمُرٌ وعُمْرٌ. عمر (ج) اَعْمَار. ذَاھِبٌ گزرنے والا، جانیوالا۔

**ترکیب**: کثیرُ حیٰوۃِ المَرءِ مبتدا، مثلُ قلیلھا خبر اول، یزول خبر ثانی۔ بَاقی عُمَرہ مبتدا، مثلُ ذَاھِب خبر۔

اِلَیْکِ فَاِنِّی لَسْتُ مِمَّنْ اِذَا اتَّقیٰ (۱۲) عِضَاضَ الْأَفَاعِیُ نَامَ فَوْقَ الْعَقَارِبِ

**ترجمہ**: (اے محبوبہ!) میرے پاس سے ہٹ جا؛ کیونکہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو سانپوں کے کاٹنے کے ڈر سے بچھوؤں پر سو جائے۔

**توضیح**: یعنی ہلاکت کے خوف سے عار اختیار کرنا میرا شیوہ نہیں ہے، اس لئے اے محبوبہ! مجھے لڑائی میں جانے سے مت روک، کیونکہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو ہلاکت کے خوف سے لڑائی سے گریز کرے اور ذلت پر صبر کرتا رہے۔ سانپ کے ایک مرتبہ ڈسنے سے موت کا واقع ہو جانا یہ بہتر ہے بچھوؤں کے بار بار ڈنک مارنے سے۔ ٹیپو سلطان نے انگریزوں سے جہاد کرتے ہوئے کہا تھا کہ "شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کے سو سالہ زندگی سے بہتر ہے"

**حل لغات**: اِلَیکِ. اسم فعل بمعنی کُفِّی. باز رہ، رک جا۔ اِتَّقیٰ اِتِّقَاءً: بچنا، پرہیز کرنا۔ عِضَاض ومُعَاضَّۃً (مفاعلۃ) ڈسنا۔ یہاں مشارکت نہیں ہے۔ اَفَاعِی (واحد) اَفْعیٰ. خبیث سانپ، بڑا سانپ۔ یہ منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح مستعمل ہے، منصرف اسمیت کی بنا پر اور غیر منصرف وصفیت کی بنا پر، لیکن اسمیت غالب ہے اس لئے منصرف پڑھنا اولیٰ ہے، دلیل یہ ہے کہ اسکی

جمع افاعی آتی ہے،اگر وصفیت غالب ہوتی تو اس کی جمع فُعُوٌ آتی۔ عَقَارِب (واحد) عَقْرَب۔ بچھو۔

**ترکیب** :اَلَیکَ اسم فعل بمعنی کُفِی امر حاضر اور ضمیر، فاعل۔ اِذاَاتَّقَی شرط،نَامَ جزا مِمَّنْ،لَیسَ کی خبر اور لَیسَ، اِنَّ کی خبر۔

أَتَـانِـيُ وَعِيدُالْأَدعِيَاءِ وَأَنَّهُمْ (۱۳) أَعَدُّوْالِيَ السُّوْدَانَ فِيْ كَفْرِعَاقِبِ

**ترجمہ** :میرے پاس دوغلوں کی دھمکی آئی،اور یہ کہ ان لوگوں نے میرے (قتل کے) لئے مقام کفر عاقب میں حبشیوں (غلاموں) کو تیار کر رکھا ہے۔

**توضیح** :یعنی مقام کفر عاقب کے کچھ لوگوں نے جو اپنے کو علوی کہا کرتے تھے شاعر کو قتل کی دھمکی دی تھی،شاعر نے ان کو دوغلا کہہ کر ان کے نسب پر چوٹ کیا۔

**حل لغات** :وَعِید۔ دھمکی۔وَعَدَالرجلُ وَعِیداً (ض) دھمکی دینا۔اَلْأَدْعِیَاءُ (واحد) دَعِیٌّ دوغلا،وہ شخص جو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب ہو،وہ شخص جس کے نسب میں شبہ ہو۔ اَعَدُّوا شیئاً :تیار کرنا۔ السُّودان ۔ سوڈان کا باشندہ (واحد) سُوْدَانی۔ سیاہ رنگ کے لوگ۔ كَفرعَاقِب ملک شام میں ایک بستی کا نام۔

**ترکیب**:واَنَّهُمْ اسکا عطف وَعِیدُ الاَدْعِیَاء پر۔السُّوْدَان،اَعَدُّوْا کا مفعول بہ۔

وَلَـوْصَدَقُوْافِيْ جَدِّهِمْ لَحَذِرْتُهُمْ (۱۴) فَهَلْ فِيَّ وَحْدِيْ قَوْلُهُمْ غَيْرُكَاذِبِ

**ترجمہ** :اگر وہ لوگ اپنے آباؤ اجداد کی طرف منسوب ہونے میں سچے ہوتے،تو میں ان سے چوکنا رہتا۔تو کیا تنہا میرے بارے میں انکی بات سچی ہوگی؟

**توضیح** :یعنی وہ اپنے آپ کو حضرت علیؓ کے طرف منسوب کرنے میں جھوٹے ہیں اور جب نسب میں جھوٹے تو دھمکی میں بھی جھوٹے ہونگے۔ہاں اگر وہ واقعتاً علوی ہوتے تو میں ضرور انکی دھمکی کو سچ سمجھتا اور ان سے چوکنا اور ہوشیار رہتا،لیکن ایسا ہے نہیں۔خلاصہ یہ ہے کہ جب ان کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہے تو ان کا قول وقرار بھی جھوٹا ہوگا۔

**حل لغات** :فِيْ جَدِّهِمْ اي فِي اِنْتِسَابِ جَدِّهِمْ. حَذِرْتُ حَذِرَالرَّجُلَ حَذَراً (س)

بچنا، پرہیز کرنا۔ غیرُ کَاذِبٍ ای صَادِقٌ .

**ترکیب**: لَوْصَدَقُوا شرط، لحَذِرْتُهم جواب لَوْ ، فِیَّ، قول سے متعلق۔ وَحْدِی، قولهم کی ضمیر سے حال۔ قَوْلُهُم مبتدا، غیرُ کَاذِبٍ خبر۔

إِلَيَّ لَعَمْرِیْ قَصْدُ کُلِّ عَجِيْبَةٍ (۱۵) کَأَنِّیْ عَجِیْبٌ فِیْ عُیُوْنِ الْعَجَائِبِ

**ترجمه**: میری زندگی کی قسم، ہر عجیب چیز کا رخ میری طرف ہے (انہیں میں سے قتل کی دھمکی ہے) گویا میں عجائبات کی نگاہ میں خود عجیب ہوں۔

**توضیح**: شاعر ان لوگوں پر تعریض کر رہا ہے، جنہوں نے شاعر کو قتل کی دھمکی دی تھی، کہ مجھے ان کی اس دھمکی پر کوئی تعجب نہیں ہے، کیوں کہ اس طرح کے عجائبات سے میں ہمیشہ دوچار ہوتا رہا ہوں، خود عجائبات کو میرے صبر اور بلند حوصلے پر تعجب ہے گویا عجائبات کی نگاہ میں، میں خود ایک عجیب چیز بنا ہوا ہوں اس لئے ہر عجیب چیز کا رخ میری طرف ہے۔

**حل لغات**: لَعَمْرِی عَمر بالفتح اور بالضم دونوں کے معنی عمر۔ لیکن جب لام قسم داخل ہوتا ہے تو عَمر بالفتح استعمال ہوگا قَصْد. ارادہ۔ قَصَد لَهُ وإِلَيْهِ قَصْداً (ض) جان کر کسی چیز کی طرف رخ کرنا، ارادہ کرنا۔ عَجِیبَةٌ تعجب خیز چیز (ج) عجائب۔

**ترکیب**: إِلَيَّ خبر مقدم، قصدُ کلِ عجيبة مبتدا مؤخر۔ پھر پورا جملہ جواب قسم۔

بِأَيِّ بِلاَدٍ لَمْ أَجُرَّ ذُؤَابَتِیْ (۱۶) وَأَیُّ مَکَانٍ لَمْ تَطَأْهُ رَکَائِبِیْ

**ترجمه**: کس شہر میں میں نے اپنے گھوڑے کی پیشانی کے بال کو نہیں کھینچا ہے؟ اور کون سی جگہ ہے جس کو میری سواریوں نے نہیں روندا ہے؟

**توضیح**: دوسرا ترجمہ پہلے مصرعہ کا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ "کس شہر میں، میں نے اپنے کجاوہ کے آخر میں لٹکتے ہوئے چمڑے کو نہیں کھینچا ہے، اور غرض اپنی سیاحی اور سفر میں مارے مارے پھرنے کی تعریف کرنا ہے کہ میں دینا کا سفر کئے ہوئے ہوں۔ بتاؤ کہ کون سی جگہ ہے جہاں میری سواری نہیں پہنچی ہو؟ اور کون سا شہر ہے جسے میں نے نہ دیکھا ہو؟ میں تو

ایک جہاں دیدہ اور تجربہ کار آدمی ہوں۔ میں نے مختلف شہروں اور ملکوں کو چھان مارا ہے، کوئی جگہ باقی نہیں رہ گئی ہے جہاں میرا قدم نہ پہنچا ہو۔

**حل لغات**: اَجُرُّ. الجرُّ (ن) کھینچنا۔ ذُوَابَۃٌ. پیشانی کا بال۔ ذُوَابۃ الرَّحل: کجاوہ کے آخر میں لٹکتی ہوئی کھال (ج) ذَوَائِبُ. مَکَان جگہ (ج) اَمْکِنَۃٌ. تَطَاہُ. وَطِیَ الشَّیئَ بِرِجْلِہٖ وطْئًا (س) روندنا۔ رَکَائِب. رِکَابٌ کی جمع (واحد) رَاحِلَۃٌ۔ اونٹ۔ وقیل رَکَائِب جمع رُکُوبَۃ. اونٹ خصوصاً وہ اونٹ جو سواری کے لئے ہو۔

**ترکیب**: اَیُّ مکانٍ مبتدا، لَمْ تَطَاْہُ خبر۔ رکابی، تَطَاْہُ کا فاعل۔ اور بِاَیِّ بِلَادٍ، لم اَجُرُّ سے متعلق۔

کَأَنَّ رَحِیْلِیْ کَانَ مِنْ کَفِّ طَاہِرٍ (۱۷) فَاَثْبَتَ کُوْرِیْ فِیْ ظُھُوْرِ الْمَوَاہِبِ

**ترجمہ**: گویا کہ میرا سفر طاہر علوی کے ہاتھ سے ہوا تھا چنانچہ اس نے میرے کجاوہ کو اپنی بخششوں کی پشت پر جما دیا۔

**توضیح**: شاعر طاہر بن حسین علوی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرا ملکوں اور شہروں کا سفر طاہر علوی کی بخشش کا نتیجہ ہے، اس نے اپنے عطیات کے ذریعہ مجھے ہر طرح زادِ سفر سے مطمئن کر دیا تھا، یہ عطیے گویا میری سواری تھے اور میرا کجاوہ انہوں نے عطیوں کی پشت پر مضبوطی سے جما دیا تھا کہ میں بے فکر ہو کر سفر کرتا رہوں۔

**حل لغات**: رَحِیل. سفر۔ رَحَلَ البِلَادَ رَحْلاً (ف) پھرنا۔ سفر کرنا۔ مِن تعلیلیہ، اَثْبَتَ الشَّیئَ اِثْبَاتاً: ثابت کرنا، جما دینا۔ کُوْرٌ کجاوہ (ج) اَکْوَارٌ، کِیْرَانٌ. ظُھُوْرٌ (واحد) ظَھْرٌ. پیٹھ۔ مَوَاہِب (واحد) مَوْھَبَۃٌ و مَوْھِبَۃٌ عطیہ، ہبہ کی ہوئی چیز۔

فَلَمْ یَبْقَ خَلْقٌ لَمْ یَرِدْنَ فِنَاءَہٗ (۱۸) وَھُنَّ لَہٗ شِرْبٌ وَرُوْدَ الْمَشَارِبِ

**ترجمہ**: چنانچہ کوئی مخلوق ایسی نہیں بچی کہ جس کے صحن میں وہ (بخششیں) گھاٹ پر آنے کی طرح نہ آئی ہوں حالانکہ مخلوق کے لئے وہ (بخششیں) خود گھاٹ ہیں۔

**توضیح**: ممدوح کی بخشش اتنی عام ہے کہ لوگوں کے گھروں تک خود ہی پہنچتی رہتی ہے

حالانکہ لوگوں کو بخشش کے پاس خود ہی پہنچنا چاہیئے چونکہ وہ گھاٹ ہے اور پیاسا گھاٹ پر خود ہی پہنچتا ہے نہ کہ گھاٹ پیاسے کے پاس، لیکن ممدوح کی مثال بارش کی سی ہے جو خود ہی جا کر ضرورت کے موقع پر برستی رہتی ہے۔

**حل لغات** : یَرِدْنَ . وَرَدَالْمَاءَ وُرُوْداً (ض) پانی پر آنا، پانی پینے کے لئے گھاٹ پر آنا۔ فِنَاءٌ صحن (ج) اَفْنِيَةٌ. شِرْبٌ گھاٹ۔ پانی پینے کا وقت۔ مَشَارِب (واحد) مَشْرَبٌ، گھاٹ۔ پانی پینے کی جگہ۔ شَرِبَ الْمَاءَ شُرْبًا (س) پینا۔

**ترکیب** :خَلقٌ موصوف، لَمْ يَرِدْنَ الخ صفت۔ موصوف صفت سے مل کر فاعل۔ یَرِدن اور هُنَّ کی ضمیر مَوَاهب کی طرف راجع ،فِنَاءَهٗ اور لَهٗ کی ضمیر خَلقٌ کی طرف راجع وُرُوْدَ الْمَشَارِب مفعول مطلق، بحذف الفاعل ای وُرُوْدَ الِابِلِ فِیْ الْمَشَارِب.

فَتىً عَلَّمَتْهُ نَفْسُهٗ وَجُدُوْدُهٗ (۱۹) قِرَاعَ الْعَوَالِيْ وَابْتِذَالَ الرَّغَائِبِ

**ترجمہ** :ممدوح ایسا جوان ہے کہ جس کو خود اس کی ذات نے اور آباؤ اجداد نے نیزوں کو چلانا اور پسندیدہ چیزوں کو خرچ کرنا سکھایا ہے۔

**توضیح** :ممدوح فطری اور موروثی اعتبار سے بہادر اور سخی ہے اس کو کسی نے ان چیزوں کی تعلیم نہیں دی ہے اس کے آباؤ اجداد چونکہ بہادر، تلوار اور شمشیر زنی میں ماہر تھے اور اپنے وقت کے سخی تھے اس لئے طاہر علوی کو یہ سب چیزیں وراثت میں ملی ہیں اور وہ پیدائشی اعتبار سے بہادر ہے۔

**حل لغات** : فَتىً جوان (ج) فِتْيَان وفِتْيَةٌ عَلَّمَتْ عَلَّمَهٗ: سکھانا، تعلیم دینا۔ جُدُود (واحد) جَدٌّ، اَبٌ الاب یا ابُ الامّ یعنی دادا نانا۔ قِرَاعَ قَارَعَ بِالرِّمَاحِ مُقَارَعَةً وقِرَاعاً : آپس میں نیزہ بازی کرنا۔ العَوَالِی (واحد) عَالِيَة. نیزہ کا پھل۔ اِبتِذَال خرچ کرنا۔ الرَّغَائب (واحد) رَغِيبَةٌ. پسندیدہ اور مرغوب شئی. رَغِبَ اِلَى الشَّئِ رَغْبَةً (س) رغبت کرنا. وَرَغِبَ عَنْهُ: اعراض کرنا، اور بعض نسخہ میں العَوَالِی کے بجائے الاعَادِی ہے تو اس

صورت میں ترجمہ ہوگا کہ ''دشمنوں پر نیزہ چلانا''

**ترکیب**: فتیً ای هُوَ فتیً. عَلَّمَتْ، فتیً کی صفت۔ قِرَاعَ العوالی، عَلَّمَتْ کا مفعول ثانی۔

فَقَدْ غَیَّبَ الشُّهَّادَ عَنْ کُلِّ مَوْطِنٍ (۲۰) وَرَدَّ اِلیٰ اَوْطَانِهٖ کُلَّ غَائِبٖ

**ترجمہ**: اس نے ہر حاضر شخص کو وطن سے غائب کر دیا اور ہر غائب شخص کو اس کے وطن واپس کر دیا۔

**توضیح**: ممدوح کی سخاوت کی خبر اور شہرہ سن کر ہر وہ شخص سفر کرنے پر مجبور ہوا جو اپنے گھر رہنے کا عادی تھا اور سفر اس کے مزاج کے خلاف تھا۔ اور جو لوگ اس کی خدمت میں حاضر تھے اور حصول رزق کیلئے وطن سے دور مارے مارے پھرتے تھے ان کو اس قدر دیا کہ پھر سفر کی حاجت نہ رہی۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ شُهَّاد سے مراد میدان جنگ میں موجود رہنے والے بہادر۔ اور غائب سے مراد اس کے ساتھ نکلنے والے لشکر ہیں اور شعر کا مفہوم یہ ہے کہ ''ممدوح نے سخت حملہ کے ذریعہ بہادروں کو قتل کر کے میدان جنگ سے غائب کر دیا اور اپنے لشکر کو خوب داد و دہش کے ساتھ ان کے وطن واپس کر دیا۔

**حل لغات**: غَیَّبَ رَجُلاً: غائب کرنا۔ الشُّهَّاد (واحد) شَاهِدٌ. حاضر، موجود مَوْطِنٌ وطن، جائے اقامت (ج) مَوَاطِن. اَوْطَانٌ (واحد) وَطَنٌ رَدَّهٗ اِلٰی کَذَا رَدّاً (ن) لوٹانا. غائب غیر موجود (ج) غَائِبُوْنَ وغُیَّب.

کذا الفَاطِمِیُّوْنَ النَّدیٰ فِیْ اَکُفِّهِمْ (۲۱) اَعَزُّ امّحَاءً مِنْ خُطُوْطِ الرَّوَاجِبِ

**ترجمہ**: یہی حال فاطمیوں کا ہے کہ بخشش ان کے ہاتھوں میں مٹنے کے اعتبار سے انگلیوں کے پوروں کے نشانات سے زیادہ مشکل ہے۔

**توضیح**: جیسے پوروں کے نشانات کو مٹانا مشکل ہے ایسے ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ فاطمی حضرات کو سخاوت سے روکنا مشکل ہے۔

**حل لغات**: الفاطمیون (واحد) فَاطِمِیٌّ۔ حضرت فاطمہؓ کی اولاد، اور ان کی اولاد کی اولاد۔

اور عَلَوِیّونَ حضرت علیؓ کی اولاد، اس میں فاطمی اور غیر فاطمی سب داخل ہیں جیسے عباس ابن علی کی اولاد۔
النَدیٰ۔ بخشش (ج) اَنْدَاء۔ اَکُفٌّ (واحد) کَفٌّ۔ ہتھیلی۔ اَعَزّ۔ زیادہ دشوار العِزُّ والعِزَةُ (ض) دشوار ہونا۔ اِمَّحَاءٌ (انفعال) یہ اصل میں انمحاءٌ تھا نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں ادغام کر دیا گیا۔ الانمحاءُ: مٹنا۔ وَالمَحْو (ن) مٹانا۔ خُطُوط (واحد) خط: نشان، نقش ونگار۔ رَوَاجِب (واحد) رَاجِبَةٌ۔ انگلی کے آخری حصے کا جوڑ یا اور بقول بعض درمیان کا جوڑ۔
**ترکیب**: کذا خبر، الفَاطِمِیُّون مبتدا۔ اِمَّحَاءً، اَعَزّ سے تمیز اور اَعَزُّ اپنے متعلق مقدم ومؤخر سے ملکر النَّدیٰ کی خبر۔

أنَاسٌ إِذَا لاقَوْا عِدًى فَكَأَنَّمَا (۲۲) سِلاحُ الَّذِیْ لاقَوْا غُبَارُ السَّلاهِبِ

**ترجمه**: یہ (سادات) ایسے لوگ ہیں کہ جب ان کی دشمنوں سے مڈبھیڑ ہوتی ہے تو گویا ان دشمنوں کے ہتھیار جن سے مڈبھیڑ ہوئی ہے، دراز قد گھوڑوں کے غبار ہیں۔
**توضیح**: فاطمی حضرات اتنے بہادر اور نڈر ہیں کہ وہ دشمنوں کے ہجوم میں بے خوف وخطر گھس جاتے ہیں، ان کے دلوں میں ان کے ہتھیاروں کا کوئی خوف وڈر نہیں ہوتا۔ گویا دشمنوں کے ہتھیار غبار جنگ ہیں جس میں انسان بے خوف وخطر گھستا چلا جاتا ہے۔
**حل لغات**: اُناس (واحد) اِنسٌ (بالکسر) آدمی۔ الاَنس (بالفتح) وہ شخص جس سے تم انس حاصل کرو، بڑی جماعت (ج) اَنَاسٌ (بفتح الہمزة) عِدًی (بکسر العین) وہ دشمن جس سے بالفعل لڑائی ہو اور عُدًی (بضم العین) عام ہے، سِلاحٌ۔ ہتھیار (ج) اَسْلِحَةٌ۔ سَلاهِب (واحد) سَلْهَبٌ۔ دراز قد گھوڑا۔

**ترکیب**: اناسٌ ای هُم اناسٌ هم مبتدا۔ اُناس موصوف اِذَا لاقُوا الخ جملہ شرطیہ صفت فکَاَنَّ الخ اِذَا الاقُو ا کا جواب۔ سِلاحُ الذی مبتدا، غُبَارُ السَّلاهِب خبر۔ الذی، الذین کا مخفف۔

رَمَوْا بِنَوَاصِيْهَا القِسِيَّ فَجِئْنَهَا (۲۳) دَوَامِیْ الْهَوَادِیْ سَالِمَاتِ الْجَوَانِبِ

**ترجمه**: وہ ان (گھوڑوں) کی پیشانیوں کو کمانوں پر پھینک مارتے ہیں، تو وہ انکے پاس اس

حال میں آتے ہیں، کہ ان کی گردنیں خون آلود اور اعضاء صحیح سالم ہوتے ہیں۔

**توضیح** :فاطمی تیروں کا مقابلہ اپنے گھوڑوں کے چہروں سے کرتے ہیں، اسلئے گھوڑوں کی گردنیں دشمنوں کے تیر سے خون آلود ہو جاتی ہیں، دائیں بائیں سے مڑ کر حملہ نہیں کرتے، اسلئے ان کے باقی اعضاء صحیح سالم رہتے ہیں۔ الغرض انتہائی بہادر ہیں مقابلہ آمنے سامنے سے کرتے ہیں دائیں بائیں سے نہیں اور شاعر مبالغہ کے طور پر کہتا ہے کہ گھوڑے تیر کی طرف جاتے ہیں حالانکہ ہوتا یہ ہے کہ تیر گھوڑوں کے طرف آتے ہیں یہ شاعر کا ابداع ہے۔

**حل لغات** :رَمَوْا. رَمَی السَّھمَ عَنِ القَوْسِ رَمْیًا (ض) تیر پھینکنا۔ نَواصِی (واحد) نَاصِیَۃٌ. پیشانی۔ ضمیر مؤنث سَلاھب کی طرف راجع۔ القِسِیُّ (واحد) قَوْسٌ، کمان۔ دوَامِیْ (واحد) دَامِیَۃٌ. خون آلود، دَمِیَ الجرحُ دمیً (س) خون بہنا، رسنا الھَوَادِی (واحد) ھَادِیٌ. گردن۔ سَالِمَات. محفوظ۔ السَّلامَۃ (س) محفوظ رہنا۔ جَوَانِب (واحد) جَانِبٌ. گوشہ، کنارہ۔

**ترکیب** :بِنَوَاصِیْھا، نَوَاصِی مفعول اول، القِسِیَّ مفعول ثانی۔ دَوَامِی الھَوَادِی اور سَالِمَاتِ الجَوَانِب یہ دونوں جِنٌ کی ضمیر فاعل سے حال۔ دَوَامِی کی یا ضرورت شعری کی وجہ سے ساکن ہے الھَوَادِی و الجَوَانِب لفظاً مضاف الیہ اور معناً فاعل۔

اُولٰئِکَ اَحْلیٰ مِنْ حَیٰوۃٍ مُعَادَۃٍ (۲۴) وَاَکْثَرُ ذِکْراً مِنْ دُھُوْرِ الشَّبَائِبِ

**ترجمہ** :دوبارہ دی جانے والی زندگی سے زیادہ شیریں اور ذکر کے اعتبار سے جوانی کے زمانہ سے بڑھ کر ہیں۔

**توضیح** :لوگوں کے دلوں میں ان لوگوں کی عظمت و رفعت، موت کے بعد دوبارہ لوٹائی جانیوالی زندگی سے بھی زیادہ ہے، اور انکی زبانوں پر ان کا تذکرہ ایام شباب سے بھی زیادہ آتا ہے۔ ہر کوئی ہر وقت ان کا ذکر خیر کرتا رہتا ہے۔

**حل لغات** :أحْلى زیادہ شیریں، الحَلاوَۃُ (ن) شیریں ہونا۔ مُعَادَۃٌ اسم مفعول۔ اَعَادَہ: لوٹانا۔ دُھُوْرٌ (واحد) دَھْرٌ. زمانہ۔ شَبَائِب (واحد) شَبِیْبَۃٌ جوانی، الشَّبَابُ (ض) جوان ہونا۔

**ترکیب**: ذِکْراً، اکثرُ سے تمیز اور اکثر کا عطف احلٰی پر۔

نَصَرْتَ عَلِیّاً یَا ابْنَہٗ بِبَوَاتِرٍ (۲۵) مِنَ الْفِعْلِ لَافَلٌّ لَھَافِی الْمَضَارِبِ

**ترجمہ** :اے علی کے بیٹے! تو نے حضرت علی کے کارناموں کی ایسی شمشیر بُرّاں کے ذریعہ مدد کی ہے جنکی دھاروں میں دندانے نہیں ہیں۔

**توضیح** :اے طاہر علوی! تو نے اپنے روشن کارناموں سے حضرت علیؓ کی رفعت ومنزلت میں چار چاند لگا دیئے اور تو نے ان کا نام ڈوبنے نہیں دیا۔

**حل لغات** :بَوَاتِرمِنَ الفِعْلِ تلوار کی طرح روشن کارنامے بَوَاتِر (واحد) بَاتِرٌ. کاٹنے والی چیز، مراد تلوار۔ البَتْر (ن) کاٹنا۔ قطع کرنا۔ مِنَ الفِعْلِ یہ بَوَاتِر کا بیان ہے فَلّ (بفتح الفاء دندانہ (ج) فُلُول. الفَلُّ (ن س) کند ہونا۔ مَضارِب (واحد) مَضْرَبٌ. تلوار کی دھار۔

**ترکیب**: یَا ابْنَہٗ منادیٰ، نَصَرْتَ عَلِیًّابِبَوَاتِر جواب ندا۔ لَافَلٌّ لَھَا لامشابہ بلیس فلّ اسم، لھا خبر۔ بعدہ پورا جملہ بَوَاتِر کی صفت۔

وَأَبْھَرُ آیَاتِ التِّھَامِیِّ أَنَّہٗ (۲۶) أَبُوْکَ وَاَجْدٰی مَالَکُمْ مِنْ مَنَاقِبِ

**ترجمہ** :رسول مکّی کے روشن ترین معجزات میں سے یہ ہے کہ وہ تیرے باپ ہیں اور تیرے مناقب میں سب سے زیادہ نفع بخش منقبت ہے۔

**توضیح** : کفار مکہ حضور اکرم ﷺ کو ابتر یعنی لاولد اور مقطوع النسل کہتے تھے۔ اے طاہر! تم جیسوں کا ان کے خاندان میں پیدا ہو جانا نبی ﷺ کیلئے روشن ترین معجزہ ہے اور سورہ کوثر کی تائید ہے تیرے لئے اس سے بڑھ کر اور کون سی منقبت ہوگی؟۔

**حل لغات**:اَبْھَرُ اسم تفضیل۔ روشن تر۔ البَھْرُ و البُھُورُ (ن) روشن ہونا. وبَھَرَہٗ: غالب آیَات (واحد) آیَۃٌ. معجزہ۔ التِّھَامِیّ. تھامہ کی طرف منسوب۔ تھامہ مکہ معظمہ، ملک تہ

کا جنوبی علاقے (ج) تِهَامِيُّونَ. تہامہ نام رکھنے کی وجہ گرمی کی شدت اور زمین کا نشیبی ہونا ہے۔ تَهِمَ الحَرُّتَهْمًا (س) گرمی کا تیز ہونا۔ اجدیٰ سب سے زیادہ نفع بخش۔ اَجْدىَ الاَمْرَ: نفع دینا۔ وجَدَا عَلَيْهِ جَدْواً (ن) عطیہ دینا، اور بعض نسخہ میں اِحْدیٰ بالحاء المهله ہے مَنَاقِب (واحد) مَنْقَبَةٌ. فضیلت، قابل فخر کام۔

**ترکیب**: اَبْهَرُ مبتدا، انّهٗ اپنے مابعد سے ملکر خبر۔ مَا اسم موصول، لَكُمْ، ثَبَتَ فعل مقدر سے متعلق ہوکر صلہ موصول، صلہ سے ملکر اَجدیٰ کا مضاف الیہ۔ بعدہ ابُوک پر عطف۔

إِذَالَمْ تَكُنْ نَفْسُ النَّسِيْبِ كَأَصْلِهِ (۲۷) فَمَاذَا الَّذِيْ تُغْنِي كِرَامُ الْمَنَاصِبِ

**ترجمہ**: جب شریف آدمی کی طبیعت اپنی اصل کی طرح نہ ہو تو اصول کی شرافت کیا فائدہ دے گی؟

**توضیح**: آباؤ اجداد کی شرافت اسی وقت نفع بخش ہوسکتی ہے جب خود اپنے اندر بھی شرافت ہو ورنہ "پدرم سلطان بود" سے کیا فائدہ؟

**حل لغات**: النَّسِيْب۔ صاحب نسب (ج) اَنْسِبَاء وَنُسَبَاءُ. تُغْنِي اَغْنَاهُ: مالدار بنادینا۔ كِرَامٌ (واحد) كَرِيْمٌ. شریف۔ مَنَاصِب (واحد) مَنْصَبٌ اصل۔ مرجع۔

**ترکیب**: ما استفہامیہ انکاریہ مبتدا، الَّذِي خبر۔ یا مَاذَا پورا لفظ مبتدا، الذی خبر۔ كِرَام، تُغْنِي کا فاعل۔

وَمَاقَرُبَتْ أَشْبَاهُ قَوْمٍ اَبَاعِدٍ (۲۸) وَلَابَعُدَتْ أَشْبَاهُ قَوْمٍ أَقَارِبِ

**ترجمہ**: دور قوم سے مشابہت رکھنے والے قریب نہیں ہیں، اور قریبی قوم سے مشابہت رکھنے والے دور نہیں ہیں۔

**توضیح**: اگر کوئی شریف النسب، خسیس النسب سے مشابہت رکھتا ہے اور اس کے حرکات وسکنات خسیس لوگوں کی طرح ہیں تو وہ خسیس ہے، شریف نہیں اگرچہ نسبًا شریف

ہے۔ جیسا قتل کی دھمکی دینے والے علوی کہ اپنے کو علوی کہتے ہیں اور کام دوغلوں جیسے کرتے ہیں، گویا اس شعر میں ان پر چوٹ ہے اور اس کے برعکس اگر کوئی خسیس النسب شریف النسب سے مشابہت رکھتا ہے اور ان کے اوصاف وکمالات اپنے اندر پیدا کرلیتا ہے تو وہ شریف ہے اگرچہ نسباً شریف نہیں حدیث شریف میں ہے۔ "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ".

**حل لغات** :اَشْبَاه (واحد) شِبْهٌ بالکسر وبالفتح۔ مثل۔ مشابہ۔ اَبَاعِد (واحد) اَبْعَد بہت دور، مراد نسب کے اعتبار سے شریف لوگوں سے انتہائی دور۔ اَقَارِب (واحد) اَقْرَب. بہت نزدیک۔ مراد شریف النسب یا شریف النسب سے قریب۔

**ترکیب**:قَرُبَتْ اَشْبَاه ای قربت قومٌ اشباهُ قومٍ،قوم موصوف،اشباہ صفت۔اَبَاعِد،قومٍ کی صفت۔

إِذَا عَلَوِيٌّ لَمْ يَكُنْ مِثْلَ طَاهِرٍ (۲۹) فَمَا هُوَ إِلَّا حُجَّةٌ لِلنَّوَاصِبِ

**ترجمہ** :جب کوئی علوی (تقویٰ اور طہارت میں) طاہر علوی کی طرح نہ ہوتو وہ خارجیوں کے لیے دلیل (بغض) کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

**توضیح** :جب حضرت علیؓ کے خاندان کا کوئی فرد تقویٰ اور طہارت میں طاہر علوی کی طرح نہ ہوتو وہ فرقۂ خارجیہ کیلئے اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت علیؓ بھی اسی طرح ہوں گے، کیونکہ اولاد باپ کے مشابہ ہوتی ہے۔ گویا طاہر علوی تقوی وطہارت میں حضرت علیؓ کا نمونہ ہے۔ دوسرے علویوں کو اپنا تقوی اور طہارت اس کے تقوی اور طہارت پر جانچنا چاہیئے۔

**حل لغات**:حُجَّةٌ. دلیل (ج) حُجَجٌ. نَوَاصِب (واحد) نَاصِبِي. فرقۂ خارجیہ جس نے حضرت علیؓ سے بغاوت کرکے ان کے خلاف خروج کیا تھا۔ خوارج اپنے آپ کو ناصبی کہتے ہیں، کیونکہ اپنے زعم کے مطابق انہوں نے اپنے آپ کو اقامت دین کیلئے کھڑا کرلیا تھا۔

**ترکیب**:عَلَوِيٌّ یہ مرفوع ہے فعل محذوف کی وجہ سے جس کی تفسیر اس کا مابعد فعل (لم یکن) کررہا ہے۔ أی إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَوِيٌّ.

يَقُوْلُوْنَ تَأْثِيْرُ الكَوَاكِبِ فِي الوَرىٰ (۳۰) فَمَا بَالُهُ تَأْثِيْرُهُ فِي الْكَوَاكِبِ

**ترجمہ**: لوگ کہتے ہیں کہ مخلوق میں ستاروں کی تاثیر ہے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کی تاثیر خود ستاروں میں ہو؟

**توضیح**: نجومیوں کا عقیدہ ہے کہ ستارے مخلوق میں اثر انداز ہوتے ہیں اور ان کو مسعود یا منحوس بنا دیتے ہیں لیکن طاہر علوی کی ہستی اتنی اونچی ہے کہ وہ خود ستاروں میں موثر ہے کہ ستارے جن کو منحوس بنا دیتے ہیں ممدوح اپنی فیاضی سے ان کو مسعود بنا دیتا ہے اور ستارے جن کو مسعود بنا دیتے ہیں وہ ان کو شکست دیکر منحوس بنا دیتا ہے اور جب ممدوح ستاروں میں موثر ہے تو مخلوق میں کتنا موثر ہوگا؟

**حل لغات**: تَاثِيرٌ: اثر ڈالنا۔ اَلْكَوَاكِب (واحد) كَوْكَبٌ. ستارہ۔ الْوَرىٰ۔ مخلوق۔ بَال حال، شان۔

**ترکیب**: تَاثِيرُ الْكَوَاكِب مبتدا، فِي الْوَرىٰ خبر۔ مَا اسم استفہام مبتدا، بَالُه خبر۔

عَلَا كَتَدَ الدُّنْيَا إِلىٰ كُلِّ غَايَةٍ (۳۱) تَسِيرُ بِهٖ سَيْرَ الذَّلُوْلِ بِرَاكِبِ

**ترجمہ**: ممدوح دنیا کے کندھوں پر سوار ہوکر ہر مقصد کی طرف چلا کہ وہ اس کو اس طرح لئے جاتی ہے جیسے فرماں بردار سواری، سوار کو۔

**توضیح**: ساری دنیا ممدوح کے تابع اور اس کے ہر مقصد کو پورا کرنے کے لئے تیار ہے۔ دنیا کا رخ وہ جدھر پھیر دے دنیا اسی طرف چلنے لگتی ہے۔

**حل لغات**: عَلَا عُلُوًّا (ن) بلند ہونا۔ كَتَدٌ۔ کندھا، مونڈھا (ج) اَكْتَادٌ و كُتُوْد. غَايَةٌ مقصد، انتہا، (ج) غَايَات. تَسِيرُ سَيْرًا (ض) چلنا۔ الذَّلُوْل. تابع و فرماں بردار (ج) اَذِلَّةٌ و ذُلُلٌ. ذَلَّ الْبَعِيرُ ذُلًّا وَ ذِلًّا (ض) آسانی سے تابع ہونا۔ رَاكِبٌ۔ سوار (ج) رُكْبَان۔

**ترکیب**: كَتَدَ الدُّنْيَا، عَلَا کا مفعول بہ۔ اِلىٰ كُلِّ غَايَةٍ، ذَاهِبًا سے متعلق اور یہاں تضمین ہے اس طور پر کہ عَلَا ذہاب کے معنی کو متضمن ہے۔ ای عَلَا كَتَدَ الدُّنْيَا ذَاهِبًا اِلىٰ كُلِّ غَايَةٍ.

**فائدہ**: تضمین کسی فعل یا شبہ فعل کے ساتھ دوسرے فعل یا شبہ فعل کو ملحوظ ماننا جس پر متعلقات فعل یا شبہ فعل

دلالت کررہے ہوں۔

وَحُقَّ لَهُ أَنْ يَّسْبِقَ النَّاسَ جَالِساً (۳۲) وَيُدْرِكَ مَا لَمْ يُدْرِكُوْا غَيْرَ طَالِبِ

**ترجمہ**: اور وہ اس کا مستحق ہے کہ بیٹھے بیٹھے لوگوں سے آگے بڑھ جائے اور بغیر طلب کے ایسے مرتبہ کو پالے جس کو اور لوگ نہیں پاتے۔

**توضیح**: ممدوح اپنی نسبی شرافت اور بلند ہمتی نیز فضل وکمال کی بناپر بغیر طلب اور کوشش کے ان مراتب کو حاصل کر لیتا ہے جن کو دوسرے لوگ محنت وکوشش کے باوجود حاصل نہیں کرپاتے۔

**حل لغات**: حُقَّ لَهُ أي جَدِيرٌ له: وہ اس لائق ہے حَقَّ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ كَذَا حَقّاً (ض) اس کوایسا کرنا مناسب ہے۔ يَسْبِقَ. سَبَقَه سَبْقاً (ن ض) سبقت کرنا، آگے بڑھنا یُدْرِکُ ادراکاً: پانا، حاصل کرنا۔

**ترکیب**: جَالِسًا يَسْبِقُ کی ضمیر سے حال اور غَيْرَ طَالِب، يُدْرِكُ کی ضمیر سے حال، مَالَمْ يُدْرِكُوْ، يُدرِکُ کا مفعول ہے۔

وَيُحْذىٰ عَرَانِيْنُ الْمُلُوْكِ وإِنَّهَا (۳۳) لَمِنْ قَدَمَيْهِ فِيْ أَجَلِّ الْمَرَاتِبِ

**ترجمہ**: اور (وہ اس کا بھی مستحق ہے کہ) تمام بادشاہوں کی ناکوں کا اسے جوتا پہنایا جائے اور بیشک ان کی ناکیں اس کے دونوں قدموں (کی برکت) سے عظیم مرتبہ پر پہنچ جائیں گی۔

**توضیح**: وہ ایسا عظیم المرتبت ہے کہ دوسرے بادشاہوں کی ناکیں اس کا جوتا بننے کے لائق ہے۔ اور جوتا بننے سے ان کے مرتبے میں بڑھوتری ہی ہوگی، کیونکہ ممدوح کی خاکِ پا جس کو بھی لگ جائے اس کی عزت بڑھ جاتی ہے اور ناک اونچی ہوجاتی ہے۔

**حل لغات**: وَيُحْذىٰ اس کا عطف أَنْ يَسْبِقَ پر ای حُقَّ لَهُ أَنْ يُحْذىٰ. حَذَا النَّعْلَ حَذْواً (ن) نمونہ پر کاٹنا و حَذَاله و أحْذَاه نَعْلاً: جوتا پہنانا، جوتا بنانا۔ عَرَانِيْن (واحد) عِرْنِيْنٌ. ناک۔ ناک کا وہ حصہ جو سخت ہے۔ أَجَلّ: بہت بلند۔ الجَلُّ و الجَلَالَةُ (ض) بزرگ ہونا۔ بڑے

مرتبہ والا ہونا مَرَاتِب (واحد) مَرْتَبَةٌ حیثیت، مرتبہ۔

**ترکیب:** فِی اَجَلِّ المَرَاتِب اِنَّ کی خبر۔

یَدٌ لِلزَّمَانِ الْجَمْعُ بَیْنِیْ وبَیْنَہٗ (۳۴) لِتَفْرِیْقِہٖ بَیْنِي وَبَیْنَ النَّوَائِبِ

**ترجمہ** :مجھ کو اور ممدوح کو اکٹھا کرنا زمانہ کا بہت بڑا احسان ہے، اس کے مجھ میں اور مصائب میں جدائی ڈالنے کی وجہ سے۔

**توضیح** :زمانہ نے ممدوح سے وصال کر کے شدائد سے فصال کرایا، ان دو وجوہات کی بنا پر زمانہ کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے۔

**حل لغات:** یَدٌ. نعمت، احسان۔(ج) اَیْدی (جج) اَیَادِی. اَلجَمْعُ (ف) اکٹھا کرنا، یکجا کرنا۔ لِتَفرِیقِہٖ ای لِتَفرِیقِ الزَّمَانِ اَوْ لِتَفرِیقِ المَمْدُوْحِ. فُرْقَةٌ: جدائی ڈالنا۔ جمع اور تفریق الفاظ متضادہ میں سے ہیں اس لئے اس میں صنعت طباق ہے۔ نَوائِب (واحد) نَائِبَةٌ حادثہ، مصیبت۔

**ترکیب:** یَدٌ لِلزَّمَانِ خبر مقدم، تنوین برائے تعظیم۔ اَلْجَمْعُ مبتدا موخر۔

هُوَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَابْنُ وَصِیِّہٖ (۳۵) وَشِبْهُهُمَا شَبَّهْتُ بَعْدَ التَّجَارِبِ

**ترجمہ**: وہ رسول خدا اور وصی رسول (حضرت علیؓ) کا بیٹا اور ان کے مشابہ ہے میں نے بہت تجربے کے بعد تشبیہ دی ہے۔

**توضیح**: ممدوح حضرت فاطمہ کی اولاد میں ہونے کی وجہ سے اللہ کے رسول ﷺ اور ان کے وصی حضرت علیؓ کا بیٹا ہے اور اخلاق و عادات اور افعال و کردار میں ان کے مشابہ ہے اسی وجہ سے میں نے ممدوح کو ان دونوں کیساتھ تشبیہ دی ہے یونہی بغیر سوچے سمجھے تشبیہ نہیں دی ہے۔

**حل لغات** : وَصِیٌّ وہ شخص جس کو وصیت کی جائے اور وہ میت کے بعد اس کے مال و اولاد کا ذمہ دار ہو، یہاں حضرت علیؓ مراد ہیں (ج) اَوْصِیَاء. شَبَّهْتُ . اَلتَّشْبِیْہ: ایک چیز کو دوسری چیز کے مشابہ قرار دینا، تشبیہ دینا۔ تَجَارِب (واحد) تَجرِبَة آزمودہ۔

**ترکیب**: شبهتُ جملہ مستانفہ ہے۔

یَریٰ أنَّ مَا بَانَ مِنکَ لِضَارِبٍ (۳۶) بِأَقْتَلَ مِمَّا بَانَ مِنکَ لِعَائِبٍ

**ترجمہ**: وہ یہ مناسب سمجھتا ہے کہ جوسزا تیری جانب سے تلوار سے مارنے والے کے لئے ظاہر ہو وہ اس سے زیادہ شدید نہ ہو جو تیری جانب سے عیب گیر کے لئے ظاہر ہو۔

**توضیح**: ممدوح کے نزدیک عیب گیری قتل سے زیادہ سخت ہے اس لئے وہ عیب گیر کو قاتل سے زیادہ سخت سزا دیتا ہے۔

**حل لغات**: یَریٰ رُؤْیۃً (ف) دیکھنا مَامَا بَانَ پہلا ما مشابہ بلیس اوردوسرا ما موصولہ بَانَ بَیَانًا (ض) ظاہر ہونا۔ ضَارِبٌ تلوار سے مارنے والا، مراد قاتل۔ عَائِبٌ عیب گیر۔ عَابَ الشئی عَیْباً (ض) عیب دار بنانا۔

**ترکیب**: مَامَا بَانَ ماشابہ بلَیسَ، مَابَانَ اسم موصول صلہ سے مل کر اسم، بِأَقْتَلَ خبر۔

أَلاَ أَیُّهَا الْمَالُ الَّذِیْ قَدْ أَبَادَهُ (۳۷) تَعَزَّ فَهٰذَا فِعْلُهُ بِالْکَتَائِبِ

**ترجمہ**: خبردار اے وہ مال! جس کو اس نے ہلاک کر دیا ہے تو صبر کر لے کیونکہ فوجی دستوں کے ساتھ بھی اس کا یہی انداز ہے۔

**توضیح**: اے مال! بخشش کے ذریعہ ممدوح جو تجھ کو اپنے سے جدا کر دیتا ہے اس پر صبر کر، کیونکہ ایسا صرف وہ تیرے ہی ساتھ نہیں بلکہ اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کرتا ہے کہ ان کو قتل اور قید کے ذریعہ ایک دوسرے سے جدا کر دیتا ہے اس لئے صرف تو ہی اس کے ہاتھ سے ہلاک نہیں ہوتا، بلکہ سارے دشمن ہلاک ہوتے ہیں۔

**حل لغات**: أَلاَ حرف تنبیہ أَبَادَهُ: ہلاک کرنا تَعَزَّ فعل امر تَعَزِّی عنہ صبر کرنا، تسلی حاصل کرنا۔ کَتَائِب (واحد) کَتِیْبَۃٌ. فوجی دستہ، لشکر۔

**ترکیب**: المالُ الذی منادیٰ، تَعَزَّ جواب ندا۔ بالکتَائِب، فِعْلُهُ سے متعلق۔

لَعَلَّکَ فِیْ وَقْتٍ شَغَلْتَ فُؤَادَهُ (۳۸) عَنِ الْجُوْدِ أَوْ کَثَّرْتَ جَیْشَ مُحَارِبٍ

**ترجمہ** :شاید تو نے کسی وقت اس کے دل کو بخشش سے غافل کر دیا ہوگا، یا برسر پیکار دشمن کی فوج میں اضافہ کر دیا ہوگا۔

**توضیح**: شاعر مال سے خطاب کر کے کہتا ہے کہ ممدوح نے جو اس طرح تجھ کو تلف کیا اور سائلوں کو دے ڈالا یہ تیرے کسی قصور کے سبب سے ہے، یا تو تیری حفاظت میں لگ کر وہ سخاوت سے غافل ہو گیا ہوگا، یا تیری وجہ سے دشمنوں کو اپنے لشکر کی تعداد بڑھانے کا موقع ملا ہوگا، اور کچھ لوگ مال کی لالچ میں ممدوح سے مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے ہوں گے تو نے ان دونوں قصوروں میں سے کوئی ایک قصور ضرور کیا ہے، جس کی وجہ سے وہ تجھ سے خفا ہے اور تجھ کو اپنے سے علیحدہ کر دینے اور سائلوں کو دے کر تلف کر دینے پر تلا ہوا ہے۔

**حل لغات**: شَغَلْتَ. شَغَل عَنْ شَيْءٍ شُغُلاً (ف) غافل کر دینا، اور شَغَلَ بِه: مشغول ہونا، منہمک ہونا کَثَرْتَ كَثْرَةً: بڑھانا، اضافہ کرنا۔ جَيْش لشکر، فوج (ج) جُيُوش مُحَارِب جنگجو جانباز المُحَارَبَة: جنگ کرنا۔

حَمَلْتُ إِلَيْهِ مِنْ لِسَانِيْ حَدِيْقَةً (۳۹) سَقَاهَا الحِجىٰ سَقْيَ الرِّيَاضِ السَّحَائِبِ

**ترجمہ**: میں نے اس کی خدمت میں اپنے قصائد کا گلدستہ پیش کیا ہے جسکو میری عقل نے اس طرح سینچا ہے جیسے بادل باغیچے کو سینچتے ہیں۔

**توضیح** : میں تیرے پاس شعر و سخن کا ایک چمنستان لے کر آیا ہوں جسکی آبیاری عقلوں نے کی ہے، شاعر نے قصیدہ کو باغ سے اور عقلوں کو بادل سے تشبیہ دی ہے۔

**فائدہ** :قصیدہ کو باغ سے مشابہت یہ ہے کہ جس طرح باغ میں قسم قسم کے پودے اور پھول ہوتے ہیں اسی طرح قصیدہ میں مختلف طرح کے اوصاف و معانی مذکور ہوتے ہیں اور عقل کو بادل سے مشابہت یہ ہے کہ بادل سے جس طرح باغ میں سرسبزی وشادابی آجاتی ہے اسی طرح عقل سے کلام میں حسن وخوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔

**حل لغات**:حَمَلَ إلىٰ فُلانٍ حَمْلاً (ض) کسی کے پاس اٹھا کر لے جانا۔لِسَان زبان (ج)اَلْسِنَۃٌ حَدِیقَۃٌ وہ باغ جس کی چہاردیواری ہو،مرادقصیدہ(ج)حَدَائِق. الحِجیٰ عقل(ج) اَحْجَاء. الرِّیَاض (واحد) رَوْضَۃٌ.باغیچہ السَّحَائِب (واحد)سَحَابَۃ .بادل۔

**ترکیب** :سقَا ھَا الحِجیٰ ، حَدِیقَۃٌ کی صفت،الحِجیٰ، سَقَا کا فاعل الرِّیَاض،سقی مصدر کا مفعول بہ مقدم،اور السَّحَائِب اسکا فاعل مؤخر۔ ای سَقْیَ السَّحائبِ الرِّیَاض. الرِّیَاض پر کسرہ آنیکی وجہ سے السحائب پر کسرہ لے آئے اسی کو جرِ جوار کہتے ہیں۔

فَحُیِّیْتَ خَیْرَ ابْنٍ لِخَیْرِ اَبٍ بِھَا (۴۰) لِأَشْرَفِ بَیْتٍ فِیْ لُوَیِّ بْنِ غَالِبٖ

**ترجمہ** :تجھے تحفہ میں یہ گلدستہ پیش کیا جارہا ہے دراں حالیکہ تو لوی ابن غالب کے معزز گھرانے میں بہتر باپ کا بہتر فرزند ہے۔

**توضیح** :یہ ترجمہ اس وقت ہے جب خیر ابنٍ ، حُیِّیتَ کی ضمیر سے حال ہو اور اگر حرف ندا کو محذوف مان لیا جائے اور اصل عبارت یا خَیرَ ابنٍ الخ ہو تو ترجمہ یہ ہوگا کہ "اے لوی ابن غالب کے معزز گھرانہ میں بہتر باپ کا بہتر فرزند! تجھے یہ گلدستہ پیش کیا جارہا ہے۔

**فائدہ**:خیر ابنٍ سے مراد ممدوح طاہر علوی اور خیر اَبٍ سے اللہ کے رسول ﷺ اور اشرف بیتٍ سے بنی ہاشم بن عبد مناف اور لوی بن غالب سے قریش کا جدامجد ہے۔

**حل لغات**:حُیِّیْتَ حَیَّاہ تَحِیَّۃً:حَیَّاکَ اللہ کہنا خیر. سب سے بہتر۔یہ أَخْیَرُ اسم تفضیل کا مخفف ہے اسکی مؤنث خَیْرَۃ آتی ہے.بھَا ای بالحدیقۃ او بِالْأَرض. اگر چہ ارض لفظاً مذکور نہیں ہے لیکن پھر بھی کلام عرب میں بغیر اس کے ذکر کے بر بنائے شہرت یا تعیین ضمیر لوٹادی جاتی ہے۔خطیب نے فرمایا "ضمیر ارض کے طرف راجع کرنا زیادتی مدح کا باعث ہے" یعنی روئے زمین میں سب سے بہتر فرزند اشرف بہت معزز الشَّرَافَۃُ(ک) معزز اور شریف ہونا۔

## وَقَالَ يَمْدَحُ كَافُوراً سَنَةَ سِتٍّ وَأَرْبَعِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ وَهِيَ مِنْ مَحَاسِنِ شِعْرِهِ أَنْشَدَهُ إِيَّاهَا فِيْ سَلْخِ شَهْرِ رَمَضَانَ

**ترجمہ**: متنبی نے ۳۴۶ھ میں کافور کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے اور یہ اس کے عمدہ ترین اشعار میں سے ہیں جن کو اس نے ماہِ رمضان کے آخر میں پڑھ کر سنایا۔

**حل لغات**: کافور مصر کا بادشاہ، کافور اخشیدی تھا، جس کے پاس متنبی ۳۴۶ھ میں سیف الدولہ سے برگشتہ ہو کر پہنچا، کافور نے متنبی کو گورنر بنانے یا بڑی جاگیر دینے کا وعدہ کیا تھا، لیکن چونکہ متنبی طبعی طور پر، بہت زیادہ متکبر تھا، اس لئے گورنر نہیں بنایا۔ اور کافور نے سوچا کہ جو شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرسکتا ہے وہ مستقل حکومت کا بھی دعویٰ کرسکتا ہے، چنانچہ متنبی ۳۵۰ھ میں خائب وخاسر ہو کر کافور کی مذمت کرتا ہوا ملک فارس چلا گیا۔

**حل لغات**: مَحَاسِن (واحد) حُسْنٌ. خوبصورتی۔ أَنْشَدَهُ الشِّعرَ: شعر پڑھنا۔ سَلْخُ الشَّهْرِ: مہینہ کا آخر۔ سَلَخَ الشهرُ سَلْخًا (ف،ض) مہینہ ختم ہونا۔

مَنِ الْجَآذِرُ فِيْ زِيِّ الْأَعَارِيبِ (۱) حُمْرَ الْحُلىٰ وَالْمَطَايَا وَالْجَلَابِيبِ

**ترجمہ**: عرب دیہاتیوں کی پوشاک میں یہ نیل گائے کے بچے (حسین عورتیں) کون ہیں؟ جن کے زیورات، سواریاں اور چادریں سب سرخ ہیں۔

**توضیح**: شاعر کی محبوبہ عرب دیہات کی رہنے والی تھی اس کو نیل گائے کے بچے سے تشبیہ دیکر شاعر تجاہل عارفانہ کے طور پر کہتا ہے، کہ دیہاتی عرب عورتوں کے بھیس میں نیل گائے کے بچے کون ہیں؟ جن کے زیوارت، سواریاں اور چادریں سب سرخ ہیں جن سے وہ معزز اور شریف گھرانے کی معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ سرخ رنگ اشراف عرب کو پسند تھا۔

**حل لغات**: مَنْ استفہام انکاری. الجَآذِرُ (واحد) جُوْذَرٌ. نیل گائے کا بچہ، مراد حسین عورت، شعرائے عرب محبوبہ کو خوبصورتی میں نیل گائے اور ہرنیوں سے تشبیہ دیتے تھے، زِيٌّ ہیئت، لباس کی

بیت، پوشاک (ج) اَزْیَاء. اَعَارِیب اَعْرَابٌ کی جمع دیہاتی، بادیہ نشیں۔ حُمْر (بسکون المیم) (واحد) حَمْرَاء. سُرخ۔ الحُلیٰ (واحد) حِلْیَةٌ. زیور، حِلْیَةُ الاِنْسَان: انسان کی شکل وصورت المَطَایَا (واحد) مَطِیَّةٌ۔سواری؛ اس میں تذکیر وتانیث یکساں ہے بَعِیر اور نَاقَةٌ دونوں کیلئے "مَطِیَّة" بولا جاتا ہے۔جَلابِیب (واحد) جِلْبَابٌ. وہ چادر جس کو باہر نکلنے کیلئے عورتیں اوڑھتی ہیں۔

**ترکیب**: مَنْ خبر مقدم، الجَآذِر مبتدا مؤخر۔ فِی زِیِّ، جَآذِر سے حال اوّل، حُمْرَ الحُلیٰ حال ثانی۔ اور عامل معنیٔ استفہام ہے، اس صورت میں حُمْر منصوب ہوگا، اور دوسری ترکیب فِی زِیِّ خبر ثانی، حُمْر خبر مقدم، الحُلیٰ و المَطَایَا الخ مبتدا مؤخر۔ اصل عبارت حُلٰهَا وَ مَطَایَاهَا وجَلابِیبُهَا حُمْرٌ.

إنْ کُنْتَ تَسْأَلُ شَکًّا فِیْ مَعَارِفِهَا (۲) فَمَنْ بَلاکَ بِتَسْهِیْدٍ وَتَعْذِیْبِ

**ترجمہ**: اگر تو ان کو پہچاننے میں شک کر کے سوال کرتا ہے تو (یہ بتا کہ) کس نے تجھ کو بے خوابی اور عذاب (بلائے عشق) میں مبتلا کر رکھا ہے؟

**توضیح**: شاعر اپنے نفس سے خطاب کر کے کہتا ہے کہ اگر تیرا یہ سوال اس وجہ سے ہے کہ تجھے شناخت میں شک ہے، تو پھر تو ہی بتا کہ دن، رات کس کے فراق میں آہ وفغاں اور گریہ وزاری کرتے ہو؟ رات کو بے چین رہتے ہو، اس کا مطلب ہے کہ تو ان کو پہنچانتا ہے

**حل لغات**: کُنْتَ اپنے نفس سے خطاب ہے۔ مَعَارِف (واحد) مَعْرَف. چہرہ، چہرے کے محاسن۔ مَنْ استفہامیہ بَلاہ بَلاءً (ن) آزمانا، مبتلا کرنا۔ تَسْهِیْد: بیدار رکھنا۔ تَعْذِیْب: تکلیف دینا۔

**ترکیب**: شَکًّا مفعول لہٗ یا تَسْأَلُ کی ضمیر سے تمیز اور فِیْ مَعَارِفِهَا، شَکًّا سے متعلق۔

لاتَجْزِنِیْ بِضَنًی بِیْ بَعْدَهَا بَقَرٌ (۳) تَجْزِیْ دُمُوْعِیْ مَسْکُوْبًا بِمَسْکُوْبِ

**ترجمہ**: وہ نیل گائے (حسین محبوبہ) جو میرے بہتے ہوئے آنسوؤں کا بدلہ بہتے ہوئے آنسوؤں سے دیتی ہے، وہ اپنے فراق کے بعد میری لاغری کا بدلہ اپنی لاغری سے نہ دے۔

**توضیح**: وہ میرے فراق میں روتی ہے میں اس کے فراق میں روتا ہوں، خدا کرے

کہ معاملہ یہیں تک رہے، ایسا نہ ہو کہ وہ میری لاغری کا بدلہ اپنی لاغری سے دے اور میرے غم میں وہ خود لاغر ہو جائے۔

**حل لغات**: لَاتَجزِنِی فعل نہی۔جَزَی الرَّجُلَ بِکَذَا وَعَلٰی کَذَا جَزَاءً (ض) بدلہ دینا۔ضَنِیَ (س) لاغر ہونا۔بَعْدَهَا ای بَعْدَ فِرَاقِهَا. بَقَرَةٌ بیل،گائے اسم جنس (واحد) بَقَرَةٌ (ج) بَقَرَات. یہاں نیل گائے مراد ہے۔مَسْكُوْب اسم مفعول۔سَكَبَ الدَّمْعَ سَكْبًا وسُكُوْبًا (ن) بہانا۔

**ترکیب**: بِضَنیً موصوف،بِی صفت بقرٌ موصوف تَجْزِی صفت۔دونوں ملکر تَجْزِنِی کا فاعل۔دُمُوْعِی مبدل منہ، مَسْكُوْبًا بدل ہے حال نہیں ہے اسلئے کہ واحد مذکر ایک جماعت سے حال نہیں بن سکتا اور اصل عبارت ''لَاتَجْزِنِی بِضَنیً بِی ضَنیً بِهِنَّ بَعْدَهَا بَقَرٌ تَجْزِی دُمُوْعِی مَسْكُوْبًا مِنْهَا بِمَسْكُوبٍ مِنْ دُمُوْعِهَا'' ہے دونوں جار مجرور کو حذف کر دیا گیا ہے تقدیر عبارت کی ضرورت اس لئے ہیکہ بدل بعض اور بدل اشتمال میں مبدل منہ کی طرف لوٹنے والی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جیسے ضَرَبْتُ زیداً رأسَہ اور أعجبنی زیدٌ عِلْمُهٗ.

سَوَائِرُ رُبَّمَا سَارَتْ هَوَادِجُهَا (۴) مَنِيعَةً بَيْنَ مَطْعُوْنٍ وَمَضْرُوْبٖ

**ترجمہ**: وہ عورتیں چلتی رہتی ہیں بسا اوقات ان کے ہودج نیزوں کے زخمیوں اور تلواروں کے مقتولوں کے درمیان محفوظ گزر جاتے ہیں۔

**توضیح**: وہ عورتیں اپنی قوم کے محفوظ قافلے کے ساتھ سفر کرتی رہتی ہیں اور جو شخص ان کی عزت وآبرو سے کھیل کرنا چاہتا ہے اس کو نیزے اور تلوار سے زخمی اور قتل کر دیا جاتا ہے لیکن ان عورتوں کی عزت پر کوئی حرف آنے نہیں دیا جاتا، ان کی سواریاں مقتولوں اور زخمیوں کے درمیان محفوظ گزر جاتی ہیں۔

**حل لغات**: سَوَائِر (واحد) سَائِرَةٌ. چلنے والی السیر (ض) چلنا۔ هَوَادِج (واحد) هَوْدَجٌ. کجاوہ، محمل جس پر پردہ نشیں عورتیں بیٹھ کر سفر کرتی ہیں۔ مَنِيعَةٌ محفوظ۔مَنَعَهُ مِنَ الشَّيِ مَنْعًا (ف) روکنا۔ مَطْعُوْن . نیزہ کا زخم خوردہ۔ اَلطَّعْن (ن،ف) نیزہ مارنا۔چبھونا،مَضْرُوْب

تلوار سے قتل شدہ۔ الضَرب (ض) مارنا، تلوار سے قتل کرنا۔

**ترکیب:** سَوَائِر اَیْ هُنَّ سَوائر . مَنِیعَةٌ ،هَوَادِج سے حال۔ بَینَ ،سَارَت کا مفعول فیہ۔

وَرُبَّمَا وَخَدَتْ اَیْدِیْ الْمَطِیِّ بِهَا (۵) عَلیٰ نَجِیْعٍ مِنَ الْفُرْسَانِ مَصْبُوبِ

**ترجمہ:** اور اکثر اوقات سواریوں کے ہاتھ (ان کے اگلے پاؤں) ان کو لے کر شہسواروں کے بہتے ہوئے خون پر تیز دوڑتے ہیں۔

**توضیح:** اگر کوئی شہسواران پر حملہ آور ہوتا ہے تو ان کے محافظین اس کو قتل کر دیتے ہیں اور ان کی سواریاں اس کے بہتے ہوئے خون پر بڑی تیزی کے ساتھ گزر جاتی ہیں۔

**حل لغات:** رُبَمَا ،رُبَّ برائے تقلیل وتکثیر۔ مَا کافہ۔ وَخَدَتِ النَاقَةُ وَخداً (ض) تیز دوڑنا۔ لمبے لمبے فاصلہ پر قدم رکھنا۔ المَطِی (واحد) مَطِیةٌ سواری (ج) مَطَایا۔ بِهَا با برائے تعدیہ اور وَخَدَت کا مفعول بہ۔ هَا ضمیر جَآذِر کی طرف نَجِیْع. تازہ خون، وہ خون جو سیاہی کی طرف مائل ہو۔ النَجعُ (ف) خون نکلنا۔ فُرسَان (واحد) فَارِس. شہسوار۔ مَصْبُوبٌ . بہتا ہوا۔ الصَّبّ (ن) بہانا۔

**ترکیب:** اَیْدِی ، وَخدَتْ کا فاعل۔ نَجِیْع موصوف، مَصْبُوب صفت۔ ای نَجِیْع مَصْبُوبٍ مِنَ الفُرسَان.

كَمْ زَوْرَةٍ لَكِ فِي الأَعْرَابِ خَافِيَةٍ (۶) أَدْهٰى وَقَدْ رَقَدُوْا مِنْ زَوْرَةِ الذِيبِ

**ترجمہ:** تیری کتنی ہی خفیہ ملاقاتیں ان کے سونے کی حالت میں عرب دیہاتیوں میں جا کر ہوئیں، جو بھیڑیئے کے آنے سے زیادہ چالاکی کے ساتھ تھی۔

**توضیح:** شاعر معشوقہ سے اپنی خفیہ ملاقات کو یاد کر کے اپنے کو تسلی دیتا ہے کہ تیری کتنی ہی مرتبہ معشوقہ سے خفیہ ملاقات ہو چکی ہے کہ قوم معشوقہ سو رہی تھی، ان کو تیری آنے کی خبر بھی نہ ہوئی اور تو بھیڑیئے سے زیادہ ہوشیاری کے ساتھ آہستہ آہستہ چھپ کر اس کے پاس پہونچا کہ کسی کو خبر نہ۔ بھیڑئے کا مخفی طور پر آنا ضرب المثل ہے کہ وہ بکری کی جماعت

میں چپکے سے انتہائی ہوشیاری کے ساتھ آکر بکری کو شکار کر لیتا ہے اور چرواہے کو خبر بھی نہیں ہوتی۔

**حل لغات**: کَمْ خبریہ، برائے تکثیر۔ زَوْرَةٍ اسم مرۃ زَارَہٗ زَوْرًا وزِیَارَۃً (ن) ملاقات کیلئے جانا۔ الأَعْرَاب۔ دیہاتی باشندے۔ لاوَاحِدَلَہٗ وقیل واحِدُہٗ أعْرَابِیٌّ. خَافِیَۃٍ پوشیدہ الخفاءُ (س) پوشیدہ ہونا۔ أَدْھیٰ انتہائی ہوشیار وچالاک۔ دَھِیَ دَھْیًا ودَھَاءً (س) چالاکی سے کام کرنا، چالاک ہونا۔ رَقَدُوْا رُقُوْدًا (ن) سونا۔ ذِئْبٌ بھیڑیا (ج) ذِئَاب واَذْؤُبٌ.

**ترکیب**: کَمْ خبریہ، مضاف، زَوْرَۃٍ موصوف، خَافِیَۃٍ صفت اولیٰ أَدْھیٰ صفت ثانیہ۔ مِنْ زَوْرَۃٍ اَدْھیٰ سے متعلق۔ موصوف دونوں صفتوں سے ملکر ذوالحال، وَقَدْ رَقَدُوا حال۔ لَکَ زَوْرَۃٍ سے متعلق پھر حال ذوالحال سے ملکر کَمْ کا مضاف الیہ ہوکر مبتدا، فِیْ الأَعْرَاب خبر۔

أَزُوْرُھُمْ وَسَوادُ اللَّیْلِ یَشْفَعُ لِیْ (۷) وَأَنْثَنِیْ وَبَیَاضُ الصُّبْحِ یُغْرِیْ بِیْ

**ترجمہ**: میں ان سے اس حال میں ملاقات کرتا تھا کہ رات کی تاریکی میرا ساتھ دیا کرتی تھی اور میں لوٹتا اس حال میں کہ صبح کا اُجالہ میرے خلاف برانگیختہ کیا کرتا تھا۔

**توضیح**: کتنی ہی مرتبہ رات کی تاریکی میں معشوقوں سے میری ملاقات ہو چکی ہے اور اس ملاقات میں رات نے میرا ساتھ دیا ہے اس طرح کہ اس نے مجھے اپنی تاریکی میں چھپالیا اور محبوبہ سے اس طرح ملاقات کرادیا کہ گردوپیش رہنے والوں کو میرے ملاقات کی خبر نہ ہوئی، البتہ دن سے مجھے عداوت ہے کیوں کہ جب صبح کو ملاقات کر کے واپس لوٹتا تو صبح میرے آنے اور محبوبہ سے ملاقات کو آشکارا کر کے لوگوں کو میرے خلاف اکساتی تھی۔

**حل لغات**: أَزُوْرُھُمْ زِیَارَۃً (ن) ملاقات کے لئے جانا۔ سَوَاد، سیاہی۔ الاِسْوِدَادُ (افعلال) سیاہ ہونا۔ یَشْفَعُ، شَفَعَ لِفُلاَنٍ شَفَاعَۃً (ف) سفارش کرنا۔ وَفِی مَادَّتِہٖ معنی الضم. اَنْثَنِی اِنْثِنَاءً: مڑنا، پھرنا۔ بَیَاض، سفیدی۔ الاِبْیِضَاض: سفید ہونا۔ یُغْرِی۔ أَغْرَی الرَّجُلَ بِکَذَا: برانگیختہ کرنا۔

**فائدہ** : یہ شعر متنبی کے عمدہ ترین اشعار میں سے ہے بلکہ تمام اشعار میں سب سے افصح واحسن ہے کیوں کہ اس میں صنعت مقابلہ ہے جو کلام میں حسن کا باعث ہے اس لئے کہ شاعر نے پہلے مصرع میں پانچ چیزیں ذکر کیں۔(۱) زیارت (۲) سواد (۳) لیل (۴) شفاعت (۵) لی۔ پھر دوسرے مصرع میں بالترتیب ان کے اضداد کو ذکر کیا۔(۱) اِنثناء (۲) بیاض (۳) صبح (۴) اغراء (۵) بی اور صنعت مقابلہ یہ ہے کہ دو یا دو سے زائد چیزوں کو ذکر کرنے کے بعد اسی ترتیب سے ان کے اضداد کو ذکر کرنا۔ اور عنوان میں مذکور مِن مَحَاسِنِ شِعْرِہٖ سے اسی شعر کی طرف اشارہ ہے۔

**قَدْوَافَقُوْا الْوَحْشَ فِيْ سُكْنىٰ مَرَاتِعِهَا (۸) وَخَالَفُوْهَا بِتَقْوِيْضٍ وَتَطْنِيْبِ**

**ترجمہ** : وہ لوگ جنگلی جانوروں کے موافق ہیں چراگاہ اور رہائش میں، اور ان کے مخالف ہیں خیمہ اکھاڑنے اور گاڑنے میں۔

**توضیح** : یعنی دیہاتی اور جنگلی جانوروں میں اس اعتبار سے ہم آہنگی ہے کہ دونوں جنگل میں زندگی گذارتے ہیں اور اس اعتبار سے تفاوت ہے کہ بدوی لوگ اقامت کے وقت خیمے کو گاڑ لیتے ہیں اور کوچ کرنے کے وقت اکھاڑ لیتے ہیں اور جنگلی جانوروں کا کوئی خیمہ نہیں ہوتا جسے گاڑیں اور اکھاڑیں۔

**حل لغات** : وَافَقُوْا، المُوَافَقَةُ: باہم موافق ہونا۔ الوَحْشُ وَالوُحُوشُ (واحد) وَحْشِيٌّ، جنگلی جانور۔ سُكْنىٰ . رہائش گاہ۔ سَكَنَ الدَّارَ سُكْنىٰ وسُكُوناً (ن) اقامت کرنا۔ مَرَاتِع (واحد) مَرْتَعٌ۔ چراگاہ۔ الرَّتْعُ والرُّتُوْع (ف) آسودہ زندگی بسر کرنا۔ تَقْوِيْض. قَوَّضَ الخَيْمَةَ: خیمہ اکھاڑنا۔ تَطْنِيْب. طَنَّبَ الخَيْمَةَ: خیمہ گاڑنا۔

**جِيْرَانُهَا وَهُمْ شَرُّ الْجِوَارِ لَهَا (۹) وَصَحْبُهَا وَهُمْ شَرُّ الْأَصَاحِيْبِ**

**ترجمہ** : وہ ان کے پڑوسی ہیں اور وہ بدترین پڑوسی ہیں اور ان کے ساتھی ہیں اور وہ بدترین ساتھی ہیں۔

**توضیح** : یہ بدوی جنگل میں رہنے کی وجہ سے جنگلی جانوروں کے پڑوسی اور ساتھی بن

گئے ہیں لیکن پڑوسی کے حقوق ادا نہیں کرتے اور ساتھیوں جیسا سلوک نہیں کرتے بلکہ ان کوشکار کر کے کھا جاتے ہیں۔اور ہر وقت ان کو اپنے سے خوف زدہ کئے رہتے ہیں۔

**حل لغات**:جِیرَان (واحد)جَارٌ پڑوسی۔الجِوَارُ مصدر بمعنی الفاعل ای شَرُّ المُجَاوِرِین یاجَار کی جمع (کذافی المصباح )المجاورةُ: پڑوس میں رہنا۔ صَحْبٌ (واحد)صَاحِبٌ ساتھی(ج) أصْحَابٌ (جج) أصَاحِيبٌ.

**ترکیب**: جِیرَانُهَا خبراور مبتدا محذوف ای هُمْ جِیرَانُهَا. هٰكَذَا صَحْبُهَا ای هُمْ صَحْبُهَا.

فُؤَادُ كُلِّ مُحِبٍّ فِيْ بُيُوتِهِم (۱۰) وَمَالُ كُلِّ أخِيذِالْمَالِ مَحرُوْبِ

**ترجمہ** :ہر عاشق کا دل ان کے گھروں میں ہے،اور ہر چھینے ہوئے لٹے ہوئے مالی والے کا مال (ان کے گھروں میں ہے)

**توضیح** :یعنی ان کی عورتیں اپنے حسن کے ذریعہ لوگوں کے قلوب کو اپنی طرف مائل کی ہوئی ہیں گویا ہر چاہنے والے عاشق کا قلب ان کے گھروں میں ہے اور ان کے مرد بہادری کی بنیاد پر لوگوں کے مال لوٹتے رہتے ہیں؛ خلاصہ یہ ہے کہ آدمیوں کے دل اور مال ان کے قبضہ میں ہیں۔وہ جس طرح چاہیں تصرف کریں۔

**حل لغات**:فُؤَاد. دل(ج)أفْئِدَةٌ. مُحِبّ. عاشق،دوست۔أخِيذ بمعنی ماخوذ اسم مفعول۔وہ شخص جس کا مال لے لیا گیا ہو۔الاَخْذ(ن)لینا۔مَحْرُوْب وہ شخص جس کا پورا مال چھین لیا گیا ہو۔ اَلْحَرْبُ(ن) سب کچھ چھین لینا۔

**ترکیب**:فُؤاد مبتدا،فِی بُیُوْتِهِم خبر،هٰكَذَا مَالُ مبتدااور خبر محذوف ای فِیْ بُیُوتِهِمْ أخِيذ صفت اولی۔مَحْرُوْب صفت ثانیہ اور موصوف محذوف ای رَجُلٍ.

مَا أوْجُهُ الحَضَرِ الْمُسْتَحْسَنَاتُ بِهٖ (۱۱) كَأوْجُهِ الْبَدْوِيَّاتِ الرَّعَابِيبِ

**ترجمہ** :حسین بننے والی شہری عورتوں کے چہرے دیہات کی گداز بدن دراز قد عورتوں کے چہروں کی طرح نہیں ہیں۔

**توضیح**: شاعر کی محبوبہ دیہات کی رہنے والی تھی اس لئے شاعر دیہاتی عورتوں کے حسن کو ترجیح دے کر اُن کی خوبی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ شہری عورتوں کے مصنوعی حسین چہرے دیہاتی عورتوں کے فطری حسین چہروں کے برابر نہیں ہو سکتے۔

**حل لغات**: اَوْجُہٌ (واحد) وَجْہٌ. چہرہ۔ الحَضَرُ مصدر بمعنی اسم فاعل ای حَاضِرٌ فِی البَلَد . شہری عورت۔ المُسْتَحْسَنَاتُ. حسین بننے والی۔ اِسْتَحْسَنَہ: اچھا جاننا بَدَوِیَّات (واحد) بَدَوِیَّۃ. مذکر بَدَوِیٌّ بِفَتْحِ الدَّالِ منسوبٌ الی البَادِیَۃِ وبِالسُّکون منسوب اِلَی البَدْوِ دونوں کا ترجمہ جنگل اور دیہات۔ الرَّعَابِیب (واحد) رُعْبُوبَۃٌ. گدازبدن، دراز قد عورت۔

**ترکیب**: مَا مشابہ بِلَیس. اَوْجُہُ الحَضَر اسم، کَأَوْجُہِ البَدَوِیَّاتِ خبر۔ اَلْمُسْتَحْسَنَاتُ، اَوْجُہ کی صفت۔

حُسْنُ الحِضَارَۃِ مَجلُوْبٌ بِتَطْرِیَۃٍ (۱۲) وَفِی البَدَاوَۃِ حُسنٌ غَیرُ مَجْلُوب

**ترجمہ**: شہری عورتوں کا حسن بناؤ سنگار کے ذریعہ حاصل شدہ ہے اور دیہات میں غیر مصنوعی (فطری) حسن ہے۔

**توضیح**: شہری عورتوں کا حسن مصنوعی اور بناوٹی ہے جب کہ دیہاتی عورتوں کا حسن فطری اور خلقی ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ فطری کو مصنوعی پر فوقیت حاصل ہے۔

**حل لغات**: حُسْنُ الحِضَارَۃِ اَیْ حُسْنُ اَھلِ الحِضَارَۃِ. الحِضَارَۃُ (ن) شہر میں مقیم ہونا۔ البِدَاوۃ (ن) بادیہ میں اقامت اختیار کرنا۔ ابوزید کے نزدیک حِضَارۃ اور بِدَوَاۃ بالکسر ہیں، بمعنی الإقَامَۃِ فِی الحَضَرِ وَالإقَامۃ فِی البَادِیَۃ اور اصمعی کے نزدیک بالفتح۔ مَجْلُوْبٌ اسم مفعول۔ جلَبَہ جَلْباً (ن،ض) کھینچ کر لانا۔ بِتَطْرِیَۃٍ: بناؤ سنگار کرنا، زینت اختیار کرنا۔

**ترکیب**: فِی البِدَاوۃِ خبر مقدم، حُسْنٌ غیرُ مَجْلُوْب مبتدا مؤخر۔

أَیْنَ المَعِیْزُ مِنَ الآرَامِ نَاظِرَۃً (۱۳) وغَیرَ نَاظِرَۃٍ فِی الحُسْنِ والطِّیْبِ

**ترجمہ**: بکریوں کو خوبصورتی اور پاکیزگی میں سفید ہرنیوں سے کیا نسبت؟ خواہ نظر

اٹھا کر دیکھیں یا نہ دیکھیں۔

**توضیح** :شاعر شہری عورتوں کو بکری سے اور دیہاتی عورتوں کو سفید ہرنی سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ دونوں میں حسن اور پاکیزگی کے اعتبار سے آسمان وزمین کا فرق ہے۔ ہرنی کی دراز گردن، سرمیلی آنکھیں اور گردن اٹھا کر دیکھنے کا دلفریب اور حسین منظر اپنا کوئی جواب نہیں رکھتا، ہرنیوں کی اِن تمام خصوصیات کا مقابلہ بکریاں کہاں کرسکتی ہیں؟

**حل لغات** :اَیْنَ تفضیلیہ اسکا دخول مفضول اور مِن کا مدخول اَفضل ہوتا ہے اَلْمَعِیْزُ ،مَعَز کی جمع، بکری اور مَعَز اسم جنس ہے (واحد) مَاعِز برائے مذکر و مؤنث البتہ تَیْسٌ مذکر کے ساتھ اور عَنْزَۃٌ مؤنث کے ساتھ خاص ہے۔ اَلآرَام (واحد) رِئمٌ. خالص سفید ہرن۔ اَلطِّیْب مصدر (ض) پاکیزہ ہونا۔

**ترکیب**:نَاظِرَۃً ،وَغَیْرَنَاظِرَۃٍ، اَلآرَام سے تمیز یا حال؛ تمیز ہونے کی صورت میں نَاظِرَۃً اسم فاعل نہیں ہوگا اور تقدیر عبارت مِنَ الآرَامِ عُیُوْنًا ہوگی؛ اور حال ہونے کی صورت میں وہ فاعل ہوگا اور تقدیر عبارت فِیْ حَالِ نَظْرِھِنَّ ہوگی۔ اور مِنَ الآرَامِ فعل محذوف سے متعلق ای اَیْنَ یَقَعُ المَعِیْزُ مِنْ حُسْنِ الآرَامِ.

أَفْدِیْ ظِبَاءَ فَلاۃٍ مَاعَرَفْنَ بِھَا (۱۴) مَضْغَ الْکَلامِ وَلاصَبْغَ الحَوَاجِبِ

**ترجمہ** :میں جنگل کی ان ہرنیوں پر قربان ہوں جو اس جنگل میں باتوں کو چبانے اور ابروؤں کو رنگنے سے آشنا نہیں ہیں۔

**توضیح** :یعنی میں بدوی عورتوں کی فصاحت لسانی سادگی اور فطری حسن پر قربان ہوں کیونکہ وہ شہری عورتوں کی طرح تکلف سے نہیں بولتیں اور نہ ان کی طرح ہونٹوں اور ابروؤں کو مختلف رنگوں سے رنگتی ہیں۔

**حل لغات** :ظِبَاء (واحد) ظَبْیٌ. ہرن فَلاۃ. جنگل (ج) فَلَوَات. عَرَفْنَ. عَرَفَ الشَّیْءَ مَعْرِفَۃً (ض) پہچاننا اَلْمَضْغَ (ف،ن) چبانا۔ اَلصَّبْغَ (ن،ف) رنگنا حَوَاجِب (واحد) حَاجِبْ. اَبرو، آنکھ کے اوپر کی ہڈی کے گوشت اور بال کے مجموعے کو یا صرف بال کو حَاجِب کہتے ہیں۔

**ترکیب**:ظِبَاءَ فَلَاةٍ موصوف،مَاعَرَفْنَ صفت۔مَضْغَ الْكَلَامِ،عَرَفْن کامفعول بہ۔

وَلَابَـرَزْنَ مِـنَ الْـحَـمَّـامِ مَـائِلَةً (۱۵) أَوْرَاكُهُـنَّ صَقِيْلَاتِ الْعَرَاقِيْبِ

**ترجمہ** :اور وہ حمام سے اس حال میں نہیں نکلتیں کہ ان کے سرین نمایاں ہوں اور ایڑیاں چمک رہی ہوں۔

**توضیح**:شہری عورتوں میں دوسرا نقص یہ ہے کہ جب وہ غسل خانے سے نکلتی ہیں تو اپنی کمر میں پٹکہ باندھ لیتی ہیں جس سے سُرین نمایاں نظر آتا ہے خصوصاً جب کہ مٹک کر چلتی ہیں اور ایڑیوں کو رنگا لیتی ہیں جس سے وہ چمکنے لگتی ہیں۔جب کہ بدوی عورتوں میں شرم وحیا ہوتی ہے جس کی بنا پر وہ اپنی کمروں میں پٹکہ کا استعمال نہیں کرتیں اور نہ بے فائدہ ایڑیوں کو رنگتی ہیں۔

**حل لغات**:بَرَزَنَ بُرُوْزًا(ن) ظاہر ہونا،نکلنا۔الحَمَّام. غسل خانہ۔حَمَّ المَاءُ حَمًّا(ن) گرم کرنا۔مَائِلَةً. ظاہر۔مَثَلَ الشَّئُ مُثُوْلاً (ن) ظاہر ہونا۔أَوْرَاك(واحد)وَرِكٌ۔سرین۔ صَقِيْلَات (واحد) صَـقِيْلَةٌ. صاف کیا ہوا،صیقل کیا ہوا .الـصَّـقْلُ (ن)صاف کرنا،چکنا کرنا۔ عَرَاقِيْب (واحد)،عُرْقُوبٌ کونچ۔ایڑی کے اوپر کا پٹھا۔

**ترکیب** :ولابَرَزْنَ اس کا عطف مَـاعَرَفْنَ پر،مَائِلَةً اور صَقِيْلَاتِ،بَرَزْن کی ضمیر سے حال، أَوْرَاك، مَائِلَةً کافاعل۔

وَمِنْ هَوىٰ كُلِّ مَنْ لَيْسَتْ مُمَوَّهَةً (۱۶) تَرَكْتُ لَوْنَ مَشِيْبِي غَيْرَ مَخْضُوْبِ

**ترجمہ** :اور ہر اس عورت سے محبت کی وجہ سے جو بناؤ سنگار کرنے والی نہیں ہے۔میں نے اپنے بڑھاپے کے رنگ کو بغیر خضاب کے چھوڑ دیا ہے۔

**توضیح** :چونکہ میری محبوبہ تصنع پسند نہیں ہے اس لئے میں نے بھی تصنع چھوڑ دیا،اور بڑھاپے کی وجہ سے جو بال سفید ہو چکے تھے ان کو میں نے اپنے حال پر چھوڑ دیا اور سیاہ خضاب نہیں لگایا۔

**حل لغات** :مِنْ تعلیلیہ .هَوىٰ (س) محبت کرنا۔مُمَوَّهَةٌ اسم فاعل۔مَوَّهَ الشَّئَ بالذهبِ والفضةِ: سونے یا چاندی کا پانی چڑھانا ملمع کرنا۔مَشِيْب۔ بڑھاپا۔شَابَ شَيْبًا وَمَشِيْبًا (ض) بوڑھا ہونا۔مَخْضُوب خَضَبَ الشئَ خَضْبًا (ض) رنگین کرنا۔وَخَضَبَ بالحناءِ: مہندی سے رنگنا۔

**ترکیب** :مِنْ هَوىٰ الخ،تَرَكْتُ سے متعلق .هوىٰ مضاف الی المفعول ای هوای کلَّ الخ غیرَ مخضوبٍ ، لَوْن سے حال۔

وَمِنْ هَوىٰ الصِّدْقِ فِيْ قَوْلِيْ وَعَادَتِهٖ (۱۷) رَغِبْتُ عَنْ شَعْرٍفِي الْوَجْهِ مَكْذُوْبٖ

**ترجمہ** :اور اپنی بات میں سچائی کی محبت اور اس کے عادی ہونے کی وجہ سے میں نے چہرے پر جھوٹے بالوں سے اعراض کیا۔

**توضیح** :میں نے سفید بالوں پر کالا خضاب اس لئے نہیں کیا کہ کالے خضاب سے بظاہر لوگوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ حقیقتاً بال کالے ہیں حالانکہ یہ جھوٹ ہے اور جھوٹ بولنا میری عادت کے خلاف ہے۔

**حل لغات** :قَوْلٌ بات (ج) اَقْوَالٌ. عَادَةٌ. خصلت (ج) عَادَاتٌ .تَعَوَّدَالشَّئَ: عادی ہونا، خوگر ہونا۔رَغِبْتُ. رَغِبَ عَنْ كذا رَغْبَةً (س) اعراض کرنا۔شَعْرٌ (واحد) شَعْرَةٌ بال۔

**ترکیب** :مِنْ هَوَى الصِّدْقِ وعَادَتِهٖ ،رَغِبْتُ سے متعلق،فِي الْوَجْهِ ،شَعْرٍ کی صفت اولیٰ اور مَكْذُوْبٍ صفت ثانیہ۔

لَيْتَ الْحَوَادِثَ بَاعَتْنِيْ الَّذِيْ أَخَذَتْ (۱۸) مِنِّيْ بِحِلْمِيْ الَّذِي أَعْطَتْ وَتَجْرِبَتِيْ

**ترجمہ** :کاش کہ حوادث زمانہ مجھے وہ (جوانی) فروخت کر دیتے جو انہوں نے مجھ سے میرے اس عقل اور تجربے کے بدلہ لیا ہے جو انہوں نے مجھکو دیا ہے۔

**توضیح** :یعنی حوادث زمانہ نے جوانی جیسی بیش بہا نعمت مجھ سے لے لی اور اس کے بدلے عقل اور تجربہ دیا کاش کہ جوانی اور عقل کا تبادلہ ہو جاتا کہ جوانی جیسی قیمتی چیز باقی رہتی عقل اور تجربہ لے لیا جاتا۔

**حل لغات**: باعَتْ. البَیْعُ (ض) خرید و فروخت کرنا۔ اَخَذَہ اَخْذًا (ن) لینا۔ حِلْم. عقل (ج) أحلام . الحَوَادِث . (واحد) حَادِثٌ نو پید، قدیم کی ضد۔ اَعْطَی الشئ : دینا۔ تَجْرِیْب: آزمانا، تجربہ کار ہونا۔ (تفعیل)۔

**ترکیب**: الحَوَادِث. لیتَ کا اسم، بَاعَتْنِی خبر، الذی اخذتُ، باعَ کا مفعول ثانی، بِحِلْمِیْ وَتَجْرِبَتِی، بَاعَ سے متعلق اور مِنّی، اَخَذْتُ سے متعلق

**فائدہ**: اس شعر میں صنعت تغایر ہے کیونکہ اس نے اہم چیز کے مقابلہ میں غیر اہم چیز کی تمنا کی، جوانی اور عقل میں زیادہ اہم عقل ہے نہ کہ جوانی۔

فَمَا الْحَدَاثَۃُ مِنْ حِلْمٍ بِمَانِعَۃٍ (۱۹) قَدْیُوْجَدُ الْحِلْمُ فِی الشُّبَّانِ وَالشِّیَبِ

**ترجمہ**: کیونکہ نو عمری عقل کے لئے مانع نہیں ہے، کبھی عقل نو جوان اور بوڑھوں میں بھی پائی جاتی ہے۔

**توضیح**: جوانی اور عقل ایک دوسرے کی ضد نہیں ہے؛ کیونکہ جوان آدمی بھی عقلمند ہوتا ہے جیسے بوڑھا آدمی۔ اور جب ضد نہیں ہے تو دونوں چیزیں بیک وقت مجھ میں بھی پائی جا سکتی تھیں مگر افسوس کہ مجھ میں عقل اور تجربہ ہے جوانی نہیں ہے۔

**حل لغات**: الحَدَاثَۃُ: (ن) نو عمر ہونا، جوان ہونا۔ مَانِعَۃ. اسم فاعل۔ مَنَعَہ مَنْعاً (ف) روکنا۔ الشُبَّانَ (واحد) شَابٌّ. جوان۔ شِیَبٌ (واحد) أشْیَبَ. بوڑھا۔ اَلشَّیب (ض) بوڑھا ہونا، بالوں کا سفید ہونا۔

**ترکیب**: مِنْ حِلمٍ ، مانِعَۃ سے متعلق، اور خود مَانِعَۃِ، مَا مشابہ بلیس کی خبر۔

تَرَعرَعَ الْمَلِکُ الأستاذُ مُکْتَہِلاً (۲۰) قَبْلَ اکْتِہَالٍ أدِیْبًا قَبْلَ تَأْدِیْبٍ

**ترجمہ**: بادشاہ استاذ (کافور) نے ادھیڑ ہونے سے پہلے ہی ادھیڑ عمر کی حالت میں اور ادب دیئے جانے سے پہلے باادب ہو کر نشو و نما پائی۔

**توضیح**: یعنی ادھیڑ عمر ہونے سے پہلے ہی کافور کو وہ عقل اور تجربہ حاصل ہو گیا تھا جو

ادھیڑ عمر لوگوں کو ہوتا ہے، اور اس نے باادب ہو کر نشو ونما پائی؛ حالانکہ اس نے کسی استاذ سے ادب نہیں سیکھا، الغرض کافور شروع ہی سے عقل مند، تجربہ کار اور باادب ہے۔

**لغات**: ترعرَعَ الصَّبِیُّ: بچہ کا بڑھنا اور جوان ہونا۔ الْأَسْتَاذ. کافور کا لقب۔ اہل عراق صاحب حرفت کو اور اہل شام خصی کو استاذ کہتے ہیں (ج) اَسَاتِیذو اَسَاتِذَۃٌ. مُکْتَہِل ادھیڑ عمر، تیس[۳۰] یا چونتیس[۳۴] سال سے اکاون[۵۱] سال تک کی عمر والا۔ اور بقولِ بعض چالیس[۴۰] سے ساٹھ[۶۰] سال تک کی عمر والا۔ الا کتہال: ادھیڑ عمر کا ہونا۔ اَدِیْب. باادب (ج) اُدَبَاء.

**ترکیب**: مُکْتَہِلاً اور اَدِیْباً، المَلِکُ سے حال۔

مُـجَـرِّبًا فَہِـماً مِنْ قَبْلِ تَجْرِبَۃٍ (۲۱) مُھَـذَّبًـا کَـرَمًـامِـنْ قَبْلِ تَہْذِیْبِ

**ترجمہ**: فہم وفراست کی بناپر تجربہ سے پہلے تجربہ کار ہو کر اور شرافت کی بناپر تہذیب سے پہلے ہی تہذیب یافتہ ہو کر (نشو ونما پائی)۔

**توضیح**: کافور نے بچپن ہی سے تجربہ کار، سمجھدار، تہذیب یافتہ اور شریف ہو کر نشو ونما پائی، اور اُن سب اوصاف کو اپنے اندر پیدا کرنے کیلئے اس نے کسی کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہیں کیا۔

**حل لغات**: مُجَرِّبًا. اسم فاعل۔ تجربہ کار۔ التَّجْرِبَۃُ: تجربہ کار ہونا۔ فَہِـماً کَتِفٌ کے وزن پر صیغۂ صفت۔ الفَہْمُ (س) سمجھنا۔ مُھَذَّبًا. اسم مفعول۔ ھَذَّبَہٗ: شائستہ بنانا۔

**ترکیب**: مُجَرِّباً اور مُھَذَّبًا، المَلِکُ سے حال ہو کر تَرَعْرَعَ کا فاعل۔ فَہِماً اور کَرَمًا صیغۂ صفت ہونے کی صورت میں حال اور مصدر ہونے کی صورت میں تمیز یا مفعول لہٗ۔

حَتّٰـی اَصَابَ مِنَ الدُّنْیا نِہایَتَہَا (۲۲) وَھَـمُّہٗ فِی ابْتِدَاء اتٍ وَّتَشْبِیْبِ

**ترجمہ**: یہاں تک کہ وہ دنیا کے آخری سرے تک پہنچ گیا جب کہ اس کا حوصلہ ابتدا اور آغاز ہی میں ہے۔

**توضیح**: یعنی ممدوح اپنی جدوجہد کے آغاز ہی میں تخت شاہی پر جلوہ افروز ہو کر اعزاز

وافتخار کی آخری حد کو چھونے لگا، حالانکہ ابھی اس کے جدوجہد کا آغاز ہے۔

**حل لغات**: اَصَابَ اِصَابَۃً : پہنچنا۔ نِهَایَۃ . انتہا، آخری (ج) نِهَایَات . هَمٌّ ارادہ۔ اِبْتِدَاءَات (واحد) اِبْتَدَاءَۃٌ آغاز، شروع تَشْبِیْب آغاز وابتداء۔ دراصل تَشْبِیْب قصیدہ کے آغاز میں عورتوں کے حسن اور جوانی کے ذکر کو کہتے تھے اور اب ہر ابتداء کو کہنے لگے۔

**ترکیب**: هَمُّهُ مبتدا، فِی اِبْتِدَاءَات خبر۔

یُدَبِّرُ المُلْکَ مِنْ مِصْرٍ إلیٰ عَدَنٍ (۲۳) إلی العِرَاقِ فَأرْضِ الرُّومِ فَالنُّوبِ

**ترجمہ**: وہ نظامِ حکومت کو مصر سے عدن تک (وہاں سے) عراق پھر ملک روم اور نوبہ تک چلاتا ہے۔

**توضیح**: شاعر اس کے حدود سلطنت کی وسعت کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کی حکومت بہت وسیع ہے اور وہ اس کے نظام کو حسن وخوبی کے ساتھ چلاتا ہے، واضح رہے کہ کافور کی حکومت مصر حجاز اور ملک شام کے کچھ حصوں پر تھی اور عراق، روم اور نوبہ اس کی سرحد پر واقع تھے اور ان ملکوں کے درمیان تین مہینے یا اس سے کم کی مسافت تھی گویا حدود سلطنت بہت وسیع تھے۔

**حل لغات**: یُدَبِّرُ . دَبَّرَ الاَمْرَ : غور کرنا، انتظام کرنا، انجام سوچنا۔ عَدَن عراق، روم اور نوبہ ملکوں کے نام ہیں۔ مصر اور عدن کے درمیان تین مہینے کی مسافت تھی؛ عدن اور عراق کے درمیان تین مہینے کی؛ پھر مصر اور بلاد روم کے درمیان دو مہینے کی؛ اور مصر اور نوبہ کے درمیان تین مہینے کی مسافت تھی۔

إذَا أتَتْهَا الرِّیَاحُ النُّکْبُ مِنْ بَلَدٍ (۲۴) فَمَا تَهُبُّ بِهَا إلاَّ بِتَرتِیبِ

**ترجمہ**: جب اس کے ملک میں کسی دوسرے ملک سے بے رخی ہوائیں آتی ہیں تو وہ اس میں ترتیب ہی سے چلتی ہیں۔

**توضیح**: یعنی اس کی حکومت صرف انسانوں پر ہی نہیں بلکہ ہوا پر بھی ہے، کہ آندھیاں اس کے ملک میں ترتیب سے چلتی ہیں اور کسی کو نقصان نہیں پہونچاتیں؛ یا اشارہ ہے اس

طرف کہ اس کے شہروں میں تو فسادی اور امنِ عامہ کو تباہ کرنیوالے لوگوں کا پتہ ہی نہیں اور اگر کسی دوسرے ملک کے فسادی اس کے ملک میں آ جاتے ہیں تو وہ بھی یہاں آ کر سیدھے ہو جاتے ہیں۔

**حل لغات**: الرِّیَاح (واحد) رِیحٌ ۔ ہوا۔ النُّکُبُ (واحد) نَکْبَاء، رِیحٌ نَکْبَاءُ : خلاف رخ چلنے والی ہوا۔ یا دو ہواؤں کے درمیان چلنے والی ہوا۔ نَکَبَتِ الرِّیحُ نُکُوباً (ن) ہوا کا بے رُخ چلنا۔ بَلَدٌ شہر (ج) بِلاد۔ تَهُبُّ. هَبَّتِ الرِّیحُ هُبُوبًا (ن) ہوا کا چلنا۔ تَرْتِیب. رُتْبَةٌ: مرتبہ کے لحاظ سے رکھنا۔

**ترکیب**: اَتَتهَا، هَا ضمیر ملک کیطرف راجع ہے اور لفظ ملک مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔

وَلَا یُجَاوِزُهَا شَمْسٌ إِذَا شَرَقَتْ (۲۵) إِلَّا وَمِنْهُ لَهَا إِذْنٌ بِتَغْرِیبِ

**ترجمہ**: اور وہاں سے سورج نہیں گذرتا جب طلوع ہوتا ہے مگر جب کہ اس کی جانب سے اس کو غروب ہونے کی اجازت مل جائے۔

**توضیح**: یعنی اس کی حکومت صرف زمین پر ہی نہیں بلکہ آسمان پر بھی ہے کہ سورج بغیر اس کی اجازت کے اُس کے ملک سے نہ آگے بڑھ سکتا ہے اور نہ غروب ہو سکتا ہے۔

**حل لغات**: یُجَاوِزُهَا مُجَاوَزَةً: گذرنا، آگے بڑھنا۔ هَا ضمیر ملک کی طرف۔ شَرَقَ شَرْقاً (ن) طلوع ہونا۔ مِنْهُ ای مِنَ الْمَمْدُوحِ. إِذْنٌ. اجازت۔ اَذِنَ لَه فِی الشَّیءِ إِذْناً (س) اجازت دینا۔ تَغْرِیب: ڈوبنا، غروب ہونا۔

**ترکیب**: مِنْهُ اور بِتَغْرِیْبِ اِذْنٌ مصدر سے متعلق اور اِذْنٌ مبتدا موخر، لَهَا خبر مقدم۔

یُصَرِّفُ الْأَمْرَ فِیْهَا طِیْنُ خَاتَمِهِ (۲۶) وَلَوْ تَطَلَّسَ مِنْهُ کُلُّ مَکْتُوبِ

**ترجمہ**: اسکی انگوٹھی کی مٹی (مہر) ملک میں نظام حکومت کو چلاتی ہے اگر چہ اسکا پورا لکھا ہوا مٹ چکا ہو۔

**توضیح**: لوگ شاہی فرمان کے آگے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں، جبکہ اس پر شاہی مہر لگی ہوئی ہو، خواہ مُہر میں لکھے ہوئے حروف موجود ہوں یا مٹ چکے ہوں۔

**حل لغات**:یُصَرِّفُ .صَرَّفَ الأَمْرَ: نظام چلانا۔ طِیْنُ خَاتِمِہٖ .انگوٹھی کی مٹی۔ یہ ایک خاص قسم کی مٹی ہوتی تھی جس پر لکھ کرانگوٹھی کا نگینہ بنایا جاتا تھااور شاھی فرمان پراس انگوٹھی کا مہر لگتا تھا۔ طِیْن. مٹی،اسم جنس۔ خَاتَم .انگوٹھی جس میں نگ ہو(ج) خَوَاتِم. خَتَمَ الشَّئیَ وَعَلَیْہِ خَتْماً (ض)مہر لگانا۔ تَطَلَّسَ الکِتَابُ:مٹنا۔

**یَحُطُّ کُلَّ طَوِیْلِ الرُّمْحِ حَامِلُہٗ (۲۷) مِنْ سَرْجِ کُلِّ طَوِیْلِ الْبَاعِ یَعْبُوْبِ**

**ترجمہ** :اس انگوٹھی کو رکھنے والا، ہر لمبے نیزے والے کو، ہر دراز قد تیز رو گھوڑے کی زین سے، نیچے اتار دیتا ہے۔

**توضیح** :یعنی بڑے سے بڑے شہ سوار اور بہادر اس انگوٹھی رکھنے والے شخص کو دیکھ کر اپنے گھوڑے سے نیچے اتر کر اسکی تعظیم میں سجدہ ریز ہوجاتے ہیں اور اسکے حکم کو بسر وچشم قبول کرلیتے ہیں۔

**حل لغات**:یَحُطُّ .حَطَّہٗ حَطاً (ن) نیچے گرانا۔ حَامِلُہٗ .اسکی انگوٹھی کو رکھنے والا،کافور ہو یا کوئی دوسرا۔ سَرْجٌ زین(ج)سُرُوْجٌ. طَوِیْل البَاعِ ۔لمبے ہاتھ والا،دراز قد۔ بَاع دونوں ہاتھوں کی درازگی کی مقدار(ج) اَبْوَاعٌ. یَعْبُوْبُ تیز رفتار گھوڑا(ج)یَعَابِیب ۔

**ترکیب** :حَامِلُہٗ،یَحُطُّ کا فاعل۔ طَوِیْلِ البَاعِ صفت اولیٰ اور یَعْبُوب صفت ثانیہ اور موصوف محذوف اَیْ فَرَسٍ طَوِیْلِ البَاع۔

**کَأَنَّ کُلَّ سُؤَالٍ فِیْ مَسَامِعِہٖ (۲۸) قَمِیْصُ یوسُفَ فِیْ أَجْفَانِ یَعْقُوْبِ**

**ترجمہ** :گویا ہر سوال اسکے کانوں میں(خوشی کے لحاظ سے)ایسا ہے جیسا حضرت یوسف کا کرتہ حضرت یعقوبؑ کی آنکھوں پر۔

**توضیح** :جیسے حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ کے کرتے سے حد سے زیادہ خوشی ہوئی تھی اور مارے خوشی کے بینائی لوٹ آئی تھی،اسی طرح ممدوح کو مانگنے سے خوشی ہوتی ہے یا مطلب یہ ہے کہ ممدوح مانگنے سے پہلے ہی سائل کی حاجت محسوس کرکے پوری کردیتا

ہے جس طرح حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کا پیراہن مبارک پہونچنے سے پہلے ہی ان کی خوشبو محسوس کرلیا تھا۔

**حل لغات**:سُؤال. حاجت،ضرورت۔مَسَامِع (واحد)مِسْمَعٌ. کان۔قَمِیْصٌ کرتہ (ج)قُمُصٌ واَقْمِصَةٌ.

**ترکیب** :کُلُّ سُؤَالٍ ، کَاَنَّ کا اسم،اور قَمِیْصُ خبر۔فِی مَسَامِعِه سوال کی صفت اور فی اَجْفَانِ یَعْقُوبَ ، قمیص سے حال۔

إذَاغَـزَتْـهُ أعَادِيْـهِ بِـمَسْـئَلَةٍ (۲۹) فَـقَـدْ غَـزَتْهُ بِجَيْشٍ غَيْرِ مَغْلُوبٖ

**ترجمہ** :جب اس کے دشمن کسی سوال کو لیکر اس کا قصد کرتے ہیں تو یقیناً مغلوب نہ ہونے والے لشکر کے ذریعہ اس کا قصد کرتے ہیں۔

**توضیح** :یعنی اس کے دشمن اگر معافی یا کوئی دوسری ضرورت لیکر ممدوح کے پاس پہنچ جاتے ہیں تو وہ بھی اس کے پاس سے نامراد اور محروم نہیں لوٹتے جیسے ناقابل شکست لشکر بغیر فتح کے واپس نہیں لوٹتا۔

**حل لغات**:غَزَتْ. غَزَاهُ غَزْوًا (ن) قصد کرنا،طلب کرنا۔ اَعَادِی ،اَعْدَاءٌ کی جمع اور وہ عَدُوٌّ کی جمع ۔دشمن۔مَسْئَلَةٌ مصدر میمی بمعنی سوال۔مَغْلُوب. اسم مفعول. الغَلْبُ(ض) غالب ہونا۔

**ترکیب**:غَیْرِمَغْلُوبٍ، جَیْشٍ کی صفت۔اِذَاغَزَتْه. شرط اور جواب محذوف ای لَ اَیَخِیْبُ اور فَقَدْ غَزَتْهُ دَالٌّ علی الجزاء.

أوْحَـارَبَتْـهُ فَـمَـاتَـنْجُوْبِتَقْدِمَةٍ (۳۰) مِـمَّـا أرَادَو لاتَـنْـجُـو بِتَـجْنِيْـبٖ

**ترجمہ** :یا اس سے جنگ کرتے ہیں تو وہ اس کے ارادہ (قتل وقید) سے نہ آگے بڑھ کر نجات پاتے ہیں اور نہ بھاگ کر چھٹکارا حاصل کرتے ہیں۔

**توضیح**:دشمن ہر حال میں اس کے پنجے میں آجاتا ہے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔ اگر آگے بڑھتا ہے تو قتل اور پیچھے ہٹتا ہے تو گرفتار ہوتا ہے اور ہر حال میں شکست سے

دوچار ہونا پڑتا ہے۔

**لغات**: حَارَبَتُهُ مُحَارَبَةً: باہم جنگ کرنا۔ تَنْجُو. نَجَامِنْهُ نَجَاةً (ن) نجات پانا، چھٹکارا حاصل کرنا۔ تَقْدِمَةِ: آگے بڑھنا، آگے بڑھانا۔ اَرَادَهُ اِرَادَةً: چاہنا۔ تَجْنِيب: تیز چلنا۔

أَضْرَتْ شَجَاعَتُهُ أَقْصَى كَتَائِبِهِ (۳۱) عَلَى الحِمَامِ فَمَا مَوْتٌ بِمَرْهُوبِ

**ترجمه**: اس کی بہادری نے اس کی فوج کے آخری دستوں کو بھی موت پر آمادہ کرلیا ہے۔ اس لئے موت کوئی ڈر کی چیز نہیں رہی۔

**توضیح**: شروع سے آخر تک اس کے سب فوجی بہادر ہیں جان تک کو قربان کرنے کیلئے تیار ہیں اور جو لڑائی سے بھاگتے تھے وہ بھی ممدوح کی بہادری دیکھ کر اپنی جان دینے کو تیار ہیں موت کا خوف ان کے ذہنوں سے نکل چکا ہے۔

**حل لغات**: اَضْرَتْ. اَضْرَاهُ عَلَى كَذَا وبِكَذَا: برانگیختہ کرنا۔ شَجَاعَةً (ک) بہادر ہونا۔ أَقْصَى. انتہائی دوری۔ قَصَا الْمَكَانُ قَصْواً (ن) دور ہونا۔ كَتَائِب (واحد) كَتِيْبَةٌ. سواروں کا دستہ۔ الحِمَام موت۔ مَرْهُوب. اسم مفعول۔ الرَّهَبُ (س) ڈرنا، خوف کھانا الإِرْهَاب: ڈرانا۔

**ترکیب**: ما مشابہ بلیس مَوْتٌ اسم، بِمَرْهُوبِ خبر۔

قَالُوا هَجَرْتَ إِلَيْهِ الغَيْثَ قُلْتُ لَهُمْ (۳۲) إِلَى غُيُوثِ يَدَيْهِ وَالشَّآبِيبِ

**ترجمه**: لوگوں نے کہا کہ تو نے اس (کافور) کی طرف ہجرت کر کے بارش (جیسے فیاض شخص، سیف الدولہ) کو چھوڑ دیا ہے (یعنی تو نے کوئی اچھا کام نہ کیا) تو میں نے ان سے کہا اس (کافور) کے دونوں ہاتھوں کے بادلوں اور موسلا دھار بارش کی طرف (میں نے ہجرت کی ہے)

**توضیح**: متنبی کہتا ہے کہ لوگوں کا مجھ پر اعتراض ہے کہ میں نے سیف الدولہ جیسے فیاض اور دریا دل شخص کو چھوڑ کر کافور جیسے بخیل کا قصد کیسے کرلیا؟ تو میں نے ان کو جواب دیا کہ کافور سیف الدولہ سے بھی زیادہ سخی اور فیاض ہے، کافور کے یہاں نعمتیں اور

موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہیں؛ اس لئے یہ ہجرت ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ہے، اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف نہیں۔

**حل لغات** :هَجَرْتُ هَجَره هَجراً وَهِجرَاناً (ن) قطع تعلق کرنا، چھوڑنا۔ الغَيْث وہ بارش جو بوقت حاجت برسے۔ مراد سیف الدولہ (ج) غُيُوث. الغَوْثُ (ن) مدد کرنا۔ شَآبِيب (واحد) شُؤبُوب. متواتر بارش، موسلا دھار بارش۔

**ترکیب** :اِلَيْهِ ای ذاهباً اِلَيْه اس میں تضمین ہے هكذا اِلٰى غُيُوث اور مقولہ محذوف ہے ای هَجرتُ الغَيْثَ ذَاهِباً إِلٰى غُيُوثٍ يَدَيْهِ.

إِلَى الَّذِى تَهَبُ الدَّوْلاَتِ رَاحَتُهُ (۳۳) وَلاَيَمُنُّ عَلٰى آثَارِ مَوهُوبِ

**ترجمہ** :اس شخص کی طرف (ہجرت کی ہے) جس کی ہتھیلی دولتوں کو لٹاتا ہے اور عطا کی ہوئی چیزوں کے بعد احسان نہیں جتاتا۔

**توضیح**: متنبی کافور کو سیف الدولہ پر فوقیت کی وجہ بتاتے ہوئے کہتا ہے کہ میری یہ ہجرت ایسے شخص کی طرف ہے جو ہر وقت مال و دولت تقسیم کرتا ہے، لیکن اس کے باوجود کبھی احسان نہیں جتاتا، اور سیف الدولہ میں یہ بات نہیں تھی۔

**حل لغات** :تَهَبُ. الوَهَبُ وَالهِبَةُ (ف) ہبہ کرنا۔ دَوْلاَت (واحد) دَوْ لَةٌ. مال، وہ چیز جو لوگوں کے درمیان گردش کرتی رہے۔ الدَّوْلَة (ن) گھومنا. رَاحَة. ہتھیلی۔ يَمُنُّ عَلَيْهِ بِكَذَا مَنًّا (ن) احسان جتانا۔ آثار (واحد) أَثَرٌ. نشان قدم۔

**ترکیب**:الى الذى، الى غيوث سے بدل ای ذاهباً إلى الذى راحتُهُ، تهب کا فاعل۔

وَلاَيَرُوْعُ بِمَغْدُوْرٍ بِهِ أَحَدًا (۳۴) وَلاَيُفَزِّعُ مَوْفُوْراً بِمَنْكُوبِ

**ترجمہ** :وہ کسی کے ساتھ بدعہدی کر کے دوسروں کو دہشت زدہ نہیں کرتا اور نہ کسی مصیبت زدہ کے ذریعہ کسی بے خوف کو خوف زدہ کرتا ہے۔

**توضیح** : کافور نہ تو کسی کے ساتھ بدعہدی اور ظلم کرتا ہے، جس سے دوسرے لوگ

خائف اور دہشت زدہ ہوں، اور نہ کسی کا مال چھین کر اس کو مصیبت میں ڈالتا ہے جس سے دوسرے مالدار خوف زدہ ہوں۔

**حل لغات:** یَرُوْعُ. رَاعَهُ الامْرُ رَوْعاً (ن) گھبراہٹ میں ڈالنا۔ مَغْدُوْر. وہ شخص جس کے ساتھ بدعہدی کی گئی ہو، الغدرُ (ن،س) عہد توڑنا، خیانت کرنا۔ یُفْزِعُ .فَزَّعَهُ: گھبراہٹ میں ڈالنا۔ مَوْفُوْراً .وہ مالدار جس کا مال محفوظ ہو۔ وَفَرَ المَالُ وُفُوْراً (ض) بکثرت مال ہونا۔ مَنْكُوْب مصیبت زدہ۔ نَكَبَ الدَّهْرُ فلاناً نكباً (ن) مصیبت پہونچانا۔ و نَكِبَ: مصیبت زدہ ہونا۔

بَلىٰ يَرُوْعُ بِذِي جَيْشٍ يُجَدِّلُهُ (۳۵) ذَامِثْلِهٖ فِي أَحَمِّ النَّقْعِ غِرْبِيْبِ

**ترجمہ** : کیوں نہیں! ممدوح ایک سپہ سالار کے ذریعہ جسے وہ خاک میں لٹادیتا ہے اس جیسے سپہ سالار کو، سیاہ غبار والے اور سیاہ ہتھیار والے لشکر میں دہشت زدہ کردیتا ہے۔

**توضیح** : ہاں ممدوح ایک کے ذریعہ دوسرے کو اس طرح ڈراتا ہے کہ اپنے دشمنوں کے صاحبِ لشکر بادشاہ کو میدانِ کارزار میں زمین پر گراتا ہے تاکہ اُسی جیسا دوسرا بادشاہ اس منظر کو دیکھ کر ڈر جائے اور کبھی مقابلہ پر آنے کی ہمت نہ کرسکے۔ یا اپنے بدمقابل کے سپہ سالار کو شکست دیکر دوسرے سپہ سالاروں کو خوف زدہ کرتا ہے۔

**حل لغات:** ذِيْ جَيْشٍ . لشکر والا یعنی کمانڈر یا بادشاہ۔ يُجَدِّلُ .جَدَّلَه: پچھاڑ دینا، زمین پر پٹخ دینا۔ ذَامِثْلِهٖ ای ذَاجَيْشٍ مِثْل جَيشِهٖ، اس جیسے سردار لشکر کو۔ اَحَمّ .اسم تفضیل۔ سخت سیاہ اَلْحَمَمُ (س) سیاہ ہونا۔ النَقْعُ. غبار (ج) نِقَاعٌ. غِرْبِيْب، سخت تاریک (ج) غَرَابِيْب.

**ترکیب:** يَرُوْعُ. فعل۔ ضمیر ذوالحال، فِيْ أَحَمِّ النَقْعِ غِرْبِيْب، ثابتاً سے متعلق ہوکر حال۔ حال ذوالحال سے ملکر فاعل اور فِي أَحَمِّ النَقْعِ ای فِي جَيْشٍ أَحَمِّ النَقْعِ. ذَامِثْلِهٖ، يَرُوْعُ کا مفعول بہ۔ ذِيْ جَيْشٍ موصوف، يُجَدِّلُهُ صفت۔

وَجَدْتُ أَنْفَعَ مَالٍ كُنْتُ أَذْخَرُهُ (۳٦) مَافِي السَّوَابِقِ مِنْ جَرْيٍ وَتَقْرِيْبِ

**ترجمہ:** میں نے اس مال میں جس کو میں جمع کر کے رکھتا تھا سب سے زیادہ نفع بخش مال

اس تیز اور درمیانی دوڑ کو پایا جو تیز رفتار گھوڑوں میں تھی۔

**توضیح**: یعنی میرے مال میں سب سے زیادہ کارآمد اور نفع بخش مال میرا گھوڑا ثابت ہوا، کیونکہ اس نے زمانہ کے حوادث سے بچا کر مجھے ممدوح تک پہونچا دیا۔

**حل لغات**: اَذخرُ. ذَخرَ الشئ ذخراً (ف) ذخیرہ اندوزی کرنا، وقت ضرورت کیلئے چھپا کر رکھنا۔ سَوَابِق (واحد) سَابِق. وہ گھوڑا جو دوڑنے میں سب سے آگے رہتا ہے۔ السَّبقُ (ض) سبقت کرنا، آگے بڑھنا۔ جَرْیٌ (ض) دوڑنا. تَـقْـرِيب . گھوڑے کی ایک مخصوص چال جس میں قدموں کو قریب قریب رکھا جاتا ہے۔

**ترکیب**: اَنْفَعَ، وَجَد کا مفعول اول اور مَافِی السَّوَابق مفعول ثانی۔ مَالٍ موصوف، کُنْتُ اَذْخَرُه صفت۔ مِنْ جَرْیٍ وَتَقْرِیْب، ما کا بیان۔

لَمَّا رَأَیْنَ صُروفَ الدّهرِ تَغدِرُ بی (۳۷) وفَیْنَ لِیْ وَوَفَتْ صُمُّ الْاَنَابِیْبِ

**ترجمه**: جب ان گھوڑوں نے حوادثِ روزگار کو میرے ساتھ بدعہدی کرتے ہوئے دیکھا، تو انہوں نے میرے ساتھ وفاداری کی، اور ٹھوس نیزوں نے بھی وفاداری کی۔

**توضیح**: جب حوادثِ زمانہ نے میرے ساتھ بے وفائی کی اور مجھے بے یار و مددگار چھوڑ دیا، فقر و فاقہ کی وجہ سے زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوتی چلی گئی تو ایسے وقت میں میرے گھوڑوں اور نیزوں نے میرا ساتھ دیا۔ اور تنگ دستی کی زندگی سے نکال کر ممدوح اور راحت و آرام والی زندگی تک پہنچایا۔

**حل لغات**: صُرُوف (واحد) صَرْف. گردش۔ تَغْدِرُ .غَدَرَبِه غَدْراً (ض) بدعہدی کرنا۔ وَفَیْنَ وَفَاءً (ض) وفاداری کرنا۔ صُمٌّ (واحد) اَصَمُّ . ٹھوس۔ رُمْحٌ اَصَمُّ ٹھوس نیزہ۔ اَنَابِیْبُ (واحد) اُنْبُوبَةٌ. نیزہ کا وہ حصہ جو دو گرہوں کے درمیان ہو، نرکل۔

**ترکیب**: صُرُوْفَ الدَّهْر ذوالحال، تَغْدِرُ حال۔ صُمُّ الاَنَابِیْب اضافة الصفت إلی الموصوف ای الاَنَابِیْبُ الصُمُّ.

فُتْنَ الْمَهَالِكَ حَتّٰى قَالَ قَائِلُهَا (۳۸) مَاذَا لَقِيْنَا مِنَ الْجُرْدِ السَّرَاحِيبِ

**ترجمہ**: وہ گھوڑے مہلک بیابان کو اس طرح پار کر گئے کہ ان بیابانوں میں سے ایک بولا کہ ہم کو ان کم بال والے دراز قد گھوڑوں سے کیا ملا؟

**توضیح**: وہ گھوڑے مہلک بیابان سے اس قدر برق رفتاری کے ساتھ گذرے کہ ایک بیابان زبانِ حال سے افسوس کرتے ہوئے بولا کہ ہائے افسوس ہم ان گھوڑوں اور ان کے سواروں کا کچھ نہیں بگاڑ سکے جب کہ ہم سے کسی کا بچ نکلنا بہت مشکل ہے۔

**حل لغات**: فُتن. فَاتَه فلانٌ فِي كذا فَوْتاً (ن) آگے بڑھنا و فَاتَ الشَّيَ: تجاوز کرنا۔ الْمَهَالِك (واحد) مَهْلَكَةٌ. بیابان، جنگل۔ الجُرْدُ (واحد) أَجْرَدُ. بے بال والا چھوٹے بالوں والا۔ جَرِدَ الْفَرَسُ جَرَداً (س) چھوٹے بال والا ہونا۔ سَرَاحِيب (واحد) سُرْحُوب. لمبا، متناسب الاعضاء۔ الْفَرَسُ السُّرْحُوب: دراز قد گھوڑا۔

تَهْوِي بِمُنْجَرِدٍ لَيْسَتْ مَذَاهِبُهُ (۳۹) لِلُبْسِ ثَوْبٍ وَمَأْكُولٍ وَمَشْرُوبِ

**ترجمہ**: وہ گھوڑے ایسے پختہ کار شخص کو لیکر تیزی کے ساتھ دوڑ رہے تھے جس کے اسفار پوشاک پہننے اور خورد ونوش کیلئے نہیں تھے۔

**توضیح**: گھوڑے ایک ایسے شخص کو منزل مقصود کی طرف لئے جا رہے تھے جو بلند حوصلہ اور عالی ہمت رکھتا تھا جس کے اسفار کا مقصد اونچے اُونچے مقاصد اور بلند مراتب کا حصول ہے۔ عام آدمیوں کی طرح محض کھانا پینا اور عمدہ کپڑے زیب تن کرنا نہیں ہے۔

**حل لغات**: تَهْوِيْ. هَوَتِ النَّاقَةُ بِرَاكِبِهَا هَوِيّاً (ض) تیز دوڑنا۔ بَا برائے تعدیہ مُنْجَرِد اس طرح سیدھا چلنے والا کہ کسی دوسری طرف التفات نہ ہو، مراد ثابت قدم و پختہ کار۔ اِنْجَرَدَ بِنَا السَّيْرُ: بغیر دوسری طرف التفات کئے ہوئے چلنا۔ مَذَاهِب. (واحد) مَذْهَبٌ. راستہ. یا مصدر میمی چلنا، مراد سفر لُبْسٌ (س) پہننا۔ ثَوْبٌ. کپڑا (ج) ثِيَابٌ و اَثْوَابٌ.

**ترکیب**: بِمُنْجَرِدٍ. موصوف، لَيْسَتْ صفت۔

يَرْمِي النُّجُومَ بِعَيْنَيْ مَنْ يُحَاوِلُها (۴۰) كَأَنَّها سَلَبٌ في عَيْنِ مَسْلُوبِ

**ترجمہ**: وہ ستاروں کو اس شخص کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو ان کا طالب ہے گویا وہ (ستارے) لٹے ہوئے شخص کی نگاہ میں لوٹا ہوا مال ہے۔

**توضیح**: یعنی وہ انتہائی بلند ہمت ہے جو ستاروں کو حاصل کرنے کی لالچ کرتا ہے اور ان کی طرف حسرت بھری نگاہوں سے اس شخص کی طرح دیکھتا ہے جو ستاروں کو ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہا ہو گویا کسی نے اس سے ستاروں کو چھین کر آسمان پر لٹکا دیا ہو اور وہ ان کو حاصل کرنے کی تدبیر کر رہا ہو۔ الغرض شاعر بلند مقاصد کے حصول کے لیے ہر وقت کوشاں رہتا ہے۔

**حل لغات**: يَرْمِي رَمىٰ بِالعَيْنِ رَمْياً (ض) دیکھنا۔ عَيْنَيْ تثنیہ، نون اضافت کی وجہ سے ساقط۔ يُحَاوِلُ الشَّيْءَ مُحَاوَلَةً: قصد وارادہ کرنا، حیلہ سے کسی چیز کو طلب کرنا۔ سَلَبٌ چھینی ہوئی چیز (ج) اَسْلابٌ مُسْلُوب۔ اس سے مراد مَسْلُوب منه. السَّلب (ن) چھیننا۔

حَتّـى وَصَلْتُ إلىٰ نَفْسٍ مُحَجَّبَةٍ (۴۱) تَلْقَى النُّفُوسَ بِفَضْلٍ غَيْرِ مَحْجُوبِ

**ترجمہ**: (وہ گھوڑے تیز چلے) یہاں تک کہ میں ایسے شخص کے پاس پہنچا جو پوشیدہ رہتا ہے اور لوگوں سے ایسے انعام واحسان کے ساتھ ملتا ہے جو پوشیدہ نہیں ہے۔

**توضیح**: یعنی میں سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے شاہِ مصر کافور کے دربار میں پہنچا ہوں جو حسبِ عادتِ سلاطین خود عوام کی نگاہوں سے پوشیدہ رہتا ہے لیکن اس کا جود وکرم پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کی فیاضی اور سخاوت سب لوگوں پر ہر وقت عام ہے۔

**حل لغات**: مُحَجَّبَة. اسم مفعول۔ حَجَّبَهٗ: چھپانا۔ تَلْقىٰ لِقَاءً (س) ملاقات کرنا۔ فَضْلٌ احسان، کرم۔

فِيْ جِسْمِ اَرْوَعَ صَافِي الْعَقْلِ تُضْحِكُهٗ (۴۲) خَلائِقُ النَّاسِ إضْحَاكَ الْأَعَاجِيبِ

**ترجمہ**: وہ نفس ایسے خوشنما جسم میں ہے جس کی عقل روشن ہے اور اس کو لوگوں کے اخلاق تعجب خیز چیزوں کے ہنسانے کی طرح ہنساتے ہیں۔

**توضیح**: یعنی کافور انتہائی ذہین، خوبصورت اور روشن دماغ ہے، اس کو لوگوں کی عادات واخلاق پر استخفافاً ہنسی آتی ہے جیسے کسی تعجب خیز چیز کو دیکھ کر بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔

**حل لغات**: اَرْوَعُ خوشنما، ہوشیار، ذکی (ج) رُوعٌ. رَاعَه الشَّیءُ رَوْعًا (ن) خوشنما ہونا۔ صَافِی العَقْل. روشن عقل اور تیز دماغ والا۔ تُضْحِکُہ. اَضْحَکَہُ: ہنسانا۔ خَلَائِق (واحد) خَلِیْقَۃٌ۔ طبیعت، اخلاق. اَعَاجِیْب (واحد) اُعْجُوبَۃٌ. عجیب چیز۔

**ترکیب**: فِیْ جِسْمٍ خبر مبتدا محذوف ھِیَ کی ای ھی فی جسم. جِسْم موصوف، اَرْوَعَ صفت اولیٰ، صَافِی العَقْل صفت ثانیہ تُضْحِکُہ صفت ثالثہ۔ خَلَائِق، تُضْحِکُہ، کا فاعل اور اِضْحَاکَ مفعول مطلق۔

**فَالْحَمْدُ قَبْلُ لَهُ والحَمْدُ بَعْدُلَها (۴۳) وَالْقَنَا وَلادلاجِیْ وَتَاوِیْبِی**

**ترجمہ**: سب سے پہلے کافور کی تعریف ہے، اس کے بعد گھوڑے، نیزے اور میرے شب وروز سفر کی تعریف ہے۔

**توضیح**: کافور چونکہ میرا مقصود اصلی ہے اور وہ بہت سی خوبیوں اور کمالات کو جامع ہے اس لئے اوّلاً وہی میری تعریف کا مستحق ہے اور باقی چیزیں چونکہ ممدوح تک پہنچانے میں معاون ومددگار ہیں اس لئے ثانیاً وہ بھی لائق تعریف ہیں۔

**حل لغات**: اَلْحَمْدُ (س) تعریف کرنا۔ لَهَا ای لِلْخَیْل. اِدْلَاج اَدْلَج القَوْمُ: پوری رات یا آخر شب میں سفر کرنا۔ تَاْوِیْب. اَوَّبَ القومُ: سارے دن چلنا اور رات میں قیام کرنا۔ اِدْلَاج اور تأویب سے مراد شب وروز کا سفر ہے۔

**وَكَيْفَ اَكْفُرُ يَا كَافُورُ نِعْمَتَهَا (۴۴) وَقَدْ بَلَغْنَكَ بِیْ يَا خَيْرَ مَطْلُوْبِ**

**ترجمہ**: اور اے کافور! میں اُن (گھوڑوں) کے احسان کا کیسے ناشکری کرسکتا ہوں؟ جب کہ اے بہترین مطلوب! انہوں نے مجھے تجھ تک پہنچایا ہے۔

**توضیح**: میں گھوڑے اور مذکورہ چیزوں کا احسان نہیں بھول سکتا اس لئے کہ انہوں نے ہی مجھے آپ تک پہونچایا ہے۔ اور سفر میں پیش آنے والی رکاوٹوں کو دور کیا ہے۔

**حل لغات** : کَیْف استفہام انکاری اَکْفُرُ. کَفَر کُفْرَاناً (ن) ناشکری کرنا۔ نِعْمتَها ای نعمةَ الخَیْلِ اَوِ الْمَذْکُوْرَاتِ. بَلَغْنَ. بَلَغ بُلُوغاً (ن) پہونچنا۔ وبَلَغ بِه: پہونچانا۔

یَا اَیُّهَا الْمَلِکُ الْغَانِیْ بِتَسْمِیَةٍ (۴۵) فِی الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ عَنْ وَصْفٍ وتَلْقِیْبِ

**ترجمہ**: اے وہ بادشاہ! جو مشرق ومغرب میں اپنی ناموری کیوجہ سے تعریف کرنے اور لقب بتانے سے بے نیاز ہے۔

**توضیح**: اے کافور! تو پوری دنیا میں اتنا مشہور ہے کہ جب تیرا نام لیا جاتا ہے تو تیرے اوصاف اور لقب بتانے کی کوئی ضرورت نہیں پڑتی۔ مشرق ومغرب میں محض تیرا نام لے لینا کافی ہے۔

**حل لغات** : الغَانِی۔ بے نیاز۔ غَنِیَ عَنْ کَذَا غَنَاءً (س) بے نیاز ہونا۔ تَسْمِیَة. سَمّٰی الشیْئَ بِالشیْئِ: نام رکھنا۔ وَصْفٌ (ض) بیان کرنا۔ تَلْقِیْب. لَقَّبَهٗ بِکَذَا: لقب دینا۔ لقب اصلی نام کے علاوہ ہر وہ نام جو مدح یا ذم کی طرف مُشْعِر ہو (ج) اَلْقَاب۔

**ترکیب** : بِتَسْمِیَةٍ اور عَنْ وَصْف، الْغَانِی سے متعلق۔ یَا اَیُّهَا الْمَلِکُ منادی اور اَنْتَ الْحَبِیْبُ جواب ندا۔

اَنْتَ الْحَبِیْبُ وَلٰکِنِّیْ اَعُوْذُ بِهٖ (۴۶) مِنْ اَنْ اَکُوْنَ مُحِبًّا غَیْرَ مَحْبُوْبٍ

**ترجمہ**: تو میرا محبوب ہے لیکن میں اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں ایسا مُحِب بنوں جس سے محبت نہ کی جائے۔

**توضیح**: اے بادشاہ! تو میرا محبوب اور دوست ہے تیری محبت میرے قلب وجگر پر نقش ہے، اسی کے ساتھ میری محبت بھی آپ کے دل میں ہونی چاہئے، ورنہ یک طرفہ محبت سے خدا کی پناہ، اسی کو اردو شاعر نے بڑے عمدہ انداز میں کہا ہے۔

اُلفت میں تب مزہ ہیکہ دونوں ہوں بیقرار     دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

**حل لغات**: الحَبِیْبُ. دوست (ج) اَحِبَّة و اَحِبَّاء. مُحِبّ. اسم فاعل۔ اَحَبَّهٗ: محبت کرنا اَعُوْذُ. عَاذَ بِفُلَانٍ من کَذَا عَوْذاً (ن) پناہ لینا۔

## وَقَالَ يَمْدَحُهُ فِىْ شَوَّالَ سَنَةَ سَبْعٍ وَّ اَرْبَعِينَ وَثَلٰثِ مِائَةٍ

**ترجمہ**: شوال ۳۴۷ھ میں کافور کی تعریف میں متنبی نے یہ اشعار کہے۔

**نوٹ**: بعض نسخہ میں عنوان یہ ہے "وَقَالَ يَمْدَحُ كَافُوراً وَقَدْ حَمَلَ اِلَيْهِ سِتَّ مِائَةِ دِينَارٍ" کہ متنبی نے یہ اشعار اس وقت کہے جب اس کی خدمت میں چھ سو دینار پیش کئے گئے۔

اُغَالِبُ فِيكَ الشَّوقَ وَالشَّوقُ اَغْلَبُ (۱) وَاَعْجَبُ مِنْ ذَاالْهَجْرِ وَالْوَصْلُ اَعْجَبُ

**ترجمہ**: تیرے بارے میں میرا شوق سے مقابلہ رہتا ہے (مگر صبر پر) شوق زیادہ غالب رہتا ہے اور مجھے اس ہجر پر حیرت ہے (کہ اس کی مدت دراز ہے) حالانکہ وصالِ محبوب زیادہ تعجب خیز ہے۔

**توضیح**: تیرے معاملہ میں صبر اور شوق کا آپس میں مقابلہ رہتا ہے لیکن جذبۂ شوق ہمیشہ غالب رہتا ہے اور صبر کا دامن چھوٹ جاتا ہے۔ فراق کی درازگی پر مجھے حیرت ہے لیکن وصالِ یار پر اس سے زیادہ تعجب ہے، کیونکہ وصال زمانہ کی چاہت کے خلاف ہے زمانہ تو ہمیشہ فراق ہی چاہتا ہے، اسکو وصال سے تو دشمنی ہے، اسلئے وصال پر زیادہ تعجب ہوتا ہے کہ یہ کیسے ہوگیا؟ نیز وصال پر اسلئے بھی تعجب ہے کہ اسکی مدت بہت قلیل ہے اور فراق کی مدت بہت زیادہ۔

**حل لغات**: اُغَالِبُ. مُغَالَبَةً: ایک دوسرے پر غلبہ کی کوشش کرنا۔ وغَلَبَ غَلَبَةً (ض) غالب ہونا۔ الشَّوْقُ. سخت خواہش (ج) اَشْوَاقٌ. شَاقَ لِحُبِّ اِلَيْهِ شَوْقاً (ن) شوق دلانا۔ اَعْجَبُ عَجِبَ عَجَباً (س) تعجب کرنا۔ الهَجْرُ. هَجَرَه هَجْراً (ن) قطع تعلق کرنا۔ چھوڑ دینا الوَصْلُ. ملاپ۔ وَصَلَ الشَّيْئَ بِالشَّيْئِ وَصْلاً (ض) جوڑنا۔

اَمَا تَغْلَطُ الأَيَّامُ فِيَّ بِاَنْ اَرىٰ (۲) بَغِيضاً تُنَائِى اَوْ حَبِيباً تُقَرِّبُ

**ترجمہ**: کیا زمانہ میرے بارے میں ایسی غلطی نہیں کرے گا کہ میں دشمن کو اس حال میں دیکھوں کہ زمانے نے اس کو دور کر دیا ہو یا دوست کو اس حال میں (دیکھوں) کہ اس نے اس

کوقریب کردیا ہو؟

**توضیح**: شاعر کہتا ہے کہ کیا زمانہ کبھی غلطی سے دوست کو قریب اور دشمن کو دور نہیں کرسکتا۔ کاش ایسا ہو جاتا چونکہ زمانے کی عادت یہ ہے کہ وہ دشمن کو قریب اور دوست کو دور کرتا ہے اس لئے دیدہ ودانستہ تو کبھی اس کے خلاف کر نہیں سکتا ہاں غلطی اور بھول سے دشمن کو دور اور دوست کو قریب کرسکتا ہے چونکہ ایسا کرنا اس کے مزاج کے خلاف ہے اس لئے شاعر نے اسے زمانے کی غلطی قرار دیا ہے۔

**حل لغات**: اَمَا۔ حرف تنبیہ، یا ہمزۂ استفہام اور مَا نافیہ سے مرکب۔ تَغْلَطُ ۔غَلِطَ فِی الْأمرِ غَلَطاً (س) غلطی کرنا۔ بَغِیضاً بمعنی مَبْغُوضاً۔ دشمن۔ بغُضَ بَغَاضَۃً (ن س ک) نفرت کرنا، دشمنی کرنا۔ تُنَائِیْ مُنَاءَ اۃً: دور کرنا۔ونَآیَ عَنْ کَذَا نَأیاً (ف) دور ہونا۔ تُقَرِّبُ۔ قَرَّبَہٗ: قریب کرنا۔

**ترکیب**: تُنَا ئی ،بَغِیضاً سے اور تُقَرِّبُ، حَبِیْباً سے حال۔

وَلِلّٰــہِ سَیْــرِیْ مَــا أَقَلَّ تَـئِیَّۃً (۳) عَشِیَّۃَ شَرْقِیَّ الْحَدَالیٰ وَ غُرَّبُ

**تــرجـمــہ**: کیا خوب تھا میرا سفر اور کتنا مختصر تھا میرا قیام اس شام کو جس میں میرے مشرقی جانب مقام حَدَالیٰ اور کوہِ غُرَّب تھا۔

**توضیح**: جب میں حلب سے مصر کافور کے پاس جار ہا تھا اس وقت کا سفر کتنا عجیب تھا کہ کہیں قیام نہیں کرتا تھا خواہ رات کی تاریکی ہو یا دن کا اجالا، دورانِ سفر شام کو میری مشرقی جانب کبھی مقام حَدَالیٰ پڑتا اور کبھی غرّب پہاڑ۔ الغرض راستے کے مختلف خطرات اور دشوار گزار مقامات کی پروا کئے بغیر سفر کرتا رہا۔

**لغات**: وَلِلّٰـہِ یہ کلمہ بوقت تعجب بولا جاتا ہے۔ سَیْرٌ (ض) چلنا۔ مَـا أَقَلَّ. فعل تعجب۔ قَلَّ قِلَّۃً (ض) کم ہونا۔ تَئِیَّۃً بروزن تَحِیَّۃً. قیام کرنا ٹھہرنا۔ عَشِیَّۃ. شام (ج) عَشِیٌّ و عَشِیَّاتٌ و عَشَایَا. الحُدَالیٰ بضم الحاء وفتحھا. ملک شام میں ایک جگہ یا پہاڑ۔ غُرَّب ملک شام

کا ایک پہاڑ۔

**ترکیب**: ثَنِیَّۃٌ منصوب بر بنائے تمیز اور مَا اَقَلَّ کا مفعول، تنگی مقام کے باعث محذوف ۔ای مَا اَقَلَّہٗ اور عَشِیَّۃَ اَقَلَّ کا ظرف۔ شَرْقِیَّ خبر مقدم، الحدالیٰ وغُرُوبُ مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر سے مل کر عَشِیَّۃَ کا مضاف الیہ ہو کر مبدل منہ اور بدل آئندہ شعر: عَشِیَّۃَ اَحْفَی النَّاسِ الخ۔

عَشِیَّۃَ أَحْفَیٰ النَّاسِ بِیْ مَنْ جَفَوْتُہٗ (۴) وَاَھْدَی الطَّرِیْقَیْنِ الَّذِیْ أَتَجَنَّبُ

**ترجمہ**: یعنی اس شام کو جس میں مجھ پر سب سے زیادہ مہربان وہ شخص تھا جس سے میں نے بیوفائی کی (یعنی سیف الدولہ) اور دونوں راستوں میں سب سے زیادہ سیدھا وہ راستہ تھا جس سے میں بچتا رہا۔

**توضیح**: یعنی جس شام کو میں مصر جا رہا تھا اس وقت سب لوگوں سے زیادہ اعزاز و اکرام کرنیوالا امیرِ حلب سیف الدولہ تھا جس سے منہ پھیر کر میں بجانب مصر رَوَاں دَواں تھا۔ اور سب سے زیادہ سیدھا راستہ سیف الدولہ کی خدمت میں حاضری والا تھا لیکن اس سے اعراض کر کے کافور کے پاس جانیوالا پیچیدہ اور پرخطر راستہ میں نے اختیار کیا۔ متنبی شاید سیف الدولہ سے جدائی اور اسکے انعام واکرام کو یاد کر کے کفِ افسوس مل رہا ہے۔

**حل لغات**: اَحْفیٰ۔ حَفِیَ بِہٖ حَفَاوَۃً (س) عزت واکرام میں مبالغہ کرنا۔ جَفوتُ۔ جَفَا صَاحِبَہٗ جَفَاءً وجَفْواً (ن) اعراض کرنا، بدسلوکی سے پیش آنا۔ اَھْدیٰ۔ اسم تفضیل۔ ھَدَاہُ اِلیٰ کَذَا ھِدَایَۃً (ض) رہنمائی کرنا۔ الطَّرِیْقَین۔ الطَّرِیق راستہ (ج) طُرُق۔ اَتَجَنَّبُ۔ تَجَنُّبَۃٌ: دور ہونا، وجَنَبَہٗ الشَّیْءَ جَنْباً (ن) دور کرنا۔

**ترکیب**: عَشِیَّۃَ ثانی پہلے عَشِیَّہ سے بدل۔ اَحْفَی النَّاسِ بِی مبتدا، مَنْ جَفَوْتُہٗ خبر۔ ھکذا اَھْدَی الطَّرِیْقَیْنِ مبتدا، الذی اَتَجَنَّبُ خبر۔

وَکَمْ لِظَلَامِ اللَّیْلِ عِنْدَکَ مِنْ یَدٍ (۵) تُخَبِّرُ أَنَّ الْمَانَوِیَّۃَ تَکْذِبُ

**ترجمہ**: تجھ پر رات کی تاریکی کے کتنے ہی احسانات ہیں جو بتا رہے ہیں کہ فرقہ مانویہ جھوٹا ہے۔

**توضیح**:فرقہ "مانویہ" کا عقیدہ ہے کہ ظلمت خالق شر ہے اور وہ شر کو جنم دیتی ہے اور نور خالق خیر ہے اور وہ خیر کو جنم دیتا ہے۔شاعر اپنے کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ رات کی تاریکیوں کے تجھ پر بہت سے احسانات ہیں مثلاً لقاء محبوب، دشمنوں سے بچاؤ وغیرہ۔یہ سب احسانات بتاتے ہیں کہ فرقہ مانویہ جھوٹا ہے، کیونکہ اگر ظلمت میں صرف شر ہی شر ہوتا تو پھر یہ احسانات کیسے ہوتے؟

**حل لغات**:ظَلَام۔ تاریکی۔ ظَلِمَ ظَلْماً (س) تاریک ہونا۔ تُخَبِّرُ .خَبَّرهُ الشَّئَی وبِالشَّیِٔ: آگاہ کرنا،خبردار کرنا۔ المَانوِیَّۃُ ایک فرقہ ہے،جسکا عقیدہ ہے کہ ظلمت خالق شر ہے اور نور خالق خیر ہے۔

**ترکیب** :کَمْ مِنْ یَدٍ مبتدا،لِظَلَامِ اللَّیْل خبر۔ تُخَبِّرُ ، یَدٍ کی صفت، اِنَّ المَانوِیَّۃَ ، تُخَبِّرُ کا مفعول بہ .

وَقَاکَ رَدَی الْاَعْدَاءِ تَسْرِیْ اِلَیْهِم (٦) وَزَارَکَ فِیْهِ ذُوالدَّلاَلِ الْمُحَجَّبُ

**ترجمہ** :اس نے تجھ کو دشمنوں کی ہلاکت سے بچایا جب تو ان کی طرف جا رہا تھا، اور اس میں تجھ سے ناز و نخرے والا، پردہ نشیں محبوب نے ملاقات کی۔

**توضیح** :جب تو نے رات کی تاریکی میں دشمنوں پر حملہ کیا تو دشمنوں نے بھی تجھ پر حملہ کرنا چاہا، لیکن اندھیرے میں وہ تجھ کو نہ دیکھ سکے اس لئے تو بچ گیا۔تو دشمنوں سے بچانا اور پردہ نشیں محبوبوں سے ملاقات کرانا یہ رات کے احسانات نہیں تو کیا ہیں؟ معلوم ہوا کہ رات کو خالق شر کہنا غلط ہے۔

**حل لغات**:وَقیٰ رَجُلاً وِقَایَۃً (ض) بچانا، حفاظت کرنا۔رَدیٰ (س) ہلاک کرنا۔ اَعْدَاء (واحد)عَدُوٌّ۔دشمن۔تَسْرِی .سَریٰ اللَّیلَ سُریً (ض) رات میں چلنا وَسَریٰ بہ :رات میں لے جانا۔زَارَہ زِیَارَۃً (ن) ملاقات کیلئے جانا۔ذُو . والا، صاحب (ج) اُولوا. الدَّلاَلَ .دَلَّ دَلاَلاً (س) ناز و نخرہ کرنا۔وَدَلَّتِ المَرْأۃُ عَلیٰ زَوْجِهَا : بناوٹی مخالفت کرنا۔المُحَجَّب.اسم

مفعول۔ حَجْبُهٗ: چھپانا۔

**ترکیب**: وَقَاكَ کاف ضمیر ذوی الحال۔ تَسْرِيْ اِلَيْهِم حال۔ رَدَى الْاَعْدَاءِ، وَقَىٰ کا مفعول بہ، ذو الدَّلَالِ، زَارَ کا فاعل۔

وَيَوْمٍ كَلَيْلِ الْعَاشِقِيْنَ كَمَنْتُهٗ (۷) اُرَاقِبُ فِيْهِ الشَّمْسَ اَيَّانَ تَغْرُبُ

**ترجمہ**: اور بہت سے دن عاشقوں کی رات کی طرح (بے چینی میں گذرے) کہ جن میں چھپ کر سورج کا انتظار کرتا رہا کہ کب غروب ہو۔

**توضیح**: جیسے عاشقوں کی راتیں فراق کی وجہ سے درد وکرب اور بے چینی میں گذرتی ہیں، ایسے ہی میرے بہت سے دن بہت بے چینی میں گذرے، کہ میں چھپ کر سورج کے غروب کا انتظار کرتا رہا تا کہ رات میں اپنے محبوب سے ملاقات کروں، معلوم ہوا کہ دن میں بھی شر ہے کہ محبوب سے ملاقات کے لیے مانع ہے۔

**حل لغات**: وَيَوْمٍ واؤ بمعنی رُبَّ. الْعَاشِقِيْنَ (واحد) عَاشِقٌ. عَشِقَ عِشْقاً (ض) عشق کرنا۔ كَمَنْتُ. كَمَنَ الشَّئَ كُمُوْناً (ن) چھپانا و كَمَن (ن س) چھپنا۔ اُرَاقِبُ. رَاقَبَه: نگرانی کرنا۔ اَيَّانَ. اسم ظرف۔ کب، کس وقت۔ تَغْرُبُ. غَرَبَتِ الشمسُ غُرُوْباً (ن) چھپنا، غروب ہونا۔

**ترکیب**: كَلَيْلِ الْعَاشِقِيْنَ، يومٍ کی صفت۔ اُرَاقِبُ، كمنتُ کی ضمیر فاعل سے حال۔

وَعَيْنِيْ اِلٰى اُذُنَيْ اَغَرَّ كَاَنَّهٗ (۸) مِنَ اللَّيْلِ بَاقٍ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَوْكَبُ

**ترجمہ**: اور میری آنکھ سفید پیشانی والے گھوڑے کے دونوں کانوں کی طرف لگی ہوئی تھی، گویا کہ وہ رات کا بقیہ حصہ ہے جس کے دونوں آنکھوں کے درمیان (سفید پیشانی میں) ایک ستارہ ہے۔

**توضیح**: یہاں سے شاعر گھوڑے کے اوصاف بیان کرتا ہے کہ میرا گھوڑا انتہائی سیاہ تھا جیسے رات کا ایک ٹکڑا اور پیشانی سفید تھی جو ایک چمکتا ہوا ستارہ معلوم ہوتا تھا۔ دورانِ سفر میری نگاہ گھوڑے کے کانوں پر رہتی، کیونکہ گھوڑا جب کوئی خطرہ محسوس کرتا ہے تو دونوں

کانوں کو کھڑا کر لیتا ہے جس سے سوار چوکنا ہو جاتا ہے۔

**حل لغات**: اُذُنٌ. کان (ج) اٰذان. اَغَرُّ ای فرسٌ اَغَرُّ . سفید پیشانی والا گھوڑا۔ الغُـرَّۃ (س) خوبصورت اور سفید رنگ والا ہونا۔ بَاقٍ. اسم فاعل۔ البَقَاء (س) باقی رہنا۔ کَوْکَبٌ. ستارہ (ج) کَوَاکِب.

**ترکیب**: عَینِی مبتدا، اِلیٰ اُذنَی خبر۔ بَاقٍ کَانّه کی ضمیر سے حال اور کَوْکَبٌ، کَاَنَّ کی خبر بتقدیر عبارت: کَاَنَّ غُرَّتَه کَوْکَبٌ مِنْ کَوَاکِبَ بَاقِیاً بَیْنَ عَیْنَیْه.

لَهٗ فَضْلَةٌ عَنْ جِسْمِهٖ فِیْ اِهَابِهٖ (۹) تَجِیْءُ عَلیٰ صَدْرٍ رَحِیْبٍ وَتَذْهَبُ

**ترجمہ**: اس کی کھال میں اس کے جسم سے ایک زائد حصہ ہے جو کشادہ سینے پر (بوقت دوڑ) آتا جاتا رہتا ہے۔

**توضیح**: میرے گھوڑے کا سینہ چوڑا اور کشادہ تھا جس کی وجہ سے لمبے لمبے قدم پڑتے تھے اور گھوڑا تیز دوڑتا تھا۔

**حل لغات**: فَضْلَةٌ. زائد (ج) فَضَلَات . اِهَاب . غیر مدبوغ چمڑا، کچی کھال (ج) اُهُبٌ، اُهَبٌ . صَدْرٌ۔ سینہ (ج) صُدُور. رَحِیْب۔ اسم فاعل کشادہ۔ الرَّحَابَۃُ (ک) والرُّحْبُ (س) کشادہ ہونا۔

**ترکیب**: لَهٗ خبر مقدم، فَضْلَةٌ مبتدا موخر۔ عَنْ جِسْمِه اور فِی اِهَابِه ، فَضْلَةٌ سے متعلق تَجِیْءُ ،فَضْلَة کی صفت۔

شَقَقْتُ بِهِ الظَّلْمَاءَ اُدْنِی عِنَانَهٗ (۱۰) فَیَطْغٰی وَاُرْخِیْهِ مِرَارًا فَیَلْعَبُ

**ترجمہ**: میں نے اس کے ذریعہ (رات کی) تاریکی کو چیر ڈالا اس حال میں کہ جب میں اس کی لگام کو اپنی طرف کھینچتا تو وہ شوخیاں کرنے لگتا اور جب ڈھیلی چھوڑتا تو وہ کھیل کرنے لگتا۔

**توضیح**: یعنی میں اس گھوڑے پر رات کی ظلمت میں سفر طے کر رہا تھا اور گھوڑے میں وہ تمام خصوصیات بدرجۂ اتم موجود تھیں جو ایک صحت مند گھوڑے میں ہوا کرتی ہیں مثلاً:

لگام کھینچنے پر شوخیاں اور سرکشی کرنا اور ڈھیلا چھوڑنے پر اچھل کود کرنا۔

**حل لغات**:شَقَقتُ. شَقَّ الشئَ شَقًّا (ن) پھاڑنا، چیرنا۔ ظَلْمَاء. تاریکی۔ لَیلَۃٌ ظَلْمَاءُ: بہت تاریک رات۔ ظَلِمَ اللَّیْلُ ظَلْمًا (س) تاریک ہونا۔ اُدْنی .اَدْنَی العِنَان: لگام کو اپنی طرف کھینچنا عِنَان ۔لگام(ج) اَعِنَّۃ. یَطغٰی .طَغٰی طُغیَاناً (ف) سرکشی کرنا۔ اُرْخیه .اَرْخَی الفَرَسَ: گھوڑے کی رسی ڈھیلا کرنا۔ مِرَارًا (واحد) مَرَّۃ۔ ایک بار۔ یَلْعَبُ. لَعِبَ لَعْبًا(س) کھیلنا۔

**ترکیب**:اُدْنِی عِنَانه ،شَقَقتُ کی ضمیر سے حال۔ مِرَارًا، اُرْخِیه کا ظرف۔

وَاَصْرَعُ اَیَّ الوَحْشِ قَفَّیْتُهُ بِهٖ (۱۱) وَاَنْزِلُ عَنْهُ مِثْلَهُ حِیْنَ اَرْکَبُ

**ترجمہ**: میں ہر اس جنگلی جانور کو پچھاڑ دیتا ہوں جس کا تعاقب اس گھوڑے سے کرتا ہوں اور میں اس سے اترتا ہوں اس حال میں کہ وہ اسی طرح ہوتا ہے جیسے سوار ہونے کے وقت تھا۔

**توضیح** :وہ گھوڑا انتہائی طاقتور اور تیز رفتار تھا۔ اس پر سوار ہو کر جس جنگلی جانور کا تعاقب کرتا، میں اس کو پکڑ لیتا اور جب گھوڑے پر سے اترتا، تو وہ اسی طرح تازہ دم رہتا جیسا کہ سوار ہونے کے وقت تھا، سفر کی وجہ سے تھکتا نہیں تھا۔

**حل لغات**:اَصْرَعُ. صَرَعَه صَرْعاً (ف) پچھاڑ دینا۔ اَیَّ الوَحْشِ اَیُّ بِمعنی اَلَّذِیْ اَیْ الوَحْشُ الَّذِیْ. اَلْوَحْشُ. جنگلی جانور(ج) وُحُوش. قَفَّیْتُ قَفّٰی فلانًا زیدًا اَوْ بزیدٍ: پیروی کرنا، کسی کو کسی کے پیچھے چلانا۔ اَنْزِلُ نَزَلَ نُزُوْلاً (ض) اُترنا۔

**ترکیب** :اَیَّ الْوَحْشِ ،اَصْرَعُ کا مفعول بہ۔ اَیْ اَصْرَعُ الَّذِیْ قَفَّیْتُه .جیسے اَضْرِبُ اَیُّهُمْ فِی الدَّارِ ای اَضْرِبُ الَّذِیْ فِیْ الدَّارِ. مِثْلَهٗ، عَنْهُ کی ضمیر سے اور حِیْنَ اَرْکَبُ ،مِثْلَهٗ کی ضمیر سے حال۔

وَمَا الْخَیْلُ اِلَّا کَالصَّدِیْقِ قَلِیْلَۃٌ (۱۲) وَاِنْ کَثُرَتْ فِی عَیْنِ مَنْ لَایُجَرِّبُ

**ترجمہ** :گھوڑے دوست ہی کی طرح قلیل الوجود ہیں، اگر چہ نا تجربہ کاروں کی نگاہ میں گھوڑے کی کثرت ہے۔

**توضیح** :یعنی جس طرح مخلص، ہمدرد دوست کم ہوتے ہیں اسی طرح بہتر اور اچھے

گھوڑے کم ہوتے ہیں، مگر جولوگ تجربہ نہیں رکھتے ان کی نگاہ میں گھوڑے بہت ہیں اور ہر گھوڑا بہتر اور کام کا ہے۔

**حل لغات** :الصَّدِيق۔سچا دوست (ج) أصْدِقَاء. صَدَقَ المَحَبَّةَ صِدْقاً (ن) خالص محبت کرنا۔ يُجَرِّبُ. جَرَّبَهٗ . آزمانا۔

**ترکیب**:الخيلُ مبتدا، كَالصَّدِيق خبراول، قَلِيْلَةٌ خبر ثانی۔

إِذَا لَمْ تُشَاهِدْ غَيْرَ حُسْنِ شِيَاتِهَا (۱۳) وَأَعْضَائِهَا فَالْحُسنُ عَنْكَ مُغَيَّبُ

**ترجمہ** :جب تو نے اس کے رنگ وروپ اور اعضاء کی خوبصورتی کے علاوہ کوئی اور جوہر نہیں دیکھے تو تیری نظروں سے حسن اوجھل رہا۔

**توضیح** :یعنی گھوڑے کی اصل خوبصورتی اس کے اعضاء کا حسن اور رنگ وروپ نہیں ہے بلکہ درحقیقت حسن کا معیار اس کی تیز رفتاری، وفاداری اور سریع الحس ہونا ہے، لہٰذا جس شخص نے محض گھوڑے کی ظاہری شکل وصورت کو دیکھ کر اسکے حسن وقبح کا فیصلہ کرلیا تو گویا وہ اس کی حقیقت سے ناواقف رہا۔

**حل لغات** :تُشَاهِد. شَاهَدَهٗ: دیکھنا۔شِيَاتٌ (واحد) شِيَةٌ. داغ بنشان، وَشَى الثَّوبَ وَشْياً (ض) مزین کرنا۔أعْضَاءٌ (واحد) عَضْوٌ . بدن کا ایک حصہ۔ مُغَيَّبٌ . اسم مفعول پوشیدہ۔غَيَّبَ الشَّيئَ: دور کرنا، پوشیدہ کرنا۔

**ترکیب**:إِذَالَمْ تُشَاهِدْ شرط، فَالْحُسْنُ جزا۔

لَحَا اللّٰهُ ذِي الدُّنْيَا مُنَاخاً لِرَاكِبِ (۱۴) فَكُلُّ بَعِيْدِ الهَمِّ فِيْهَا مُعَذَّبُ

**ترجمہ** :اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس دنیا پر جو سوار کیلئے ایک مختصر منزل ہے، اس لئے کہ ہر بلند ہمت اس میں تکلیف میں ہے۔

**توضیح** :دنیا کی حیثیت مسافروں کیلئے ایک قیام گاہ اور ویٹنگ روم کی ہے، جولوگ بلند عزائم اور زندگی میں کچھ کرگذرنے کا جذبہ رکھتے ہیں وہ دنیا میں فقر وافلاس کے

مصائب سے دوچار رہتے ہیں، ان کی تنگ حالی انہیں اپنے عزائم تک پہونچنے نہیں دیتی؛ اس لئے ایسی دنیا پر لعنت ہو۔

**حل لغات**: لَحَا فلانا لَحْوًا (ن) گالی دینا، ملامت کرنا۔ ذِی الدُّنْیَا ذی اسم اشارہ مُنَاخًا اسم ظرف۔ منزل۔ اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ۔ اَنَاخَ الجَمَلَ: اونٹ بٹھانا۔ بَعِیدِ الهَمِّ بلند ہمت، عالی ہمت۔ مُعَذَّب۔ اسم مفعول عَذَّبَ فُلَانًا: سزا دینا، تکلیف دینا۔

**ترکیب**: ذی الدنیا، لَحَا کا مفعول بہ۔ مُنَاخًا تمیز۔ فَکُلُّ بَعِیدِ الهَمِّ مبتدا، مُعَذَّبٌ خبر۔ فِیهَا، مُعَذَّبٌ سے متعلق۔

**أَلا لَیْتَ شِعْرِی هَلْ أَقُوْلُ قَصِیْدَةً (۱۵) فَلا أَشْتَکِیْ فِیْهَا وَلَا أَتَعَتَّبُ**

**ترجمہ**: غور سے سنو! کاش کہ میں جانتا کہ کیا میں کوئی ایسا قصیدہ کہہ سکونگا؟ جس میں (مصائب زمانہ کی) شکایت نہ کروں اور نہ اظہار ناراضگی کروں۔

**توضیح**: میرے اشعار زمانے کے مصائب اور حوادثات کی شکایتوں سے بھرے پڑے ہیں، کاش کہ کوئی ایسا دن آتا جس میں میرے مصائب ختم ہوجاتے اور مقاصد حاصل ہوجاتے تو میں کوئی ایسا قصیدہ کہتا جس میں کوئی شکایت اور اظہار ناراضگی نہ ہو۔

**حل لغات**: أَلَا حرف تنبیہ۔ شِعْرِی بمعنی عِلْمِی۔ شَعُرَ بِکَذا شُعُوْرًا (ک) محسوس کرنا قَصِیْدَة۔ سات یا دس اشعار سے زائد پر مشتمل نظم (ج) قَصَائِد۔ اَشْتَکِی۔ اِشْتَکیٰ إِلَیْهِ: شکایت کرنا۔ جس سے شکایت کی جائے اس پر الیٰ اور جس کی کیجائے وہ براہ راست متعدی ہوتا ہے۔ اَتَعَتَّبُ۔ تَعَتَّبَ القَوْمُ: ایک دوسرے پر اظہار ناراضگی کرنا۔

**ترکیب**: شِعْرِی، لَیْتَ کا اسم اور خبر محذوف ای حَاصِلٌ۔

**وَبِی مَا یَذُوْدُ الشِّعْرَ عَنِّیْ أَقَلُّهُ (۱۶) وَلٰکِنَّ قَلْبِیْ یَا ابْنَةَ القَوْمِ قُلَّبُ**

**ترجمہ**: مجھ پر اس قدر مصائب ہیں کہ جن کا ادنیٰ سا حصہ مجھے شعر گوئی سے روکتا ہے لیکن اے شریف زادی! میرا دل بڑا حیلہ گر ہے۔

**توضیح**: میں ایسے حالات سے دوچار ہوں کہ جن کا ادنیٰ سا حصہ اگر میرے شعرگوئی پر حملہ کردے تو میں شعرگوئی کے قابل نہ رہوں مگر اس کے باوجود میں علیٰ حالہ شعر کہتا رہتا ہوں اور حالات سے خوف زدہ نہیں ہوتا، کیونکہ میرا دل مصائب کے داؤ و پیچ سے خوب واقف ہے جس سے مجھ پر اثر نہیں ہوتا۔

**فائدہ**: یَاابْنَۃَ القَومِ حسبِ محاورۂ عرب ہے کہ وہ اس لفظ سے عورتوں کو خطاب کیا کرتے ہیں۔

**حل لغات**: یَذُوْدُ. ذَادَهُ ذَوْدًا (ن) دفع کرنا۔ ہٹانا۔ قُلَّبٌ. بہت زیادہ الٹنے پلٹنے والا حیلہ ساز، حیلہ گر، القَلْبُ (ض) الٹنا پلٹنا۔

**ترکیب**: بِی خبر مقدم، مَایَذُوْدُ الخ مبتدا موخر۔ مَا سے مراد مصائب أَقَلُّه ، یذودُ کا فاعل قُلَّبٌ ، لٰكِنَّ کی خبر۔

وَأَخْلاقُ كَافُورٍ إِذَاشِئْتُ مَدْحَهُ (۱۷) وَإِنْ لَمْ أَشَأْ تُمْلِيْ عَلَيَّ فَأَكْتُبُ

**ترجمہ**: کافور کے اخلاق ایسے ہیں کہ میں اس کی تعریف کرنا چاہوں یا نہ چاہوں وہ مجھ سے لکھوا لیتے ہیں اور میں لکھ دیتا ہوں۔

**توضیح**: کافور بلند اخلاق اور کریمانہ اوصاف کا حامل ہے جن سے متاثر ہو کر میں اشعار کہنے پر مجبور ہو جاتا ہوں اور پھر بے اختیار مجھ سے اشعار صادر ہونے لگتے ہیں خواہ طبیعت اس پر آمادہ ہو یا نہ ہو۔

**حل لغات**: شِئْتُ .شاءَهُ مَشِيْئَةً (س) چاہنا۔ تُمْلِي أَمْلىٰ عَلَيْهِ الكِتَابَ إِملاءً: بول کر لکھوانا۔ فَأَكْتُبُ. كَتَبَ كِتَابَةً (ن) لکھنا۔

**ترکیب**: اَخْلاقُ كَافُورٍ مبتدا، تُمْلِي عَلَيَّ خبر۔

إِذَاتَرَكَ الإِنسَانُ أَهْلاً وَرَاءَهُ (۱۸) وَيَمَّمَ كَافُوراً فَمَايَتَغَرَّبُ

**ترجمہ**: جب انسان اپنے پیچھے اپنے اہل وعیال کو چھوڑ کر کافور کا قصد کرتا ہے تو وہ اجنبی نہیں رہتا۔

**توضیح**: جب کوئی شخص اپنے اہل وعیال کو چھوڑ کر کافور کے دربار میں جاتا ہے تو وہ اس کے خصائل حمیدہ اور نعمتوں کی بارش سے یہ خیال کرتا ہے کہ میں اپنے گھر ہوں، اپنے آدمیوں میں ہوں۔ وہاں اسے کسی طرح اجنبیت کا احساس نہیں ہوتا۔

**حل لغات**: تَرَکَ الشیئَ تَرْکاً (ن) چھوڑنا۔ اَھْلاً کنبہ، رشتہ دار (ج) اَھْلُونَ و اَھَالٍ اھلُ الرَّجُلِ: بیوی، یہ آل سے عام ہے اشراف اور غیر اشراف سب پر بولا جاتا ہے جب کہ آل اشراف کے ساتھ خاص ہے خواہ دنیوی اعتبار سے اشرف ہو یا اُخروی اعتبار سے۔ وَرَاء سامنے، پیچھے یَمَّمَ الشیئَ تَاْمِیْماً: قصد کرنا، یَتَغَرَّبُ، غریب الوطن ہونا، پردیسی ہونا۔

فتیً یَمْلأُ الأَفْعَالَ رَأْیًا وَحِکْمَةً (۱۹) وَنَادِرَةً أحْیَانَ یَرْضیٰ وَیَغْضَبُ

**ترجمہ**: وہ ایسا جوان ہے جو تمام کاموں کو خوشی اور ناراضگی کے وقت رائے حکمت اور نادر باتوں سے بھر دیتا ہے۔

**توضیح**: کافور جوان ہونے کے باوجود تمام کاموں کو سنجیدہ آدمی کی طرح فہم وتدبُّر کے ساتھ انجام دیتا ہے، خواہ طبیعت میں نشاط ہو یا ملول ورنجیدگی، غصے کے وقت بھی اس کی عقل ٹھکانے پر رہتی ہے وہ مغلوب العقل نہیں ہوتا۔

**حل لغات**: یَمْلأُهُ مَلأً (ف) بھرنا۔ رَأْیًا. رائے (ج) آرَاء. حِکْمَةٌ. دانش، سمجھ (ج) حِکَمٌ. نَادِرَةٌ کمیاب (ج) نَوَادِر. نَدَرَ الشیئُ نُدُوراً (ن) نادر ہونا۔ کمیاب ہونا۔ اَحْیَان (واحد) حِینٌ۔ وقت۔ یَرْضیٰ. رَضِیَ عَنْهُ رِضیً (س) خوش ہونا۔ یَغْضِبُ. غَضِبَ عَلَیْهِ غَضَبًا (س) غصہ ہونا۔

**ترکیب**: فتیً خبر اور مبتدا محذوف ای هُوَ فتیً. یَمْلأُ، فتیً کی صفت۔ رَأْیاً و حِکْمَةً تمیز اَحْیَانَ، یَمْلأُ کا ظرف۔

إِذَا ضَرَبَتْ بِالسَّیْفِ فِی الْحَرْبِ کَفُّهُ (۲۰) تبیَّنْتَ أنَّ السَّیْفَ بِالْکَفِّ یَضْرِبُ

**ترجمہ**: جب جنگ میں اس کا ہاتھ تلوار سے وار کرتا ہے تو، تو کھلے طور پر دیکھ لیگا کہ تلوار ہاتھ مدد سے وار کر رہی ہے۔

**توضیح**: بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ کافور کی تلوار دشمنوں کو کاٹ رہی ہے لیکن ایسا ہے نہیں بلکہ اس کے ہاتھ کی مضبوطی اور مہارت کی مدد سے تلوار اپنا کام کر رہی ہے بغیر ہاتھ کی قوت کے تلوار کی تیزی فائدہ مند نہیں کماقیل. "السَّيْفُ بِالسَّاعِدِ لاَالسَّاعِدُ بِالسَّيْفِ"

**حل لغات**: ضَرَبَ بِالسَّيف ضَرْباً. وار کرنا۔ السَّيفُ. تلوار (ج) سُيُوف وأسْيَاف. الحَرْبُ. لڑائی، جنگ (ج) حُرُوْب. تَبَيَّنَتْ. تَبَيَّنَ الشئُ: واضح ہونا۔

**ترکیب**: كَفُّهُ، ضَرَبَ کا فاعل۔ أنَّ السَّيفَ، تبيَّنَتْ کا مفعول بہ۔ بِالكَفِّ، يَضْرِبُ سے متعلق۔

تَزِيدُ عَطَايَاهُ عَلىَ اللَّبْثِ كَثْرَةً (۲۱) وَتَلْبَثُ أَمْوَاهُ السَّمَاءِ فَتَنْضُبُ

**ترجمہ**: اسکی بخششیں ٹھہر جانے پر بکثرت بڑھتی رہتی ہیں اور آسمان کا پانی ٹھہر جاتا ہے تو وہ خشک ہو جاتا ہے۔

**توضیح**: کافور کی سخاوت بارش سے بڑھ کر اور دیرپا ہے کیونکہ بخشش کے بعد بھی اگر اس کے پاس کوئی ٹھہرا رہے تو مزید بخشش کرتا رہتا ہے برخلاف آسمان کے پانی کے، اگر وہ کچھ ایام ٹھہر جائے تو زمین میں پہونچ کر خشک ہو جاتا ہے دوسرا مطلب یہ ہے کہ بارانِ بخشش اگر اتفاقاً ممدوح کی جانب سے کسی وجہ سے بند ہو جائے تو پھر دوبارہ شروع ہونے پر نعمتوں کا دہانہ کھل جاتا ہے جس سے تلافی مافات ہو جاتی ہے جب کہ کچھ دنوں کیلئے بارش بند ہو جائے اور پھر شروع ہو تو زمین بارش کے پانی کو اپنے اندر جذب کر کے خشک کر دیتی ہے خلاصہ یہ ہیکہ اس کی سخاوت بارش سے بڑھ کر ہے۔

**حل لغات**: تَزِيْدُ. زَادَالشئَ زِيَادةً (ض) بڑھنا۔ عَطَايَا (واحد) عَطِيَّةٌ. بخشش۔ اللَّبْث لَبِثَ بِالمَكَانِ لَبْثاً (س) ٹھہرنا۔ أمْوَاهٌ (واحد) مَاءٌ. پانی۔ تَنْضُبُ نَضَبَ المَاءُ نُضُوْباً (ن) پانی کا خشک ہونا، زمین میں اترنا۔

**ترکیب**: عَطَايَاهُ، تَزِيْدُ کا فاعل۔ كَثْرَةً تمیز۔

أَبَاالْمِسْکِ هَلْ فِی الْکَأْسِ فَضْلٌ أَنَالُهُ (۲۲) فَإِنِّی أُغَنِّی مُنْذُ حِیْنٍ وَتَشْرَبُ

**ترجمہ**: اے ابوالمسک (کافور) کیا پیالے میں کچھ بچا ہوا ہے؟ کہ جس کو میں پی لوں کیونکہ میں ایک زمانے سے گا رہا ہوں اور تو پی رہا ہے۔

**توضیح**: کافور نے متنبی سے جاگیر دینے یا کسی صوبہ کا گورنر بنانے کا وعدہ کیا تھا، متنبی اس شعر میں کافور کو عمدہ انداز میں ایفائے وعدہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کیا تیری سلطنت میں کوئی صوبہ ہے؟ جس پر میں حکومت کروں یا کوئی علاقہ ہے؟ جو میری جاگیر میں دے دیا جائے کیونکہ میں ایک زمانہ سے تیری مدح کر رہا ہوں اور تیرے اوصاف کو اشعار میں بیان کر رہا ہوں جس سے تیری عظمت کا سکہ لوگوں کے دلوں میں بیٹھتا جا رہا ہے اور تو ان کو سن کر مست ہو رہا ہے۔

**حل لغات**: أَبَاالْمِسْکِ. کافور کی کنیت الْکَأْس. جام، پیالہ (ج) کُؤُوس و اَکْؤُس فَضْلٌ بقیہ، زیادتی۔ الفَضْلُ (س،ن) زائد ہونا، أَنَالُ. نَالَ الشَّیْءَ نَیْلاً (س) حاصل کرنا۔ پانا۔ أَغْنَی غَنَی الشِّعرَبِالشِّعر: گانا۔

**ترکیب**: أَبَاالْمِسْک ای یَاأَبَاالْمِسْک. فِیْ الْکَأْسِ خبر مقدم۔ فَضْلٌ مبتدا مؤخر أَنَالُهُ فَضْلٌ کی صفت۔

وَهَبْتَ عَلیٰ مِقْدَارِ کَفَّی زَمَانِنَا (۲۳) وَنَفْسِیْ عَلیٰ مِقْدَارِ کَفَّیْکَ تَطْلُبُ

**ترجمہ**: تو نے ہمارے زمانے کے دونوں ہتھیلیوں کے بقدر دیا اور میرا دل تیرے دونوں ہاتھوں کے بقدر کا طالب ہے۔

**توضیح**: تو نے مانگنے والوں کو انکی حیثیت کے مطابق دیا حالانکہ تو، تو بادشاہ ہے تجھے تو اپنی حیثیت دیکھ کر دینی چاہئے تھی اور میرا نفس اسی کا طالب ہے اس میں بھی کنایہ ہے اسی وعدے کی طرف جسکی وضاحت آنے والے شعر میں ہے۔

**حل لغات**: وَهَبْتَ. وَهَبَہ وَهْباً وَهِبَةً (ف) بخشش کرنا۔ ھبہ کرنا۔ مِقْدَار. اندازہ، پیمانہ

(ج) مَقَادِیر. قَدَرَ الشئَی بِالشئی قَدراً (ض) اندازہ کرنا۔

**ترکیب**: وَهَبتُ ای مالاً، نفسی مبتدا، تَطلُب خبر۔ علی مِقدَار، تَطلُبُ سے متعلق۔

اِذَا لَمْ تَنُطْ بِیْ ضَیْعَةً أَوْ وِلَایَةً (۲۴) فَجُودُکَ یَکْسُوْنِیْ وَ شُغْلُکَ یَسْلُبُ

**ترجمہ**: جب تو مجھے کوئی جاگیر یا حکومت سپرد نہیں کرے گا، تو تیری بخشش مجھے لباس عطا کریگی، اور تیرا اعراض اسکو چھین لے گا۔

**توضیح**: تیرا انعام واکرام میرے لئے کوئی مستقل ذریعۂ معاش نہیں ہے جب تک تیری طرف سے انعام کی بارش ہوتی رہے گی، میں خوش حال رہوں گا، اور جب تھوڑی سی غفلت یا اعراض کرلیں گے تو میں بدحال ہوجاؤں گا اس لئے مجھے کوئی مستقل جاگیر یا عہدہ چاہئے جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مستقل ذریعۂ آمدنی ہے۔

**حل لغات**: تَنُطْ. نَاطَه بِکَذَا وَعَلَیْهِ نَوْطاً (ن) لٹکانا۔ ضَیْعَةً۔ جائداد، خالی زمین (ج) ضَیعَات، وضِیَاع۔ وِلَایَة۔ حکومت (ج) وِلَایَات. یَکْسُو. کَسَا الثوبَ فُلَاناً کَسواً (ن) پہنانا۔ شُغلٌ. شَغَلَه عَنْهُ شُغلاً (ف) غافل کرنا۔ وَشَغَلَهُ بِکَذَا: مشغول کرنا۔ یَسْلُبُ سَلَبَ الشَّئَی سَلبًا (ن) زبردستی چھینا۔

یُضَاحِکُ فِیْ ذَا الْعِیْدِ کُلٌّ حَبِیْبَهُ (۲۵) حِذَائِیْ وَأَبْکِیْ مَنْ أُحِبُّ وَأَنْدُبُ

**ترجمہ**: اس عید میں ہر ایک میرے سامنے محبوب سے دل لگی کر رہا ہے اور میں ان لوگوں پر گریہ وزاری کر رہا ہوں جن سے مجھے محبت ہے۔

**توضیح**: آج عید کے دن میرے سامنے ہر شخص اپنے دوستوں اور اہل وعیال کے ساتھ مل کر عید کی خوشیاں منا رہا ہے، صرف میں ہی ایک بدقسمت انسان ہوں کہ عید کے دن بھی اپنے وطن، عزیز واقارب اور دوست واحباب سے دور ہوں، ان کی یاد مجھے ستارہی ہے اور آنکھیں اشکبار ہیں۔

**حل لغات**: یُضَاحِکُ ضَاحَکَه: ایک دوسرے کے ساتھ ہنسنا۔ ذَا. اسم اشارہ۔ العِیْد عید،

ہر وہ دن جس میں کسی صاحب فضل یا کسی بڑے واقعہ کی یادگار مناتے ہیں (ج) اَعْیَـاد۔ جِـذَاء۔ مقابل، برابر۔ اَنْدُب۔ نَدَبَ المَیِّتَ نَدْباً (ن) میت پر رونا، میت کی خوبیاں شمار کرنا۔

**ترکیب:** کُلُّ ، یُضَاحِکُ کا فاعل اور خَبِیْئَه مفعول بہ، جِذَئِی مفعول فیہ۔

أَحِنُّ إِلَىٰ أَهْلِيْ وَأَهْوىٰ لِقَاءَ هُمْ (۲٦) وَأَيْنَ مِنَ الْمُشْتَاقِ عَنْقَاءُ مُغْرِبُ

**ترجمہ**: میں اپنے اہل وعیال کا مشتاق اور ان سے ملاقات کا خواہش مند ہوں۔ کہاں مشتاق اور کہاں دور جانے والا عنقاء پرندہ۔

**توضیح**: میں اپنے اہل وعیال سے ملاقات کا خواہش مند ہوں، ان سے ملاقات کے لئے میرا قلب بے قرار ہے، لیکن افسوس کہ ان سے ملاقات اتنی ہی مشکل معلوم ہو رہی ہے جتنا عنقاء پرندہ کو تلاش کرنا جب کہ وہ دور جا چکا ہو۔

**حل لغات**: اَحِنُّ۔ حَنَّ اِلَیه حَنِیناً (ض) مشتاق ہونا۔ اَهْوی۔ هَوِیَه هَوًی (س) چاہنا۔ لِقَاء (س) ملنا۔ عَـنْقَاء (بفتح العین) ایک فرضی پرندہ جس کا شاید پہلے وجود تھا، جو طاقتور اور طویل الجسم ہوتا تھا، وہ ایک مرتبہ ایک بچہ اور بچی کو اٹھا کر لے بھاگا، تو اس زمانہ کے نبی حضرت حنظلہ بن صفوان علیہ السلام نے اس کیلئے بددعا کر دی جس سے اس کی نسل ختم ہوگئی اب عَـنْـقَاء مَغْرِب : ایک کہاوت ہوگئی اس آدمی کے لئے جو اپنے گھر سے دور چلا گیا ہو۔ بولتے ہیں " اَغْـرَبَ فِـی البلاد " دور چلا گیا اسی سے اسم فاعل مُغْرِب ہے۔

**نوٹ**: عَنْقَاء مُغْرِبَ یہ موصوف صفت ہے عنقاء ، فعلاء کے وزن پر ہے اور وہ اسم جنس ہے جو مذکر و مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے اس لئے مذکر صفت درست ہے۔

فَإِنْ لَمْ یَکُنْ اِلَّا اَبُوْالْمِسْکِ اَوْ هُمْ (۲۷) فَـاِنَّکَ اَحْـلیٰ فِیْ فُؤَادِیْ وَ اَعْذَبُ

**ترجمہ**: پس اگر صرف ابوالمسک ہو یا وہ ہوں، تو پھر آپ ہی میرے دل میں زیادہ شیریں اور میٹھے ہیں۔

**توضیح**: اگر کافور اور میرے اہل وعیال میں اجتماع ممکن نہ ہو اور دونوں تمنائیں بیک

وقت پوری ہونا دشوار ہو تو ایسی صورت میں، میں اپنے ممدوح کافور کو اپنے اہل وعیال پر ترجیح دوں گا؛ کیونکہ میرے قلب میں کافور کی وقعت بال بچوں سے زیادہ ہے، اس کی محبت میرے دل میں پیوست ہو چکی ہے جس پر میں اپنی محبوب سے محبوب چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔

**حل لغات**: اَحْلٰی۔ اسم تفضیل۔ حَلا حَلاوۃً (ن) میٹھا ہونا۔ اَعْذَبُ. اسم تفضیل عَذُبَ عذُوبَۃً (ک) شیریں ہونا۔

وَكُلُّ امْرِئٍ يُوْلِي الْجَمِيلَ مُحَبَّبٌ (۲۸) وَكُلُّ مَكَانٍ يُنْبِتُ الْعِزَّ طَيِّبُ

**ترجمہ**: ہر وہ آدمی جو احسان کرتا ہے محبوب ہوا کرتا ہے اور ہر وہ جگہ جہاں عزت بڑھتی ہے اچھی ہوا کرتی ہے۔

**توضیح**: جو آدمی کسی پر احسان کیا کرتا ہے وہ اس کے نزدیک محبوب ہوتا ہے اور اس کے دل میں اس کی وقعت ہوتی ہے اور جس جگہ آدمی کی عزت ہوتی ہے وہ جگہ اچھی ہوا کرتی ہے۔ آپ کے دربار میں یہ دونوں باتیں ہیں آپ محسن ہیں، ہر وقت انعام سے نوازتے رہتے ہیں اور آپ کے یہاں عزت بھی ہوتی ہے، آپ کی وجہ سے ہر آدمی مجھے عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

**حل لغات**: امرءٍ۔ مرد (ج) رِجَال. یُوْلِی .اَوْلاہُ مَعْرُوفاً: کسی پر احسان کرنا۔ الجمیلَ بھلائی۔ مُحَبَّب۔ اسم مفعول۔ حَبَّبَہ اِلٰی فُلان: محبوب بنانا۔ مَکَان . جگہ (ج) اَمْکِنَۃ. یُنبِتُ اَنبَتَہ: اُگانا۔ العِزّ. عزت۔ عَزَّ عِزَّۃً. (ض) عزیز ہونا۔ طَیِّبٌ . پاکیزہ، اچھا۔ طَابَ طِیباً (ض) اچھا اور عمدہ ہونا۔

**ترکیب**: کلُّ امرءٍ مبتدا، مُحَبَّبٌ خبر۔ یُوْلِی الْجَمِیْل، امرءٍ کی صفت ہٰکذا مصرع ثانی۔

يُرِيدُ بِكَ الْحُسَّادُ مَا اللّٰهُ دَافِعٌ (۲۹) وَسُمْرُ الْعَوَالِيِّ وَ الْحَدِيدُ الْمُذَرَّبُ

**ترجمہ**: حاسدین تیرے بارے میں وہ (زوال حکومت) چاہتے ہیں جس کو اللہ، گندمی

نیزے اور دھار دار تلوار دفع کرنے والے ہیں۔

**توضیح**: یعنی حاسدین تیرا چراغ حکومت گل کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کے ارادوں کی تکمیل بہت مشکل ہے، کیونکہ خدائے تعالیٰ آپ کا اور آپ کی حکومت کا محافظ ہے اور گندمی نیزے اور تیز تلوار ان کے ارادوں کو نیست و نابود کرنے والے ہیں۔

**فائدہ**: حاسدین سے مراد ابوالقاسم اور اس کے اعوان و انصار ہیں ابوالقاسم کا باپ مصر کا حاکم تھا اور کافور اس کا غلام جب باپ کا انتقال ہوا تو وہ اس وقت کمسن تھا اور کافور ذی شعور؛ لہٰذا اعیان سلطنت نے عارضی طور پر کافور کو حاکم بنادیا۔ بڑے ہونے پر ابوالقاسم کافور کو معزول کر کے سلطنت پر خود متمکن ہونا چاہتا تھا اسی کی طرف شاعر نے اس شعر میں اشارہ کیا ہے۔

**حل لغات**: یُرِیدُ ۔ اَرَادَ الشئی: چاہنا۔ الحُسَّاد (واحد) حَاسِد۔ حَسَدَ فُلَانًا حَسَدًا (ن) حسد کرنا۔ دَافِع۔ اسم فاعل۔ دَفَعه دَفعاً (ف) ہٹانا، دور کرنا۔ سُمْر (واحد) أسْمَرُ، گندم گوں۔ العَوَالِی (واحد) عَالِيَة۔ نیزہ۔ الحَدید۔ لوہا (ج) اَحِدَّة و حِدَاد المذَرَّب اسم مفعول۔ دھاردار۔ ذَرَّبَ السَّيفَ: تلوار تیز کرنا۔

**ترکیب**: مَا اللّٰه دَافِعٌ پورا جملہ یُرِیدُ کا مفعول بہ۔ وسُمْرُ العَوَالِی اس کا عطف اللّٰہ پر۔

وَدُوْنَ الَّذِیْ یَبْغُوْنَ مَا لَوْ تَخَلَّصُوْا (۳۰) اِلَی الشَّیْبِ مِنْهُ عِشْتَ وَالطِّفْلُ اَشْیَبُ

**ترجمہ**: اور اس مقصد کے پیچھے جو حاسدین چاہتے ہیں وہ (موت) ہے کہ اگر وہ اس سے بڑھاپے تک رہائی پالیں تو تو زندہ رہے گا اور بچے بوڑھے ہوجائیں گے۔

**توضیح**: یعنی حاسدین کی سزا موت ہے لیکن اگر موت نہیں آئی اور وہ حسد کرتے کرتے اپنی طبعی عمر کو پہنچ گئے تو بھی ان کی خواہش کی تکمیل نہ ہوگی اور تو زندہ رہے گا جب کہ دشمنوں کے بچے بوڑھے ہو چکے ہوں گے۔

**حل لغات**: دُونَ اسم ظرف، سامنے، پیچھے۔ یَبْغُون بَغَى الشئ بَغْيًا وبُغيَةً (ض) طلب کرنا۔ تَخلَّصُوا ۔ تَخَلَّصَ مِنه: چھٹکارا پانا۔ الشَّیْبُ۔ بڑھاپا۔ اَشْیَبُ۔ بوڑھا۔ شاب شیباً و شَیبةً

(ض) بوڑھا ہونا، سفید بالوں والا ہونا۔

**ترکیب**: دُوْنَ الَّذِیْ خبر مقدم، مَالُوْتخلّصُوا مبتدا موٴخر۔ عِشْتُ جوابِ لو.

إذا طَلَبُوا جَدْوَاکَ أُعْطُوْا وَحُكِّمُوا (۳۱) وَإِنْ طَلَبُوا الفَضْلَ الَّذِیْ فِیْکَ خُیِّبُوا

**ترجمہ**: جب وہ تیری بخشش کو طلب کرتے ہیں تو انہیں دے دیا جاتا ہے۔ اور حاکم بنادیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ اس خوبی کو طلب کرتے ہیں جو تجھ میں ہے تو محروم کردیئے جاتے ہیں۔

**توضیح**: یعنی حاسدین اگر تجھ سے انعام واکرام چاہیں تو انہیں جی بھر کے دیدیا جاتا ہے اور انہیں اس پر مختار بنادیا جاتا ہے کہ جتنا چاہیں لیں، لیکن اگر تیری خوبیاں اور فضل وکمال حاصل کرنا چاہیں تو انہیں محروم رکھا جاتا ہے، چونکہ وہ اللہ کا عطا کردہ ہے جس میں بندہ کے کسب کو دخل نہیں۔ ؎

ایں سعادت بزور باز و نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

**حل لغات**: جَدْوَا. عطیہ، بخشش۔ جَدَاعَلَیْہ جَدْوًا (ن) عطیہ دینا۔ حُكِّمُوا. حَكَّمَہ: حاکم بنانا۔ الفَضْلُ. بزرگی، فضیلت۔ خُیِّبُوا. خَیَّبَہ: محروم کرنا، وخَابَ خَیْبَةً (ض) محروم ہونا۔

وَلَوْ جَازَأَنْ یَحْوُوْا عُلاکَ وَهَبْتَهَا (۳۲) وَلٰكِنْ مِنَ الأشْیَاءِ مَالَیْسَ یُوْهَبُ

**ترجمہ**: اگر ممکن ہوتا کہ وہ تیری بلندی کو حاصل کرلیں تو تو ان کو بخش دیتا لیکن بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو بخشی نہیں جاتیں۔

**توضیح**: ممدوح کی فیاضی کا عالم یہ ہے کہ اگر وہ اپنے اندر کے اوصاف وکمالات کو منتقل کرنے پر قادر ہوتا تو وہ بھی حاسدین کو عطا کردیتا لیکن خوبیاں چونکہ قابل انتقال نہیں ہوتیں اس لئے ممدوح اس سے عاجز ہے۔

**حل لغات**: جازَالأمرُ جَوَازًا (ن) جائز ہونا۔ یقال "جَازَلَه اَنْ یَفْعَل کذا" اس کیلئے ایسا کرنا ممکن ہے۔ یَحْوُوا۔ حَوَی الشَّیَ حَوَایَةً (ض) جمع کرنا۔ العُلیٰ بلندی۔

وَأَظْلَمُ أَهلِ الظُّلْمِ مَنْ بَاتَ حَاسِدًا (۴۳) لِمَنْ بَاتَ فِي نَعْمَائِهِ يَتَقَلَّبُ

**ترجمہ** :اور ظالموں میں سب سے بڑا ظالم وہ شخص ہے جو اس شخص سے حسد کرتے ہوئے رات گزارے جس کی نعمتوں میں کروٹیں لے کر رات گزارتا ہے۔

**توضیح**: ظالم تو بہت ہیں مگر سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو اپنے منعم ومحسن سے حسد کرے حالانکہ اسی کی نعمتوں کے سایہ میں پرورش پاتا ہے اور آرام سے زندگی گذارتا ہے۔

**حل لغات**: اظلمُ. اسم تفضیل۔ ظَلَمَه ظُلماً (ض) ظلم کرنا۔ بَاتَ بَيْتُوتَةً (ض) رات گذارنا اور کبھی افعال ناقصہ کے طور پر صار کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ نَعْمَاء خوش عیشی، آرام (ج) أنعُم ونعمىٰ. يَتَقَلَّبُ. تقَلَّبَ الشيئ: پلٹنا۔

**ترکیب**: أظلمُ مبتدا، مَنْ بَاتَ خبر۔ حَاسِداً، بَاتَ اول کی ضمیر سے حال اور يَتَقَلَّب، بَاتَ ثانی کی ضمیر سے حال۔ لِمَنْ، حاسداً سے متعلق۔

وَأَنتَ الَّذِيْ رَبَّيْتَ ذالمُلكِ مُرْضَعاً (۴۴) وَلَيْسَ لَهُ أُمٌّ سِوَاكَ وَلاأَبُ

**ترجمہ** :اور تو نے شہزادے کی شیر خوارگی کی حالت میں پرورش کی ہے جب کہ اس کے لئے تیرے علاوہ نہ کوئی ماں تھی نہ کوئی باپ۔

**توضیح**: کافور شاہِ مصر اخشید کا غلام تھا جب بادشاہ کا انتقال ہوا تو ان کا لڑکا علی بہت کمسن تھا اور اس کی ماں کا بھی انتقال ہو چکا تھا ایسے نازک وقت میں کافور نے ماں باپ کا فرض ادا کیا اور علی کی صحیح تربیت کی۔

**فائدہ** :اس صورت میں ذَالمُلک بمعنی صاحبُ المُلْكِ ہوگا۔ مراد شہزادہ علی، اور یہ بھی احتمال ہے کہ ذا اسم اشارہ ہو تو مفہوم یہ ہوگا کہ تو نے اس ملک پر عمدہ انداز میں حکومت کی اور ملک کو تنزلی سے ترقی کی طرف پہنچا دیا، گویا تیری حیثیت اس ملک کیلئے ماں باپ کی ہے۔

**حل لغات**: رَبَّيتَ۔ رَبَّاه تَرْبِيَةً: پرورش کرنا۔ ذَالمَلْكِ. مَلْكٌ بفتح میم وسکون لام مَلِك میں ایک لغت ہے بمعنی بادشاہ۔ صاحب عکبری نے ذا بمعنی صاحب اور مُلْک بضم میم بمعنی زمین

لکھا ہے لیکن اول اولیٰ ہے۔ مُرْضَعاً ۔اسم مفعول۔اَرْضِعه: دودھ پلانا۔اُمّ ماں (ج) اُمَّهَات.
سِوٰی بمعنی غیر۔

**ترکیب**:انتَ مبتدا، الذی الخ خبر۔مُرْضَعًا، ذَالمَلک سے حال۔

وَكُنْتَ لَهُ لَيْثَ العرينِ لِشِبْلِهِ (۳۵) وَمَالَكَ إِلَّاالْهِنْدُ وَانِيَّ مِخْلَبُ

**ترجمہ** :اورتو اس کیلئے ایسا تھا جیسے جنگل کا شیر اپنے بچے کیلئے اور تیرے لئے ہندی تلوار کے علاوہ کوئی دوسرا پنجہ نہیں تھا۔

**توضیح** :تو نے شہزادہ کی اسی طرح حفاظت کی جیسے شیر اپنے بچے کی حفاظت کرتا ہے البتہ شیر اپنے پنجے اور ناخن سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور تو ہندی تلوار سے۔

**حل لغات**:لَیث. شیر(ج)لُیُوث. عَرِینٌ ۔جنگل،جھاڑی(ج)عُرُنٌ. شِبْلٌ. شیر کا بچہ (ج)اَشْبَالٌ، اَشْبُلٌ. اَلْهِندُوانی ۔ہندی تلوار۔ مِخْلَبٌ . پنجہ(ج) مَخَالِبُ. خَلَبَ السَّبُعُ الفَرِيْسَةَ خَلْباً(ن،ض)چنگل سے پکڑنا۔

لقيتَ الْقَنَاعنهُ بِنَفسٍ كَرِيْمةٍ (۳۶) إِلَى الْمَوْتِ فِي الْهَيْجَامِنَ العارِتَهرُبُ

**ترجمہ**:تو نے اسکی طرف سے مدافعت کرتے ہوئے نیزوں سے ایسے شریف نفس کے ساتھ ملاقات کی جو لڑائی میں ذلت سے فرار اختیار کرکے موت کے طرف بھاگتی ہے۔

**توضیح** :تو نے شہزادہ کی خاطر بنفس نفیس دشمنوں سے جنگ لڑی اور موت کی پرواہ کئے بغیر تو میدان جنگ میں کود پڑا اور کبھی بھی راہ فرار اختیار نہیں کیا جو باعث ذلت ہے۔

**حل لغات** :كَرِيْمَة. شریف (ج) كَرِيْمَاتٌ و كَرَائِم. الْهَيْجَاء (بالمدو القصر) جنگ الْعَار. عیب، ہر وہ قول وفعل جس سے انسان کو شرم آئے (ج)اَعيَار۔

**ترکیب**:عنه حال اول ای مُدافعاًعنه. بِنَفْسٍ كَرِيْمَةٍ حال ثانی ای مُتَلَبِّساً بِنفسٍ اور باقی مجرورات تَهْرُبُ سے متعلق۔ای تهربُ مِنَ العَارِالَی المَوْتِ فِي الْهَيْجاءِ۔

وَقَدْيَتْرُكُ النَّفسَ الَّتِيْ لَاتَهَابُهُ (۳۷) وَيَخْتَرِمُ النَّفسَ الَّتِيْ تَتَهَيَّبُ

**ترجمہ**: کبھی وہ (موت) اس شخص کو چھوڑ دیتی ہے جو اس سے نہیں ڈرتا اور اس شخص کو ہلاک کر دیتی ہے جو اس سے ڈرتا رہتا ہے۔

**توضیح**: یعنی جو شخص میدان جنگ میں موت کی پروا کئے بغیر دلیری کے ساتھ لڑتا ہے تو کبھی موت اسے اپنے شکنجہ میں نہیں لیتی اور وہ میدان جنگ سے صحیح سالم زندہ لوٹ آتا ہے اور جو بزدلی کیوجہ سے حیات کا طالب بن کر اپنے گھر بیٹھا رہتا ہے تو کبھی ایسے شخص کو موت پکڑ لیتی ہے اور گھر بیٹھے بیٹھے اسکو زندگی سے محروم کر دیتی ہے۔

**حل لغات**: تَهَابُ. هَابَهُ هَيْبَةً (س) ڈرنا۔ يَخْتَرِمُ. إخْتَرَمَهُ: ہلاک کرنا۔ جڑ سے اکھاڑنا تَهَيَّبُ. تَهَيُّبُهُ: ڈرنا، گھبراہٹ میں ڈالنا۔

وَمَا عَدِمَ الّلاقُوكَ بَأساً وَشِدَّةً (۳۸) وَلٰكِنَّ مَنْ لاقَوْا أشَدُّ وَأنْجَبُ

**ترجمہ**: تیرے مقابل آنیوالوں نے شدت اور سختی کو فوت نہیں کیا لیکن جن سے انہوں نے مقابلہ کیا وہ زیادہ طاقتور اور شریف تھے۔

**توضیح**: جو دشمن تجھ سے لڑنے کیلئے میدان جنگ میں اترے وہ بھی بہت طاقتور اور لڑاکو تھے لیکن تو اور تیرے لشکران سے زیادہ طاقتور، بہادر اور شریف تھے۔

**حل لغات**: عَدِمَ المالَ عَدَماً (س) کم کرنا۔ اللاقوا۔ اسم فاعل جمع۔ لَقِيَ لِقاءً (س) ملاقات کرنا۔ بَأساً بہادری، قوت۔ بَؤُسَ بَأساً (ک) مضبوط و بہادر ہونا۔ شِدَّةً. سختی، قوت۔ شَدَّ شِدَّةً (ض) قوی ہونا۔ أنْجَب اسم تفضیل۔ نَجُبَ نَجَابَةً (ک) شریف الاصل ہونا۔ قول و فعل میں لائق ستائش ہونا۔

**ترکیب**: بَأساً و شِدَّةً، عَدِمَ کا مفعول بہ۔ أشَدُّ و أنْجَبُ، لٰكِنَّ کی خبر۔

ثَنَاهُمْ وَبَرْقُ البِيضِ فِي البَيْضِ صَادِقٌ (۳۹) عَلَيْهِمْ وَبَرْقُ البَيْضِ فِي البِيضِ خُلَّبُ

**ترجمہ**: ممدوح نے دشمنوں کو اس حال میں لوٹا دیا کہ تلواروں کی چمک ان کے خودوں میں سچی تھی اور خودوں کی چمک تلواروں میں دھوکہ تھی۔

**توضیح**: یعنی تو نے دشمنوں کو پوری طرح ناکام واپس کردیا، ان پر تیری تلواروں کی بجلی گری تو ان کو راکھ کر کے رکھ دیا اور تلوار کی چوٹ سے ان کے خودوں سے بھی چمک نکلی تو یہ بجلی فریب نظر تھی جو صرف چمک کر رہ گئی۔ تلوار اور اس کے چلانے والے کا کچھ نہیں بگاڑ سکی۔

**حل لغات**: ثَنَاهُمْ. ثَنِیَ الشَّیْئَ ثَنیاً (ض) موڑنا، لپیٹنا۔ بَرْق۔ بجلی (ج) بُرُوْق. بَرق خُلَّب: بے بارش کی بجلی۔ البِیض ای السُّیُوْف البِیض (واحد) اَبیض. سفید۔ البَیْض (واحد) بَیْضَۃٌ. خود۔ لوہے کی ٹوپی جس کو فوجی پہنتے ہیں۔ خُلَّب. بے بارش کا بادل۔

**ترکیب**: برقُ البِیض مبتدا، صَادِقٌ خبر۔ فِی البَیْض، صَادِقٌ سے متعلق۔

سَلَلْتَ سُیُوْفاً عَلَّمَتْ کُلَّ خَاطِبٍ (۴۰) عَلیٰ کُلِّ عُوْدٍ کَیْفَ یَدْعُوْ وَیَخْطُبُ

**ترجمه**: تو نے ایسی تلوار سونتی کہ جس نے ہر منبر پر ہر خطیب کو سکھادیا کہ وہ کیسے دعا کرے اور کیسے خطبہ دے۔

**توضیح**: سب لوگ آپ کے رعب اور دبدبے سے فرماں بردار ہو گئے یہاں تک کہ مسجد کے خطیبوں اور مقرروں نے آپ کے لئے دعا کرنا اور خطبے میں آپ کا نام لینا شروع کردیا۔ اور ہر عوام وخاص نے تیرے حکم پر سر تسلیم خم کردیا۔

**حل لغات**: سَلَلْتَ. سَلَّ السَّیْفَ سَلاًّ (ن) تلوار سونتنا۔ خَاطِب. مقرر، خَطَبَ خُطْباً وخِطابۃً (ن) تقریر کرنا۔ عُود. لکڑی مراد منبر (ج) اَعْوَادٌ وعِیْدان.

وَیُغْنِیْکَ عَمَّا یَنْسِبُ النَّاسُ اَنَّهٗ (۴۱) اِلَیْکَ تَنَاهَی الْمُکْرَمَاتُ وَتُنْسَبُ

**ترجمه**: لوگوں کے نسب نامہ سے آپ کو یہ چیز بے نیاز کردیتی ہے کہ شرافتیں آپ ہی پر ختم ہیں اور آپ ہی کی طرف منسوب ہیں۔

**توضیح**: لوگ خاندانی شرافتوں اور اپنے نسب ناموں پر فخر کرتے ہیں لیکن آپ ان سب چیزوں سے بے نیاز ہیں، کیونکہ شرافت کا معیار خود تیری ذات ہے اور ساری شرافتیں تجھ پر ختم ہیں، خود شرافت کی شرافت اس بنیاد پر ہے کہ تو شرافت کا مورث اعلیٰ ہے اس لئے تجھے کسی

خاندان کی طرف منسوب ہونے کی ضرورت نہیں۔

**نوٹ**: اس شعر میں کافور پر تعریض ہے کہ وہ عربی النسل نہیں ہے بلکہ وہ حبشہ کا رہنے والا ایک غلام ہے۔ اس شعر میں اور اس کے بعد کے کچھ اشعار میں متنبی نے کچھ اس طرح کی تعریف کی ہے جس میں مدح و ذم دونوں کا احتمال ہے۔

**حل لغات**: یُغنِی. اَغنَاهُ: بے نیاز کرنا۔ یَنْسِبُ نَسَبَ الرَّجُلَ نَسْباً (ض) نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا۔ ونَسَبَه إلیٰ فلان: نسبت کرنا۔ تَنَاهیٰ. ای تناهیٰ تَنَاهیَ الشیءُ: ختم ہونا۔ المُکْرَمَاتُ (واحد) مُکْرَمةٌ. شرافت۔

**وَأَیُّ قَبِیلٍ یَسْتَحِقُّکَ قَدْرُهُ (۴۲) مَعَدُّبْنُ عَدْنَانٍ فِدَاکَ وَیَعْرُبُ**

**ترجمہ**: کون سا قبیلہ ہے جس کی قدر و منزلت تیرے لائق ہے؟ معد بن عدنان اور یعرب بن قحطان تجھ پر قربان ہیں۔

**توضیح**: عرب کا کوئی قبیلہ اپنی عظمت و شرافت میں تیرا خاندان بننے کے لائق نہیں؛ کیونکہ تو سب سے عظیم القدر ہے یہاں تک کہ قبائل عرب میں سب سے زیادہ شریف اور معزز قبیلہ "معد بن عدنان" اور یعرب بن قحطان تجھ پر قربان ہونے کے قابل ہیں۔

**نوٹ**: ایک نسخہ میں یَسْتَخِفُّکَ قَدْرُه ہے۔

**حل لغات**: قَبِیل۔ تین یا تین سے زائد کی جماعت (ج) قُبُل. یَسْتَحِقُّ. اسْتَحقَّ الرجُلُ: مستحق ہونا۔ قَبِیلَةٌ. خاندان، ایک باپ کے بیٹے (ج) قَبَائِل. قَدْرٌ۔ قدر و منزلت، مرتبہ (ج) أقْدَار. مَعَدبن عدنان ، ابو العرب یعنی اہل عرب کا جد امجد اور یعرب بن قحطان ابو الیمن یعنی اہل یمن کا جد امجد۔

**ترکیب**: ایُّ قَبِیلٍ مبتدا، یَستحِقُّکَ. خبر۔ مَعدبن عدنان مبتدا، فِداکَ. خبر۔

**وَمَا طَرَبِی لَمَّا رَأَیْتُکَ بِدْعَةٌ (۴۳) لَقَدْ کُنْتُ أَرْجُوْ أَنْ أَرَاکَ فَأَطْرَبُ**

**ترجمہ**: تجھ کو دیکھ کر میرا خوشی سے اچھل پڑنا کوئی انوکھی بات نہ تھی بخدا واقعتاً مجھے یہ توقع

تھی کہ میں تجھے دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑوں گا۔

**توضیح**: یعنی میں تمھیں دیکھ کر جو خوشی محسوس کر رہا ہوں وہ اس لئے نہیں کہ میں نے تجھ کو ساری دنیا سے انوکھا و بے مثال پایا، بلکہ دربار میں حاضر ہونے سے پہلے ہی مجھے یقین تھا کہ تم عام لوگوں سے علیحدہ اپنا ایک مرتبہ و مقام رکھتے ہو، چنانچہ تم میرے گمان کے مطابق نکلے۔

**فائدہ**: واحدی کا قول ہے کہ یہ شعر اتھرا کے مشابہ ہے اس لئے کہ متنبی کہتا ہے کہ میں تجھے دیکھتے ہی مارے خوشی کے اس طرح اچھل پڑا جیسے مضحکہ خیز چیز کو دیکھ کر۔ ابن جنی کا بیان ہے کہ جب ابوالطیب کے سامنے میں نے یہ شعر پڑھا تو میں نے اس سے کہا کہ تو نے کافور کو بندر بنا دیا تو وہ یہ سن کر ہنس پڑا۔

**حل لغات**: طَرَبی. طَرِبَ طَرَباً (س) خوشی یا غم سے جھومنا۔ بِدْعَةً. انوکھی چیز۔ بغیر نمونہ کی بنائی ہوئی چیز (ج) بِدَعٌ. اَرْجُو. رَجَا رَجاءً (ن) پر امید ہونا۔

**ترکیب**: طَرَبِی، ما کا اسم، بِدعۃً خبر۔

وَتَعْذُلُنِي فِيْکَ الْقَوافِيْ وَهِمَّتِيْ (۴۴) کَأَنِّيْ بِمَدْحٍ قَبْلَ مَدْحِکَ مُذْنِبُ

**ترجمہ**: اشعار اور میرا مقصد زندگی تیرے بارے میں مجھے ملامت کرتے ہیں۔ گویا میں تیری مدح سے پیشتر (اوروں کی) مدح کرنے میں گنہگار رہا ہوں۔

**توضیح**: متنبی نے بہت سے قصائد کافور کے علاوہ دیگر امراء کی شان میں بھی کہے تھے اور یہ قصیدہ کافور کی مدح میں ہے۔ متنبی کافور کی مدح کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دوسروں کی شان میں کہے ہوئے قصیدے اور میرا مقصد حیات مجھے ملامت کرتے ہیں کہ تو نے دوسروں کی تعریف میں کیوں اشعار کہے؟ گویا ممدوح کے علاوہ دوسروں کی شان میں اشعار کہنا میرے لئے معصیت تھا جس پر میرے اشعار مجھے برا بھلا کہہ رہے ہیں۔

**فائدہ**: واحدی کا قول ہے کہ اگر مصرع ثانی نہ ہو تو مصرع اول ہجو ہے۔

**حل لغات**: تَعذُلُ. عَذَلَهُ عَذْلاً (ن) ملامت کرنا۔ القَوافِي (واحد) قَافِيَةٌ. شعر کا آخری کلمہ

یا آخری حرف۔ هِمَّة۔ ہمت، ارادہ (ج) هِمَم. مَدح۔ تعریف۔ مَدَحَ فلانا مَدحًا (ف) تعریف کرنا۔ مُذنِب. گنہگار۔ اَذنَبَ الرَّجُلُ: گنہگار ہونا۔

**ترکیب**: مُذنبٌ ، کَانَ کی خبر۔

وَلٰكِنَّهُ طَالَ الطَّرِيقُ وَلَمْ أَزَلْ (۴۵) أُفَتِّشُ عَنْ هٰذَا الْكَلَامِ وَيُنْهَبُ

**ترجمہ**: لیکن راستہ دراز تھا، اور اس کلام سے متعلق برابر میری جستجو کی جاتی رہی اور اس کو لوٹا جاتا رہا۔

**توضیح**: متنبی اپنی مجبوری کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں کیا کروں؟ تیرے دربار تک میری رسائی دیر سے ہوئی اور میرے قدرداں ہمیشہ میرے مدحیہ اشعار کے متلاشی رہے۔ ہر ایک شخص یہ تمنا کرتا رہا کہ ابوالطیب میری تعریف میں قصیدہ کہے اور میں اس کو سنوں، گویا میرے اشعار پر لوٹ مچی ہوئی تھی جس کی وجہ سے میں قصیدہ کہنے پر مجبور ہوگیا۔

**حل لغات**: طَالَ طُولًا (ن) لمبا ہونا۔ الطَّرِيق راستہ (ج) طُرُق. اَزَلْ۔ زَالَ يَزَالُ زَوالاً (س) ختم ہونا، یہ فعل استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔ بشرطیکہ اس سے پہلے حرف نفی ہو جیسے مَازَالَ زيدٌ عَالِمًا. اُفَتِّشُ، مجہول۔ فَتَّشَ الشيئَ: ڈھونڈنا، چھان بین کرنا۔ يُنْهَبُ، نَهَبَ الغنيمَةَ نَهبًا (ف) لوٹنا۔

فَشَرَّقَ حَتّٰى لَيسَ لِلشَّرْقِ مَشْرِقٌ (۴۶) وَغَرَّبَ حَتّٰى لَيسَ لِلْغَرْبِ مَغْرِبُ

**ترجمہ**: چنانچہ وہ کلام مشرق میں پہنچ گیا یہاں تک کہ مشرق کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا اور مغرب میں پہنچ گیا یہاں تک کہ مغرب کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا۔

**توضیح**: میرے اشعار کی شہرت دنیا کے چپے چپے میں ہوگئی مشرق ہو یا مغرب، شمال ہو یا جنوب، اور کوئی جگہ ایسی نہیں رہی جہاں میرے کلام کا چرچا نہ ہو اور میرے اشعار کی تعریف نہ کی جاتی ہو۔

**حل لغات**: شَرَّقَ تَشرِيقاً: مشرق کی طرف متوجہ ہونا۔ غَرَّبَ تَغرِيباً: پچھم میں پہنچنا، دور ہونا۔

إِذَا قُلْتُہ لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ وُصُوْلِہ (۴۷) جِدَارٌ مُعَلًّى أَوْ خِبَاءٌ مُطَنَّبُ

**ترجمہ**: جب میں ان اشعار کو کہتا تو ان کو (کانوں تک) پہونچنے سے نہ کوئی اونچی دیوار روکتی تھی اور نہ کوئی تنا ہوا خیمہ۔

**توضیح**: میرے اشعار شاہی محلوں، شہروں اور جنگلوں میں رہنے والے ہر ایک شخص کے کانوں تک پہونچ گئے، کوئی اونچی سی اونچی دیوار اور فلک بوس بلڈنگ ان کو شاہی محلات، امراء کے مکانوں اور دوسری جگہوں میں پہنچنے سے نہیں روک سکی۔

**حل لغات**: يَمْتَنِعُ، اِمْتَنَعَ مِنَ الشَّئی: رُکنا۔ یہاں اِمْتَنع مَنَعَ کے معنی میں ہے۔ مَنَعَہ مَنْعًا (ف) روکنا۔ وُصُوْلُہ وَصَلَ اِلیٰ مَوْضَعٍ کَذا وُصُولاً (ض) پہنچنا۔ جِدَارٌ، دیوار (ج) جُدُرٌ، جُدْرَان. مُعَلًّی اسم مفعول۔ بلند۔ عَلّی الشَّئیَ: بلند کرنا۔ خِبَاء. خیمہ (ج) اَخْبِیة. مُطَنَّبُ. اسم مفعول۔ طَنَّبَ الخَيْمَةَ: خیمہ لگانا۔

**ترکیب**: جِدَارٌ، لَمْ يَمْتَنِعْ کا فاعل۔ نیز یہ بھی احتمال ہے کہ جِدَارٌ فعل محذوف کا فاعل ہو، گویا کسی نے سوال کیا اَیُّ شَئی يَمْنَعُہ لو کانَ له مانعٌ؟ تو اس کے جواب میں کہا جدارٌ ای يَمْنَعُہ جِدَارٌ۔ اس کی مثال لِيُبْکَ يَزِيْدُ ضَارِعٌ لِخصومة ہے یا یوں کہا جائے کہ تقدیر کلام یہ ہے "لَمْ يَمْتَنِعْ مِنَ الوصولِ وَلَو دُوْنَه جِدَارٌ مُعَلًّى"

# مِنْ قَافِيَةِ الدَّال

## وَقَالَ عِنْدَ خُرُوْجِهِ مِنْ مِصْرَ

**ترجمہ**: متنبی نے مندرجہ ذیل اشعار مصر سے نکلنے کے وقت کہا۔

**توضیح**: ابوالطیب متنبی کافور کی مدح میں قصیدہ بائیہ کہنے کے بعد ایک سال تک مصر میں مقیم رہا اور کافور کے پاس آنا جانا بند کر دیا لیکن سفر میں اس کے ساتھ رہتا، تاکہ اسے تنہائی کا احساس نہ ہو اور خفیہ طریقے سے وہاں سے کوچ کی تیاری کرنے لگا، کوچ کرنے سے ایک دن قبل ۹ ذی الحجہ ۳۵۰ھ میں کافور کے خلاف قصیدہ ہجویہ کہا جب کہ بعض شارحین کا کہنا ہے کہ اس نے یہ اشعار ۳۴۶ھ میں مصر سے چلنے سے ایک دن پہلے کہا تھا۔

عِيْدٌ بِـأَيَّةِ حَـالٍ عُـدْتَ يَـا عِيْدُ (۱) بِـمَا مَضَىٰ أَمْ لِأَمْرٍ فِيْكَ تَجْدِيْدُ

**ترجمہ**: آج عید کا دن ہے اے عید! تو کس حال میں لوٹ کر کے آئی؟ گذشتہ چیزوں کو لے کر یا تجھ میں کوئی نئی بات ہے۔

**توضیح**: اے عید! کیا تو خوشی کا پیغام میرے لئے لائی ہے؟ یا گذشتہ عیدوں کی طرح میرے لئے غم بن کر کے آئی ہے؟ دوسرا مطلب یہ ہے کہ کیا تو پہلی طرح امسال بھی کچھ ناخوشگوار واقعات لے کر آئی ہے یا کوئی نیا پیغام لے کر کے آئی ہے؟

**حل لغات**: عِيْدٌ خوشی (ج) أَعْيَاد۔ عُدْتَ، عَادَ إِلَى الشَّيْءِ عَوْدًا (ن) لوٹنا۔ مَضَىٰ مَضِيًّا (ض) گذرنا۔ تَجْدِيْد۔ جَدَّدَ الشَّيْءَ: نیا کرنا تجدید کرنا۔

**ترکیب**: عِيْدٌ مبتدا محذوف کی خبر ای هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي انا فيه عيدٌ۔ بِمَا مَضَىٰ، عُدْتَ سے متعلق۔

أَمَّـا الْأَحِبَّةُ فَـالْبَيْـدَاءُ دُوْنَهُـمْ (۲) فَلَيْتَ دُوْنَكَ بِيْدًا دُوْنَهَا بِيْدُ

**ترجمہ**: بہر حال دوست تو ان کے درمیان جنگلات حائل ہیں۔ پس کاش کہ تیرے درمیان بھی جنگلات در جنگلات حائل ہوتے۔

**توضیح**: اے عید! اگر چہ تو خوشی لے کر آئی ہے لیکن دوستوں سے بُعد اور دوری میرے لئے باعث غم ہے پس کاش کہ جیسے میرے ان کے درمیان دوری ہے، وہ میرے اور تیرے درمیان ہوتی۔

**حل لغات**: اَحِبَّۃ (واحد) حَبِیْبٌ، دوست، محبوب۔ البَیْدَاءُ جنگل، بیابان (ج) بِیْدٌ وبَیْدَاوَاتٌ. دُوْنَ اسم ظرف۔ آگے، پیچھے۔

**ترکیب**: اَمَّا الأحِبَّۃُ مبتدا قائم مقام شرط۔ فَالْبَیْدَاءُ دونھم خبر، قائم مقام جزا۔ بِیْداً لیتَ کا اسم۔ دُوْنَکَ خبر۔ دُوْنَھَا بِیْدٌ پورا جملہ پہلے بِیْدٌ کی صفت۔

لَوْلَاالْعُلیٰ لَمْ تَجُبْ بِیْ مَا اَجُوْبُ بِھَا (۳) وَجْنَاءُ حَرْفٌ وَلَا جَرْدَاءُ قَیْدُوْدُ

**ترجمہ**: اگر بلند مرتبے کی خواہش نہ ہوتی تو مجھے مضبوط اور کمزور اونٹنی اور کم بال، لمبی گردن والا گھوڑا وہ سفر نہ کراتا جو میں طے کر رہا ہوں۔

**توضیح**: جنگلوں اور دور دراز ملکوں کا سفر اور صعوبتوں کو برداشت کرنا محض بلندی کی خاطر ہے۔ اگر مجھے بلند مرتبہ کی خواہش نہ ہوتی تو میں اس قدر صعوبتیں برداشت نہ کرتا۔

**حل لغات**: العُلیٰ: بلندی، شرافت۔ تَجُبْ۔ جَابَ البِلَادَ جَوْباً (ن) قطع کرنا۔ طے کرنا۔ وَجْنَاءُ۔ سخت۔ نَاقَۃٌ وَجْنَاءُ: مضبوط طاقتور اونٹنی۔ حَرْفٌ، کنارہ، حرف من الدَّوَابِّ: دبلا، چھریرہ پتلے پیٹ والا۔ جَرْدَاءُ، کم بال والی، مذکر اَجْرَدُ (ج) جُرْدٌ، جَرِدَ جَرَداً (س) ننگا ہونا۔ جَرِدَ الفَرَسُ: چھوٹے بال والا ہونا۔ قَیْدُوْدٌ لمبی پیٹھ والا، لمبی گردن والا (ج) قَیَادِید.

**ترکیب**: لولا العُلی ای طلب العُلیٰ شرط۔ لَمْ تَجُبْ جزا۔ وَجْنَاء حرفٌ، تَجُبْ کا فاعل اور مَا اَجُوْبُ مفعول بہ۔

وَکَانَ اَطْیَبَ مِنْ سَیْفِیْ مُعَانَقَۃً (۴) اَشْبَاہُ رَوْنَقِہِ الْغِیْدُ الْأَمَالِیْدُ

**ترجمہ**: اور (اگر بلندی کی خواہش نہ ہوتی تو) گلے لگانے کے اعتبار سے میری تلوار سے زیادہ عمدہ، چمک اور دمک میں تلوار سے مشابہ، نرم و نازک اور متناسب الاعضاء عورتیں ہوتیں۔

**توضیح**: اعلیٰ منصب کی چاہت نے مجھے حسین عورتوں سے بے نیاز کر کے تلوار پکڑنے پر مجبور کر دیا ہے، ورنہ حسیناؤں کو چھوڑ کر تلوار کو گلے نہ لگاتا۔ کیوں کہ آرام والی خوش عیش زندگی کس کو اچھی نہیں لگتی؟ اور کون بیچارا اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے؟

**حل لغات**: مُعَانَقَۃٌ: بغل گیر ہونا، گلے لگانا۔ اَشْبَاہ (واحد) شِبْہٌ مثل، مانند۔ رَوْنَق: خوبصورتی، چمک، دمک۔ الغِیْد (واحد) غَیْدَاء: نرم و نازک گردن جھکی ہوئی عورت۔ غَیِدَ الغُلامُ غَیَداً (س) جھکی ہوئی گردن والا ہونا، نرم کندھوں والا ہونا۔ الاَمَالِید (واحد) اُمْلُوْد وَ اُمْلُوْدَۃٌ: متناسب الاعضاء نرم و نازک عورت۔ مَلِدَتِ المرأۃُ مَلَداً (س) نرم و نازک ہونا۔

**ترکیب**: اَطْیَبَ، کانَ کی خبر۔ اَشْبَاہُ رَوْنَقِہٖ اس کا اسم۔ مُعَانقۃً تمیز۔ الغِیْدُ الاَمَالِیْدُ صفت اور موصوف محذوف ای اَلنِّسَاءُ اَشْبَاہُ الخ.

لَمْ یَتْرُکِ الدَّھْرُ مِنْ قَلْبِیْ وَلاَ کَبِدِیْ (۵) شَیْئاً تُتَیِّمُہٗ عَیْنٌ وَلاَ جِیْدُ

**ترجمہ**: (حوادث) زمانہ نے میرے قلب و جگر میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس کو (حسیناؤں کی) آنکھ اور گردن غلام بنا سکے۔

**توضیح**: میرے اوپر اتنے سخت اور صبر آزما حالات آئے ہیں جن کی وجہ سے حسین عورتوں کی محبت اور خوبصورت عورتوں کی چاہت ختم ہو گئی ہے، اب کوئی بھی حسین عورت مجھے اپنی خوبصورت آنکھوں اور گردنوں سے اپنے اوپر فریفتہ نہیں کر سکتی۔

**حل لغات**: کَبِدٌ جگر (ج) اَکْبَادٌ. تُتَیِّمُہٗ تَیَّمَہُ الحُبُّ: ذلیل و رسوا کرنا، غلام بنانا۔ جِیْدٌ گردن (ج) اَجْیَاد. عَیْنٌ، آنکھ (ج) اَعْیُن.

**ترکیب**: شیئاً، لَمْ یَتْرُکْ کا مفعول بہ تُتَیِّمُہٗ، شیئاً کی صفت اور عَیْنٌ اس کا فاعل۔

یَاسَاقِیَیَّ اَخَمْرٌ فِیْ کُؤُوسِکُمَا (۶) اَمْ فِیْ کُؤُوسِکُمَا ھَمٌّ وَتَسْھِیْدُ

**ترجمہ**: اے پلانے والو! کیا تمہارے جام میں شراب ہے یا تمہارے جام میں غم اور بے خوابی ہے۔

**توضیح** :اے شراب پلانے والے! جو کچھ میں پی رہا ہوں اس سے غم اور بے خوابی میں اضافہ ہورہا ہے حالانکہ شراب کی خاصیت یہ ہے کہ وہ نشاط اور سرور پیدا کرتا ہے۔ تو ذرا مجھے بتاؤ کہ تمہارے جام میں غم اور بے خوابی ہے یا شراب ہے؟

**حل لغات**:سَاقِیَیَ۔اسم فاعل جمع ۔سَقَاهُ مَاءً اسقیاً(ض) پلانا۔خَمَر۔انگوری شراب،ہر نشلی چیز(ج)خُمور. کُؤُوْسٌ (واحد)کَاْسٌ. پیالہ،جام۔هَمٌّ۔غم(ج)هُمُوْم. تَسْهِید سَهَّدَه: بیدار رکھنا۔

أَصَخْرَةٌ أَنَامَالِیْ لَاتُحَرِّکُنِیْ (۷) هٰذِی الْمُدَامُ وَلَاهٰذِی الْأَغَارِیْدُ

**ترجمہ** :کیا میں چٹان ہوں، مجھے کیا ہوگیا ہے کہ یہ شراب اور یہ گانے مجھے حرکت نہیں دے پارہے ہیں؟

**توضیح**:شراب اور گانے کی خصوصیت تو یہ ہے کہ وہ بڑے سے بڑے سخت دل اور نیک پارساؤں کے قلب میں مستی اور سرور پیدا کردیتے ہیں لیکن مجھے آخر کیا ہوا کہ یہ چیزیں مجھ میں سرور پیدا نہیں کرپاتیں؟ ایسا لگتا ہے کہ میں کوئی سخت چٹان ہوں۔

**حل لغات** :صَخْرَةٌ۔سخت بڑا پتھر،چٹان(ج)صَخَرٌ و صُخُور. تُحَرِّکُ.حَرَّکَ الشَّیَٔ: ہلانا،حرکت دینا۔هٰذِی. اسم اشارہ۔ المُدَام .شراب۔أَغَارِید(واحد) أُغْرُودٌ، أُغْرُوْدَةٌ. پرندہ کی سریلی آواز۔

إِذَاأَرَدْتُ کُمَیْتَ الْخَمْرِصَافِیَةً (۸) وَجَدْتُّهَاوَحَبِیْبُ النَّفْسِ مَفْقُوْدُ

**ترجمہ** :جب میں سرخ سیاہ مائل خالص شراب کا ارادہ کرتا ہوں تو میں اسکو پالیتا ہوں (مگر میں شراب پی کر کیا کروں؟) حال یہ ھیکہ میرا دلی دوست گم ہے۔

**توضیح** :جب مجھے خالص اور عمدہ شراب کی چاہت اور خواہش ہوتی ہے تو مجھے مل جاتی ہے لیکن جب دوستوں کو تلاش کرتا ہوں تو نہیں ملتے، حالانکہ شراب دوستوں کے ساتھ اچھی لگتی ہے حَبِیْبُ النفس سے منصب اور عہدہ بھی مراد لیا جاسکتا ہے تو اس وقت

شعر کا مطلب یہ ہوگا کہ کافور کے یہاں شراب جیسی قیمتی اور خوش ذائقہ چیز تو بآسانی مل جاتی ہے لیکن گورنری اور بڑے عہدے چاہت کے باوجود نہیں مل پاتے ۔ یہاں سے ہجو کی ابتدا اور آغاز ہے۔

**حل لغات**: کُمَیْتٌ. شراب۔ کَمُتَ کُمْتاً (ک) سرخ سیاہ رنگ والا ہونا، شراب بھی سرخ سیاہ ہوتی ہے اسلئے اسکو کُمَیْت کہتے ہیں۔ صَافِیَۃٌ . خالص، صَفَا صَفْوَۃً (ن) خالص ہونا۔ مَفْقُود. گم شدہ، فَقَدَہٗ فَقْداً (ض) گم کرنا۔

**ترکیب**: صَافِیَۃٌ، کُمَیْت سے حال۔

مَاذَا لَقِیْتُ مِنَ الدُّنْیَا وَأَعْجَبُہٗ (۹) أَنِّیْ بِمَا أَنَاشَاکٍ مِنْہُ مَحْسُوْدٗ

**ترجمہ**: میں نے دنیا میں کیا کیا عجیب چیزیں دیکھی ہیں، اوران میں سب سے زیادہ تعجب خیز چیز یہ ہیکہ میں جس چیز سے روتا ہوں اسی پر حسد کیا جاتا ہوں۔

**توضیح**: یعنی میں نے دنیا میں بہت سے عجائبات دیکھے ہیں لیکن اس سے زیادہ کوئی تعجب کی چیز نہیں دیکھی کہ جس چیز پر مجھے حسرت اور افسوس ہے اسی پر دوسرے لوگ حسد کرتے ہیں کافور کے قرب اور بخل پر مجھے افسوس ہے، اور کبھی کبھی رونا آتا ہے کہ کیوں اسکے پاس رہ کر زندگی برباد کردی؟ لیکن دوسرے شعراء اسی پر حسد کرتے ہیں اور مجھ سے جلتے ہیں واقعتاً یہ حیرت کا مقام ہے۔

**حل لغات**: شَاکٍ . اسم فاعل۔ دردمند، شَکَا شَکْواً (ن) دردمند ہونا۔ مَحْسُوْد . اسم مفعول۔ حَسَدَ فُلَاناً نِعمَتَہ وَعَلَیْھَا حَسَدًا (ن) حسد کرنا، نعمت دیکھ کر جلنا۔

**ترکیب**: اَعْجَبُہ مبتدا، اَنّی خبر۔ مَحسُودٌ، اَنَّ کی خبر۔ بِمَا مَحْسُود سے متعلق۔

أُمْسِیْتُ أَرْوَحَ مُثْرٍ خَازِناً وَیَداً (۱۰) أَنَا الْغَنِیُّ وَأَمْوَالِی الْمَوَاعِیْدُ

**ترجمہ**: میں بڑا راحت مند مالدار ہوگیا ہوں بلحاظ خزانچی اور قبضے کے؛ کیونکہ میں مالدار ہوں اور میرے مال (فقط کافور کے) وعدے ہیں۔

**توضیح**: میں دوسرے مالداروں کی طرح مال کی حفاظت اور اسکی نگرانی کیلئے پریشان نہیں رہتا، بلکہ میں انتہائی راحت وآرام میں ہوں، کیونکہ میں زبانی مالدار ہوں، میرے پاس سونا چاندی تو نہیں کہ جس کی حفاظت کی جائے، البتہ کافور کے فقط جھوٹے وعدے ہیں۔

**حل لغات**: اَمْسَیْتُ. بمعنی صِرْتُ. أَرْوَحَ. اسم تفضیل، رَاحَ رَاحَةً (س) خوشی محسوس کرنا، آرام پانا۔ مُثْرٍ. اسم منقوص۔ مالدار، أثریٰ اِثْرَاءً: بہت مال والا ہونا۔ خَازِن. خزانچی، مال کا محافظ (ج) خَزَنَةٌ وَخُزَّانٌ. خَزَنَ المالَ خَزْناً (س) مال جمع کرنا۔ یَدًا. ہاتھ مراد قبضہ (ج) اَیْدِی. المَوَاعِید (واحد) مِیعَادٌ. وعدہ کا وقت، وقتِ مقررہ۔

**ترکیب**: خَازِناً وَیَداً تمیز۔

إِنِّیْ نَزَلْتُ بِکَذَّابِیْنَ ضَیْفُهُمْ (۱۱) عَنِ الْقِرىٰ وَعَنِ التَّرحَالِ مَحْدُوْدُ

**ترجمہ**: میں ایسے جھوٹے لوگوں میں فروکش ہوا ہوں جن کا مہمان مہمانی اور سفر سے روک دیا گیا ہے۔

**توضیح**: میرا پالا جھوٹے لوگوں سے پڑا ہے اور وہ کافور اور اسکے مصاحبین ہیں، میں انھیں کا مہمان بنا ہوں لیکن وہ ایسے بخیل اور کمینے ہیں جو نہ خود ضیافت کرتے ہیں اور نہ اپنے پاس سے جانے دیتے ہیں تا کہ کہیں دوسری جگہ روزی تلاش کروں۔

**حل لغات**: ضَیْفٌ۔ مہمان (ج) ضُیُوف. القِرىٰ. قَرَى الضَّیفَ قِرىً (ض) ضیافت کرنا۔ التَّرحَال. سفر، کوچ، رَحَلَ عَنِ المَکَانِ رَحْلاً وَتَرْحَالاً (ف) کوچ کرنا۔ مَحْدُوْد. اسم مفعول۔ حَدَّ عَنْهُ حَدًّا (ن) باز رکھنا۔

**ترکیب**: ضَیْفُهُم مبتدا، مَحْدُودٌ خبر۔ عَنِ القِرىٰ، مَحْدُودٌ سے متعلق اور پورا جملہ کَذَّابِیْن. کی صفت ہے۔

جُوْدُالرِّجَالِ مِنَ الْأَیْدِیْ وَجُوْدُهُمْ (۱۲) مِنَ اللِّسَانِ فَلَا کَانُوا وَلَاالْجُوْدُ

**ترجمہ**: لوگوں کی سخاوت ہاتھ سے ہوتی ہے اور ان کی سخاوت زبان سے خدا کرے کہ نہ وہ

رہیں اور نہ سخاوت۔

**توضیح**: لوگ اپنے ہاتھ سے سخاوت کرتے ہیں اور عملاً مال تقسیم کرتے ہیں لیکن کافور اوران کے مصاحبین زبان سے سخاوت کرتے ہیں، اپنے ہاتھ سے کچھ نہیں دیتے گویا گفتار کے سخی ہیں، کردار کے نہیں، جب اتنا برا حال ہے تو خدا سے میری دعا ہے کہ صفحۂ ہستی سے ایسے لوگوں کا وجود مٹ جائے تا کہ نہ خود رہیں اور نہ ان کی جھوٹی سخاوت باقی رہے۔

مَایَقْبِضُ الْمَوْتُ نَفْساًمِنْ نُفُوْسِهِم (۱۳) إلاوَفِی یَدِهٖ مِنْ نَتْنِهَا عُوْدُ

**ترجمہ**: موت ان میں سے کسی شخص کی روح قبض نہیں کرتی مگر اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں اس کی بدبو کی وجہ سے لکڑی ہوتی ہے۔

**توضیح**: جھوٹ فریب اور وعدہ خلافی کی وجہ سے ان لوگوں کی روحوں میں بو آنے لگی ہے، اس لئے ملک الموت جب ان میں سے کسی کی روح قبض کرنے آتا ہے تو دور ہی سے ایک چھڑی کے ذریعہ روح نکال لیتا ہے، بو کی وجہ سے ان کی روحوں کو ہاتھ بھی نہیں لگاتا۔

**حل لغات**: یقبِضُ. قَبَضَ الشئَ قبضاً (ض) پکڑنا۔ نَفْسٌ. جان، روح (ج) نُفُوس. نَتْنٌ. بدبو۔ نَتِن نَتْناً (س) ونتانۃً (ک) بدبودار ہونا۔ عُوْد. لکڑی (ج) اَعْوَادٌ و عِیْدَان.

**ترکیب**: فی یدہ خبر مقدم، عود مبتدا مؤخر۔

مِنْ کُلِّ رِخْوِرِ کَاءِ الْبَطْنِ مُنْفَتِقٍ (۱۴) لَافِی الرِّجَالِ وَلَاالنِّسْوَانِ مَعْدُوْدُ

**ترجمہ**: کافور ان لوگوں میں سے ہے جس کے پیٹ کا بندھن ڈھیلا اور پھٹا ہوا ہے، نہ تو اس کا شمار مردوں میں ہے، نہ عورتوں میں۔

دوسرا **ترجمہ**: اس کے پیٹ کے بندھن کے مکمل ڈھیلا اور پھٹا ہوا ہونے کی وجہ سے نہ تو اس کا شمار مردوں میں ہے اور نہ عورتوں میں۔

**توضیح**: یعنی کافور کے پیٹ کا بندھن مکمل ڈھیلا ہے جس کی وجہ سے وہ بادِ شکم نہیں

روک پاتا اور خصی ہونے کی وجہ سے نہ اس میں قوت مردانگی ہے کہ جس کی وجہ سے اس کا شمار مردوں میں ہو اور نہ عورت کا عضو مخصوص ہے کہ جس کی وجہ سے اس کا شمار عورتوں میں ہو۔ معلوم ہوا کہ وہ ہجڑا ہے۔

**حل لغات** :رِخو۔ مصدر رَخِی رَخاً و رِخوَۃً (س) و رَخاوَۃً (ک) نرم ہونا، آسان ہونا۔ وِکَاء. مشک وغیرہ کا بندھن (ج) اَوکِیَۃ. وَکِی القِربَۃَ وَکیاً (ض) بندھن سے باندھنا۔ البَطن پیٹ (ج) بُطُون. مُنفَتِق اسم فاعل۔ اِنفَتَقَ الشیُّ: پھٹنا۔ النِسوان (واحد) اِمرَأۃٌ. عورت۔

**ترکیب**:مِن کل رِخوٍ خبر، اور مبتدا محذوف ای ھو.

أَکُلَّمَا اغتَالَ عَبدُالسَّوءِ سَیِّدَہُ (۱۵) أَو خَانَہُ فَلَہُ فِی مِصرَ تَمھِیدُ

**ترجمہ**: کیا جب کوئی شریر غلام اپنے آقا کو اچانک قتل کردے یا اس کے ساتھ خیانت کرے تو اس کے لئے مصر میں (حکومت کی) راہ ہموار ہوسکتی ہے؟

**توضیح** : کافور پر یہ الزام تھا کہ اس نے اپنے آقا شاہ مصر اخشیدی کو قتل کرکے اس کی حکومت پر قبضہ کرلیا تھا اور اس نے لوگوں کو یقین دہانی کرائی تھی کہ جب شہزادہ علی میں حکومت کی لیاقت پیدا ہوجائے گی تو حکومت اسی کے حوالہ کردوں گا۔ ابوالطیب اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور مصریوں کو للکارتے ہوئے کہتا ہے کہ کیا جب کوئی شریر غلام اپنے آقا کو قتل کردے یا اس کے ساتھ خیانت کرے، تو ایسے شخص کے لئے مصر میں حکومت کی راہ ہموار ہوسکتی ہے؟ ظاہر ہے کہ اس کا جواب یہی ہوگا کہ نہیں ہوسکتی؛ لیکن اس کے باوجود کیسے مصریوں نے اسی کو حکومت کا باگ ڈور دے رکھا ہے۔

**حل لغات** :اِغتَالَہُ اِغتِیالاً: اچانک کسی کو پکڑ کر قتل کردینا۔ عَبد. غلام (ج) عَبِید. السَّوء. برائی۔ رجُلُ السَّوء :بدکار مرد۔ سَاءَ سَوءً ا (ف) قبیح ہونا۔ سَیِّد. آقا، سردار۔ (ج) اَسیَادٌ، و سَادَۃٌ. خَانَہ فِی کَذَا خَوناً (ن) خیانت کرنا۔ تَمھِید. مَھَّدَ الاَمرَ: راہ ہموار کرنا۔

**ترکیب**:لہ خبر مقدم، تمھید مبتدا موخر۔ فِی مصر، تمھید سے متعلق۔

صَارَ الْخَصِيُّ إِمَامَ الْآبِقِينَ بِهَا (۱۶) فَالْحُرُّ مُسْتَعْبَدٌ وَالْعَبْدُ مَعْبُودُ

**ترجمه**: خصی (کافور) مصر میں بھگوڑے غلاموں کا پیشوا بن گیا ہے سواب آزاد ذلیل ہے اور غلام واجب الاطاعت ہے۔

**توضیح**: کافور چونکہ خود غلام تھا اس لئے اس کے نزدیک غلاموں کا احترام بہت زیادہ تھا، اور جو غلام اپنے آقا سے بھاگ کر اس کے یہاں چلا جاتا تو وہ فوراً پناہ دیدیتا اس طرح وہ بھگوڑے غلاموں کا امام اور پیشوا بنا ہوا تھا اور آزاد، شریف لوگوں کی کوئی قدر ومنزلت نہیں تھی، جس کی وجہ سے آزاد ذلیل تھے اور غلام باعزت اور محترم تھے۔

**حل لغات**: خَصِيٌّ. وہ شخص جسکا فوطہ نکال دیا گیا ہو، آختہ (ج) خِصْيَةٌ و خِصْيَانٌ، خَصَاه خِصَاءً (ض) خصی کرنا۔ اِمَام۔ پیشوا (ج) أئِمة. الأبِقِينَ۔ (واحد) آبِقٌ بھگوڑا غلام۔ اَبِق الغلامُ اِبَاقاً (ض) غلام کا بھاگنا۔ الحُر. آزاد (ج) أحْرَارٌ. مُسْتَعْبَدٌ. اِسْتَعْبَدَهٗ: غلام بنانا، مَعْبُوْدٌ۔ جس کی عبادت کی جائے۔ مراد محترم، واجب الاطاعت شخص۔

نَامَتْ نَوَاطِيرُ مِصْرٍ عَنْ ثَعَالِبِهَا (۱۷) فَقَدْ بَشِمْنَ وَمَا تَفْنَى الْعَنَاقِيدُ

**ترجمه**: نگہبانانِ مصر اپنی لومڑیوں سے غافل ہوگئے، چنانچہ لومڑیاں اکتا گئیں اور خوشہ ہائے انگور ختم نہیں ہوئے۔

**توضیح**: نَوَاطِير سے مراد سرداران مصر، اور ثعالب سے کافور اور ان جیسے دوسرے حقیر لوگ۔ اور عَنَاقِيد سے مال ودولت۔ چنانچہ متنبی کہتا ہے کہ سرداران مصر نے کافور جیسے لومڑیوں کو تخت حکومت پر بیٹھا رکھا ہے اور کبھی ان سے حساب وکتاب نہیں لیا جس کی وجہ سے انہوں نے شاہی خزانے اور لوگوں کے مال ودولت پر لوٹ مچا رکھی ہے، جب کہ بھوک مری عام ہے اور یہ لومڑیاں بھوک سے زیادہ کھا رہی ہیں یہاں تک کہ کھاتے کھاتے اکتا گئی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی ابھی شاہی خزانے میں وافر مقدار میں مال ودولت موجود ہے، کاش کہ لوگ خواب غفلت سے بیدار ہوتے اور شاہی خزانے کو لوٹ سے بچاتے۔

**حل لغات**: نَامَ نَوْمًا (س) سونا۔ نَوَاطِیر (واحد) نَاطُورٌ وناطِیْرٌ. انگور اور کھیتوں کا محافظ، باغبان۔ ثَعَالِب (واحد) ثَعْلَبٌ لومڑی۔ بَشِمْنَ۔ بَشِمَ مِنَ الطَّعام بَشَماً (س) بدہضمی ہونا۔ وبَشِمَ مِنَ الشَّیِ: اکتاجانا۔ تَفْنِیْ۔ فَنِیَ فَنَاءً (س) ختم ہونا، معدوم ہونا۔ العَنَاقِید (واحد) عُنْقُودٌ خوشہائے انگور، گچھا۔

اَلْعَبْدُ لَيْسَ لِحُرٍّ صَالِحٍ بَأَخٍ (۱۸) لَوْ اَنَّهُ فِیْ ثِيَابِ الْحُرِّ مَوْلُوْدُ

**ترجمہ**: غلام کسی آزاد نیک شخص کا بھائی نہیں ہوسکتا اگر چہ آزاد لوگوں کے لباس میں اس کی پیدائش ہوئی ہو۔

**توضیح**: غلام فطرت کے اعتبار سے کمینہ اور خسیس ہوتا ہے اسلئے وہ کبھی بھی آزاد شخص کے ساتھ بھائی چارگی کا معاملہ نہیں کرسکتا اگر چہ پیدائش کے اعتبار سے وہ آزاد رہا ہو۔

**حل لغات**: صَالِح. نیک (ج) صُلَحَاء وصُلَّاح. صَلَحَ الرَّجُلُ صَلاحاً وصُلُوحاً (ن ک ف) نیک ہونا۔ مولود اسم مفعول۔ وَلَدَتِ الانثیٰ ولادةً (ض) جننا۔

**ترکیب**: بَاخٍ، لیس کی خبر۔ مَوْلُوْدٌ، اَنَّ کی خبر۔ فی ثِیابِ الحُرّ، مولودٌ سے متعلق۔

لاتَشْتَرِ الْعَبْدَ اِلاَّ وَالْعَصَا مَعَهُ (۱۹) اِنَّ الْعَبِيْدَ لَاَنْجَاسٌ مَنَاكِيْدُ

**ترجمہ**: تو غلام کومت خرید مگر اس حال میں کہ ڈنڈا اس کے ساتھ ہو، کیونکہ غلام ناپاک اور قلیل الخیر ہوا کرتے ہیں۔

**توضیح**: عموماً غلام بداخلاق اور شریر ہوا کرتے ہیں اس لئے اے مخاطب! جب بھی تو غلام خریدنے کا ارادہ کرے تو ساتھ میں اس کی اصلاح اور تادیب کے لئے ڈنڈا بھی خرید لے، کیونکہ مثل مشہور ہے کہ "لات کا بھوت بات سے نہیں بھاگتا"

**حل لغات**: لَاتَشْتَر. فعل نہی اِشْتَرَی الشَّیْ: خریدنا۔ العَصَا. لاٹھی (ج) عُصِیّ وعِصِیٌّ واعصَاء۔ اَنْجَاسٌ (واحد) نَجَسٌ۔ ناپاک، گندہ۔ نَجِسَ نَجَساً (س) ونَجَاسةً (ک) ناپاک ہونا۔ مَنَاكِيْد (واحد) نَكِدٌ. رَجُلٌ نَكِدٌ ونَكْدٌ: دشوار خو، کم داد و دہش والا اور کہا گیا ہے کہ

مَنَاكِيدُ مَنْكُودٌ کی جمع ہے، رَجلٌ مَنْكُود: وہ مرد جس سے سوال میں اصرار کیا جائے۔ نَكَدَ فلانٌ حَاجَتَهُ (ن) محروم کرنا تھوڑا سا دینا۔

**مَا كُنْتُ أَحْسَبُنِيْ أَبْقَىٰ إِلَىٰ زَمَنٍ (۲۰) يُسِيْئُ بِيْ فِيْهِ عَبْدٌ وَهُوَ مَحْمُوْدٌ**

**ترجمہ**: میرا گمان نہیں تھا کہ میں اتنے زمانے تک زندہ رہونگا جس میں غلام میرے ساتھ بدسلوکی کرے اور اس کی تعریف کی جاتی رہے۔

**توضیح**: یعنی میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ میری عمر اتنی لمبی ہوگی جس میں مجھے ایک غلام سے سابقہ پڑے گا جو میرے ساتھ غلط سلوک کرے، اور اس کے باجود بھی وہ میرا یا پوری دنیا کا ممدوح بنا رہے قابل مذمت ہونے کے باوجود اس کی ستائش کرنے پر میں یا اس کے حاشیہ نشیں مجبور ہوں گے لیکن قدرت کا فیصلہ شاید میرے بارے میں کچھ ایسا ہی تھا۔ اس لئے آج مجھے یہ دن دیکھنے پڑ رہے ہیں۔

**فائدہ**: ایک نسخہ میں عبدٌ کی جگہ کلبٌ ہے گویا متنبی نے کافور کو کتا قرار دیا۔

**حل لغات**: أَحْسَبُ. حَسِبَ حِسْبَاناً (س، حسب) گمان کرنا۔ أَبْقَىٰ. بَقِيَ بَقَاء (س) باقی رہنا، ثابت رہنا۔ يُسِيْئُ. أَسَاءَ إِلَيْهِ: برا سلوک کرنا۔

**ترکیب**: أَبْقَىٰ، احسَبُ کا مفعول ثانی يُسِيْئُ، زَمَنٍ کی صفت۔ عَبْدٌ، يُسِيْئُ کا فاعل۔

**وَلَا تَوَهَّمْتُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ فُقِدُوْا (۲۱) وَأَنَّ مِثْلَ أَبِيْ الْبَيْضَاءِ مَوْجُوْدٌ**

**ترجمہ**: اور نہ میرا یہ خیال تھا کہ لوگ ختم ہو جائیں گے اور ابوالبیضاء (کافور) جیسا آدمی موجود رہے گا۔

**توضیح**: یعنی مجھے اسکا بھی وہم نہ تھا کہ مصر میں حکومت کی لیاقت رکھنے والے اشراف لوگوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور کافور جیسا رذیل، کمینہ اور نالائق شخص مصریوں پر حکومت کرے گا۔

**حل لغات**: توَهَّمْتُ۔ تَوَهَّمَ الامرَ: گمان کرنا۔ فُقِدُوا. فَقَدَ الشئَ فَقداً (ض) گم کرنا۔ ابو البیضاء کافور کی کنیت۔

وَأَنَّ ذَاالْأَسْوَدَالْمَثْقُوْبَ مِشْفَرُهُ (۲۲) تُطِيْعُهُ ذِى الْعَضَارِيْطُ الرَّعَادِيْدُ

**ترجمہ**: اور یہ کہ حبشی، ہونٹ سوراخ کیے ہوئے شخص کی، حقیر اور بزدل لوگ اطاعت کریں گے۔

**توضیح**: اور یہ بھی میرے حاشیۂ خیال میں نہ تھا کہ کالا کلوٹا، ہونٹ میں سوراخ کیا ہوا حبشی غلام مصر کا حاکم ہوگا اور حقیر بزدل مصری اس کو اپنا حاکم تسلیم کرلیں گے۔

**فائدہ**: شاعر نے کافور کی ہجو کے ساتھ مصریوں کو بھی حقیر اور بزدل کہا، کیونکہ انہوں نے ذلیل شخص کی اطاعت قبول کرلی اور بزور بازو اس کی حکومت نہیں چھین سکے۔

**حل لغات**: ذَا اور ذی اسم اشارہ۔ الاَسْوَد۔ کالا (ج) سُوْد۔ المُثْقُوب۔ اسم مفعول۔ سوراخ کیا ہوا۔ ثَقَبَ الشَیٔ ثَقْباً (ن) سوراخ کرنا۔ مِشْفَر۔ ہونٹ، خصوصاً اونٹ کے ہونٹ (ج) مَشَافِر۔ تُطِيْعُهُ۔ اَطَاعَ فلاناً: کہنا ماننا، اطاعت کرنا۔ عَضَارِيط (واحد) عُضْرُوط۔ کھانے پر مزدوری کرنے والا، کمینہ۔ الرَعَادِيد (واحد) رِعْدِيد و رِعْدِيدَة۔ بہت زیادہ کانپنے والا، بزدل۔

**ترکیب**: ذاالاسوَدَ، اَنَّ کا اسم، تُطِيْعُهُ خبر۔ مِشْفَرُه، المَثقوبُ کا فاعل۔ ذی الْعَضَارِيطُ، تُطِيْعُه کا فاعل۔

جَوْعَانُ يَأْكُلُ مِنْ زَادِي وِيُمْسِكُنِي (۲۳) لِكَيْ يُقَالَ عَظِيْمُ الْقَدْرِ مَقْصُوْدُ

**ترجمہ**: وہ بھوکا ہے میرے توشہ سفر سے کھاتا ہے اور مجھے روکے رکھتا ہے تاکہ کہا جائے کہ وہ اونچے مرتبے کا ہے جس کا قصد کیا جاتا ہے۔

**توضیح**: میں کافور کا مہمان ہوں لیکن وہ ایسا کمینہ ہے کہ جو اپنا کھلانے کے بجائے خود میرا کھاتا ہے اور مجھے سفر کرنے کی اجازت نہیں دیتا؛ تاکہ لوگ کہیں کہ کافور انتہائی عظیم المرتبت ہے کہ متنبی جیسا آدمی اس کے یہاں مقیم اور اس کے شان میں قصیدے کہتا ہے۔

**فائدہ**: يَاكُلُ مِنْ زَادِى (۱) اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ متنبی خود اس کو ہدیے دیا کرتا جن سے وہ کھاتا (۲) کافور نے متنبی کے لئے چندہ کیا تھا اور خود کھا گیا تھا۔

**حل لغات**: جَوْعَانُ. بھوکا (ج) جِيَاعٌ. جَاعَ جَوْعاً وَمَجَاعَةً (ن) بھوکا ہونا۔ زَاد. توشۂ سفر (ج) اَزْوَاد. يُمْسِكُ. اَمْسَكَهُ: روکنا۔ عَظِيمٌ بڑا (ج) عِظَامٌ. مَقْصُود. اسم مفعول۔ قَصَدَ الرَجُلَ وَاِلَيْهِ قَصداً (ض) توجہ کرنا۔

**ترکیب**: جوعانُ خبر اور مبتدا محذوف ای هو.

إِنَّ امْـرَءً أَمَةٌ حُبْـلَـىٰ تُـدَبِّـرُهُ (۲۴) لَـمُسْتَـضَامٌ سَخِيْنُ الْعَيْنِ مَفْؤُوْدُ

**ترجمہ**: یقیناً وہ شخص کہ ایک حاملہ باندی جس کی پرورش کرتی ہے ذلیل، آشوب چشم کا مریض اور بیمار دل ہے۔

**توضیح**: یعنی شہزادہ علی ذلیل، اندھا اور بے عقل ہے، کیونکہ اسے اپنی عزت کا ذرا بھی پاس ولحاظ نہیں اور کافور کی حکومت کو تسلیم کئے ہوئے ہے کہ جس کا پیٹ اتنا بڑا ہے کہ حاملہ باندی معلوم ہوتا ہے۔ اگر علی کو ذرا بھی عقل وشعور ہوتا تو کافور جیسے کمینے کی زیر حکومت نہ رہتا، بلکہ اپنی عقلمندی اور ہوشمندی سے کافور کی حکومت کا تختہ الٹ کر خود اس پر قابض ہو جاتا۔

**حل لغات**: اِمْرَءٌ. مرد (ج) رِجَالٌ. اَمَةٌ. باندی (ج) اِمَاء. حُبلیٰ حاملہ (ج) حُبَالیٰ وحُبْليات حَبِلَتِ المراةُ حَبَلاً (س) حاملہ ہونا۔ تُـدَبِّرُهُ. دَبَّـرَ الامرَ: انتظام کرنا۔ دَبَّـرَ العبدَ: مدبَّر بنانا۔ مُسْتَضَام ذلیل، مظلوم۔ اِسْتِضَامَہ: ذلیل کرنا، ظلم کرنا۔ سَخِينُ العين آشوب چشم کا مریض۔ سَخِنَتِ العينُ سَخَناً وسُخُوناً (س) درد کی وجہ سے آنکھ کا جل اٹھنا۔ مَفْؤُوْد. دل کا بیمار۔ فَئِدَ وفُئِدَ فَاداً (س) دل کی بیماری والا ہونا۔

**ترکیب**: اَمَةٌ حُبلیٰ تُدَبِّرُهُ پورا جملہ اِمرَءٌ کی صفت۔ لَمُسْتَضَامٌ، اِنَّ کی خبر۔ سَخِينُ العينِ خبر بعد خبر.

وَيْلُمِّهَـا خُـطَّةً وَيْـلُـمِّ قَـابِلِهَـا (۲۵) لِـمِثْلِهَـا خُـلِقَ الْـمَهرِيَّةُ الْقُوْدُ

**ترجمہ**: کتنا عجیب ہے یہ قصہ، اور کتنا عجیب ہے وہ شخص جو اس قصہ کو قبول کرے۔ اسی جیسے قصہ (کافور سے بھاگنے) کے لئے مہریہ نسل کی دراز پشت اونٹنی پیدا کی گئی ہے۔

**توضیح**: یعنی کافور خود بھی عجیب ہے، اور اس کا قصہ بھی عجیب، ایسے ہی شخص کے پاس سے بھاگنے کے لئے مہریہ نسل کی اونٹیاں خدائے پاک نے پیدا کی ہیں جو دراز پشت، تیز رفتار ہوتی ہیں اور اس پر سوار ہو کر کافور سے جلد بھاگا جا سکتا ہے۔

**حل لغات**: وَيْلُمِّ (بضم اللام و كسرها) یہ مرکب کلمہ ہے اس کی اصل وَيْلٌ لاُمِّهَا ہے بمعنی بددعا پھر بعد میں استحسان اور تعجب کے لئے استعمال ہونے لگا۔ خُطَّةٌ. شان، معاملہ، طریقہ کار (ج) خُطَطٌ . المَهْرِيَّةُ. یہ مہرہ ابن حیدان کی طرف منسوب ہے، جو قبیلے کا مورث اعلیٰ تھا اسی کی طرف اونٹ کی نسبت ہے۔ القُوْدُ (واحد) اَقْوَدُ وَقَوْدَاءُ۔ دراز پشت دراز گردن۔ قَوِدَ الفَرسُ قَوَداً (س) لمبی پیٹھ اور گردن والا ہونا۔

**ترکیب**: وَيلُمِّهَا یہ جملہ اسمیہ ہے اس کی اصل وَيْلٌ لِاُمِّهٖ ہے اور بددعا کے موقع پر مبتدا کا نکرہ لانا درست ہے۔ خُطَّةً تمیز۔ لِمِثْلِهَا خُلِقَ سے متعلق۔

وَعِنْدَهَا لَذَّ طَعْمَ الْمَوْتِ شَارِبُهٗ (۳۶) اِنَّ الْمَنِيَّةَ عِنْدَ الذُّلِّ قِنْدِيْدُ

**ترجمہ**: اور اس وقت موت کا پیالہ پینے والے کو، اس کا ذائقہ اچھا لگتا ہے کیونکہ موت ذلت کے وقت مثل قند (شیریں) معلوم ہوتی ہے۔

**توضیح**: یعنی جب شریف آدمی کی زندگی ذلت کے ساتھ گزرتی ہے تو ایسے وقت موت کو حیات پر ترجیح دیتا ہے اور اس کو موت کا ذائقہ شربت کی طرح فرحت بخش معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک ذلت موت سے زیادہ تلخ ہے۔

**حل لغات**: لَذَّ لَذَاذَةً (س) لذیذ ہونا۔ مزے دار ہونا۔ طَعْمٌ. ذائقہ، مزہ (ج) طُعُوْم. مَنِيَّةٌ موت (ج) مَنَايَا. الذُّلُّ. ذَلَّ ذِلَّةً (ض) ذلیل ہونا، قِنْدِيْدٌ شکر، خوشبودار شراب (ج) قَنَادِيْدُ۔

**ترکیب**: طَعْمَ الموتِ ،لَذَّ کا مفعول بہ اور شَارِبُهٗ فاعل۔

مَنْ عَلَّمَ الأَسْوَدَ الْمَخْصِيَّ مَكْرُمَةً (۳۷) اَقَوْمُهُ الْغُرُّ اَمْ آبَاءُهُ الصِّيْدُ

**ترجمہ**: کس شخص نے خصی حبشی کو بزرگی سکھلائی ہے؟ کیا اس کی سخی قوم نے؟ یا اس کے ان

آباؤاجداد نے جو بادشاہ تھے؟

**توضیح**: یعنی خصی کافور میں شرافت اور بزرگی نام کی کوئی چیز تھی ہی نہیں، کیونکہ نہ اس کے باپ دادا شریف تھے اور نہ اس کی قوم، پھر آخر اس نے شرافت کس سے سیکھی؟

**فائدہ**: شاعر نے کافور کی قوم کو بخی اور اس کے باپ دادا کو بادشاہ استہزاءً کہا ہے۔

**لغات**: عَلَّمَهُ: سکھانا۔ المَخْصِيَ بروزن مَرْمِيّ. اسم مفعول۔ خَصَیَ الرجلَ خِصَاءً (ض) خصی کرنا۔ مَكْرُمَةً۔ بزرگی، شرافت کَرُمَ کَرَامَۃً (ک) فیاض ہونا۔ الغُرُّ (واحد) اَغَرّ روشن، سفید، مراد سخی، آباء (واحد) اَبٌ۔ باپ۔ الصِّيدُ (واحد) اَصْيَدُ بادشاہ۔ تکبر سے سر کو بلند کرنے والا۔

**أَمْ أُذْنُهُ فِي يَدِ النَّخَّاسِ دَامِيَةً (۲۸) أَمْ قَدْرُهُ وَهُوَ بِالْفَلْسَيْنِ مَرْدُوْدُ**

**ترجمہ**: یا اس کے کان نے (بزرگی سکھلائی ہے) جو بردہ فروش کے ہاتھ خون آلود رہتا تھا یا اس کی قدرومنزلت نے۔ حال یہ ہے کہ وہ دو پیسے کے سبب لوٹا دیا جاتا تھا۔

**توضیح**: ان میں سے کسی چیز نے اس کو بزرگی نہیں سکھلائی اس لئے کہ اس کے آباؤ اجداد میں بزرگی اور شرافت کہاں تھی؟ بلکہ وہ خود اتنا ذلیل تھا، کہ غلام کی تجارت کرنے والے تہذیب سکھانے کے لئے اس کی گوشمالی کیا کرتے تھے۔ اور اگر بیچتے ہوئے اس کی قیمت ایک دو پیسے زیادہ بتائی جاتی تو پھر کوئی لینے کے لئے تیار نہیں ہوتا تھا۔

**حل لغات**: اُذُنٌ کان (ج) آذان. نَخَّاس. غلام اور مویشی کی تجارت کرنے والا۔ نَخَسَ الدابةَ نَخْساً (ف ن) جانور کے پہلو یا پچھلے حصہ پر لکڑی چبھا کر اکسانا۔ دَامِيَةً خون آلود۔ دَمِيَ دَمىً (س) خون بہنا۔ فَلْسٌ پیسہ (ج) فُلُوْس. مَرْدُوْد. اسم مفعول رَدَّہ رَدًّا (ن) لوٹانا۔

**ترکیب**: اَمْ اُذُنُه اس کا عطف۔ اَقَوْمُه الغُرُّ پر۔ دَامِيَةً، اُذُنُه سے حال۔ فِي يَدِ النَّخَاسِ، دَامِيَةً سے متعلق۔

**أَوْلَى اللِّئَامِ كُوَيْفِيْرٌ بِمَعْذِرَةٍ (۲۹) فِي كُلِّ لُوْمٍ وَبَعْضُ الْعُذْرِ تَفْنِيْدُ**

**ترجمہ**: ہر ملامت میں معذور سمجھے جانے کے کمینوں میں سب سے زیادہ لائق حقیر کافور ہے

اور بعض عذر اس کو ضعیف العقل اور خطا کار ٹھہراتا ہے۔

**توضیح** : کافور چونکہ خود کمینہ ہے اور کمینے کی اولاد ہے اس لئے اگر وہ کوئی غلطی یا قابل ملامت کام کرے تو وہ اس میں اپنے کمینے پن کی وجہ سے دوسرے کمینوں کے مقابلہ میں زیادہ معذور ہے اور یہ کمینگی کافور کے لئے انتہائی ذلت اور عار کی چیز ہے۔

**حل لغات**: اُوْلیٰ اسم تفضیل وَلِی فلاناً ولیاً (حسب ض) قریب ہونا، لیکن باب ضرب سے قلیل الاستعمال ہے اللِئَام (واحد) لئیمٌ. کمینہ کُوَیْفِیر. کافور کی تصغیر برائے تحقیر۔ مَعذِرة مصدر عَذَرَ علی کذا عُذراً و مَعْذِرةً (ض) عذر قبول کرنا، الزام سے بری کرنا۔ لَوم. ملامت۔ تَفْنِید. فَنَّدَہٗ: جھٹلانا، خطا کار ٹھہرانا۔ ضعیف العقل قرار دینا۔

**ترکیب**: اَوْلَی اللِّئَام مبتدا، کُوَیْفِیر خبر۔ بِمَعْذِرَةٍ، اولٰی سے اور فِی کُلِّ لَوم، مَعذرۃ سے متعلق۔

وَذَاکَ أَنَّ الْفُحُولَ الْبِیْضَ عَاجِزَۃٌ (۳۰) عَنِ الْجَمِیْلِ فَکَیْفَ الْخِصْیَۃُ السُّوْدُ

**ترجمہ**: اور وہ اس وجہ سے کہ بہت سے سخاوت کرنے والے مرد (بسا اوقات) سخاوت سے عاجز ہو جاتے ہیں تو کیسے قادر ہو گا حبشی خصی؟

**توضیح**: یہ معذور قرار دینے کی وجہ ہے کہ بہت سے شریف سخی بسا اوقات سخاوت سے عاجز ہو جاتے ہیں اور کافور تو ذلیل اور حقیر شخص ہے، اسکو سخاوت پر کیا قدرت ہوگی؟

**حل لغات**: فُحُولُ (واحد) فَحلٌ. ہر جاندار کا نر، سانڈ. الْبِیْضُ (واحد) أَبْیَضُ سفید۔ مراد سخی عَاجِزَۃٌ. اسم فاعل۔ عَجِزَ عَن کذا عَجْزاً (ض،س) عاجز ہونا، بے بس ہونا۔ جَمِیل احسان، نیکی۔ خِصْیَۃٌ (واحد) خَصِیٌّ. آختہ۔ السُّوْدُ (واحد) أَسْوَد، حبشی۔

## مِنْ قَافِيَةِ الْعَيْن

**وَقَالَ يَرْثِى اَبَاشُجَاعٍ فَاتِكاً الكَبِيرَ وكَانَ يُعْرَفُ بِالْمَجْنُونِ لِكَثْرَةِ عَطَائِه وَهُوَرُومِيٌّ مِنْ اكبَرِ غِلْمَانِ ابنِ طَغج وَذَالِكَ بَعدَخُرُوجِ أَبِي الطَّيِّب مِنْ مِصرَ وهَجَانِى هَذِهِ القَصِيدَةِ كَافُوراً**

**ترجمہ** :ابوالطیب متنبی نے ابوشجاع فاتک الکبیر کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے جو کثرت بخشش کی وجہ سے مجنون کے نام سے مشہور تھا۔وہ روم کا باشندہ تھا اس کا شمار ابن طغج کے بڑے غلاموں میں ہوتا تھا؛ اور یہ واقعہ ابوالطیب کے مصر سے نکلنے کے بعد پیش آیا،اس نے اِس قصیدہ میں کافور کی ہجو کی ہے۔

**حل لغات** :یَرْثِی. رَثَى المِيتَ رَثياً (ض) میت پر رونا اور اسکے محاسن شمار کرنا۔المَجْنُون دیوانہ، پاگل (ج) مَجَانِين غِلْمَان (واحد) غُلَامٌ. لڑکا،نوجوان،غلام۔هَجَا الرجلَ هِجَاءً وهَجْواً (ن) معائب شمار کرنا۔مذمت کرنا۔

**ترکیب**:اَبَاشَجَاع مُبَين، فَاتِكاً عطف بیان۔ اَلكَبِير ،اَبَاشجاع کی صفت۔

اَلْحُزْنُ يُقْلِقُ وَالتَّجَمُّلُ يَرْدَعُ (۱) والدَّمعُ بَيْنَهُمَا عَصِيٌّ طَيِّعُ

**ترجمہ** :غم (ابوشجاع کی موت کی وجہ سے مجھے ) بے قرار کررہا ہے،اورصبر جمیل (جزع فزع سے مجھے )روکتا ہے، اوران دونوں کے درمیان آنسو کا حال یہ ہے کہ وہ کبھی نافرمانی کرتا ہے اور کبھی فرمانبرداری۔

**توضیح** :یعنی غم اور صبر کا باہم نزاع اور کشمکش ہے، اسلئے کبھی آنسو بہتے ہیں اور کبھی ٹھہرے رہتے ہیں جسکی وضاحت شاعر خود ہی بعد میں کرتا ہے۔

**حل لغات** :الحُزْنُ. غم (ج) اَحْزَان. يُقْلِقُ. اَقْلَقَه : بے قرار کرنا، بے چین کرنا اَلتَّجَمُّلُ ۔صبر جمیل اختیار کرنا۔ يَرْدَعُ .رَدَعَه عن كَذَارَدعاً (ف) روکنا۔ عَصِيٌّ . نافرمان

(ج) عُصِیُّون واَعْصِیَاء. طَیِّعٌ فرماں بردار۔ طَاعَ لِفُلاَنٍ طوعاً (ن) فرمانبردار ہونا۔

یَتَنَازَعَانِ دُمُوعَ عَیْنِ مُسَهَّدٍ (۲) هٰذَا یَجِیْئُ بِهَا وهٰذا یَرْجِعُ

**ترجمہ**: وہ دونوں (یعنی غم اور صبر) بیدار شخص کی آنکھ کے آنسوؤں سے باہم نزاع کرتے ہیں یہ (غم) آنسوؤں کو لاتا ہے اور وہ (صبر) اسکو لوٹاتا ہے۔

**توضیح**: غم اور صبر میرے آنسوؤں کے بارے میں باہم جھگڑتے ہیں، غم مجھے رونے پر مجبور کرتا ہے، اور صبر مجھے رونے سے روکتا ہے، اس طرح غم اور صبر کا باہم نزاع ہے جسکی وجہ سے آنکھ کو نیند نہیں آتی۔ نیند تو اس وقت آئے جب کہ غم دور ہو اور آنسو تھمے۔

**حل لغات**: یَتَنَازَعَانِ. تَنَازَعَ: باہم نزاع کرنا مُسَهَّدٍ اسم مفعول۔ سَهَّدَهٗ: بیدار رکھنا۔ یجیئ. جَاءَ به مَجِیئاً (ض) لانا۔ یَرجع. رَجَعَ الشئی عنه اَوْالیه رُجُوعاً (ض) پھیرنا، واپس کرنا۔

اَلنَّوْمُ بَعْدَ أَبِی شُجَاعٍ نَافِرٌ (۳) وَاللَّیْلُ مُعْیٍ وَالْكَوَاكِبُ ظُلَّعُ

**ترجمہ**: ابوشجاع کے بعد نیند اڑ چکی ہے، رات عاجز ہے اور ستارے لنگڑے ہیں۔

**توضیح**: شاعر درازی شب کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ابوشجاع کے غم میں نیند اڑ چکی ہے، اور رات تھک چکی ہے اس لئے ایک جگہ ٹھہری ہوئی ہے۔ اور ستارے لنگڑے ہو چکے ہیں اس لئے وہ حرکت نہیں کرتے، اور شب نہیں گزرتی۔

**حل لغات**: نَافِرٌ. اسم فاعل۔ نَفَرَ الظبیُ نَفراً ونُفُوراً (ض) بھاگنا اور دور ہونا، اللَّیْلُ رات (ج) لَیَالی. مُعْیٍ اسم فاعل۔ اَعْیَاهُ: عاجز کر دینا، تھکانا۔ ظُلَّعٌ (واحد) ظَالِعٌ۔ لنگڑا۔ ظلع البعیرُ ظَلْعاً (ف) چلنے میں لنگڑانا۔

**ترکیب**: النومُ مبتدا، نَافِرٌ خبر۔ بعدَ، نَافِرٌ کا ظرف۔

اِنِّی لَاَجْبُنُ عَنْ فِرَاقِ اَحِبَّتِی (۴) وتُحِسُّ نَفْسِی بِالْحِمَامِ فَاَشْجُعُ

**ترجمہ**: یقیناً میں اپنے دوستوں کے فراق کے معاملے میں بزدل ہوں اور میرا نفس موت

کو دیکھتا ہے تو میں بہادر ہو جاتا ہوں۔

**توضیح** : میرے نزدیک دوستوں کی جدائی موت سے زیادہ بھاری اور نا قابل برداشت ہے؛ اسلئے جدائی برداشت نہیں ہوتی۔ اور موت کو بخوشی بہادر کی طرح برداشت کرلیتا ہوں؛ اسلئے جب مجھے موت کا کھٹک محسوس ہوتا ہے تو میں اس سے ڈرتا نہیں اور بے خوف وخطر اس کے سامنے چلا جاتا ہوں لیکن دوستوں کی جدائیگی سے بڑا ڈر لگتا ہے۔

**حل لغات** :اَجْبُنُ ۔جَبَنَ جُبْناً (ن) وجَبَانَةً ۔(ک) بزدل ہونا۔ فِرَاق ۔ جدائی۔ فَارَقَهُ: جدا ہونا۔ تُحِسُّ۔ اَحَسَّ الشَیَ وبِالشیِٔ: معلوم کرنا، کھٹک محسوس کرنا۔ الحِمَام موت اَشْجَع ۔ شَجُعَ شَجَاعَةً (ک) بہادر ہونا اور اگر اشجع کو اسم تفضیل قرار دیا جائے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ ''میرا نفس موت کا کھٹک محسوس کرتا ہے تو وہ انتہائی بہادر ہو جاتا ہے۔

وَيَزِيْدُنِي غَضَبُ الْاَعَادِيْ قَسْوةً (۵) ويُلِمُّ بِيْ عَتْبُ الصَّدِيقِ فَاَجْزَعُ

**ترجمہ** : دشمنوں کا غصہ میری سنگدلی کو بڑھاتا ہے، اور دوستوں کا عتاب مجھ پر نازل ہوتا ہے تو میں گھبرا جاتا ہوں۔

**توضیح** : میں دشمنوں کے غضبناک ہونے کی حالت میں اور زیادہ سخت ہو جاتا ہوں لیکن اگر دوست ناراض ہو جائے تو پھر گھبرا کر اس کے لئے نرم اور فرمابردار بن جاتا ہوں گویا میں دشمنوں کے لئے انتہائی سخت اور دوستوں کے لئے انتہائی نرم ہوں۔

**حل لغات** :غَضِبَ عَلَيه غَضَباً (س) غصہ ہونا۔ قَسْوَةً۔ مصدر۔ قَسَا قَسْواً و قَسْوَةً (ن) سخت دل ہونا۔ يُلِمُّ۔ اَلَمَّ بِالمَكَانِ: اترنا، نازل ہونا۔ عَتْبٌ۔ خفگی۔ عَتَبَ عَلَيه عَتْباً: (ن،ض) کسی فعل پر سرزنش کرنا، خفگی کا اظہار کرنا۔ الصَّدِيْقُ۔ دوست (ج) اَصْدِقَاء۔ اَجْزَعُ جَزِعَ مِنْه جَزَعاً (س) بے صبری کرنا۔ وَجَزَعَ عَلَيه: ڈرنا۔

تَصْفُو الْحَيَاةُ لِجَاهِلٍ اَوْغَافِلٍ (۶) عَمَّا مَضٰى فِيهَا وَمَا يُتَوَقَّعُ

**ترجمہ** : زندگی (غموں سے) پاک صاف ہوتی ہے یا تو جاہل کی (جو انجام سے بے خبر ہو)

یا اس شخص کی جو زندگی کے گذشتہ واقعات اور آنے والے مصائب سے غافل ہو۔

**توضیح**: تین طرح کے لوگ زندگی کے غموں سے خالی اور پاک صاف رہتے ہیں ایک جاہل جو زندگی کے احوال اور مصائب سے بے خبر رہتا ہے دوسرا وہ آدمی جو گذشتہ واقعات اور مستقبل میں پیش آنے والے شدائد و مصائب سے غافل ہو اور تیسرے کا تذکرہ آئندہ شعر میں ہے۔

**حل لغات**: تَصْفُوْ۔ صَفَا صَفَاءً (ن) صاف ہونا، خالص ہونا۔ جَاهِل. ناواقف۔ ان پڑھ (ج) جُهَلَاء و جُهَّال. غَافِل. بے خبر، غافل (ج) غَافِلُون و غُفُولٌ. غَفَلَ عنہ غَفْلَةً (ن) غافل رہنا۔ يُتَوَقَّعُ. توقُّع الامْرَ: حاصل ہونے کی امید لگانا۔

**ترکیب**: عمّامضی، غَافِل سے متعلق اور مَايُتَوَقَّعُ کا عطف مَامَضیٰ پر۔

وَلِـمَـن يُغَالِطُ فِي الْحَقَائِقِ نَفْسَهُ (۷) وَيَسُومُهَا طَلَبَ الْمُحَالِ فَتَطْمَعُ

**ترجمہ**: اور اس شخص کی (زندگی غموں سے پاک رہتی ہے) جو امور واقعیہ (یعنی موت) کے بارے میں اپنے نفس کو غلطی میں ڈالے اور اس کو محال چیز کے طلب کرنے کی تکلیف دے کہ جس سے وہ لالچ میں پڑ جائے۔

**توضیح**: اور تیسرا وہ آدمی جو امور واقعیہ کے بارے میں اپنے آپ کو غلطی میں ڈالے رکھے اور امور واقعیہ وہ ہیں جن کو ہر عقلمند تسلیم کرتا ہے مثلاً دنیا کی زندگی فانی ہے اس میں ہر شخص کو مرنا ہے یہ دھوکے کا گھر ہے، اس میں انسان خطرے کے دہانے پر کھڑا ہے تو جو شخص یہ سمجھے کہ دنیا دار البقاء ہے اور محال چیزوں کی طلب میں لگ جائے، پیش آمدہ واقعات سے عبرت حاصل نہ کرے تو ایسے شخص کی زندگی بے فکری کے ساتھ گذرتی ہے اور ہوشیار عقلمند آدمی ماضی اور مستقبل کے بارے میں سوچتا رہتا ہے، اسلئے اس کی زندگی تو غم اور افکار سے چور رہتی ہے۔

**حل لغات**: غَالَطَهُ: غلطی میں ڈالنا۔ الحَقَائِق (واحد) حَقِيقَةٌ۔ امر واقعی۔ يَسُوْمُ. سَامَهُ الامرَ سَوْماً (ن) تکلیف دینا۔ المُحَال. اسم مفعول۔ مشکل، غیر ممکن۔ اَحَالَ الرجلُ: محال

بات کہنا۔ تَطْمَعُ طَمِعَ فِی الشیءِ وبہ طَمْعاً (س) لالچ کرنا۔

**ترکیب**: وَلِمَنْ یُغَالِطُ، تَصْفُوْ سے متعلق۔

**أَیْنَ الَّذِی الْهَرَمَانِ مِن بُنْیَانِہٖ (۸) مَاقَوْمُہٗ مَایَوْمُہٗ مَاالْمَصْرَعُ**

**ترجمہ**: وہ شخص کہاں ہے جس کی منجملہ تعمیرات میں سے دو ہرم ہیں؟ وہ کس قوم سے تھا؟ اس کی یوم ولادت اور یوم وفات کیا تھا؟

**توضیح**: مصر میں قابل دید مشہور عمارتیں اور عجائب گھر تو بہت ہیں جن کو دیکھنے کے لئے آج بھی دور دراز ممالک سے سیاحوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ لیکن ان میں دو عمارتیں زیادہ مشہور اور قابل دید ہیں جن میں سے ایک کو ہرم اکبر اور دوسرے کو ہرم اوسط کہا جاتا ہے ان کے علاوہ اور بھی بہت سی چھوٹی چھوٹی پرانی عمارتیں بطور آثار قدیمہ کے ہیں جن میں فراعنۂ مصر کے مجسمے موجود ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ ان اہرام کے بنانے والے کہاں گئے؟ وہ کس خاندان کے تھے؟ کب پیدا ہوئے؟ اور کب موت آئی؟ ہائے افسوس آج انکو کوئی جاننے والا نہیں رہا یہ ہے دنیا کی بے ثباتی کا عالم اور اسکے بڑے بڑے سلاطین اور ملوک کا حال۔

**حل لغات**: هَرَم مصر کی مشہور قابل دید عمارت جس میں فراعنۂ مصر کے مجسمے ہیں (ج) اَهْرَام بُنْیَان (واحد) بِنَاء. عمارت۔ مَصْرَعٌ پچھاڑنے کی جگہ۔ اور وقت۔ مراد یوم وفات (ج) مَصَارِع. صَرَعَہٗ صَرْعاً (ف) پچھاڑ دینا، زمین پر پیٹھ کے بل گرا دینا۔

**ترکیب**: الهَرَمَانِ مبتدا، مِن بُنْیَانِہٖ خبر اور پورا جملہ صلہ، موصول صلہ سے ملکر مبتدا اور اینَ خبر۔

**تَتَخَلَّفُ الآثَارُ عَنْ اَصْحَابِهَا (۹) حِیناً وَیُدْرِكُهَاالْفَنَاءُ فَتَتْبَعُ**

**ترجمہ**: نشانات، نشان والوں سے ایک وقت تک پیچھے (باقی) رہتے ہیں اور فنا ان کو پکڑ لیتی ہے تو وہ بھی ان کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔

**توضیح**: یعنی جب کوئی آدمی اپنے پیچھے کوئی نشانی یا علامت چھوڑ کر مرتا ہے تو وہ نشانی اس کے لئے بطور یادگار رہتی ہے اور نشانی سے اس کی عظمت اور شوکت کا پتہ چلتا ہے،

جیسے لال قلعہ، تاج محل اور قطب مینار وغیرہ لیکن آہستہ آہستہ وہ نشانی بھی بوسیدہ ہونے لگتی ہے اور کچھ زمانے کے بعد وہ بالکل ختم ہوجاتی ہے۔ یہاں تک کہ پھر نہ کوئی اس آدمی کو جانتا ہے اور نہ اس کی نشانی کو۔

**حل لغات** :تَخَلَّفُ .تخَلَّفَ عَنہ: پیچھے رہنا۔ الآثارُ (واحد) اثرٌ. نشانی، علامت۔ اصحاب (واحد) صَاحِبٌ، ساتھی۔ یُدْرِکُ .اَدْرَکَ الشئیَ: لاحق ہونا، پانا۔ الفَنَاء ہلاکت فَنِیَ وفَنیٰ فَنَاءً (س،ض) معدوم ہونا۔ تَتْبَعُ .تَبِعَہ تَبَعاً (س) پیچھے چلنا۔

لَمْ يُرْضِ قَلْبَ اَبِی شُجَاعٍ مَبْلَغٌ (۱۰) قَبْلَ الْمَمَاتِ وَلَمْ يَسَعْهُ مَوْضِعٌ

**ترجمہ**: مرنے سے پہلے ابوشجاع کے دل کو کوئی عہدہ راضی نہیں کرسکا اور نہ کوئی جگہ اسکو سما سکی۔

**توضیح** :ابوشجاع بہت بڑا آدمی تھا، اس کی بڑائی کا یہ عالم تھا کہ وہ بڑے سے بڑے عہدے کو اپنی شان سے کم تر سمجھتا تھا، اور کوئی عہدہ اس کو خوش نہیں کر پاتا تھا۔ نیز اس کے پاس اتنے لشکر تھے کہ کوئی جگہ اس کے لئے کافی نہ ہوتی تھی۔ یا اتنا بڑا فیاض تھا کوئی جگہ اس کو چھپا نہیں سکتی تھی؛ لیکن اب وہ تنگ گڑھے میں پڑا ہوا ہے۔

**حل لغات** :يُرْضِ .اَرْضَاہ: راضی کرنا۔ مَبْلَغٌ کسی چیز کی حد، انتہا (ج) مَبَالِغ. المَمَات موت یا زمانۂ موت۔ يَسَعهُ .وَسِعَہ الشئیُ وَسْعاً وسَعَةً (س) سمانا، گنجائش ہونا۔ مَوْضِع. جگہ (ج) مَوَاضع.

**ترکیب**: قلبَ، یرضِ کا مفعول ہے اور مبلغٌ فاعل۔

كُنَّا نَظُنُّ دِيَارَهُ مَمْلُوْءَةً (۱۱) ذَهَباً فَمَاتَ وَكُلُّ دَارٍ بَلْقَعٌ

**ترجمہ** :ہم اس کے گھروں کو سونے سے بھرا ہوا خیال کرتے تھے چنانچہ اس کا انتقال ہوا اور ہر گھر خالی پڑا ہوا ہے۔

**توضیح** :ہمارے خیال میں ابوشجاع بہت بڑا متمول اور دولت مند انسان تھا۔ اس کی حیات میں اس کا گھر سونے چاندی سے بھرا پڑا تھا۔ لیکن اسی کے ساتھ وہ اپنے زمانہ کا

فیاض اور سخی تھا۔ چنانچہ انتقال سے پہلے ہی وہ تمام مال و دولت کو تقسیم کر چکا تھا اس لئے اب اس کا گھر بالکل خالی پڑا ہوا ہے۔

**حل لغات**: نَظُنُّ ظَنَّہٗ ظَنًّا (ن) جاننا، یقین کرنا، خیال کرنا، دِیَارٌ (واحد) دَارٌ۔ گھر۔ مَمْلُوءَۃً اسم مفعول۔ بھرا ہوا۔ مَلَأَہٗ مَلْأً (ف) بھرنا۔ بَلْقَعٌ۔ خالی زمین (ج) بَلَاقِعُ. بَلْقَعَ المکانُ بَلْقَعَۃً، خالی ہونا۔

**ترکیب**: مَمْلُوءَۃً، نظنُّ کا مفعول ثانی، ذھبًا تمیز۔

وَإِذَا الْمَكَارِمُ وَالصَّوَارِمُ وَالْقَنَا (۱۲) وَبَنَاتُ أَعْوَجَ كُلُّ شَيْءٍ يَجْمَعُ

**ترجمہ**: اچانک میں نے دیکھا کہ عمدہ اخلاق، تیز تلوار اور نیزے اور اعوج نسل کی گھوڑیاں ان تمام چیزوں کو وہ جمع کئے ہوئے ہے۔

**توضیح**: جب میں نے اس کے گھر کو سیم و زر سے خالی پایا تو مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا پھر اچانک میری نگاہ اس کے کریمانہ اخلاق، شمشیر براں، نیزے اور اعوج نسل کی گھوڑیوں پر پڑی تو میں نے سمجھا کہ ممدوح نے سیم و زر کے بجائے اسلحۂ جنگ اور عمدہ اخلاق جمع کر رکھے تھے۔

**حل لغات**: إِذَا مفاجاتیہ۔ الْمَكَارِمُ (واحد) مَكْرُمَۃٌ۔ شرافت، سخاوت، عمدہ اخلاق۔ صَوَارِمُ (واحد) صَارِمٌ، تلوار۔ بَنَاتُ الْخَيْلِ، گھوڑیاں۔ أَعْوَجَ عرب کے مشہور نسل کی گھوڑی۔ يَجْمَعُ، جَمَعَ الشَّيْءَ جَمْعًا (ف) اکٹھا کرنا۔

**ترکیب**: إِذَا مفاجاتیہ۔ المکارمُ الخ مبتدا، کُلُّ شَيْءٍ پورا جملہ خبر۔

اَلْمَجْدُ أَخْسَرُ وَالْمَكَارِمُ صَفْقَةً (۱۳) مِنْ أَنْ يَعِيشَ لَهَا الْهُمَامُ الْأَرْوَعُ

**ترجمہ**: شرف اور فضائل کا حصہ اس سے کم ہو گیا کہ ان میں عظیم الہمت اور ذکی القلب شخص اپنی زندگی بسر کرے۔

**توضیح**: یعنی ممدوح جو شرف اور فضائل دونوں وصفوں کا حامی اور محافظ تھا، اس کی

موت سے یہ اوصاف یتیم ہو گئے اور ان کی قدر و قیمت میں کمی آ گئی کیوں کہ ممدوح کی نگاہوں میں ان اوصاف کی قدر و منزلت تھی۔ اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ ممدوح کے زمانہ میں شرافت اور بزرگی کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہ گئی تھی چونکہ زیادہ تر لوگ کمینے اور خسیس طبیعت کے تھے ایسے کمینوں کے مابین زندگی گزارنی ممدوح کے لئے اجیرن ہو گئی اس لئے موت آ گئی جیسا کہ اس کی تائید اگلے شعر سے ہوتی ہے۔

**حل لغات**: اَلْمَجْدُ، بزرگی۔ اَخْسَر اسم تفضیل خَسِرَ خَسَارَةً و خُسْرَاناً (س) نقصان اٹھانا۔ صَفْقَةٌ بیع میں ہاتھ پہ ہاتھ مارنا، عقد بیع۔ پھر اسکا استعمال حصہ کے معنی میں ہونے لگا۔ (ج) صَفَقَات. يَعِيْشُ . عَاشَ الرجلُ عيشاً (ض) زندگی گذارنا۔ اَلْهُمَامُ . عالی ہمت بادشاہ، بہادر سخی۔ سردار، یہ مردوں کے لئے مخصوص ہے (ج) هُمَامٌ. اَلْاَرْوَعُ: حسن یا بہادری سے لوگوں کو حیرت میں ڈالنے والا، ہوشیار ذکی القلب (ج) رُوْعٌ وَاَرْوَاعٌ.

**ترکیب**: صَفْقَةً تمیز، مِنْ اَنْ يَعِيْشَ جار مجرور اَخْسَرَ سے متعلق۔

وَالنَّاسُ اَنْزَلُ فِيْ زَمَانِكَ مَنْزِلاً (۱۴) مِنْ اَنْ تُعَايِشَهُمْ وَقَدْرُكَ اَرْفَعُ

**ترجمہ**: لوگ تیرے زمانے میں قدر و منزلت کے اعتبار سے اس سے گھٹیا تھے کہ تو ان کے ساتھ زندگی گذارے جب کہ تیرا مرتبہ بہت بلند ہے۔

**توضیح**: یعنی تیرے عہد کے لوگ قدر و منزلت کے اعتبار سے تجھ سے کم تر تھے، اور تیرا درجہ اور مقام بہت بلند تھا جس کی وجہ سے تجھ جیسے اعلیٰ و ارفع قدر و منزلت والے شخص کا ان کے بیچ زندگی گذارنا مشکل ہو گیا؛ اس لئے تو ان سے جدا ہو کر ملأ اعلیٰ سے جاملا۔

**حل لغات**: اَنْزَلُ۔ کم تر، گھٹیا، نَزَلَ نُزُوْلاً (ض) اترنا۔ تُعَايِشُ . عَايَشَهُ: ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔ قَدْرٌ۔ حیثیت، مرتبہ۔ (ج) اَقْدَارٌ۔ اَرْفَعُ۔ بلند تر۔ رَفَعَه رَفْعاً (ف) اٹھانا۔

**ترکیب**: مَنْزِلاً ، اَنْزَلُ سے تمیز مِنْ اَنْ تُعَايِشَهُم ، اَنْزَلُ سے متعلق۔

بَرِّدْ حَشَايَ اِنِ اسْتَطَعْتَ بِلَفْظَةٍ (۱۵) فَلَقَدْ تَضُرُّ اِذَا تَشَاءُ وَتَنْفَعُ

**ترجمہ**: تو میرا دل کچھ بول کر ٹھنڈا کر دے، اگر تجھ سے ہو سکے کیوں کہ تو (اپنی زندگی

میں) جب چاہتا تھا تو (دشمنوں کو) نقصان اور (دوستوں کو) نفع پہونچاتا تھا۔

**توضیح** : اے مرحوم! تجھ سے میری دردمندانہ درخواست ہے کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو اپنے میٹھے بول کے ذریعہ میرے قلب کو ٹھنڈا کردے، کیوں کہ تو اپنی حیات میں جب چاہتا تو دوستوں کو نفع اور دشمنوں کو نقصان پہونچاتا تھا اور میں تیرا دوست ہوں۔

**حل لغات** :بَرِّدْ. امر، بَرَّدَہ: ٹھنڈا کرنا۔ حَشَاءَ پسلی یا پیٹ کے اندر کی چیز (ج) اَحْشَاء۔ لَفْظَۃ لفظ کا اسم مرۃ، کلمہ۔ تَضُرُّ. ضَرَّہ ضراً (ن) نقصان پہنچانا۔ تشاءُ، شاءَ ہ مَشِیْئَۃً (س) چاہنا۔ تنفعُ. نَفَعَہٗ نفعاً (ف) فائدہ پہنچانا۔

**مَاکَانَ مِنْکَ اِلیٰ خَلِیْلٍ قَبْلَهَا (۱٦) مَایُسْتَرَابُ بِہٖ وَلَالاَمَایُوْجِعُ**

**ترجمہ** :مرنے سے پہلے تیری جانب سے کسی دوست کے ساتھ وہ سلوک نہیں ہوا جس سے اس کو بے چینی ہو اور نہ وہ معاملہ ہوا جو اس کو دردمند کرے۔

**توضیح** :یعنی مرنے کے بعد تیرے نہ بولنے سے ہم دوستوں کو کچھ بے التفاتی کا شبہ ہوتا ہے اور اس پر ہم لوگوں کو قلبی صدمہ ہے؛ جب کہ زندگی میں تو نے کسی دوست کو کبھی رنجیدہ اور دردمند نہیں کیا تھا۔ اس قسم کی گفتگو غایت مدہوشی اور زوالِ عقل کے سبب ہے

**حل لغات** :خَلِیل . دوست (ج) اَخِلاَّء و خُلاَن. یُسترابُ، استَرابَ بہ: کسی سے کوئی شک کی چیز دیکھنا۔ یعنی کوئی ایسی چیز دیکھنا جو بے چین اور بے قرار کردے۔ یُوجِعُ. اَوْجعہ: دردمند کرنا۔

**ترکیب**:مَایُسْتَرابُ، کَانَ کا اسم مِنکَ خبر۔

**وَلَقَدْ اَرَاکَ وَمَاتُلِمُّ مُلِمَّۃٌ (۱۷) اِلَّا نَفَاهَا عَنْکَ قَلْبٌ اَصْمَعُ**

**ترجمہ** :میں تجھ کو اس حال میں دیکھتا تھا کہ (تجھ پر) کوئی مصیبت نہیں آتی تھی مگر یہ کہ اس کو تجھ سے ہوشیار دل دور کردیتا تھا۔

**توضیح** :زندگی میں تیرا حال یہ تھا کہ جب بھی تجھ پر کوئی مصیبت اور آفت آتی تو تو اپنی بیدار مغزی اور ذکاوتِ قلبی سے اس کو اپنے سے ختم کردیتا تھا۔ لیکن افسوس کہ تو موت

کی آفت کوختم نہ کرسکا۔

**حل لغات** :مُلِمَّۃٌ حادثہ،مصیبت(ج)مُلِمَّات.نَفَاعنہ نَفْیاً (ض)دور ہونا،وَنَفَاہ: دور کرنا۔اَصْمَعُ تیز ذہن والا،ذکی القلب(ج)صُمْعَانٌ۔

**ترکیب**:وماتُلِمُّ ،کاف ضمیر سے حال قلبٌ اصمع ، نفاھا کافاعل۔

ویدٌ کَأَنَّ قِتَالَھَا وَنَوالَھَا (۱۸) فَرْضٌ یَحِقُّ عَلَیْکَ وَھُوَتَبَرُّعُ

**ترجمہ** :اورایسادست قوی(اس کودورکردیتاتھا) کہ جس کا(دشمنوں سے )جنگ کرنااور (دوستوں کو)عطاکرناگویاایک فرض تھا،جوتیرے ذمہ واجب تھا۔حالانکہ نفل تھا۔

**توضیح** :اسی طرح تواپنے اوپرآنے والی مصیبت کوایسے طاقتور بازو کی مدد سے ختم کردیتاتھاجس کوتودشمنوں سے جنگ کرنے اوردوستوں کوعطاکرنے میں استعمال کرتاتھا اوریہ دونوں چیزیں تیرے ذمہ واجب تونہیں تھیں لیکن اس کے باوجودتواپنی جواں مردی اورفیاضی کی بناپران کوواجب خیال کرتاتھا۔

**حل لغات**:نَوَال. عطیہ،بخشش،نَالَ فلاناً العطیۃَ وَبِھانَولاً ونوالاً (ن)عطیہ دینا۔فَرْضُ اللہ کامقررکیاہواقانون،اپنی اوپرلازم کی ہوئی چیز(ج)فَرَائِض.یَحِقُّ حَقَّ الأَمْرُ حقاً (ن،ض) ثابت ہونا،واجب ہونا۔تَبَرُّع ،تَبَرَّعَ بِالعَطَاء:صدقہ کرنا،نفل کےطورپرکوئی کام کرنا۔

**ترکیب** :ویدٌاس کاعطف اس سے پہلے شعرکےلفظ قلبٌ پر ہے۔کَأَنَّ قتالھا پوراجملہ یدٌ کی صفت اور یَحِقُّ ،فَرْضٌ کی صفت۔

یَامَنْ یُبَدِّلُ کُلَّ یَوْمٍ حُلَّۃً (۱۹) اَنّٰی رَضِیْتَ بِحُلَّۃٍ لاَتَنْزَعُ

**ترجمہ** :اے وہ شخص!جوروزانہ ایک جوڑابدلتاتھاتوایسے جوڑے پرکیسے راضی ہوگیاجس کواتارانہیں جائے گا۔

**توضیح** :اے مرحوم!تیرامزاج توروزانہ نئے جوڑے پہننے کاتھا،آج تونے اپنے مزاج کے خلاف ایساجوڑاکیسے پہن لیا؟جواب کبھی نہیں اترےگااوروہ کفن کاسادہ جوڑاہے۔

**حل لغات**: يُبَدِّل بَدَّلَ الشيئَ شيئاً آخر: بدل دینا۔ حُلَّةٌ نیا کپڑا، کپڑوں کا جوڑا (ج) حُلَلٌ وحِلالٌ۔ أَنّٰى بمعنی كيف۔ رَضِيْتَ، رَضِيَ الشيئَ اوبالشيئِ رِضىً (س) پسند کرنا، قناعت کرنا۔ تُنْزَعُ، نَزَعَ الشيئَ مِنْ مكانه نَزْعاً (ض) اکھاڑنا، کھینچنا۔ لاتنزعُ، حُلَّةٍ کی صفت۔

مَازِلْتَ تَخْلَعُهَاعَلىٰ مَن شآءَ ها (۲۰) حَتّٰی لَبِسْتَ الْيَوْمَ مَالَاتَخْلَعُ

**ترجمہ**: تو ہمیشہ اس (جوڑے) کو نکال کر اس شخص کو دیدیتا تھا، جو اس کو چاہتا، یہاں تک کہ آج تو نے وہ جوڑا پہن لیا ہے جس کو تو نہیں اتارے گا۔

**توضیح**: تیرا حال تو یہ تھا کہ اگر کوئی سائل یا حاجت مند تجھ سے تیرے بدن کے کپڑے مانگتا تو تو بے جھجک فوراً اتار کر اسکو دیدیتا لیکن آج تو نے کفن پہن لیا ہے جسکو تو اتار نہیں سکتا۔

**حل لغات**: تَخْلَعُ. خَلَعَ عليه ثوبَه خَلْعاً (ف) عطا کرنا، وخَلَعَ الشيئَ: اتارنا۔ لَبِسْتَ لَبِسَ الثوبَ لُبساً (س) پہننا۔

**ترکیب**: تَخْلَعُهَا، مَازَالَ کی خبر۔ مالاتخلعُ، لَبِسَ کا مفعول ہے۔

مَازِلْتَ تَدْفَعُ كُلَّ اَمْرٍ فَادِحٍ (۲۱) حَتّٰی اَتَى الْاَمْرُ الَّذِىْ لاَ يُدْفَعُ

**ترجمہ**: تو ہمیشہ ہر مشکل معاملے کو دفع کرتا رہا، یہاں تک کہ (تجھ پر) وہ مصیبت آپہونچی جس کو دفع نہیں کیا جاسکتا۔

**توضیح**: یعنی تو ہمیشہ دوسروں کے کام آتا رہا اور سخت مصائب اور مشکل مسائل کو ان سے دفع کرتا رہا۔ یہاں تک کہ تجھ پر آج پر خود ایسی مصیبت آپہونچی جو دور نہیں کی جاسکتی اور وہ موت ہے۔ کیوں کہ اس کے سامنے سب بے بس اور عاجز ہیں۔

**حل لغات**: تَدْفَعُ دَفَعَ الشيئَ دَفْعًا (ف) ہٹانا، دور کرنا۔ فَادِحٌ، مشکل، بھاری، الفَادِحة: مصیبت (ج) فَوَادِح۔ فَدَحَه الامرُ فَدحاً (ف) گرانبار بنادینا۔

فَظَلِلْتَ تَنْظُرُ لاَرِمَاحُكَ شُرَّعٌ (۲۲) فِيْمَا عَرَاكَ وَلاَسُيُوْفُكَ قُطَّعٌ

**ترجمہ**: چنانچہ تو مسلسل (موت کی مصیبت کو لاچارگی کے ساتھ) اس حال میں دیکھتا رہا کہ نہ

تیرے نیزے اس کی طرف سیدھے کئے جاسکے جو تجھ کو پیش آئی اور نہ تیری تلواریں کاٹ سکیں۔

**توضیح**: یعنی جب موت آئی تو تو اسکو عاجز اور بے بس آدمی کی طرح دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ تیری روح قبض کر کے چلی گئی اور تیرے ہتھیار دھرے کے دھرے رہ گئے نہ تیرے نیزے اس کی طرف سیدھے کئے جاسکے اور نہ تیری تلواریں اسے کاٹ سکیں۔

**حل لغات**: ظَلِلْتَ فعل ناقص۔ رِمَاحٌ (واحد) رُمْحٌ نیزہ۔ شُرَّعٌ ای رِمَاحٌ شَارِعَةٌ: کسی کی جانب سیدھے کئے ہوئے نیزے۔ شَرَعَ الرِمَاحَ شَرْعاً (ف) نیزے کو کسی کی جانب سیدھا کرنا۔ عَرَاہُ الامرُ عَرْیًا (ن) پیش آنا۔ قُطَّعٌ (واحد) قَاطِعٌ۔ کاٹنے کا آلہ، سیفٌ قاطعٌ شمشیر بُرّان۔ قَطَعَ الشیَٔ قَطْعًا (ف) کاٹنا، جدا کرنا۔

**ترکیب**: لارِمَاحُکَ شُرَّع پورا جملہ تَنْظُرُ کی ضمیر سے حال فیما عَراکَ، شُرَّع سے متعلق۔

بِـأَبِـی الْـوَحِیْـدُ وَجَیْشُـهُ مُتَکَاثِرٌ (۲۳) یَبْـکِـی ومِنْ شَرِّ السِّلاحِ الْاَدْمُعُ

**ترجمہ**: میرا باپ اس شخص پر قربان جو فوج کی کثرت کے باوجود تنِ تنہا ہے، اور فوج اس پر رو رہی ہے۔ اور سب سے بدترین ہتھیار آنسو ہے۔

**توضیح**: ابوشجاع اس لائق ہے کہ میرا باپ اس پر قربان ہو جو تنِ تنہا بے یار و مددگار پڑا ہے۔ اور اس کے گرد و پیش لشکروں کی بھیڑ ہے جو اس کی موت پر سوگوار ہیں۔ اور اپنے آنسو بہا رہی ہیں۔ لیکن آنسو بہانا اور رونا سب سے بیکار ہتھیار ہے۔ جن سے نہ رونے والے کو کوئی فائدہ ہے اور نہ اس کو جس پر رویا جائے۔

**حل لغات**: الوَحِیدُ۔ اکیلا، تنہا، وَحَدَ وَحْدًا (ض) اکیلا ہونا۔ مُتَکَاثِرٌ بہت، تکَاثَرَ القومُ: زیادہ ہونا۔ شَرٌّ۔ اسم تفضیل، بُرا، ہمزہ کثرتِ استعمال کی وجہ سے محذوف ہے جیسے خیر کا ہمزہ۔ السِّلاحُ ہتھیار (ج) اَسْلِحَۃٌ۔ اَدْمُعٌ (واحد) دَمْعٌ آنسو۔

**ترکیب**: بَابِی، مَفْدِیّ سے متعلق ہو کر خبر مقدم، الوَحِیدُ مبتدا مؤخر۔ وجَیْشُہ پورا جملہ الوحید سے حال۔ مُتَکَاثِر۔ خبر اول یَبْکِی خبر ثانی وَمِنْ شَرِّ الخ خبر مقدم، الاَدْمُعُ مبتدا مؤخر۔

وَاِذَاحَصَلْتَ مِنَ السِّلَاحِ عَلَی الْبُکَا (۲۴) فَحَشَاکَ رُعْتَ بِہٖ وَخَدَّکَ تَقْرَعُ

**ترجمہ**: اور جب تجھے ہتھیاروں کے عوض گریہ وزاری ہاتھ آیا، تو تو نے اپنے دل کو اس سے خوف زدہ کیا اور اپنے رخسار پر ضرب لگایا۔

**توضیح**: یعنی جب تیرے پاس کسی مصیبت کو ختم کرنے کے لئے رونے کے علاوہ کوئی اور ہتھیار نہیں رہا تو یہ رونا ایک ایسا ہتھیار ہے جو تیرے ہی خلاف استعمال ہوگا کیوں کہ رو کر تو اپنے قلب وجگر کو خوف زدہ کرے گا اور اپنے رخسار کو زخمی کرے گا جس میں خود تیرا ہی نقصان ہے۔

**حل لغات**: حَصَلْتَ. حَصَلَ عَلَی الشئی حُصُوْلاً (ن) جمع کرنا اور مالک ہونا۔ کسی چیز پر قادر ہونا۔ رُعْتَ براغہ الامرُ رَوعاً (ن) خوف زدہ کرنا، گھبراہٹ میں ڈالنا۔ خَدّ۔ رخسار (ج) خُدُوْدٌ. تَقْرَعُ ، قَرَعَ البابَ قَرعاً (ف) کھٹکھٹانا۔ کوٹنا۔

**ترکیب**: حَشَاکَ، رُعْتَ کا اور خَدَّکَ ، تقرعُ کا مفعول بہ مقدم۔

وَصَلَتْ اِلَیْکَ یَدٌ سَوَاءٌ عِنْدَھَا (۲۵) البَازِی الاُشَیْھِبُ وَ الْغُرابُ الْاَبْقَعُ

**ترجمہ**: تیرے پاس (موت کا) وہ ہاتھ پہونچا ہے جس کے نزدیک سیاہی مائل سفید باز، اور سفید سینہ والا کوا، دونوں برابر ہیں۔

**توضیح**: یعنی تجھے موت کا صدمہ پہنچا ہے اور اس نے تجھ کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے اور موت کا معاملہ تو یہ ہے کہ وہ کالے گورے، شریف، رذیل کسی کو نہیں بخشتی، سب کو اپنے شکنجے میں لے لیتی ہے۔

**حل لغات**: یَدٌ، ہاتھ مراد یَدُ الْمَنِیَّۃِ موت کا ہاتھ یعنی موت کا صدمہ۔ سَوَاءٌ، برابر۔ سَوِیَ الرجلُ سِوىً (س) درست کام والا ہونا۔ اِسْتَوَی الشئُ: معتدل وبرابر ہونا۔ اَلْبازی۔ باز پرندہ (ج) بُزاۃ. اَلاُشَیْھِبُ اَشْھَب کی تصغیر۔ وہ چیز جس کی سیاہی پر سفیدی غالب ہو۔ (ج) شُھبٌ. شَھِبَ شَھَباً. (س ک) سیاہی مائل سفید رنگ والا ہونا۔ غُرَابٌ کوا (ج) غِربان واَغْرِبَۃ (جج) غَرَابِین.

غرابٌ اَبقعُ: وہ کوا جس میں سیاہی سفیدی ہو۔ بُقَعٌ. بَقِعَ الطیرُ بَقَعاً (س) مختلف رنگ والا ہونا۔

**ترکیب**: یَدٌ، وَصَلتْ کا فاعل۔ سَوَاء بمعنی مستوی خبر مقدم، البازی مبتدا مؤخر۔ پھر پورا جملہ یدٌ کی صفت۔

مَنْ لِلْمَحَافِلِ وَالْجَحَافِلِ وَالسُّرىٰ (۲۶) فَقَدَتْ بِفَقْدِکَ نَیِّراً لَا یَطْلُعُ

**ترجمہ**: مجلسوں، لشکروں (کی خبر گیری کے لئے) اور دشمنوں پر شب خوں مارنے کے لئے کون ہے؟ ان سب نے تیرے مفقود ہو جانے پر ایسے روشن ستارے کو گم کر دیا ہے جو کبھی طلوع نہیں ہوگا۔

**توضیح**: تو لشکروں اور بڑے بڑے مجمعوں کی خبر گیری کرتا تھا اور رات کے وقت دشمنوں پر حملہ کرتا تھا۔ ہائے افسوس تیری موت سے ان لوگوں نے اپنے ایک ایسے مرشد کو گم کر دیا ہے جس کی اصابت رائے سے ان کو بڑی مدد ملتی تھی اور ایسے مینارۂ نور کو جس کی روشنی سے لوگ بآسانی منزل مقصود تک پہنچ جاتے تھے۔

**حل لغات**: مَحَافِل (واحد) مَحْفِلٌ۔ مجمع مجلس۔ حَفَلَ القومُ حَفلاً (ض) اکٹھا ہونا۔ جَحَافِل (واحد) جَحْفَلٌ. بڑا لشکر۔ السُّرىٰ. سَرَى اللیلَ سُرىً (ض) رات میں چلنا، مراد شب خوں مارنا۔ رات کے وقت دشمنوں پر حملہ کرنا۔ نَیِّراً روشن ستارہ۔ نَارَ نوراً و نیاراً (ن) روشن ہونا۔ یطلُعُ طَلَعَ الشمسُ طُلوعاً (ن) نکلنا، ظاہر ہونا۔

**ترکیب**: مَنْ مبتدا، للجحافل خبر۔ لَا یَطْلُعُ، نیراً کی صفت۔

وَمَنِ اتَّخَذْتَ عَلَى الضُّیُوفِ خَلِیْفَةً (۲۷) ضَاعُوْا وَمِثْلُکَ لَا یَکَادُ یُضَیِّعُ

**ترجمہ**: اور تو نے مہمانوں پر کس شخص کو اپنا قائم مقام بنایا کہ وہ ضائع ہو گئے اور تجھ جیسا آدمی کسی کو ضائع نہیں کیا کرتا۔

**توضیح**: شاعر انتہائی غم اور صدمہ میں کہتا ہے کہ تو نے اپنے ان مہمانوں پر کس کو اپنا نائب اور جانشیں مقرر کیا جن کی میزبانی پر تجھے خوشی ہوتی تھی، اور ان کے ساتھ کریمانہ اخلاق تجھے مزہ آتا تھا اب کون مہمانوں کی میزبانی کریگا، تیرے چلے جانے سے ان بڑا

نقصان ہوا۔ مگر کیا کیجئے موت سب قاعدے توڑ ڈالتی ہے اور لوگوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیتی ہے۔

**حل لغات**: اِتَّخَذْتَ. اِتَّخَذَہ: بنانا۔ الضُّیُوْف (واحد) ضَیف مہمان۔ خَلِیفَةَ جانشیں، قائم مقام (ج) خُلَفَاء و خَلَائِف. ضَاعُوا. ضَاعَ ضَیْعاً وضَیَاعاً (ض) ضائع ہونا۔ ضَیَّعَهٗ: ضائع کرنا۔

**ترکیب**: مَنْ مبتدا، اتَّخَذْتَ خبر۔ خلیفةً ، اِتَّخَذَ کا مفعول ثانی اور مفعول اول محذوف ای اِتَّخَذْتَه.

قُبْحاً لِوَجْهِکَ یَا زَمَانُ فَإِنَّهٗ (۲۸) وَجْهٌ لَهٗ مِنْ کُلِّ قُبْحٍ بُرْقُعُ

**ترجمہ**: اے زمانہ! تیرے مکھڑے کا ناس ہو، کیونکہ تیرا ایسا مکھڑا ہے جسے ہر طرح کی بدصورتی کا برقع حاصل ہے۔

**توضیح**: اے زمانہ تجھ میں ہر طرح کی برائیاں موجود ہیں اگر بالفرض تیرے لئے کوئی چہرہ ہوتا تو اس پر برائیوں کا برقع ہوتا، اور دیکھنے والے تجھ سے نفرت کرتے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ تجھ میں اتنی برائیاں ہیں کہ اگر ان برائیوں پر کوئی پردہ نہ ہوتا تو دیکھنے والے تجھ سے نفرت کرتے لیکن پردہ کی وجہ سے لوگ دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں؛ اس لئے میں بددعا دے رہا ہوں۔

**حل لغات**: قُبْحًا ای قَبُحَ قُبْحًا (ک) برا ہونا، بدصورت ہونا۔ قَبَّحه اللّٰهُ قُبحاً: اللہ تیرا برا کرے۔ وقَبَّحَه اللّٰهُ عن الخیر: افعال خیر سے محروم کرنا۔ زَمَانٌ زمانہ۔ وقت (ج) اَزْمِنَةٌ. وجهٌ. چہرہ (ج) وُجُوہ. بُرْقُعٌ. پردہ۔ بَرْقَعَ اِمرأةٌ بَرقَعَةً. برقع اوڑھانا۔

**ترکیب**: لہ حَاصِلٌ سے متعلق ہو کر خبر مقدم، بُرقُعٌ مبتدا مؤخر۔ مِن کلِ قبحٍ. ای حاصلٌ سے متعلق اور پورا جملہ وَجْهٌ کی صفت۔

اَیَمُوْتُ مِثْلُ أَبِی شُجَاعٍ فَاتِکٍ (۲۹) وَیَعِیْشُ حَاسِدُهٗ الْخَصِیُّ الْاَوْکَعُ

**ترجمہ**: کیا ابوشجاع فاتک جیسا آدمی مرجائے اور اس کا حاسد کمینہ خصی (کافور) زندہ رہے۔

**توضیح**: بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ ابوشجاع جیسا شریف، بہادر سخی، کا تو

انتقال ہو جائے، اور اس کا حاسد کمینہ خصی کافور زندہ رہے۔ ہونا تو اسکا الٹا چاہئے تھا کیونکہ ابوشجاع سے دنیا کو راحت تھی اور کافور سے دنیا کو تکلیف۔

**حل لغات**: یَمُوتُ مَاتَ موتا (ن) مرنا۔ یَعِیشُ عَاشَ عَیْشاً (ض) زندہ رہنا۔ الخَصِی آختہ (ج) خِصیَۃٌ و خِصْیَانٌ۔ الاَوْکَع۔ کمینہ۔ بیوقوف۔ وَکُعَ وَکاعۃً (ک) کمینہ ہونا۔

**ترکیب**: اَبِی شُجاعٍ میں فاتک عطف بیان الخَصِیُّ الاَوْکَعُ دونوں حاسِدہ کی صفت۔

اَیْــدٍ مُـقَـطَّــعَۃٌ حَـوَالَـی رَأْسِـہٖ (۳۰) وَقَـفـاً یَـصِیْـحُ بِھَـا أَلاَ مَـنْ یَّصْـفَعُ

**ترجمہ**: اس کے سر کے اردگرد کٹے ہوئے ہاتھ ہیں اور گدّی ہے جو ان سے چیخ کر کہہ رہی ہے کہ کیا کوئی شخص نہیں ہے جو گدّی پر مکّے مارے؟

**توضیح**: یعنی کافور بخل اور خست کی وجہ سے قابل تذلیل ہے، یہاں تک کہ وہ اس لائق ہے کہ اس کی گدّی پر مکّے مارے جائیں، اس کے حاشیہ نشینوں کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ وہ انتہائی بزدل اور چاپلوس ہیں، جس کی وجہ سے اس کی قیادت تسلیم کئے ہوئے ہیں۔ الغرض کافور خود بھی ذلیل ہے، اور اس کے پاس رہنے والے وزرائے مملکت بھی ذلیل و بزدل ہیں۔

**حل لغات**: اَیْدٍای اَیْدِیٌ (واحد) یَدٌ۔ ہاتھ۔ مُقَطَّعَۃٌ۔ اسم مفعول۔ قطَّعَ الشیءَ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ حَوَالَی آس پاس۔ راس۔ سر (ج) رؤس۔ قفاً بروزن عصا۔ گدّی۔ سر کا پچھلا حصہ (ج) اَقْفٍ وَاَقْفَاءٌ یَصِیحُ صَاحَ صَیحًا (ض) چلّانا وصَاحَ بہ: پکارنا۔ یَصْفَعُ صَفَعَہٗ صَفعًا (ف) مکّے مارنا۔

**ترکیب**: اَیْدٍ مُقَطَّعَۃٌ مبتدا، حَوالَیَ راسہٖ خبر۔ وقفاً اس کا عطف اَیْدٍ پر۔ یَصِیحُ، قَفاً کی صفت۔ مَنْ، لا کا اسم یَصْفَعُ خبر۔

أَبْـقَیْـتَ أَکْـذَبَ کَـاذِبٍ أَبْقَیْتَـہٗ (۳۱) وَأَخَذْتَ أَصْدَقَ مَنْ یَقُولُ وَیَسْمَعُ

**تـــرجــمـــہ**: (اے زمانے! تو نے بڑا غضب کیا کہ) تو نے اپنے باقی چھوڑے ہوئے جھوٹوں میں سب سے زیادہ جھوٹے کو باقی چھوڑا اور تو نے اس شخص کو لے لیا جو جملہ قائلین

اور سامعین میں سب سے سچا تھا۔

**توضیح** :اے زمانہ! تو نے بڑا ظلم کیا کہ کافور کو...... جو ایک نہایت ہی جھوٹا انسان تھا...... زندہ چھوڑ دیا جس کا جھوٹ میں کوئی ہم پلہ نہیں تھا۔ اور ابوشجاع کو.......... جو بہت ہی سچا انسان تھا...... موت دیدی، کہنے سننے والوں میں وہ سچائی کے اعتبار سے بے نظیر تھا۔ یہ کیسی نازیبا حرکت ہے۔

**حل لغات** :اَبْقَيْتَ. اَبْقَاه: باقی رکھنا اکذبَ. اسم تفضیل۔ كَذَبَ كِذْباً (ض) جھوٹ بولنا اَخَذْتَ. اَخَذَ الشئی اَخْذاً (ن) لینا اَصْدَق. بہت سچا۔ صَدَق صِدْقاً (ن) سچ بولنا۔

**ترکیب**: کاذب موصوف اَبْقَيْتَه صفت اور مَنْ يَقُول و يَسْمَعُ ،اصدق کا مضاف الیہ۔

وَتَرَكْتَ اَنْتَنَ رِيْحَةٍ مَذْمُوْمَةٍ (۳۲) وَسَلَبْتَ اَطْيَبَ رِيْحَةٍ تَتَضَوَّعُ

**ترجمہ** :اور تو نے نہایت ناپسندیدہ بدبودار شخص کو چھوڑ دیا اور انتہائی پاکیزہ معطر شخص کو چھین لیا جس کی خوشبو پھوٹتی اور پھیلتی تھی۔

**توضیح** :اے زمانہ! تو نے کافور کو زندہ چھوڑ دیا جو انتہائی بدبودار اور خبیث انسان ہے، اور ابوشجاع کو وفات دیدی جو نہایت نفیس الطبع پاکیزہ اور خوش اخلاق انسان تھا۔ اس کی مثال مشک کی سی تھی جس کی خوشبو سے ہر شخص محظوظ رہتا تھا۔

**حل لغات** : تَرَكَ الشئی تَرْكاً (ن) چھوڑنا۔ اَنْتَنَ. اسم تفضیل۔ نَتَنَ نَتْناً (ض س) وَنَتَانَةً (ک) بدبودار ہونا۔ رِيْحَة بو۔ مَذْمُوْمَة ۔اسم مفعول۔ ذَمَّ الشئی ذَمّاً (ن) برائی کرنا سَلَبْتَ. سَلَبَ الشئی سَلْباً (ن) زبردستی چھین لینا۔ اَطْيَبَ اسم تفضیل (ج) اَطَايِب. طاب طِيباً (ض) اچھا اور عمدہ ہونا۔ تَتَضَوَّعَ .تَضَوَّعَ المِسک: خوشبو بھڑکنا۔ پھیلنا۔

فَالْيَوْمَ قَرَّ لِكُلِّ وَحْشٍ نَافِرٍ (۳۳) دَمُهُ وَكَانَ كَأَنَّهُ يَتَطَلَّعُ

**ترجمہ** :پس آج ہر جنگلی بدکنے والے جانور کا خون (اس کی رگوں) میں ٹھہر گیا ہے حالانکہ وہ (خون اس کی زندگی میں) ایسا تھا کہ گویا ابھی نکل پڑے گا۔

**توضیح**: ممدوح بڑا ماہر شکاری تھا جس کے خوف سے سب جنگلی جانور ہراساں رہتے تھے کہ نہ جانے کب اس کی تیر لگے، اور خون نکل کر بہہ پڑے لیکن اس کے مرتے ہی سب جانور مامون ہوگئے اور ان کے خون اپنی جگہ پر آگئے اور اب جان کا کوئی خطرہ نہیں رہا۔

**حل لغات**: قَرَّ فِي المكانِ اوْ عَلَى الأمرِ قَرَاراً (س،ض) ٹھہرنا قرار پکڑنا۔ وَحْشٍ جنگلی جانور (واحد) وَحْشِيٌّ (ج) وُحُوش ووُحْشان. نَافِر. بدکنے والا۔ نَفَرتِ الدَّابَّةُ من كَذا نُفوراً (ض ن) بدکنا یتطَلَّعُ .تَطَلَّعَ الاِنَاءُ: پانی کا برتن کے کنارے سے اُبل پڑنا۔

**ترکیب**: دمُهٗ ، قَرَّ کا فاعل۔

وَتَصَالَحَتْ ثَمَرُ السِّيَاطِ وَخَيْلُهُ (۳۴) وَاَوَتْ إِلَيْهَا سُوقُهَا وَالْاَذْرُعُ

**ترجمہ**: متوفی کے چابک کی گرہوں اور اس کے گھوڑوں نے باہم صلح کرلی اور ان کی پنڈلی اور بازو اپنی جگہ آگئے۔

**توضیح**: یعنی مرحوم مظلوم کی فریادرسی، اور دشمنوں پر حملہ کرنے کے لئے ہاپنے گھوڑوں کو چابک سے مار کر تیز دوڑاتا تھا، جس سے گھوڑے کی پنڈلی اور بازو ایک جگہ نہیں رہتے تھے، لیکن جب وہ مر گیا تو اب اس کو کوئی دوڑانے والا نہیں رہا گویا چابک نے گھوڑوں سے صلح کرلی۔

**حل لغات**: تَصَالَحَتْ . تَصَالَحَ القومُ: باہم صلح کرنا۔ ثَمَر (واحد) ثَمرةٌ. ثَمَرةُ السَّوْط: گرہ جو کوڑے کے کنارہ پر ہو۔ السِّيَاط (واحد) سَوْطٌ. کوڑا۔ چابک۔ اَوَتْ اَوَى البَيْتَ اَوِيّاً و اِوَاءً (ض) ٹھکانا لینا۔ پناہ دینا۔ سُوْقٌ (واحد) سَاقٌ ۔پنڈلی۔ اَلاَذْرُعُ، (واحد) ذِرَاعٌ بازو، کہنی سے بیچ کی انگلی تک کا حصہ۔

وَعَفَا الطِّرَادُ فَلاَ سِنَانٌ رَاعِفٌ (۳۵) فَوْقَ الْقَنَاةِ وَلاَ حُسَامٌ يَلْمَعُ

**ترجمہ**: دشمنوں پر حملہ ختم ہو چکا، اس لئے اب کسی نیزے کا پھل اب نیزے کا پھل نیزے کی لکڑی پر خون نہیں بہاتا اور نہ شمشیرِ براں چمکتی ہے۔

**توضیح**: ممدوح کے مرتے ہی دشمنوں سے لڑائی اور مقابلہ ختم ہوگیا، اور تمام آلاتِ حرب

اوراسلحۂ جنگ بےکام ہوگئے۔اس لئے اب نہ تو نیزے خون بہانے کے کام آتے ہیں اور نہ تلواریں کاٹنے کے کام آتی ہیں گویا یہ سب اسلحے اس کی زندگی تک ہی محدود تھے۔

**حل لغات**: عَفَا الاثرُ عفواً (ن) مٹنا۔ الطِّرَادُ. طَارَدَ الاقْرَانُ طِرَاداً: ایک دوسرے پرحملہ کرنا۔ سِنَان. نیزہ، بھالا (ج) اَسِنَّة. رَاعِفُ. اسم فاعل۔ رَعِفَ الدمُ رَعْفاً (س) نکسیر پھوٹنا۔ الْقَنَاة۔ نیزہ یا نیزہ کی لکڑی (ج) قَنا وقَنَوَات. حُسَام. شمشیر براں۔ حَسَمه حَسْماً (ض) جڑ سے کاٹنا۔ يَلْمَعُ. لَمَعَ الشئُ لمعاً (ف) چمکنا۔

وَلّٰى وَكُلُّ مُخَالِمٍ وَمُنَادِمٍ (۳۶) بَعْدَ اللُّزُوْمِ مُشَيِّعٌ وَمُوَدِّعُ

**ترجمہ**: اس نے پیٹھ پھیری اس حال میں کہ ہر دوست اور ہمنشیں، طویل صحبت کے بعد مشایعت کرنے والا اور رخصت کرنے والا تھا۔

**توضیح**: مرحوم کے مرتے ہی دوستوں اور ہمنشینوں کی قدیم دوستی اور محبت ختم ہوگئی، وہ اس کی مشایعت میں صرف قبرستان تک گئے اور اس کو رخصت کرکے واپس ہوگئے حالانکہ یہ وہ لوگ تھے جن کے ساتھ اس نے بڑی لمبی مدت گذاری اور ہمیشہ ایک ساتھ رہے۔

**حل لغات**: وَلّٰى الشئُ وعَنِ الشئُ: اعراض کرنا، دور ہونا، پیٹھ پھیرنا۔ مُخَالِم دوست۔ خَالَمَه: دوستی کرنا۔ مُنَادِم ہمنشیں۔ نَادَمَه عَلَى الشراب: ہمنشیں ہونا۔ اللُّزُوْم لَزِمَ الشئُ لُزُوماً (س) لازم رہنا۔ وَلَزِمَ الرجلَ وبه: چمٹے رہنا، لازم پکڑنا۔ مُشَيِّعٌ۔ اسم فاعل۔ شَيَّعَهٗ: رخصت کرنے کے لئے ہمراہ جانا۔ مُوَدِّعٌ. اسم فاعل۔ وَدَّعَ احداً احداً: رخصت کرنے کے لئے جانا۔

**ترکیب**: كلُّ مُخالِمٍ مبتدا، مُشَيِّعٌ خبر۔ اور پورا جملہ وَلّٰى کی ضمیر سے حال بعدَ اللزوم مُشيِّعٌ کا ظرف۔

مَنْ كَانَ فِيْهِ لِكُلِّ قَوْمٍ مَلْجَأٌ (۳۷) وَلِسَيْفِهِ فِيْ كُلِّ قَوْمٍ مَرْتَعُ

**ترجمہ**: اس شخص نے (پیٹھ پھیری) جس میں ہر قوم کے لئے ایک جائے پناہ تھی، اور اسکی

تلوار کے لئے ہر قوم میں ایک چراگاہ تھی۔

**توضیح**: یعنی ایسا شخص ہم سے بچھڑ گیا جو ہر قوم کا ہمدرد اور خیر خواہ تھا، اس کے یہاں ہر شخص کو پناہ مل جایا کرتی تھی، اور سب قوم کے لوگ مامون رہتے تھے۔ سب لوگ اس سے ڈرتے اور خوف زدہ رہتے لیکن وہ کسی سے خوف زدہ نہیں رہتا جس پر چاہتا اپنی تلوار چلا دیتا۔

**حل لغات**: قَومٌ لوگوں کی جماعت (ج) أقْوَام۔ مَلْجَأ۔ ٹھکانا، قلعہ (ج) مَلَاجِی۔ لَجَأ إلی الحِصن لَجْأً و لُجُوءً (ف) قلعہ کی پناہ لینا۔ مَرْتَعٌ۔ چراگاہ (ج) مَرَاتِع۔ رَتَعَ رُتُوعاً (ف) آسودہ زندگی بسر کرنا۔

**ترکیب**: مَنْ کَانَ یہ یا تو وَلّیٰ کا فاعل یا اس کی ضمیر سے بدل۔ مَلْجأ، کَانَ کا اسم اور فیہ خبر۔

إذْ حَلَّ فِی فُرْسٍ فَفِیهَا رَبُّهَا (۳۸) کِسْریٰ تَذِلُّ لَهُ الرِّقَابُ وَتَخْضَعُ

**ترجمہ**: (اس کی شان یہ تھی کہ) اگر وہ اہل فارس میں فروکش ہوتا تو وہ اس میں انکا بادشاہ کسریٰ ہوتا، جس کے سامنے لوگوں کی گردنیں جھک جاتیں، اور عاجزی کرتیں۔

**توضیح**: اللہ اللہ اس کی حیثیت اور عظمت کا کیا پوچھنا؛ وہ بادشاہوں کی طرح ہر عوام و خاص کی نظر میں ہر دل عزیز تھا۔ وہ جس قوم یا ملک میں چلا جاتا وہاں اس کا وہی اعزاز و اکرام ہوتا جو وہاں کے رؤساء اور سلاطین کا ہوا کرتا ہے؛ ملک فارس ہو یا روم و ایران، عرب ہو یا عجم، الغرض جہاں چلا جاتا اسکی عزت بادشاہوں کی طرح ہوتی۔

**حل لغات**: حَلَّ المَکَانَ وبالمکانِ حُلُولاً (ض، ن) نازل ہونا، اترنا۔ فُرس، مملکت فارس کے باشندے۔ رَبٌّ آقا، مالک، (ج) أرْبَاب۔ کسریٰ، شاہانِ فارس کا لقب (ج) أکَاسِرَۃ۔ تَذِلُّ ذَلَّ ذِلَّةً (ض) ذلیل ہونا۔ الرِّقَاب (واحد) رَقَبَةٌ گردن۔ تَخْضَعُ، خَضَعَ خُضُوعاً (ف) عاجزی کرنا، وخَضَعَ لہُ: تابع ہونا، فرمان بردار ہونا۔

**ترکیب**: فِیهَا خبر مقدم، رَبُّهَا مبدل منہ، کِسریٰ بدل۔ مبدل منہ اور بدل سے مل کر ذوالحال

تَدِلَّ حال۔حال ذوالحال سے مل کر مبتدا موخر۔

اَوْحَلَّ فِی رُوْمٍ فَفِیْهَاقَیْصَرٌ (۳۹) اَوْحَلَّ فِی عَرَبٍ فَفِیْهَاتُبَّعٌ

**ترجمہ**:یااگرروم میں فروکش ہوتاتوان میں قیصرہوتایاعرب میں فروکش ہوتاتوان میں تبع ہوتا۔

**توضیح** :اس کی حیثیت کااندازہ اس سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اگروہ ملک روم چلا جاتاتووہاں اس کی عزت شاہِ روم ''قیصر'' کی طرح ہوتی اوراگرعرب چلاجاتاتووہاں بھی اسکی عزت شاہِ عرب ''تبع'' کی طرح ہوتی۔الغرض اس کے اعزاز واکرام میں اوروہاں کے بادشاہ کے اعزاز واکرام میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

**حل لغات**:قَیْصَر ،شاہانِ روم کالقب (ج) قَیَاصِرة. تُبَّع ،سلاطینِ یمن کالقب (ج) تَبَابِعَة.

قَدْکَانَ اَسْرَعَ فَارِسٍ فِی طَعْنَةٍ (۴۰) فَرَسًاوَلٰکِنَّ الْمَنِیَّةَ اَسْرَعُ

**ترجمہ** :وہ شہ سواری کے اعتبار سے نیزہ بازی میں انتہائی تیز شہ سوارتھالیکن موت اس سے زیادہ تیز رَوتھی۔

**توضیح**:یعنی خود ابوشجاع انتہائی تیز شہ سوارتھا،کسی بھی شہ سوار کیلئے اس کوپکڑنا بہت مشکل تھا۔لیکن موت اس سے تیز رونکلی،اس لئے وہ اس کے چنگل سے نہ بچ سکااور بالآخر اس نے گرفتار کرہی لیا۔

**حل لغات** :اَسْرَعَ،تیزرو،سَرِعَ سَرَعًا (س) جلدی کرنا۔فَارِسٍ،شہ سوار،گھوڑسوار (ج) فُرْسان وَفَوَارِس.فَرُسَ فَرَاسَةً وفُرُوسَةً (ک) شہسواری میں ماہر ہونا۔طَعْنَةٍ۔نیزہ کی ضرب (ج)طَعْنٌ وطَعْنَات.طَعَنه طَعْنًا (ف) نیزہ مارنا۔الْمَنِیَّةَ موت (ج) مَنَایا۔

لَاقَلَّبَتْ اَیْدِی الْفَوَارِسِ بَعْدَهٗ (۴۱) رُمْحًاوَلَاحَمَلَتْ جَوَادًااَرْبَعُ

**ترجمہ** :(خداکرے کہ) اس کے بعد شہہ سواروں کے ہاتھ کسی نیزے کونہ اٹھائیں اورنہ چارٹانگیں کسی عمدہ گھوڑے کواٹھائیں۔

**توضیح**:وہ عمدہ شہہ سواراورنیزہ بازتھااب اس جیسا کوئی نہیں رہااس لئے اب نیزہ

بازی اور گھوڑے کی سواری کسی دوسرے کے مناسب نہیں اس لئے خدائے عزّ وجلّ سے میری دعا یہ ہے کہ اب اس کے بعد کوئی شہ سوار نیزہ نہ اٹھائے اور نہ کوئی گھوڑا کسی کو لے کر اپنے پاؤں اٹھائے۔

**حل لغات**: قَلَّیْتُ: قَلّیٰ تَقْلِیَۃً: اٹھانا، بلند کرنا۔ الفَوَارِس (واحد) فَارِسٌ، گھوڑسوار حَمَلَتْ حَـمَـلَ الشـئَ علیٰ ظَهْرِہ حَمْلاً (ض) اٹھانا۔ جَوَاداً، تیز رفتار گھوڑا (ج) جِیَادو أَجْیَاد. أَرْبَع ای اربع قوائم۔

**ترکیب**: أیدی، قَلَّیْت کا فاعل۔ رُمحاً مفعول بہ، جواداً، حَمَلت کا مفعول بہ اور اربع فاعل۔

---

## بشریٰ لکم

دیوان حماسہ کے باب الأدب کی ایک شرح جو "تحفۃ العرب" کے نام سے مقبولیت حاصل کر چکی ہے؛ اب بہت ہی جلد تحقیقی حل لغات، نحوی ترکیب اور مختصر توضیح کے ساتھ "توضیحُ بابِ الأدب مِن دیوانِ حماسہ" کے نام سے منظر عام پر آ رہی ہے۔

(مؤلف)

## مِنْ قَافِيَةِ اللَّامِ

### وَقَالَ يَرْثِي وَالِدَةَ سَيْفِ الدَّوْلَةِ وَقَدْ وَرَدَ خَبَرُهَا

### إِلَى اِنْطَاكِيَةَ سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلٰثِيْنَ وَ ثَلٰثِ مِائَةٍ

**ترجمہ**: متنبی نے سیف الدولہ کی والدہ کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے جب کہ اس کے مرنے کی خبر انطاکیہ ۳۳۷ھ میں پہونچی۔

**توضیح**: سیف الدولہ کی والدہ کی وفات ۳۳۷ھ میں میا فارقین کے اندر ہوئی جب کہ بقول صاحبِ تبیان سن وفات ۳۳۹ھ ہے اور ابوالطیب اس وقت حلب میں تھا، نہ کہ انطاکیہ میں اور متن میں مذکور ہے کہ موت کی خبر انطاکیہ پہونچی۔ گویا سن وفات میں اور انطاکیہ یا حلب خبر پہنچنے میں دو طرح کی روایتیں ہیں۔

نُعِدُّ الْمَشْرَفِيَّةَ وَالْعَوَالِيْ (۱) وَتَقْتُلُنَا الْمَنُوْنُ بِلَا قِتَالٍ

**ترجمہ**: ہم مشرفی تلوار اور نیزے تیار کرتے ہیں لیکن موت ہم کو بغیر لڑائی کے مارڈالتی ہے۔

**توضیح**: ہم موت سے بچنے اور دشمنوں سے مقابلہ کے لئے آلاتِ حرب اور اسلحۂ جنگ تیر، تلوار اور نیزے تیار کر کے رکھتے ہیں، لیکن موت بغیر قتل وقتال کے ہمیں مارڈالتی ہے اور ہمارے ہتھیار دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں وہ ہمیں موت سے نہیں بچا پاتے۔

**حل لغات**: نُعِدَّ. اَعَدَّہ: تیار کرنا۔ الْمَشْرَفِيَّةَ. ای السُّيُوْف المشرفيه، مشرفی تلوار۔ مشرفی یہ عرب کے ان دیہاتوں کی طرف منسوب ہے جو مشارف الشام کے نام سے موسوم تھے اور اسی سے السُّيُوْفُ الْمَشْرَفِيَه ہے۔ اور بقولِ بعض یمن کے ایک علاقہ کا نام ہے جہاں بھی عمدہ اور مضبوط تیاری ہوتی تھی۔ الْعَوَالِی، (واحد) عَالِيَةٌ، نیزہ کے اوپر کا حصہ، یا نیزہ کا نصفِ اعلیٰ۔ تَقْتُلُ، قَتَلَہ قَتْلاً (ن) مارڈالنا۔ و قَاتَلَہ: جنگ کرنا۔ الْمَنُوْن موت۔ رَيْبُ الْمَنُوْن: حادثۂ موت۔

وَنَرْتَبِطُ السَّوَابِقَ مُقْرَبَاتٍ (۲) وَمَا يُنْجِيْنَ مِنْ خَبَبِ اللَّيَالِي

**ترجمہ**: اور ہم (اپنی حفاظت کے لئے اصطبل میں) تیز رو عمدہ گھوڑے باندھ کر رکھتے ہیں، لیکن وہ (گھوڑے) راتوں کی دوڑ (حوادث زمانہ) سے نجات نہیں دلا پاتے۔

**توضیح**: یعنی ہم اپنی حفاظت اور بچاؤ کے لئے تیز رو عمدہ گھوڑے ہر وقت تیار رکھتے ہیں تاکہ دشمن ہمیں قتل نہ کر سکے، لیکن اس کے باوجود ہم زمانہ کی گرفت سے نہیں بچ پاتے اور موت جہاں چاہتی ہے ہمیں اپنے چنگل میں لے لیتی ہے۔

**حل لغات**: نَرْتَبِط۔ اِرْتَبَطَ فَرَسًا: باندھنا، سرحد کی حفاظت کیلئے تیار کرنا۔ السَّوَابِق (واحد) سَابِقٌ او سَابِقَةٌ، تیز رو گھوڑا۔ سَبَقَه اِلٰی کذا سَبْقًا (ن،ض) سبقت کرنا۔ آگے بڑھنا۔ مُقْرَبَات (واحد) مُقْرَبَةٌ۔ اسم مفعول، عمدہ گھوڑا جس کی خوبی کی وجہ سے اصطبل قریب بنایا جائے۔ يُنْجِيْنَ: اَنْجیٰ فلاناً مِنَ الشَّیٔ: نجات دلانا۔ خَبَبَ دوڑ، ایک خاص قسم کی دوڑ۔ خَبَّ الفَرَسُ خَبًّا وَخَبِيْبًا (ن) گھوڑے کا دوڑنے میں کبھی اگلی ٹانگوں پر، اور کبھی پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہونا۔ اللیالی (واحد) لَيْلٌ، رات۔ خَبَبُ اللیالی، راتوں کی دوڑ یعنی حوادث زمانہ۔

**ترکیب**: مُقربَاتٍ، السَّوابِقَ سے حال۔

وَمَنْ لَمْ يَعْشَقِ الدُّنْيَا قَدِيْمًا (۳) وَلٰكِنْ لَاسَبِيْلَ إِلَى الْوِصَالِ

**ترجمہ**: کون شخص قدیم زمانے سے دنیا کا عاشق نہیں ہے۔ لیکن دوامِ وصال کی کوئی راہ نہیں ہے۔

**توضیح**: شروع ہی سے ہر ایک شخص کو دنیا سے قلبی لگاؤ رہا ہے، اور ہر ایک نے اس سے عشق کیا ہے، لیکن دنیا نے کبھی کسی کے ساتھ وفاداری کا ثبوت نہیں دیا اور چار و ناچار ہر ایک کو داغِ مفارقت پر مجبور کیا، اور کوئی ایسی سبیل نہیں پیدا کی جس سے ہمیشہ دونوں میں وصال رہے۔

**حل لغات**: يَعْشَقُ۔ عَشِقَه عِشْقًا (س) عشق کرنا، بہت محبت کرنا۔ قَدِيْمٌ، پرانا (ج) قُدَمَاء

رِفْدَامیْ . سَبِیْل . راستہ (ج) سُبُل . الوِصَال . واصَلَ مُوَاصَلَۃً وَوِصَالاً : تعلق رکھنا۔ وَاصَلَ الشَّیئَ : ہمیشگی کرنا، لگاتار کرنا۔

نَصِیْبُکَ فِی حَیَاتکَ مِنْ حَبِیْبٍ (۴) نَصِیْبُکَ فِیْ مَنَامِکَ مِنْ خَیَالٖ

**ترجمہ**: تیری حیات میں کسی حبیب سے تیرا حصہ اتنا ہی ہے جتنا کہ خواب میں خیال سے تیرا حصہ ہے۔

**توضیح**: یعنی لقاء محبوب اور خیالی خواب دونوں چیزیں عارضی ہیں جس طرح خواب میں دیکھے ہوئے خیال کو دوام نہیں ہوتا، اسی طرح دوستوں کی ملاقات کو دوام نہیں ہوتا، بلکہ وہ ایک عارضی چیز ہے۔ آج وصال ہے تو کل فصال۔ اسلئے جب کبھی اپنے محبوب سے ملاقات ہو تو آدمی کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ ملاقات اتنی ہی سریع الزوال ہے جتنی وہ خواب جو آدمی سونے کی حالت دیکھے۔

**حل لغات**: نَصِیْب . حصہ (ج) اَنْصِبَاء وَاَنْصِبَۃ . خَیَالٌ ۔ وہ چیز جو ذہن میں آئے یا خواب میں دیکھے (ج) اَخْیِلَۃ۔

**ترکیب**: نَصِیْبُکَ فِیْ حَیَاتِکَ مبتدا، نصیبُکَ فِی منامِکَ خبر۔

رَمَانِی الدَّھْرُ بِالْاَرْزَاءِ حَتّٰی (۵) فُؤَادِیْ فِی غِشَآءٍ مِنْ نِبَالٖ

**ترجمہ**: زمانہ نے مجھ پر مصائب کے تیر برسائے، یہاں تک کہ میرا دل تیروں (کی کثرت) سے پردہ میں ہے۔

**توضیح**: یعنی میرا قلب وجگر حوادث کی تیر سے چور چور ہو چکا ہے اور حوادث چاروں طرف سے اس کو گھیرے ہوئے ہیں گویا میرے دل پر حوادث کا پردہ پڑا ہوا ہے۔

**حل لغات**: رَمیٰ السَّھْمَ رَمْیًا (ض) تیر پھینکنا۔ الْاَرْزَاء (واحد) رُزْءٌ ۔ بڑی مصیبت۔ فُؤَادُ . دل (ج) اَفْئِدَۃ . غِشَاء . پردہ (ج) اَغْشِیَۃ . نِبَال (واحد) نَبْلٌ ۔ عربی تیر۔

**ترکیب**: فُؤَادی مبتدا، فِی غِشَاءٍ مِنْ نِبَال خبر۔

فَصِرْتُ إِذَا أَصَابَتْنِيْ سِهَامٌ (٦) تَكَسَّرَتِ النِّصَالُ عَلَى النِّصَالِ

**ترجمہ**: سواب میرا یہ حال ہو گیا ہے کہ جب مجھ کو تیر لگتے ہیں تو تیروں کے پھل ان کے پھلوں پر (لگ کر) ٹوٹ جاتے ہیں۔

**توضیح**: یعنی جب مصائب کے تیر نے میرے قلب کا چاروں جانب سے احاطہ کرلیا تو اب تیروں کے پھل میرے قلب پر نہیں لگتے، بلکہ دوسرے تیروں کے پھلوں سے ٹکرا کر ٹوٹ جاتے ہیں۔

**حل لغات**: أَصَابَتْ. أَصَابَ السَّهْمُ الرَّمِيَّةَ: تیر کا نشانہ پر لگنا۔ سِهَامٌ (واحد) سَهْمٌ. تَكَسَّرَ: ٹوٹنا۔ النِّصَال (واحد) نَصْلٌ۔ تیر، تلوار اور نیزے کا پھل۔

وَهَانَ فَمَا أُبَالِي بِالرَّزَايَا (٧) لِأَنِّيْ مَا انْتَفَعْتُ بِأَنْ أُبَالِي

**ترجمہ**: اور وہ (تیر) مجھ پر آسان ہو گیا، سواب مجھ کو مصائب کی پروا نہیں رہی، کیوں کہ پروا کرنے سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

**توضیح**: چونکہ میں مصائب کا عادی ہو چکا ہوں، اس لئے اب میں مصائب سے خائف نہیں رہتا اور نہ ان کی طرف توجہ دیتا ہوں۔ ؎ مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آسان ہو گئیں۔
کیوں کہ توجہ اور اِعتناء بے سود ہے۔ اگر توجہ اور اعتناء مصائب کے ختم ہونے میں کارگر ہوتے تو میں ضرور اعتناء کرتا لیکن ایسا ہے نہیں۔

**حل لغات**: هَانَ الأَمْرُ عَلَى فُلَانٍ هَوْنًا (ن) نرم و آسان ہونا۔ أُبَالِي. بَالَى الأَمْرَ وبِالأَمْرِ: پروا کرنا، توجہ کرنا یہ عموماً نفی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ رَزَايَا (واحد) رَزِيَّةٌ۔ مصیبت۔ اِنْتَفَعْتُ. اِنْتَفَعَ بالشيء: نفع حاصل کرنا۔

وَهٰذَا أَوَّلُ النَّاعِيْنَ طُرًّا (٨) لِأَوَّلِ مَيْتَةٍ فِيْ ذَا الْجَلَالِ

**ترجمہ**: اور یہ شخص اس شان و شوکت میں مرنے والی پہلی خاتون کا، سب سے پہلے موت کی خبر دینے والا ہے۔

**توضیح** :یعنی سیف الدولہ کی والدہ سراپا عظمت وجلال تھی۔ان سے پہلے ان جیسی صاحبِ جلال، شریف اور عظیم المرتبت خاتون کوئی نہیں گذری۔اس لئے ان کی موت کی خبرلانے والا وہ پہلا شخص ہے جوانتہائی عظیم المرتبت شخصیت کے مرنے کی خبرلایا ہے۔ کیونکہ اُن سے پہلے ایسی صاحب عظمت خاتون مری ہی نہیں۔

**حل لغات** :اَوَّلَ۔پہلا (ج) اَوَّلُوْنَ وَاَوَائِل. النَّاعِيْنَ (واحد) نَاعِیٌ؛موت کی خبر دینے والا۔نَعیٰ فُلَانَاً لِفُلَانٍ نَعْیاً (ف) موت کی خبر دینا۔اوراصلاً کسی مصیبت پرآواز بلند کرنا۔ طُرًّا بمعنی جمیعاً. مَيْتَة مَیْت کی مؤنث۔میت۔مردار(ج) مَیْتَات. ذَاالْجَلَال، ذا اسم اشارہ جَلَال. بزرگی۔جَلَّ جَلَالاً (ض) بڑے مرتبہ والا ہونا۔

**ترکیب**:طُرًّا حال بمعنی جَمِيعاً. لِاَوَّل مَيْتَة ، النَاعِين سے متعلق۔

کَأَنَّ الْمَوْتَ لَمْ يَفْجَعْ بِنَفْسٍ (۹) وَلَمْ يَخْطُرْ لِمَخْلُوقٍ بِبَالِ

**ترجمہ**: گویا کہ موت نے (اس سے پیشتر) کسی کوکسی شخصیت کے ذریعہ دردمند نہیں کیا ہے،اور نہ کسی مخلوق کے دل میں (ایسی مصیبت کا) خیال آیا ہے۔

**توضیح** :یعنی متوفیہ کی موت کا حادثۂ فاجعہ اورروح فرساواقعہ ایک ایسادردناک اور المناک واقعہ ہے جس نے گذشتہ تمام مصیبتوں کو بھلادیا، گویااس سے پہلے کوئی مراہی نہیں تھااور نہ کسی شخص کے دل پراس جیسی مصیبت کا خیال گذرا تھا۔اس طرح کا یہ پہلا واقعہ ہے جس نے تمام لوگوں کا دل جھنجھوڑ کررکھ دیا ہے۔

**حل لغات** :يفجَعُ ،فَجَعَه فَجْعًا (ف) دردمند کرنا۔وَفُجِعَ فِی مَالِه وبِمَالِه: اس کو مال کی وجہ سے مصیبت لاحق ہوئی۔يَخطُر. خَطَرَالْأَمرُ بِالبَالِ خُطُوراً (ن) کسی چیز کا کھٹکنا، یادآنا۔ بَال ۔دل۔حال۔شان۔

صَلٰوةُ اللّٰهِ خَالِقِنَا حَنُوطٌ (۱۰) عَلَى الْوَجْهِ الْمُكَفَّنِ بِالْجَمَالِ

**ترجمہ** :ہم کو پیدا کرنے والے خدائے پاک کی رحمت، خوشبو ہواس چہرے پر، جسے حسن

وجمال کا کفن دیا گیا ہے۔

**توضیح** :یعنی خوشبو کے بجائے مرحومہ کے چہرے پر خدا کی رحمتیں ہوں، کہ اس کے چہرے کی خوبصورتی مرنے کے بعد بھی ختم نہیں ہوئی۔

**حل لغات** :صَلوٰۃ۔ رحمت (ج) صَلَوات۔ حَنُوط۔ وہ مرکب خوشبو جو میت کے بدن اور کفن پر لگائی جائے۔ المُکَفَّن۔ اسم مفعول۔ کَفَّنَ المَیِّتَ: کفن دینا۔

**ترکیب**:اللّٰہِ موصوف، خَالِقِنَا۔ صفت۔ حَنُوطٌ، صَلوٰۃُ اللّٰہ کی خبر۔

عَلَی المَدْفُوْنِ قَبْلَ التُّرْبِ صَوْناً (۱۱) وَقَبْلَ اللَّحْدِفِي كَرَمِ الْخِلَالِ

**ترجمہ** :یعنی اس مرحومہ پر جو مٹی سے پہلے صیانہ (پردہ نشینی) میں اور قبر سے پہلے عمدہ خصلتوں میں دفن تھی۔

**توضیح** :یعنی خدا کی رحمت اس مرحومہ پر ہو جو انتہائی نیک سیرت اور پردہ نشیں خاتون تھی اس کے عمدہ اخلاق اور پردہ کا کیا کہنا ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنی حیات میں اندر خصائل حمیدہ پردے میں دفن تھی۔

**حل لغات** :المَدْفُون۔ اسم مفعول۔ دَفَنَ المَیِّتَ دَفْناً (ض) دفن کرنا، زمین میں گاڑنا۔ التُّرب۔ مٹی، قبرستان (ج) تُرَبٌ. صَوْناً. صَانَہٗ صَوْناً (ن) حفاظت کرنا، بچانا۔ اللَّحد۔ بغلی قبر (ج) اَلحَادو لُحُود. خِلَال (واحد) خَلَّۃ۔ عادت۔

**ترکیب**:عَلَی المَدْفونِ ، عَلَی الْوَجْہِ سے بدل۔ صَوْناً، المدفون کا مفعول لہ۔

فَإِنَّ لَهُ بِبَطْنِ الْاَرْضِ شَخْصاً (۱۲) جَدِيْداً ذِكْرُنَاهُ وَهُوَبَالِ

**ترجمہ** :اس لئے کہ زمین کے اندر مدفون کی ایک ایسی شخصیت موجود ہے کہ جس کے بوسیدہ ہونے کی حالت میں (بھی ہماری زبان پر) اس کا تذکرہ تازہ رہے گا۔

**توضیح** :مرحومہ جو ابھی قبر میں مدفون ہے، ایسے اوصافِ جمیلہ اور خصائل حمیدہ کی حامل تھی کہ ان کی موت پر ایک زمانہ بیتنے کے باوجود بھی ہمارے دل ودماغ میں ان کی یادتازہ

رہے گی۔ ہر وقت ہم ان کو یاد کرتے رہیں گے۔ وہ ہمارے ذہنوں سے نکل نہیں سکتی۔

**حل لغات**: بَطْن. شکم، پیٹ (ج) بُطُون. شَخص۔ انسان یا غیر انسان کا جسم جو دور سے دکھائی دے (ج) اَشْخَاص و شُخُوص. جَدِید۔ نیا (ج) جُدُد. ذِکْر۔ یاد۔ ذَکَرَ الشئیَ ذِکراً (ن) یاد کرنا۔ بَالٍ. اسم فاعل۔ بوسیدہ۔ بَلِیَ الثوبُ بِلیً و بَلَاءً (س) بوسیدہ ہونا۔

**ترکیب**: شَخصاً، اِنَّ کا اسم، لَهُ خبر۔ جدیدًا، شَخصًا کی صفت۔ ذِکرُنَاہ، جَدِیداً کا فاعل۔

**وَمَا اَحَدٌ یُخَلَّدُ فِی الْبَرَایَا (۱۳) بَلِ الدُّنْیَا تَؤُوْلُ اِلٰی زَوَالٖ**

**ترجمہ**: مخلوق میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ہمیشہ رہے، بلکہ دنیا زوال کیطرف لوٹتی ہے۔

**توضیح**: دنیا دار الفناء ہے، دار البقاء نہیں، اس لئے یہاں کوئی شخص ہمیشہ نہیں رہا ہے اور نہ رہے گا، بلکہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں جلد یا بدیر فنا اور زوال کی طرف رواں دواں ہیں۔ باقی رہنے والی ذات تو صرف خدائے وحدہ کی ہے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام۔

**حل لغات**: یُخَلَّد. خَلَّدَہ: ہمیشہ کے لئے رکھنا۔ البَرَایَا (واحد) بَرِیَّۃ مخلوق۔ یَؤُولُ آلَ اِلَیْہِ اَوْلاً و مَآلاً (ن) لوٹنا۔ زَوَال (ن) ختم ہونا۔

**ترکیب**: اَحدٌ، مَا کا اسم، یُخَلَّدُ خبر۔

**اَطَابَ النَّفْسَ اَنَّکِ مُتِّ مَوْتًا (۱۴) تَمَنَّتْهُ الْبَوَاقِی وَالْخَوَالِی**

**ترجمہ**: میری طبیعت کو اس بات نے خوش کر دیا ہے کہ تو ایسی موت مری جس کی تمنا زندہ رہنے والی اور مرنے والی عورتوں کو ہے۔

**توضیح**: یہ بات میرے لئے باعثِ مسرت ہے کہ تیری موت بزرگی اور شرافت کی حالت میں آئی، جس کی تمنا ہر زندہ اور مردہ عورتوں کو ہے۔ ہر خاتون خواہ زندہ ہو یا مردہ اپنے دل میں یہ تمنا رکھتی ہے کہ ہماری موت بھی مرحومہ کی طرح ہوتی۔

**حل لغات**: اَطَابَ الشئیَ: خوش کرنا، شیریں کلام کرنا۔ مُتِّ. مَاتَ مَوْتًا (ن) مرنا۔ تَمَنَّتْ.

تَمَنَّی الشَّیَٔ: آرزو کرنا تمنا کرنا۔ البَوَاقِی (واحد) بَاقِیَۃٌ۔ باقی رہنے والی۔ بَقِیَ بَقَاءً (س) باقی رہنا۔
الخَوالِی (واحد) خَالِیَۃٌ گذرنے والی۔ خَلاالشَّیُٔ خُلُواً (ن) گذرنا۔
**ترکیب:** اَنَّکَ مُتَّ ۔ پورا جملہ اَطابَ کا فاعل۔ تَمَنَّتہُ، موتاً کی صفت۔

وَزُلْتِ وَلَمْ تَرَیٰ یَوْماً کَرِیْھًا (۱۵) تُسَرُّ النَّفْسُ فِیْہِ بِالزَّوَالِ

**ترجمہ:** تیری موت اس حال میں آئی کہ تو نے کسی ایسے ناپسندیدہ دن کو نہیں دیکھا، جس میں نفس مرنے پر خوش ہوا ہو۔
**توضیح:** یعنی تجھ پر زندگی میں کبھی کوئی ایسی مصیبت نہیں آئی جس سے گھبرا کر تو نے موت کی تمنا کی ہو، مجھے بڑی خوشی ہے کہ تو دنیا سے خوش ہو کر گئی۔ اور کبھی تجھے ناپسندیدہ ایام سے سابقہ نہیں پڑا، گویا تیری موت اور حیات دونوں چیزیں سب کیلئے قابلِ رشک ہیں۔
**حل لغات:** زُلْتِ بمعنی مُتِّ ۔ زالَ زَوَالاً (ن) ختم ہونا، ہلاک ہونا۔ کَرِیھاً۔ ناپسندیدہ چیز۔ مصیبت۔ کَرِہَ الشَّیَٔ کَرَاھَۃً (س) ناپسند کرنا۔ تُسَرُّ ۔سَرَّہٗ سُرُوْراً (ن) خوش کرنا۔
**ترکیب:** وَلَمْ تَرَیٰ، زُلْتِ کی ضمیر سے حال۔ تُسَرُّ ۔ پورا جملہ یوماً کی صفت۔

رِوَاقُ الْعِزِّ فَوْقَکِ مُسْبَطِرٌّ (۱۶) وَمُلْکُ عَلِیِّ ابْنِکِ فِی کَمَالٍ

**ترجمہ:** (اور تیری موت اس حال میں آئی کہ) عزت کا سائبان تیرے اوپر دراز تھا (سایہ فگن تھا) اور تیرے فرزند "علی" سیف الدولہ کی سلطنت کمال پر تھی۔
**توضیح:** تو دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئی کہ تو سراپا عزت وعظمت کا پیکر تھی، اور تیرے بیٹے علی سیف الدولہ کی حکومت کا ستارہ اس کے کمال کی بنا پر تابندہ تھا۔
**حل لغات:** رِوَاق (بالکسر) ورُوَاق (بالضم) برآمدہ۔ سائبان۔ چھت سے لے کر نیچے تک کا پردہ (ج) اَرْوِقَۃٌ ورِوَاقَات۔ العِزُّ ۔عزت۔ مُسْبَطِرٌّ ۔اسم فاعل۔ اِسْبَطَرَّ اِسْبِطْرَاراً (افعلال) دراز ہو کر لیٹنا۔ کمال۔ مصدر۔ کَمَلَ کَمَالاً (ن ک) پورا ہونا، کامل ہونا۔
**ترکیب:** مُلْکُ عَلِیٍّ مبتدا، فِی کَمَالٍ خبر۔

سَقَىٰ مَثْوَاكَ غَادٍ فِي الغَوَادِي (۱۷) نَظِيْرُ نَوَالِ كَفِّكَ فِي النَّوَالِ

**ترجمہ**: تیری قبر کو صبح برسنے والے بادلوں میں سے ایسا بادل سیراب کرے جو سخاوت میں تیرے ہاتھ کی سخاوت کے مثل ہو۔

**توضیح**: یہ جملہ دعائیہ ہے کہ تیری قبر پر خدا کی بے پایاں رحمتیں ہوں۔ وہ تیری قبر کو اپنی رحمتوں کی بارش سے اس طرح سیراب کردے، جیسے صبح کو برسنے والا بادل کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔ اور جیسے مرحوم کی سخاوت بہت عام تھی، اسی طرح تیری رحمت بھی قبر کے ہر ہر ذرہ کو عام ہو۔

**حل لغات**: سَقَىٰ الرَّجُلَ سَقْياً (ض) پلانا۔ مَثْوىٰ. منزل۔ ٹھکانہ۔ مراد قبر (ج) مَثَاوٍ. ثَوىٰ المَكَانَ وَبِهٖ ثَوَاءً (ض) اقامت کرنا۔ غَادٍ صبح کو اٹھنے والا بادل۔ صبح کی بارش (ج) غَوَادٍ. نَظِيرٌ مشابہ، مثل (ج) نُظَرَاءُ. نَوَال بخشش۔ سخاوت کَفّ۔ ہتھیلی (ج) اَكُفّ و كُفُوف.

**ترکیب**: مَثْوَاكَ، سَقَىٰ کا مفعول بہ، غَادٍ فاعل۔ فِي الغَوَادِي، غَادٍ کی صفت اولیٰ، نظیرُ نوالِ صفت ثانیہ۔

لِسَاحِيهِ عَلَى الْأَجْدَاثِ حَفْشٌ (۱۸) كَأَيْدِي الْخَيلِ أَبْصَرَتِ الْمَخَالِي

**ترجمہ**: اس کی قبر کو ادھیڑنے والی (بارش) کے لئے قبروں پر ایسا ادھیڑنا ہو جیسے گھوڑوں کے پاؤں توبڑوں کو دیکھ کر۔

**توضیح**: یعنی خدا کی رحمت کا بادل قبر کے ہر ہر ذرہ کو سیراب کردے، اور اتنی تیزی کے ساتھ برسے کہ قبر کو ادھیڑ کر رکھ دے، جیسے گھوڑے دانے کے توبڑوں کو دیکھ کر کھانے کے لئے توبڑوں کو کرید تے اور پٹختے ہیں۔

**حل لغات**: سَاحِي. اسم فاعل۔ کھرچنے والا۔ ادھیڑنے والا۔ مراد وہ بارش جو زمین کو ادھیڑ دے۔ سَحَاهُ سَحْياً (ن ف) چھیلنا۔ وسَحَا الطِّينَ: کھرچنا۔ أَجْدَاث (واحد) جَدَث. قبر۔ حَفْش. حَفَشَه حَفْشاً (ض) چھلکا اتارنا۔ اَبْصَرَه: دیکھنا۔ المَخَالِي (واحد) مِخْلَاة. توبڑا۔ وہ تھیلا جس میں گھوڑے کو کھانا کھلاتے ہیں۔

**ترکیب**: لِسَاحِیه ۔خبر مقدم۔حَفشٌ مبتدامؤخر۔ عَلَی الاَجْدَاثِ ،حفش سے متعلق الْمَخَالِی،اَبْصَرَت کا مفعول ہے۔

اُسَائِلُ عَنْکِ بَعْدَکِ کُلَّ مَجْدٍ (۱۹) وَمَا عَهْدِیْ بِمَجْدٍ عَنْکِ خَالِ

**ترجمہ**: میں تیرے بارے میں تیرے بعد ہر بزرگی سے پوچھوں گا اور میرا زمانہ کسی ایسی بزرگی کے ساتھ نہیں گزرا جو تجھ سے خالی ہو۔

**توضیح**: یعنی تیری وفات کے بعد ہر شرافت اور بزرگی سے پوچھوں گا کہ مرحومہ کیسی تھی؟ اس کے اخلاق وعادات کیا تھے؟ کیونکہ تمام شرافتیں اور بزرگیاں تجھ میں تھیں اور کوئی ایسی بزرگی نہیں تھی جو میرے عہد حیات میں موجود ہو اور وہ تجھ میں نہ ہو۔اس لئے تیرے احوال کا علم شرافت اور بزرگی ہی کو زیادہ ہے۔

**حل لغات**: اُسَائِلُ. واحد متکلم۔ساءَ لَ مُسَائلةً:پوچھنا۔مَجْدٌ. بزرگی۔عزت(ج)اَمْجَاد عَهْد. زمانہ(ج)عُهُود. خَالٍ۔اسم منقوص۔خَلاالإِ نَاءُ خُلُوّاً (ن)خالی ہونا۔

**ترکیب**: کُلَّ مَجْدٍ ، اُسَائِلُ کا مفعول ہے۔ بِمَجْدٍ ، ما کی خبر،اور عَهْدِیْ اس کا اسم۔خَالٍ مجدٍ کی صفت یا حال۔قائم مقام خبر،کیونکہ معنوی اعتبار سے اس کو ما کی خبر قرار دینا درست نہیں ہے۔

یَمُرُّ بِقَبْرِکِ الْعَافِی فَیَبْکِیْ (۲۰) وَیَشْغَلُهُ الْبُکَاءُ عَنِ السُّوَالِ

**ترجمہ**: طالبِ بخشش(سائل) تیری قبر کے پاس سے گزرتا ہے تو وہ رونے لگتا ہے اور یہ رونا اس کو مانگنے سے غافل کر دیتا ہے۔

**توضیح**: تو بڑا فیاض تھا،اب تیرے انتقال کے بعد جو بھی سائل تیرے مرقد کے پاس سے گزرتا ہے تو وہ تیرے احسانات کو یاد کر کے بے اختیار رونے لگتا ہے پھر اسکو تجھ سے مانگنا یاد نہیں رہتا۔

**حل لغات**: العَافِی. طالب۔بخشش۔(ج)عُفَاة وعُفِیٌّ. یَشْغَلُ. شَغَلَه عَنْ اَمْرٍ شُغْلاً (ف)غافل کر دینا۔البُکَاءُ(ض)رونا۔

**ترکیب**: العَافِی ،وَیَمرُّ کا فاعل۔

وَمَا أَھْدَاکِ لِلْجَدْوٰی عَلَیہِ (۲۱) لَوْأَنَّکِ تَقْدِرِیْنَ عَلٰی فَعَالِ

**ترجمہ**: اور تو اس پر بخشش کی کتنی ہی راہیں جانتی تھی اگر تو احسان پر قادر ہوتی۔

**توضیح** : تیری فیاضی کا کیا کہنا اگر تجھے اس حال میں بھی عطا پر قدرت ہوتی تو تو کسی نہ کسی راہ سے ضرور عطا کرتی اور سائل کو محروم واپس نہیں کرتی۔ کیونکہ تو عطا کے بہت سے طریقوں سے واقف تھی لیکن مشکل یہی ہے کہ تو اب اس پر قادر نہیں۔

**حل لغات**: مَاأَھدیٰ. فعل تعجب۔ھَدَاہُ ھِدَایۃً (ض) رہنمائی کرنا۔جَدْوٰی بخشش۔ علیہ جَدَاعَلَیْہِ جَدْواً(ن) عطیہ دینا۔ تَقْدِرِینَ. قَدرعَلَی الشَّئی قُدْرَۃً (ض س) قدرت رکھنا۔ فَعَال. اچھا کام۔

بِعَیْشِکِ ھَلْ سَلَوْتِ فَإِنَّ قَلْبِی (۲۲) وَ إِنْ جَانَبْتُ أَرْضَکِ غَیْرُ سَالِ

**ترجمہ**: تیری زندگی کی قسم کیا تو بھول گئی ہے؟ لیکن میرا دل نہیں بھولا ہے اگر چہ میں تیری سرزمین سے دور ہوں۔

**توضیح** :ابوالطیب متنبی مرحومہ کی زندگی کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ اے مرحومہ! کیا تیرے قلب سے عطا اور بخشش کی چاہت ختم ہوگئی ہے اور تو اس کو بھول گئی ہے اگر ایسا ہے تو تو غور سے سن کہ میرا قلب تیری بخشش کو نہیں بھولا ہے۔ اگر چہ ہم دونوں میں دوری ہوگئی ہے اس صورت میں طالب بخشش سے مراد خود شاعر کی ذات ہوگی۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ کیا تو اپنی زندگی کو بھول چکی ہے؟ تو میں تیرے غم اور یاد کو نہیں بھولا ہوں۔

**حل لغات** :بِعَیْشِکَ. بَا قسمیہ۔ عَیْش .زندگی۔سَلَوْتِ سَلاَالشَّئی وَعَنْہُ سَلْواً (ن) وَسَلِیَ سُلِیّاً(س) تسلی پانا۔بھول جانا۔ سَالِ ۔اسم فاعل بھولنے والا۔جَانَبْتُ .جَانَبَہ: دور کرنا۔

**ترکیب**: غَیْرُسَالِ، إِنَّ کی خبر، قَلْبِی اسم ۔وَإِنْ جَانَبْتُ جملہ معترضہ۔

نَزَلْتِ عَلَی الْکَرَاهَةِ فِی مَکَانٍ (۲۳) بَعُدْتِ عَنِ النُّعَامیٰ والشَّمَالِ

**ترجمہ**: تو ہماری مرضی کے خلاف ایسی جگہ جا اتری، جہاں جنوبی اور شمالی ہوا (کی خوشبو) سے تو دور ہوگئی۔

**توضیح**: تو ہمارے منشا کے خلاف قبر میں جا پہنچی، جہاں ہر قسم کی ہوا اور اس کی لطف اندوزی سے تو محروم ہو چکی ہے۔ نہ وہاں بادِ شمال پہنچے گی نہ بادِ جنوب نہ پروا، نہ پچھوا۔

**حل لغات**: النُّعَامیٰ: جنوبی ہوا۔ الشَّمَالِ. شمالی ہوا جو جانب قطب سے چلتی ہے۔ مَکان جگہ (ج) اَمکِنَۃ۔

**ترکیب**: مَکانٍ موصوف، بَعُدتِ صفت۔

تُحَجَّبُ عَنْکِ رَائِحَةُ الْخُزَامیٰ (۲۴) وتُمْنَعُ مِنْکِ أَنْدَآءُ الطِّلَالِ

**ترجمہ**: تجھ سے خزامی گھاس کی خوشبو، اور پھوار کی تری روکی جاتی ہے۔

**توضیح**: تو قبر میں خزامی گھاس کی خوشبوؤں اور پھوار کی تریوں سے محروم ہو چکی ہے کیونکہ قبر کی مٹی ان دونوں چیزوں کو اندر جانے نہیں دیتی۔

**حل لغات**: تُحَجَّبُ. حَجَّبَۃ: چھپانا۔ رَائِحَۃٌ: بو (ج) رَائِحَات ورَوَائِح. اَلْخُزَامیٰ ایک گھاس جسکا پھول خوشبودار ہوتا ہے۔ اَنْدَآءٌ (واحد) نَدِیٌّ. تری۔ شبنم۔ بارش۔ الطِّلَال (واحد) طَلٌّ پھوار، ہلکی بارش۔

بِدَارٍ کُلُّ سَاکِنِهَا غَرِیبٌ (۲۵) بَعِیْدُ الدَّارِ مُنْبَتُّ الْحِبَالِ

**ترجمہ**: آج ایسے گھر میں تیرا قیام ہے جس کا ہر باشندہ اجنبی، گھر سے دور اور اس کے سارے رشتے کٹے ہوئے ہیں۔

**توضیح**: آج تو نے ایسے گھر کو اقامت گاہ بنالیا ہے جسکا ہر باشندہ لوگوں کیلئے اجنبی اور بیگانہ ہے، اور اپنے اعزہ واقارب سے رشتہ توڑے ہوئے ہے۔ اور ''وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الاَسْبَاب'' کا نمونہ ہے۔

**حل لغات**:غَرِیْبٌ۔مسافر،پردیسی(ج)غُرَبَاء. الدَّار. گھر(ج)دُوْرٌ و دِیَارٌ. مُنْبَتٌ اسم فاعل۔منقطع۔اِنْبَتَّ اِنْبِتَاتاً کٹنا۔الحِبَال (واحد)حَبْلٌ ہر رشتہ دار۔تعلق۔

**ترکیب**: بذارِ مبتدامحذوف کی خبر ای انتَ بِذارٍاور کُلُّ سَاکِنِیْهَا مبتدا، غَرِیْبٌ خبر۔بَعِیْدُ الدَّارِ خبرثانی،مُنْبَتُّ الحِبَالِ خبرثالث۔پھر مبتدا،تمام خبروں سے مل کر دَارٍ کی صفت۔

حَصَانٌ مِثْلُ مَاءِ الْمُزْنِ فِيهِ (۲۶) كَتُوْمُ السِّرِّ صَادِقَةُ الْمَقَالِ

**ترجمه** :اس قبر میں ایک ایسی خاتون قیام پذیر ہے جو پاکدامن اور بارش کے پانی کی طرح صاف ستھری ہے:انتہائی راز دار اور نہایت راست باز ہے۔

**توضیح** :مرحومہ ایک پاکدامن،صاف ستھری،راز دار،اور نہایت ہی راست گفتار خاتون تھی جو قبر میں مقیم ہے۔

**حل لغات**:حَصَانٌ. پاکدامن۔اَحْصَنَتِ الْمَرْأَةُ:شادی شدہ ہونا۔پاکدامن ہونا۔ اَلْمُزْنُ. بادل،سفید بادل،پانی سے بھرا ہوا بادل۔كَتُوْم. اسم مبالغہ۔بہت زیادہ چھپانے والی كَتَمَ الشَّئَ كِتْمَاناً (ن)چھپانا۔السِّرُّ. راز(ج)اَسْرَار. المَقَال. گفتگو،بات۔

**ترکیب** :حَصَان مبتدا،فِيه خبر۔مِثْلُ مَاءِ الْمُزْنِ ، حَصَانٌ کی صفت اولیٰ كَتُوْمُ السِّرِّ صفت ثانیہ،صَادِقَةُ المَقَال صفت ثالثہ۔

يُعَلِّلُهَا نِطَاسِيُّ الشَّكَايَا (۲۷) وَوَاحِدُهَا نِطَاسِيُّ الْمَعَالِي

**ترجمه** :اس کا علاج،ماہر امراض ڈاکٹر کرتا رہا ہے جب کہ اس کا یکتا فرزند،بلند عہدوں کا طبیب حاذق ہے۔

**توضیح** :یعنی اس متوفیہ کا بحالت مرض ایسا شخص علاج کرتا رہا جو امراض بدنیہ کا اسپشلسٹ تھا،جب کہ اس کا بیٹا علی سیف الدولہ شرف و بزرگی اور بلند عہدوں کا ماہر ڈاکٹر ہے،جو اونچے عہدوں کی بیماریوں اور ان کے علاج سے واقف ہے۔

**حل لغات** :يُعَلِّلُ. عَلَّله: علاج کرنا۔نِطَاسِيٌّ۔ماہر ڈاکٹر(ج)نُطُسٌ. الشَّكَايَا (واحد)

شَكِيَّةٌ. وہ چیز جس کی شکایت کی جائے، دردمندی، بیماری۔ شَكَا المَرَضُ فُلانًا شَكْوىً (ض) الم پہنچانا، دردمند بنانا۔ مَعَالِي (واحد) مَعْلاةٌ۔ شرف، بزرگی، بلندی۔

إِذَا وَصَفُوا لَهُ دَاءً بِثَغْرٍ (۲۸) سَقَاهُ أَسِنَّةُ الْأَسَلِ الطِّوَالِ

**ترجمہ**: جب لوگ اس کے سامنے سرحد کی کسی بیماری کا تذکرہ کرتے ہیں تو لمبے نیزوں کی بھالیں، اس کو سیراب کر دیتی ہیں۔

**توضیح**: یعنی جب بھی سرحد پر دشمن کے خطرے کا احساس ہوتا ہے، تو سیف الدولہ اپنے نیزوں کے ذریعے اس خطرے کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔

**حل لغات**: وَصَفُوْا. وَصَفَ الشَّيْءَ وَصْفاً (ض) بیان کرنا۔ دَاءٌ بیماری (ج) أَدْوَاء. ثَغْرٌ. سرحد (ج) ثُغُور. سَقَى الرَّجُلَ سَقْياً (ض) پلانا، سیراب کرنا۔ أَسِنَّةٌ (واحد) سِنَان۔ بھالا، نیزہ کا پھل۔ الْأَسَل. پتلی اور لمبی شاخوں والی ایک قسم کی نبات، (واحد) أَسَلَةٌ۔ تیزی اور ہر تیز اور پتلی تلوار اور چھری۔

**فائدہ**: دوسرے نسخہ میں سَقَاہ کی جگہ شَفَاہ ہے یعنی لمبے نیزوں کی بھالیں اس کو شفا دیتی ہیں۔

وَلَيْسَتْ كَالْإِنَاثِ وَلَا اللَّوَاتِي (۲۹) تُعَدُّ لَهَا الْقُبُورُ مِنَ الْحِجَالِ

**ترجمہ**: وہ (ناقص العقلی میں) عام عورتوں کی طرح نہیں تھی، اور نہ ان عورتوں کی طرح جن کے لئے قبریں حجلے کی مثل شمار کی جاتی ہیں۔

**توضیح**: یعنی متوفیہ کامل العقل اور پردہ نشیں خاتون تھی، ہمیشہ پردوں میں رہتی تھی عام عورتوں کی طرح نہیں کہ جنھوں نے کبھی پردہ نہیں دیکھا، اور قبر ان کے لئے مثل حجلۂ عروسی کے پردہ بن گئی۔

**حل لغات**: اَلْإِنَاث (واحد) أُنْثىٰ۔ عورت۔ تُعَدُّ. عَدَّ الشَّيْءَ عَداً (ن) شمار کرنا۔ الْقُبُورُ (واحد) قَبْر۔ قبر۔ حِجَال (واحد) حَجْلَة۔ پردہ جو دلہن کے لئے مکان کے اندر لگایا جائے، کمرہ جو دلہن کے لئے آراستہ کیا جائے۔

وَلاَمَنْ فِی جَنَازَتِهَا تِجَارٌ (۳۰) یَکُوْنُ وَدَاعُهَا نَفْضَ النِّعَالِ

**ترجمہ** :اور نہ ان عورتوں کی طرح جن کے جنازہ کے ہمراہ ارباب تجارت ہوں کہ جن کا رخصت کرنا جوتوں کا جھاڑنا ہے۔

**توضیح**:متوفیہ کوئی بازاری عورت نہیں تھی کہ جس کے جنازے کے ہمراہ بازاری اور تجارتی لوگ ہوں، جو قبرستان سے واپسی پر اپنے جوتوں کو جھاڑ لیتے ہیں اور بس۔ بلکہ وہ ملکہ تھی جس کے ہمراہ اُمراء،وُزراء اور ارکانِ سلطنت تھے جن کو اس کی موت کا سخت صدمہ تھا۔

**حل لغات** :جَنَازَة۔میت،میت کا تابوت،میت کے دفن میں جانے والے(ج)جَنَائِز. تِجَار (واحد)تَاجِرٌ۔سوداگر۔وَدَاع (مصدر)رخصت کرنا،مسافر کے پیچھے چلنا،وَدَعَ الشئ وَدْعاً (ف) چھوڑنا۔نَفْض. نَفَضَ الثوبَ نَفْضاً (ن) جھاڑنا۔النِعَال (واحد) نَعْلٌ۔جوتا،ہر وہ چیز جس سے قدم کو بچایا جائے۔

**ترکیب**:فِیْ جَنَازَتِهَا خبر مقدم، تِجَارٌ مبتدا مؤخر۔بعدہ صلہ۔

مَشَی الْأُمَرَآءُ حَوْلَیْهَا حُفَاةً (۳۱) کَأَنَّ الْمَرْوَ مِنْ زِفِّ الرِّئَالِ

**ترجمہ** :اُمراء اس کے(جنازہ کے)اردگرد پیادہ پا چلے کہ گویا پتھر شترمرغ کے بچے کے چھوٹے چھوٹے پر ہیں۔

**توضیح** :مرحومہ کے اعزاز میں اُمراء اور وُزراء ننگے پاؤں جنازے کے پیچھے پیچھے چلے،اور ان پر غم کا یہ عالم تھا کہ کنکریوں پر چلتے ہوئے یہ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ ہم پتھر پر چل رہے ہیں،یا شترمرغ کے بچے کے چھوٹے چھوٹے پروں پر۔

**حل لغات** :مَشیٰ مَشْیاً (ض) چلنا۔اَلْاُمَرَاءَ (واحد)اَمِیْرٌ۔والی قوم،حاکم۔حُفَاة (واحد) حَافٍ۔ننگا پاؤں۔حَفِیَ الرَّجُلُ حَفاً (س) زیادہ چلنے سے پاؤں گھسنا۔ننگے پاؤں چلنا۔ المَرْو (واحد)مَرْوَة. ایک سخت قسم کا پتھر۔زِف بالکسر۔چھوٹے چھوٹے پر۔الرِّئَال (واحد) رَأْل. شترمرغ کے بچے۔

**ترکیب**: حُفَاۃً، الْاُمَرَاءِ سے حال۔ مِنْ زِقِ الرِّئَال ، کَاَنَّ کی خبر۔

وَاَبْــرَزَتِ الْــخُــدُوْرُ مُخَبَّــاٰتٍ (۳۲) یَضَـعْـنَ الـنِـقْسَ اَمْکِنَۃَ الْغَوَالِی

**تــرجــمــہ**: اور پردوں نے پردہ نشیں خواتین کو نکال دیا۔ اس حال میں کہ انھوں نے خوشبوؤں کی جگہ سیاہی مل رکھی تھی۔

**تــوضــیــح**: یعنی موت کی خبر سنتے ہی پردہ نشیں عورتیں بغیر پردے کے گھروں سے نکل پڑیں، اور غم میں انہوں نے صرف سیاہ کپڑوں پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے چہروں کو بھی سیاہ کر ڈالا۔ جبکہ اس سے پہلے وہ اپنے چہروں پر خوشبوئیں لگایا کرتی تھیں۔

**حل لغات**: اَبْرَزَ. اِبْرَزَہ: ظاہر کرنا، نکالنا۔ اَلْخُدُوْرُ (واحد) خِدْرٌ۔ پردہ جو لڑکیوں کے لئے گھر کے گوشہ میں لگایا جائے۔ مَخَبَّاٰتٍ (واحد) مَخَبَّئَۃٌ۔ پردہ نشیں عورت۔ خَبَّاَہ: چھپانا۔ اَلنِّقْسَ روشنائی، سیاہی (ج) اَنْقَاس وَ اَنْقُس. اَمْکِنَۃَ (واحد) مَکَانٌ۔ جگہ۔ الغَوَالی (واحد) غَالِیَۃٌ۔ مرکب خوشبو۔

**ترکیب**: الخُدُوْرُ، اَبْرَزَ کا فاعل اور مُخَبَّاٰتٍ مفعول بہ۔ یَضَعْنَ ، مخبَّاٰتٍ سے حال۔

اَتَتْهُــنَّ الْــمُــصِیْبَۃُ غَــافِلاَتٍ (۳۳) فَـدَمْـعُ الْـحُـزْنِ فِی دَمْعِ الدَّلاَلِ

**تــرجــمــہ**: مصیبت ان کے پاس غفلت کی حالت میں آئی (جب کہ ناز و نخرہ میں وہ پہلے سے رو رہی تھیں) پس غم کے آنسو ناز و نخرہ کے آنسوؤں میں مل گئے۔

**تــوضــیــح**: یعنی متوفیہ کی موت کے سبب پردہ نشینوں پر ایک ناگہانی مصیبت آ پڑی اور اشکِ غم اشکہائے ناز میں آ ملے، اس سے پہلے وہ ناز و نخرے میں رو رہی تھیں اور اب اچانک غم میں رونے لگیں جس سے دونوں آنسو باہم مل گئے۔

**فائدہ**: شاعر کا یہ خیال بہت ہی نازک اور مایۂ فخر ہے، اگر اس دیوان میں بقول حضرت شیخ الادبؒ اس شعر کے علاوہ کوئی اور شعر نہ بھی ہوتا تو بھی متنبی کے فخر اور عظمت شان کیلئے کافی تھا۔

**حل لغات**: غَافِلاَتٍ (واحد) غَافِلَۃٌ. غَفَلَ عَنْہُ غَفْلَۃً (ن) غافل ہونا۔ المصیبۃُ بلا، ہر امر

مکروہ (ج) مَصَائب. الحُزْن۔غم (ج) أحْزَان. حَزِنَ له وعَلَيْه حَزَناً (س) غمگین ہونا۔دَمْعٌ آنسو (ج) دُمُوع. الدَّلالُ ناز ونخرہ۔دَلَّ دَلالاً (ض) وَدَلَلاً (س) ناز ونخرہ کرنا۔

**ترکیب**:غَافِلاتٍ، اَتَتْهُن کی ضمیر مفعول سے حال۔

وَلَوْكَانَ النِّسَاءُ كَمَنْ فَقَدْنَا (۳۴) لَفُضِّلَتِ النِّسَاءُ عَلَى الرِّجَالِ

**ترجمہ**:اگر تمام عورتیں (جامع کمالات وصفات میں) اس خاتون کی طرح ہوتیں، جس کو ہم نے گم کر دیا ہے، تو عورتوں کو مردوں پر فضیلت ہوتی۔

**توضیح**:متوفیہ کامل العقل اور گوناگوں اوصاف کی حامل تھی۔اگر تمام عورتیں انھیں کی طرح ہوتیں تو لازماً عورتوں کو مردوں پر فضیلت ہوتی۔

**حل لغات**:النِّسَاء (واحد) اِمْرَأَةٌ۔عورت۔فَقَدْنَا. فَقَدَ الشَّيْءَ فَقْداً (ن) گم کرنا۔ فُضِّلَتْ،فَضَّلَه عَلَى غَيْرِهٖ: فضیلت دینا،فضل کا حکم لگانا۔

وَمَا التَّأْنِيْثُ لِإِسْمِ الشَّمْسِ عَيْبٌ (۳۵) وَلَا التَّذْكِيْرُ فَخْرٌ لِلْهِلَالِ

**ترجمہ**:نہ لفظِ "شمس" کا مؤنث ہونا، کوئی عیب کی بات ہے اور نہ لفظ ہلال کا مذکر ہونا کوئی فخر کی چیز ہے۔

**توضیح**:یعنی اصل آدمی کے اندر فضل وکمال ہے، مرد یا عورت ہونا نہ کوئی خوبی ہے نہ نقص۔دیکھئے لفظ شمس مؤنث ہے مگر بالذات روشن ہونے کی وجہ سے اسکو ہلال (چاند) پر فضیلت ہے جب کہ لفظ ہلال مذکر ہے، کیوں کہ اس کا نور سورج کے نور سے مستفاد ہے، تو جس طرح لفظِ ہلال کا مذکر ہونا کوئی فخر کی چیز نہیں ہے، اسی طرح مرحومہ کا مؤنث ہونا کوئی نقص اور عار کی بات نہیں ہے۔جب کہ وہ مختلف اوصاف سے آراستہ تھی۔

**حل لغات**:التَّأْنِيْثُ. أنَّثَهٗ: مؤنث سمجھنا،مؤنث بنانا۔اِسْمٌ نام (ج) اَسْمَاء. الشَّمْسُ. سورج (ج) شُمُوْس۔عَيْب. نقص،خرابی (ج) عُيُوب التَّذْكِيْر، ذَكَّرَ الكَلِمَةَ: مذکر استعمال کرنا۔فَخْر. فضیلت، بڑائی۔فَخَرَ فَخْراً (ف) فخر کرنا۔الهِلَال.

پہلی رات کا چاند، مہینے کی ابتدائی تین راتوں اور آخری دو راتوں کا چاند (ج) اَهِلَّة۔

وَأَفْجَعُ مَنْ فَقَدْنَا مَنْ وَجَدْنَا (۳۶) قُبَيْلَ الْفَقْدِ مَفْقُودَ الْمِثَالِ

**ترجمہ** :جن لوگوں کو ہم کھو کر چکے ہیں ان میں سب سے زیادہ صدمہ اس خاتون کا ہے جس کو موت سے ذرا پہلے ہم نے بے مثال پایا۔

**توضیح** :اب تک ہمارے جتنے آدمی مر چکے ہیں ان میں سب سے زیادہ صدمہ مرحومہ کی موت کا ہے، کیوں کہ وہ بے نظیر خوبیوں کی مالکہ تھی، اور بے نظیر شخص کی موت سب کیلئے تکلیف دہ ہوتی ہی ہے۔ کیوں کہ اس کا کوئی بدل نہیں ہوتا جس کو دیکھ کر مرنے والے کا غم کافور ہو جائے۔

**حل لغات** :اَفْجَعُ۔ اسم تفضیل۔ فَجَعَهٗ فَجْعاً (ف) دردمند کرنا، مصیبت زدہ بنانا۔ وَجَدنا۔ وَجَدَ الْمَطْلُوبَ وَجْداً وَوِجْدَاناً (ض) پانا۔ قُبَيْل۔ قَبْل کی تصغیر۔ کچھ پہلے۔ مَفقُودَالمثال۔ وہ شخص جس کی کوئی مثال نہ ہو۔

**ترکیب** :اَفْجَعُ مَنْ الخ مبتدا، مَنْ وَجَدْنَا خبر۔ مفقودَالمِثالِ وَجَدنَا کا مفعول ثانی اور مفعول اول محذوف ای مَنْ وَجَدْنَاه۔

يُدَفِّنُ بَعْضُنَا بَعْضاً وَتَمْشِي (۳۷) أَوَاخِرُنَا عَلَى هَامِ الْأَوَالِي

**ترجمہ** :ہم میں سے ایک، دوسرے کو دفن کرتا ہے، اور بعد میں آنے والے پہلوں کے سروں پر چلتے ہیں۔

**توضیح** :اہل دنیا پر تعجب ہے کہ وہ ایک دوسرے کو اپنے ہاتھوں سے دفن کرتے ہیں اور بعد میں آنے والے پہلے آنے والوں کے سروں پر چلتے ہیں، لیکن اس کے باوجود عبرت نہیں پکڑتے، کہ آخر ہم بھی پیوند خاک ہوں گے، اور زندہ رہنے والے ہمارے سروں پر چلا کریں گے۔

**حل لغات** :يُدَفِّنُ۔ دَفَنَ المَيِّتَ: دفن کرنا۔ تَمْشِيْ، مَشىٰ مَشْياً (ض) چلنا۔ اَوَاخِر

(واحد) آخِرٌ. پچھلا۔ ھَام (واحد) ھَامَۃٌ، کھوپڑی۔ سر۔ الاَوَالِی (واحد) اَوَّل. پہلا۔

وَکَمْ عَیْنٍ مُقَبَّلَۃِ النَوَاحِی (۳۸) کَحِیْلٌ بِالْجَنَادِلِ وَالرِّمَالِ

**ترجمہ** :اور بہت سی آنکھیں ایسی ہیں جن کے اردگرد بوسے دیئے جاتے تھے (آج وہ) پتھروں اور بالووں سے سرگیں ہیں۔

**توضیح** :بہت سی عظیم شخصیتیں جن کی آنکھوں کا، عزت وشرافت کی بناء پر بوسہ لیا جاتا تھا اور وہ اونچی حیثیت کے مالک تھے، آج قبر میں بے یارومددگار پڑے ہیں اور ان کی آنکھیں خاک سے سرمہ آلود ہیں۔

**حل لغات** :مُقَبَّلَۃَ۔ اسم مفعول۔ قَبَّلہ: بوسہ دینا۔ النَّوَاحِی (واحد) نَاحِیَۃٌ. کنارہ، گوشہ کَحِیْل بمعنی مَکحُول۔ سرگیں آنکھ (ج) کَحلیٰ و کَحَائِل. کَحِلَتِ الْعَیْنُ کَحَلاً (س) سرگیں ہونا و کَحِلَ الرجلُ: سرگیں آنکھ والا ہونا۔ الجَنَادِل (واحد) جَنْدَلٌ۔ بڑی چٹان۔ رِمَال (واحد) رَمَلٌ۔ بالو، ریت۔

**ترکیب**: کَمْ عَیْنٍ مبتدا، کَحِیْلٌ خبر۔ مُقَبَّلَۃِ، عَیْنٍ کی صفت۔

وَمُغْضٍ کَانَ لَایُغْضِیُ لِخَطْبٍ (۳۹) وَبَالٍ کَانَ یَفْکِرُ فِی الْھُزَالِ

**ترجمہ** :اور بہت سے ایسے انسان نے (آج موت کے سامنے) اپنی نگاہیں بند کرلی ہیں جو (کل زندگی میں) بڑی سی بڑی مصیبت کے سامنے آنکھیں بند نہیں کیا کرتے تھے اور بہت سے ایسے دل (آج زیرخاک ہیں) جو کل لاغری کے متعلق سوچا کرتے تھے۔

**توضیح** :یعنی کتنے ہی ذہین وفطین طاقتور بہادر جو بڑے سے بڑے معاملے اور حادثے کے سامنے اپنی آنکھیں بند نہیں کرتے تھے، بلکہ اپنی دانائی، قوتِ دماغ اور تدبیر عقل کے ذریعہ اس کا دفاع کردیا کرتے تھے، آج موت کے سامنے عاجز وبے بس ہیں اسی طرح بہت سے تن پرور اور آرام طلب جو اپنی لاغری کو دیکھ کر متفکر رہا کرتے تھے آج وہ بھی پیوندخاک ہیں۔

**حل لغات**: مُغْضٍ ۔اسم فاعل ۔چشم پوشی کرنے والا۔ اَغْضىٰ عَيْنَه: آنکھ بند کرنا۔ خَطْبٌ معاملہ، چھوٹا ہو یا بڑا،عموماً بڑے اور ناپسندیدہ معاملہ کے لئے مستعمل ہے(ج) خُطُوب. بالٍ۔ دل، یااسم فاعل بمعنی بوسیدہ، بَلِيَ الثوبُ بِلىً وَبَلاءً (س) بوسیدہ ہونا۔ يَفْكِرُ ،فَكَرَ فِي الْأمرِ فِكراً (ض) سوچنا،غور کرنا۔ الهُزال، لاغری، دبلا پن۔ هَزَلَ هُزالاً (ن،س) کمزور ہونا، دبلا ہونا۔

**ترکیب**: وَمُغْضٍ واوبمعنی رُبَّ. مُغْضٍ موصوف، كَانَ پورا جملہ صفت ۔ هٰكَذَا بَالٍ موصوف، يَفْكِرُ صفت ۔اور خبر محذوف ای فِيْ الْقَبرِ.

اَسَيْفَ الدَّوْلَةِ اسْتَنْجِدْ بِصَبْرٍ (۴۰) وَكَيْفَ بِمِثْلِ صَبْرِكَ لِلْجِبَالِ

**ترجمہ**: اے سیف الدولہ! تو صبر کے ذریعہ مدد حاصل کر لے (کیوں کہ اب صبر ہی تیرے لئے مناسب ہے) اور تجھ جیسا صبر پہاڑوں کو کہاں نصیب ہے؟

**توضیح**: تو صبر و استقلال میں پہاڑوں سے بھی بڑھا ہوا ہے، اس لئے تیرے لئے انسب یہی ہے کہ تو اپنی والدہ کی موت پر صبر کر اور جزع فزع مت کر۔

**لغات**: اِسْتَنْجِدْ ۔امر۔ اِسْتَنْجَدَ بِالشَّيِ: مدد طلب کرنا۔ صَبْرٌ ۔مصیبت کی شکایت نہ کرنا۔ صَبَرَ عَنِ الشَّيِ صَبْراً (ض) رک جانا۔ الجِبَال (واحد) جَبَلٌ ۔پہاڑ۔

**ترکیب**: اَسَيْفَ الدَّوْلَةِ . ہمزہ ندائیہ۔ اِسْتَنْجِدْ جواب ندا۔ كَيْفَ فعل محذوف کا ظرف۔ يُقَالُ كَيْفَ لِي بِكَذَا اى كيف يَصْنَع لي بِأَنْ اَمْلكه.

وَأَنْتَ تُعَلِّمُ النَّاسَ التَّعَزِّيْ (۴۱) وَخَوْضَ الْمَوْتِ فِي الْحَرْبِ السِّجَالِ

**ترجمہ**: اور تو تو لوگوں کو صبر کرنے اور سخت لڑائی میں موت میں گھس جانے کی تعلیم دیتا ہے۔

**توضیح**: یعنی جب تو لوگوں کو مصائب میں صبر اور سخت لڑائی کے موقع پر موت کے منہ میں ہاتھ دے دینے کا درس دیتا ہے تو تجھے خود بھی صبر و تحمل سے کام لینا چاہئے۔

**حل لغات**: التَّعَزِّي. تَعَزّىٰ عنه: صبر کرنا۔ تسلی حاصل کرنا۔ خَوْض. خَاضَ الماءَ خَوْضاً (ن) گھسنا۔ داخل ہونا۔ الحَرْبُ السِّجَال ۔سخت لڑائی۔ السِّجَال (واحد) سَجْلٌ.

بڑا ڈول ۔ یہ ایک مشہور محاورہ ہے جو سخت جنگ کے لئے بولا جاتا ہے؛ اور ڈول کے ساتھ وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جیسے پانی بھرنے کے لئے کبھی کوئی ڈول لیتا ہے اور کبھی کوئی، اسی طرح جنگ میں کبھی غلبہ ایک کو ہوتا ہے کبھی دوسرے کو۔

**ترکیب**: النّاسَ، تُعلِّمُ کا مفعول اول، التعزّی مفعول ثانی۔ خَوْضَ الموتِ اس کا عطف ۔ التعزّی پر ۔ فِی الحَرْبِ، خَوْض سے متعلق۔

وَحَالَاتُ الزَّمَانِ عَلَيْکَ شَتّیٰ (۴۲) وَحَالُکَ وَاحِدٌ فِی کُلِّ حَالِ

**ترجمہ**: زمانہ کے احوال تجھ پر مختلف ہیں، اور تیرا حال ہر حالت میں ایک ہے۔

**توضیح**: تیرے سامنے مختلف حالات آتے رہتے ہیں اور تو مختلف قسم کے حوادث ومصائب سے دوچار ہوتا رہتا ہے لیکن اس کے باوجود تو متاثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ تو کوہِ وقار ہے۔ تو پھر اپنی ماں کی وفات پر بے صبرا کیوں ہے؟

**حل لغات**: حَالَاتٌ (واحد) حَالَةٌ. کیفیت ۔ شَتّیٰ (واحد) شَتِیْتٌ ۔ پراگندہ، متفرق ۔ شَتَّ الأمرُ شتاً (ض) متفرق ہونا۔

فَلَاغِيْضَتْ بِحَارُکَ يَاجَمُوْماً (۴۳) عَلیٰ عَلَلِ الغَرَائِبِ وَالدِّخَالِ

**ترجمہ**: اے بحر بیکراں! (خدا کرے کہ) تیرا دریائے سخاوت، اجنبی اور اپنے آدمیوں کے بار بار پینے کے باوجود خشک نہ ہو۔

**توضیح**: اب آخر میں خدائے پاک سے میری دعا ہے کہ تیرے احسانات اور انعامات آشنا اور غیر آشنا سب لوگوں پر متواتر رہیں اور تیرا دریائے سخاوت ہمیشہ رواں دواں رہے کبھی خشک نہ ہو۔

**حل لغات**: غِيْضَتْ. غَاضَ المَاءُ غَيْضاً (ض) پانی کا کم ہونا، اندر چلا جانا ۔ بِحَار (واحد) بَحْرٌ. بڑا دریا، سمندر ۔ جَمُوم. بحر مواج، وہ دریا جس کا پانی گھٹتا بڑھتا رہے ۔ جَمَّ البئرُ جُمُوْماً (ن ض) زیادہ پانی والا ہونا ۔ العَلَلَ. عَلَّ عَلَلاً (ن ض) بار بار پینا ۔ الغَرَائِب

(واحد) غَرِیْبَۃٌ۔ اجنبی، وہ اجنبی اونٹ جو صاحب حوض کا نہ ہو۔ الدِّخَال۔ ایک مرتبہ پانی پینے کے بعد دوسری مرتبہ پینے کے لئے دو اونٹوں کے درمیان کسی اونٹ کا داخل ہونا۔

**ترکیب**: عَلیٰ عَلَلِ الغَرَائِبِ ،غُیِّضْتُ سے متعلق۔

رَأَیْتُکَ فِی الَّذِیْنَ اَریٰ مُلُوْکاً (۴۴) کَأَنَّکَ مُسْتَقِیْمٌ فِی مُحَالٖ

**ترجمہ**: میں آپ کو ان لوگوں میں جو میری نظر میں بادشاہ ہیں ایسا سمجھتا ہوں کہ گویا آپ ٹیڑھے میں سیدھے ہیں۔

**توضیح**: آپ کو تمام ملوک اور سلاطین پر وہی فضیلت حاصل ہے جو سیدھے کو ٹیڑھے پر، یا دائیں کو بائیں پر حاصل ہے۔

**حل لغات**: مُلُوکاً (واحد) مَلِکٌ۔ بادشاہ۔ مُسْتَقِیْمٌ۔ سیدھا۔ اِستَقَامَ: سیدھا ہونا۔ مُحَال۔ ٹیڑھا۔ حَالَ القَوْسُ حَوْلاً (ن) ٹیڑھا ہونا۔

فَاِنْ تَفُقِ الْأَنَامَ وَأَنْتَ مِنْهُمْ (۴۵) فَاِنَّ الْمِسْکَ بَعْضُ دَمِ الْغَزَالِ

**ترجمہ**: سو اگر تو مخلوق پر فائق ہے، جب کہ تو انہیں میں سے ہے (تو کوئی مضائقہ نہیں) کیوں کہ مشک ہرن کے خون کا ایک حصہ ہے۔

**توضیح**: یعنی تو خود مخلوق ہے، مگر اس کے باوجود تجھ کو دوسرے تمام مخلوق پر فوقیت اور برتری حاصل ہے۔ اور اس میں کوئی استعجاب بھی نہیں کہ ایک مخلوق دوسری مخلوق پر کیسے فائق ہوگئی؟ دیکھئے مشک ہرن ہی کے خون کا ایک حصہ ہے مگر اس کے باوجود اس کو دوسرے خونوں پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔

**حل لغات**: تَفُقِ۔ فَاقَ اَصْحَابَہ بِالفَضْلِ فَوْقاً وفَوَاقاً (ن) بڑھ جانا، سبقت لے جانا۔ الْأَنَامَ۔ مخلوق۔ المِسْکَ۔ مشک۔ کستوری۔ یہ ایک جانور کا خون ہے جو اس کی ناف میں جمع ہوتا ہے اور اس جانور کو غَزَالُ المِسْکِ کہتے ہیں۔ دَم۔ خون (ج) دِمَاء۔ الغَزَال ہرن کا بچہ (ج) غِزْلَۃٌ و غِزْلَانٌ۔

**ترکیب**: فَاِنْ تَفُقْ شرط، اور جزا محذوف۔ ای فَلَابَاس۔ وَأَنْتَ مِنْهُمْ، تَفُقْ کی ضمیر سے حال۔

# من قافیۃ المیم

## وَقَالَ یَمْدَحُہٗ وَیَذْکُرُ بِنَاءَہٗ ثَغْرَ الْحَدَث

**ترجمہ**: ابوالطیب نے سیف الدولہ کی تعریف اور قلعۂ ثغر الحدث کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

**توضیح**: سیف الدولہ حلب سے قلعۂ ثغر الحدث کی تعمیر کے ارادہ سے روم چلا، جبکہ رومی اس قلعہ کو بغرضِ حفاظت ۳۴۳ھ میں اپنے کمانڈر دمستق کے حوالہ کر چکے تھے، سیف الدولہ ۱۸؍ جمادی الاخری ۳۴۳ھ بروز بدھ وہاں پہونچا اور اسی دن قلعہ کی سنگ بنیاد رکھی، جب جمعہ کا دن آیا تو رومی کمانڈر "ابن الفقاس دمستق" پچاس ہزار پیادہ پا اور گھوڑ سوار کو لیکر مقابلہ پر اُتر پڑا۔ چنانچہ جمادی الاخری کے آخر میں سوموار کے دن صبح سے عصر تک دونوں فوجوں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی، سیف الدولہ نے بنفس نفیس تقریباً پانچ سو نوجوانوں کیساتھ اسپر سخت حملہ کیا اور جنگ جیت لی۔ دمستق کے تین ہزار فوجیوں کو قتل کیا اور بہت سوں کو قید کرلیا، جن میں سے بعض کو بعد میں قتل کردیا۔ سیف الدولہ قلعہ کی تعمیر تک وہیں مقیم رہا، متنبی نے مندرجہ ذیل اشعار میں اسی قلعہ کا ذکر کیا ہے اور اسکی تعریف کی ہے۔

عَلٰی قَدْرِ اَهْلِ الْعَزْمِ تَأْتِیْ الْعَزَائِمُ (۱) وَتَأْتِیْ عَلٰی قَدْرِ الْکِرَامِ الْمَکَارِمُ

**ترجمہ**: اہلِ عزم کی حیثیت کے مطابق اُنکے عزائم ہوتے ہیں۔ اور اہل کرم کے مرتبہ کے مطابق انکے مکارم ہوتے ہیں۔

**توضیح**: باہمت شخص کے ارادے انتہائی بلند ہوتے ہیں۔ اور جو جس قدر کریم اور سخی ہوتا ہے اسی قدر اسکی سخاوت ہوتی ہے، جیسا آدمی ویسا کام۔

**حل لغات**: قَدْر۔ مرتبہ، حیثیت (ج) اَقْدَار۔ العَزْم۔ پختہ ارادہ۔ العَزَائِم (واحد) عَزِیْمَۃٌ. پختہ ارادہ۔ عَزَمَ الأمرَ وعَلَیْهِ عَزْماً (ض) پختہ ارادہ کرنا۔ الکِرَام۔ (واحد)

کَرِیْمٌ،شریف،سخی۔اَلمَکَارِمُ(واحد)مَکْرُمَۃٌ۔سخاوت،شرافت۔

**ترکیب**:عَلیٰ قدر ،تَاتِی سے متعلق۔اور العَزَائم ، تَاتِی کا فاعل۔ھٰکذاالمَکَارِمُ.

وَتَعْظُمُ فِی عَیْنِ الصَّغِیْرِصِغَارُھَا (۲) وَتَصْغُرُفِی عَیْنِ الْعَظِیْمِ الْعَظَائِمُ

**ترجمہ**: چھوٹے شخص کی نگاہ میں چھوٹے مکارم بڑے معلوم ہوتے ہیں اور بڑے شخص کی نگاہ میں بڑے امور چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔

**توضیح** : چھوٹا آدمی چھوٹی چیز کو بڑی چیز سمجھتا ہے۔اور بڑا آدمی بڑی چیز کو چھوٹی چیز سمجھتا ہے ۔سیف الدولہ بہت ہی بڑا باہمّت اور عظیم المرتبت شخص ہے۔اسکی نگاہ میں قلعہ بنالینا اور دشمنوں پر غلبہ پالینا ایک معمولی چیز ہے۔وہ بڑے دشوار کام کو سہل اور آسان سمجھ کرفوراً بآسانی انجام دے دیتا ہے۔

**حل لغات** : تَعْظُمُ .عَظُمَ عِظَماًو عَظَامَۃً (ک) بڑا ہونا۔صفت۔عَظِیْمٌ(ج)عِظَامٌ وعُظَمَاء،مؤنث عَظِیْمَۃٌ(ج)عَظَائِم.اَلصَّغِیْرُ۔چھوٹا۔(ج)صِغَارٌ وصُغَرَاء.صَغُرَصَغَرًا وصَغَارَۃً(س ک) چھوٹا ہونا۔

**ترکیب**:صِغَارُھا، تَعْظُمُ کا فاعل اور العَظَائمُ ، تَصْغُر کا فاعل۔

یُکَلِّفُ سَیْفُ الدَّوْلَۃِالجَیْشَ ھَمَّہٗ (۳) وَقَدْعَجَزَتْ عَنْہُ الْجُیُوْشُ الخَضَارِمُ

**ترجمہ**: سیف الدّولہ فوج کو اپنے جیسے عزم کا مکلّف بناتا ہے، جب کہ بڑے بڑے لشکر اس سے عاجز ہیں۔

**توضیح** :یعنی امیر حلب ''سیف الدولہ'' کی تمنا یہ رہتی ہے کہ میرا سارا لشکر میرے جیسا عالی ہمت ہوجائے، حالانکہ یہ ممکن نہیں؛ کیونکہ بڑے بڑے لشکر باہم متفق ہوکر وہ کام نہیں کرپاتے جو وہ تنہا کرلیتا ہے۔ایسا لگتا ہے کہ اسکا ارادہ طاقتِ بشری سے باہر ہے۔

**حل لغات**:یُکَلِّفُ۔کَلَّفَہ:دشوار کام کا حکم دینا۔الجَیْشُ. لشکر(ج)جُیُوش.ھَمّ . ارادہ عَجَزَتْ .عَجَزَ عَنْ کَذَاعَجْزًا(ض س)عاجز ہونا۔الخَضَارِمُ (واحد)خِضْرِمٌ بہت پانی والا

کنواں، بہت بڑا سمندر۔ الجُیُوشُ الخَضَارِمُ : بڑا لشکر۔

**ترکیب**: هَمَّهُ، یُکَلِّفُ کا مفعول ثانی وقَدْ عَجَزت، یُکَلِّفُ کے فاعل سے حال۔

وَیَطْلُبُ عِنْدَالنَّاسِ مَاعِنْدَ نَفْسِهٖ (۴) وَذالِکَ مَا لَا تَدَّعِیهِ الضَّرَاغِمُ

**ترجمہ**: وہ لوگوں کے پاس اس (شجاعت) کو طلب کرتا ہے جو خود اس کے اندر ہے حالانکہ وہ (شجاعت) ایسی چیز ہے جس کا شیر بھی دعویٰ نہیں کر سکتے۔

**توضیح**: ممدوح ہر شخص کے اندر اپنی جیسی شجاعت وبہادری دیکھنا چاہتا ہے حالانکہ اس کی شجاعت اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ شیر بھی اسکا دعویٰ نہیں کر سکتے، باوجودیکہ وہ ضرب المثل ہے تو جب شیر ممدوح کے بقدر بہادری کا دعویٰ نہیں کر سکتے تو پھر انسان میں اتنی بہادری کہاں ہو سکتی ہے؟

**حل لغات**: تَدَّعِیهِ. اِدَّعَی الشیٔ: حق یا باطل کا دعویٰ کرنا۔ الضَّرَاغِم (واحد) ضِرْغَمٌ۔ شیر۔

**ترکیب**: مَاعِنْدَ نفسه، یَطْلُبُ کا مفعول۔ ذالکَ مبتدا، مَالَاتَدَّعِیهِ خبر۔

یُفَدِّی أَتَمُّ الطَّیْرِ عُمْراً سِلَاحَهٗ (۵) نُسُورُ الفَلَا أَحْدَاثُهَا وَالقَشَاعِمُ

**ترجمہ**: سب سے طویل العمر پرندہ یعنی جنگل کے بچے اور بوڑھے گدھ ممدوح کے ہتھیار کو "فِداکَ أَبِی وأُمِّی" کہتے ہیں۔

**توضیح**: یعنی گدھ جو سب سے زیادہ عمر پانیوالا پرندہ ہے وہ تجھ پر اور تیرے ہتھیار پر جان قربان کرنے کو تیار ہیں، کیونکہ تیرے اسلحہ سے ان کو اجسامِ مردگان کھانے کو ملتے ہیں اور روزی کیلئے انھیں کہیں جانا نہیں پڑتا۔ بوڑھے اور بچے گدھ کی تخصیص کی وجہ انکا حصولِ رزق سے عاجز ہونا ہے۔

**حل لغات**: یُفَدِّی. فَدَّی فُلَاناً بنفسه: اپنے متعلق کہنا کہ میں تمھارے اوپر فدا کیا جاؤں، اَتَمّ۔ اسم تفضیل۔ تَمَّ تَمَاماً (ض) پورا ہونا۔ الطَّیْر۔ پرندہ (ج) طُیُوْر۔ عُمْراً۔ عمر، سِلَاح ہتھیار (ج) اَسْلِحَةٌ. نُسُورُ (واحد) نَسْرٌ۔ گدھ۔ الفَلَا (واحد) فَلَاةٌ. جنگل بیابان۔ اَحْدَاث

(واحد) حَدَث بچہ، جوان۔ القَشَاعِم (واحد) قُشعَم. عمر رسیدہ۔

**ترکیب** :غُمْراً تمیز۔مِلاحَہ ، یُفَدِّی کا مفعول بہ نُسُورُ الفَلاَ مبدل منہ اور اَحْدَاثُہا والقَشَاعِمُ بدل۔ پھر مبدل منہ اور بدل سے ملکر اُمُّ الطیر کا بدل۔

وَمَاضَرَّهَا خَلْقٌ بِغَيْرِ مَخَالِبِ (٦) وَقَدْ خُلِقَتْ أَسْيَافُهُ وَالقَوَائِمُ

**ترجمہ** :بغیر پنجے کے ان کا پیدا کیا جانا اُن کیلئے نقصان دہ نہیں ہے جبکہ ممدوح کی تلواریں اور دستے وجود میں آچکے ہیں۔

**توضیح** : گدھوں کا بغیر چنگل کے پیدا کیا جانا کوئی نقصان دہ نہیں ہے؛ اسلئے کہ ممدوح کی تلواریں گدھوں کو شکار کی تلاش سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔ دشمنوں کی لاشیں اتنی کثرت سے پڑی رہتی ہیں کہ ان کو کسی دوسری جگہ جانے کی ضرورت نہیں پڑتی، اسکی تلوار ہی رزق رسانی کیلئے کافی ہے۔

**حل لغات** :ضَرَّہ ضَرّاً (ن) نقصان پہونچانا۔ خَلَق (ن) پیدا کیا جانا۔ مَخَالِب (واحد) مِخْلَبٌ. پنجہ، چنگل۔ اَسْیَاف (واحد) سَیْف. تلوار۔ قَوَائِم (واحد) قَائِمَةٌ. دستہ، قبضہ۔

هَلِ الْحَدَثُ الحَمْرَاءُ تَعْرِفُ لَونَهَا (٧) وَتَعْلَمُ اَيُّ السَّاقِيَيْنِ الْغَمَائِمُ

**ترجمہ** :کیا حدث نامی لال قلعہ اپنے رنگ کو پہچانتا ہے؟ اور وہ جانتا ہے کہ دو سیراب کرنے والوں (یعنی بادل اور دشمنوں کی کھوپڑیوں) میں سے کون بادل (کہے جانے کے لائق) ہے؟

**توضیح** :حدث نامی قلعہ کو اوّلاً سیف الدولة نے ملک روم میں بنایا تھا، پھر کچھ دنوں کے بعد رومیوں نے اس پر قبضہ کر لیا تو سیف الدولة مع اپنے لشکر کے ان پر حملہ آور ہوا اور کافی تعداد میں دشمنوں کو قتل کر کے ان کے سروں کو قلعہ پر لٹکا دیا اور ان کے خونوں سے قلعہ کی دیواروں کو سرخ بنا دیا اسلئے اس کو لال قلعہ کہتے ہیں۔ یا اس لئے کہ اس کو سُرخ پتھر سے بنایا تھا۔ شعر کا مفہوم یہ ہے کہ کیا قلعہ خون میں رنگنے سے پہلے اپنے پہلے رنگ کو جانتا ہے اور کیا اسکو معلوم ہے کہ اسے سیراب کرنے والا آدمی کی کھوپڑی تھی یا بادل؟

**حل لغات** :الحَمْرَاء أَحْمَر کی مونث۔سُرخ(ج)حُمْر. تَعرِفُ. عرف الشئی عِرفَاناً ومَعْرِفَةً(ض)جاننا۔ لَوْن ۔رنگ(ج)اَلْوان. السَّاقِيَيْنِ سَاقِي کا تثنیہ۔ سَقَى الرجلَ سَقْياً(ض)سیراب کرنا۔ اَلغَمَائِم (واحد)غَمَامٌ. بادل۔

**ترکیب**:أَيُّ السَّاقِيَيْنِ مبتدا، غَمَائِم خبر۔بعدہٗ تَعْلَمُ کا مفعول بہ۔

سَقَتْهَا الْغَمَامُ الغُرُّ قَبْلَ نُزُوْلِهِ (۸) فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا سَقَتْهَا الْجَمَاجِمُ

**ترجمہ** :اسکو ممدوح کے فروکش ہونے سے پہلے سفید بادل نے سیراب کیا تھااور جب وہ اُسکے قریب ہواتو کھوپڑیوں نے اسکو سیراب کیا۔

**توضیح** :یعنی اوّلاً تو بادل نے قلعہ کو سیراب کیا تھا لیکن بعد میں سیف الدولۃ نے دشمنوں کو قتل کر کے اُن کی کھوپڑیوں کے خون سے اسے سیراب کیا۔یہ اس سے پہلے والے شعر کے سوال کا جواب ہے۔

**حل لغات**:الغُرّ (واحد)اَغَرّ. سفید،روشن۔دَنَامِنهُ دُنُوّاً (ن)قریب ہونا۔ جَمَاجِمُ (واحد)جُمْجُمَة. کھوپڑی۔

بَنَاهَا فَأَعْلىٰ وَالقَنَا تَقْرَعُ القَنَا (۹) وَمَوْجُ الْمَنَايَا حَوْلَهَا مُتَلَاطِمُ

**ترجمہ** :ممدوح نے اسکو تعمیر کر کے اونچا کیا اس حال میں کہ نیزے دوسرے نیزوں سے ٹکرارہے تھے اور موت کی موجیں اسکے اردگرد تھپیڑے ماررہی تھیں۔

**توضیح**:ممدوح نے جب اسکو بنانا شروع کیا تو اس وقت دونوں فریقوں میں گھمسان کی جنگ شروع ہوگئی، بالآخر ممدوح کو فتحیابی نصیب ہوئی اور دشمن ذلیل وخوار ہوئے،اُن کے اتنے سپاہی مارے گئے کہ یوں لگتا تھا کہ چاروں طرف سے خون کی ندیاں بہہ رہی ہوں اور موت کی موجیں طغیانی پرآ گئی ہوں۔

**حل لغات**:بَنَاهُ بِنَاءً (ض)عمارت بنانا۔أَعْلىٰ ماضی اَعْلَاه اِعْلَاءً:بلند کرنا۔تَقرَعُ.قَرَعَ البَابَ قَرْعاً(ف)کھٹکھٹانا۔مَوْج. لہر،جوش(ج)اَمْوَاج. المَنَايَا (واحد)مَنِيَّةٌ. موت

مُتَلاطِمٌ اسم فاعل۔ تَلاطَمَتِ الامْوَاجُ: جوش مارنا، تھپیڑے مارنا۔

**ترکیب**: والقَنَاتقرَعُ القَنَا پوراجملہ اَعْلٰی کی ضمیر سے حال اور مَوْجُ المَنَايَا مبتدا مُتَلاطِمٌ خبر۔ حَولَها اس کا ظرف۔

وَكَانَ بِها مِثْلُ الجُنُوْنِ فَأَصْبَحَتْ (۱۰) وَمِنْ جُثَثِ الْقَتْلٰى عَلَيْهَا تَمَائِمُ

**ترجمہ**: اور اس قلعہ پر (قتل اور خون ریزی کی وجہ سے) جنون کی سی کیفیت تھی پھر (فتح ہوجانے کے بعد) اسکی یہ حالت ہوگئی کہ مقتولوں کی لاشیں اس پر تعویذ تھیں۔

**توضیح**: یعنی قتل اور خون ریزی کو دیکھکر قلعہ کی حالت دیگر گوں تھی لیکن جب سیف الدولۃ نے فتح حاصل کرلی اور قلعہ پر دشمنوں کی لاشوں کو لٹکا دیا، تو اسکی برکت سے جنون کی کیفیت ختم ہوگئی اور قلعہ دشمنوں کی نظر بد اور آفتوں سے محفوظ ہوگیا، گویا لاشوں کی حیثیت تعویذ کی تھی۔

**حل لغات**: الجُنُون۔ پاگل پن۔ جَنَّ جُنُوناً (ن) دیوانہ ہونا۔ جُثَث (واحد) جُثَّةٌ۔ لاش، جسم انسانی۔ القَتْلٰی (واحد) قَتِيْلٌ۔ مقتول۔ تَمَائِم (واحد) تَمِيْمَةٌ۔ تعویذ۔

**ترکیب**: مِثْلُ الجُنُون، كَانَ کا اسم، بِها خبر۔ مِن جُثَثِ القَتْلٰى خبر مقدم، تَمائِم مبتدا مؤخر۔ پھر پورا جملہ اُصْبَحَتْ کی ضمیر سے حال۔

طَــرِيْدَةُ دَهْرٍ سَاقَــهَا فَــرَدَدتَّهَا (۱۱) عَلَى الدِّيْنِ بِالْخَطِّيِّ وَالدَّهْرُ رَاغِمُ

**ترجمہ**: وہ زمانہ کا دھتکارا ہوا تھا جس کو اس نے اُن کے قبضہ میں کردیا تھا پھر تو نے اسکو اہل دین پر خطی نیزوں کے ذریعہ لوٹا دیا اور زمانہ رسوا ہوگیا۔

**توضیح**: یعنی مذکورہ قلعہ جسکو سیف الدولہ نے دشمنوں سے حاصل کیا تھا زمانہ نے اس کو رومیوں کے حوالہ کر کے اسکی عظمت کو پامال کردیا۔ کیونکہ انہوں نے اسے منہدم کر کے ویران کردیا تھا، سیف الدولہ نے اسے رومیوں کے چنگل سے نکال کر پھر سے اسکی عظمتِ رفتہ کو بحال کردیا، ظاہر ہے کہ یہ سب زمانہ کی مرضی کے خلاف ہوا اسلئے اس کے اس فعل سے زمانہ کی ناک خاک آلود ہوگئی اور ذلت وخواری اس کے حصہ میں آئی۔

**حل لغات**: طَرِيْدَة. اسم مفعول ، دھتکارا ہوا ، طَرَدَه طَرْداً (ن) دھتکارنا۔ سَاق الْمَاشِيَةَ سَوْقاً (ن) پیچھے سے ہنکانا۔ رَدَدتْ. رَدَّه عَن كذا رَدّاً (ن) پھیرنا، واپس کرنا۔ الدّين. مذہب ملت۔ مراد مذہب اسلام۔ الخَطّي نیزہ جو خط کیطرف منسوب ہے اور خط بحرین کے ایک بندرگاہ کا نام ہے جہاں نیزے بکتے تھے (ج) خَطِّيَّةٌ. رَاغِمٌ ذلیل رَغِمَ رَغْمًا (س ن) ذلیل ہونا۔

**ترکیب**: طريدةٌ ای هي طريدة. سَاقُها ، ذَعْرٍ کی صفت۔

تُفِيْتُ اللَّيَالِي كُلَّ شَيءٍ أَخَذْتَهُ (۱۲) وهُنَّ لِمَا يَأْخُذْنَ مِنْكَ غَوَارِمُ

**ترجمہ**: زمانہ ہر اس چیز کو چھوڑ دیتا ہے جس کو تو نے لے لیا اور جو چیز تجھ سے لے لیتا ہے، وہ اسکا تاوان چکا تا ہے۔

**توضیح**: اے سیف الدولہ! تو زمانہ اور اسکے حوادث پر غالب ہے، وہ تیری لی ہوئی چیز تجھ سے چھین نہیں سکتا اور اگر کبھی چھین لے تو پھر اسکو قتل اور خون ریزی کے ذریعہ تاوان دینا پڑتا ہے۔

**حل لغات**: تُفِيْتُ. أفَاتَه الأمْرُ: گزرنے دینا، فوت ہونے دینا۔ اللَّيَالِي (واحد) لَيْلٌ رات۔ غَوَارِم (واحد) غَارِمٌ. تاوان دینے والا۔ غَرِمَ الدَّيْنَ غُرْماً وَغَرَامَةً (س) تاوان دینا، قرض ادا کرنا۔

**ترکیب**: اللَّيَالي ، تُفِيْتُ کا فاعل، كلّ شَيءٍ مفعول بہ۔ أَخَذْتَه ، شيء کی صفت۔ غَوَارِم هُنَّ کی خبر۔ لِمَا يَأْخُذْنَ ، غَوَارِم سے متعلق۔

إِذَا كَانَ مَا تَنْوِيْهِ فِعْلاً مُضَارِعًا (۱۳) مَضىٰ قَبْلَ اَنْ تُلْقَى عَلَيْهِ الْجَوَازِمُ

**ترجمہ**: جب وہ چیز جسکی تو نیت کرے فعل مستقبل ہوتو وہ حروف جازمہ کے دخول سے پہلے ماضی ہو جاتی ہے۔

**توضیح**: جب تو کسی کام کو زمانہ آئندہ میں کرنیکا عزم کرتا ہے تو وہ کام تیری سعادت مندی کیوجہ سے فوراً ظہور میں آجاتا ہے، اسکی حاجت نہیں رہتی کہ سائل أعطِني ، ملامت گر

لاتعطِ اور حاسد لَمْ یَفْعَلْ کہے کیونکہ تیرا ارادہ کسی شرط یا کسی کے قول پر معلق نہیں ہوا کرتا۔

**حل لغات**: تَنْوِیہ .نویَ الشئَی نِیۃً (ض) ارادہ کرنا۔ فِعلاً مُضارِعاً . فعل مستقبل۔ تُلقیٰ. اَلقَی الشئَی: ڈالنا۔ الجَوَازِم (واحد) جَازِمٌ. جزم دینے والا۔ جَزَمَ الفعلَ جَزْماً (ض) جزم دینا۔

**ترکیب**: اِذَاکَانَ شرط، مَضیٰ جزا۔ مَاتَنْوِیہ ، کَانَ کا اسم، فِعلاً مُضَارِعاً خبر۔ الجَوَازِمُ، تُلقیٰ کا فاعل۔

وَکَیْفَ تُرَجّیِ الرُّوْمُ وَالرُّوْسُ هَدْمَهَا (۱۴) وَذَاالطَّعْنُ آسَاسٌ لَهَاوَدَعَائِمُ

**ترجمہ**: اھلِ روم اور روس کیسے اس قلعہ کو منہدم کرنے کی اُمید لگائے ہوئے ہیں؟ جبکہ یہ نیزے اسکی بنیاد اور ستون ہیں۔

**توضیح**: یعنی اس قلعہ کی بنیاد نیزے اور ہتھیاروں پر ہے اسلئے رومیوں اور روسیوں کا اس قلعہ کو منہدم کرنیکی امید لگانا لاحاصل کوشش ہے۔

**حل لغات**: تُرَجِّی . رَجّی الشئَی: امید لگانا۔ هَدْم. هَدَم البنَاءَ هَدْماً (ض) عمارت ڈھانا۔ ذَا . اسم اشارہ۔ الطَّعْن . طَعَنَہ طَعْناً (ف) نیزہ مارنا۔ آسَاس (واحد) اُسٌّ۔ بنیاد۔ دعَائِم (واحد) دَعَامَۃ. ستون، کھمبا۔

**ترکیب**: ذاالطَعن مبتدا، آساس خبر۔

وَقَدْحَاکَمُوْهَا وَالْمَنَایَا حَوَاکِمٌ (۱۵) فَمَا مَاتَ مَظْلُوْمٌ وَلَاعَاشَ ظَالِمُ

**ترجمہ**: انہوں نے قلعہ کا محاکمہ کیا اور موتیں حاکم تھیں ، سو مظلوم نہ مرا اور ظالم زندہ نہ رہا۔

**توضیح**: مظلوم سے مراد قلعہ اور ظالم سے رومی۔ شعر کا مفہوم یہ ہے کہ قلعہ کی بابت سیف الدولہ اور رومیوں میں نزاع ہوا اور حَکَم موت کو بنایا تو موت نے مظلوم کے موافق اور ظالم کے خلاف فیصلہ کیا، جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ قلعہ محفوظ رہا اور رومیوں نے موت کا پیالہ پیا۔

**حل لغات**: حَاکَمُوا. حَاکَمَہ: جھگڑا کرنا، وَحَاکَمَہ اِلَی الحَاکِم: جھگڑے کو حاکم کی

عدالت میں لے جانا۔ حَوَاکِم (واحد) حَاکِمٌ. فَیصَل۔حَکَمَ حُکْماً (ن) فیصلہ کرنا۔ عَاشَ عَیْشاً (ض) زندہ رہنا۔

أَتَوْکَ یَجُرُّوْنَ الْحَدِیْدَ کَأَنَّمَا (١٦) سَرَوا بِجِیَادٍمَا لَهُنَّ قَوَائِمُ

**ترجمہ** :وہ (رومی) آپ کے پاس اس حال میں آئے کہ ہتھیاروں کو کھینچ رہے تھے گویا کہ وہ ایسے عمدہ گھوڑوں پر سفر کر رہے تھے جن کے پاؤں نہیں تھے۔

**توضیح** :رومی لشکر کے گھوڑے اور گھوڑ سوار سب کے سب خود اور زرہوں میں ملبوس تھے اور ہتھیاروں سے مکمل لیس ہو کر کے آئے تھے، زرہوں میں چھپنے کی وجہ سے گھوڑے ایسے لگ رہے تھے کہ ان کے پاؤں ہی نہیں ہیں۔

**حل لغات**:یَجُرُّوْنَ. جَرَّہٗ جَرّاً (ن) کھینچنا۔الحَدِید .لوہا۔سَرَوا .سَرٰی سُرًی (ض) رات میں چلنا۔جِیَاد (واحد) جَوَاد. عمدہ گھوڑا ۔قَوَائِم (واحد) قَائِمَۃٌ۔ پاؤں۔

**ترکیب** :یَجُرُّون، أَتَوا کی ضمیر سے حال۔مَالَهُن قَوائِم ،جِیَاد کی صفت۔

إذَابَرَقُوا لَمْ تُعْرَفِ الْبِیْضُ مِنْهُمُ (١٧) ثِیَابُهُمُ مِن مِثْلِهَا وَالْعَمَائِمُ

**ترجمہ**: جب وہ چمکتے تو تلوار ان سے ممتاز نہیں ہو پاتی تھی۔ان کے کپڑے اور عمامے انہی جیسے تھے۔

**توضیح**:رومی لشکر ہتھیاروں سے مکمل لیس ہو کر مقابلہ میں اترا، انکے ہاتھوں میں تلوار اور بدن پر زرہیں اور سر پر خود تھے گویا ان کی پوشاک اور عمامے لوہے کے تھے۔ جب ان کے جسم کی زرہیں اور سروں کی ٹوپیاں چمکتیں تو ان فوجیوں اور تلواروں میں امتیاز کرنا مشکل معلوم ہوتا تھا کہ کون فوجی ہے اور کون تلوار۔

**حل لغات** :بَرَقُوْا. بَرَق بَرَقاً (ن) چمکنا۔البِیْضَ (واحد) أَبْیَض. تلوار۔ثِیَاب (واحد) ثَوبٌ. کپڑا۔العَمَائِم (واحد) عَمَامَۃٌ۔پگڑی۔

**ترکیب**: ثِیَابُہُمْ مبتدا، مِثْلُہَا خبر۔

خَمِیْسٌ بِشَرْقِ الْأَرْضِ وَالْغَرْبِ زَحْفُہٗ (۱۸) وَفِی اُذُنِ الْجَوْزَاءِ مِنْہُ زَمَازِمُ

**ترجمہ**: وہ ایک مکمل لشکر تھا جس کی رفتار زمین کے مشرق ومغرب میں تھی اوراس کا شوروغل جوزا نامی برج کے کانوں میں گونجتا تھا۔

**توضیح**: لشکر کے پانچ حصے ہوتے ہیں (۱) میمنہ (۲) میسرہ (۳) قلب (۴) ساقہ (۵) مقدمۃ الجیش۔اور پانچوں کے مجموعے کواس لئے اس کو خمیس کہاجاتا ہے۔رومیوں کے لشکر میں یہ پانچوں حصے موجود تھے اور لشکروں کی تعداداتنی زیادہ تھی کہ وہ مشرق ومغرب کوگھیرے ہوئے تھا اوران کے شوروغل کی آواز آسمانوں تک پہنچتی تھی۔الغرض بہت بڑے لشکر جرار کولیکر حملہ آور ہوئے۔

**حل لغات**: خَمِیْسٌ لشکر۔اس لئے کہ اس میں پانچ حصے ہوتے ہیں میمنہ،میسرہ،قلب،ساقہ اورمقدمۃ الجیش. زَحْفٌ (ف) آہستہ آہستہ زانو یا سرین کے بل چلنا۔زَحَفَ الْعَسْکَرُ اِلَی الْعَدُوِّ لشکر دشمن کی طرف چلا۔اُذُن۔کان (ج) آذان. الْجَوْزَاء. آسمان کے بارہ برجوں میں سے ایک برج کا نام۔ زَمَازِم (واحد) زَمْزَمَۃٌ. بادل کی گرج،شیر کی دھاڑ۔

**ترکیب**: خَمِیْسٌ خبراور مبتدامحذوف ای ھُمْ خَمِیْسٌ. بِشَرْقِ الْأَرْضِ . خبرمقدم، زَحْفُہٗ مبتدامؤخر۔مبتداخبر سے ملکر خَمِیْسٌ کی صفت۔ فِی اُذُنِ الْجَوْزَاء خبرمقدم، زَمَازِم مبتدامؤخر۔

تَجَمَّعَ فِیْہِ کُلُّ لِسْنٍ وَاُمَّۃٍ (۱۹) فَمَا تُفْہِمُ الْحُدَّاثَ اِلَّا التَّرَاجِمُ

**ترجمہ**: اس میں ہرزبان اورہرقوم کے لوگ جمع تھے؛اسلئے باتیں کرنیوالوں کوصرف ترجمان ہی سمجھا سکتا تھا۔

**توضیح**: یعنی لشکر کافی بڑا تھا۔اسمیں ہرزبان اورعلاقے کے جنگ جو جمع تھے اسلئے آخر تک پیغام پہنچانے اور سمجھانے کیلئے ترجمان کی ضرورت پڑتی تھی۔بغیر ترجمان کے

ان تک بات پہنچانا اور سمجھانا بہت کٹھن معاملہ تھا۔

**حل لغات** :تَجَمَّعَ:اکٹھا ہونا۔لِسْنٌ. زبان،لغت۔اُمَّةٌ.جماعت۔لوگوں کا گروہ(ج)اُمَم تُفْهِمُ. اَفْهَمَهُ: سمجھانا۔الحُدَّاث. گفتگو کرنیوالی جماعت۔تَرَاجِمُ(واحد)تَرجُمان.وہ شخص جوایک زبان کی دوسری زبان میں وضاحت کرے۔

**ترکیب** :التَرَاجِمُ ، تُفْهِمُ کا فاعل اور اَلحُدَّاث مفعول بہ۔

**فَلِلّٰهِ وَقْتٌ ذَوَّبَ الْغِشَّ نَارُهُ (۲۰) فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا صَارِمٌ اَوْ ضُبَارِمُ**

**ترجمہ** :اللہ کی پناہ کیا ہی عجیب وقت تھا کہ اسکی آگ نے کمزور آدمی یا کمزور ہتھیار کو پگھلا کر رکھ دیا اور(میدانِ جنگ میں)سوائے شمشیر بُراں یا شیر دل آدمی کے کوئی اور باقی نہیں رہا۔

**توضیح** :اتنی خطرناک اور شدید لڑائی تھی کہ کمزور ہتھیار اور کمزور انسان فنا کے گھاٹ اتر گئے یا فرار ہونے پر مجبور ہو گئے اور میدانِ جنگ میں یا تو تیز تلوار نظر آتی تھی یا شیر دل بہادر انسان،اور باقی لوگوں کا کہیں بھی اتا پتہ نہیں تھا۔خلاصہ یہ ہے کہ بہت ہی سخت مقابلہ تھا۔

**حل لغات** :فَلِلّٰهِ یہ کلمہ بوقتِ تعجب بولا جاتا ہے۔ذَوَّبَ الشَّئ: پگھلانا۔الغِشُّ و الغُشُّ قلیل سخاوت۔رَجُلٌ غِشٌّ: لاغر مرد(ج)غِشَاش و اَغْشَاش.غَشَّ بدنُه غَشَشاً (ن)لاغر ہونا۔نَار. آگ(ج)نِيْرَان.صَارِمٌ . شمشیر قاطع(ج)صَوَارِم. ضُبَارِم بہادر۔شیر دل۔

**ترکیب** :فَلِلّٰهِ خبر مقدم،وَقْتٌ مبتدا موخر۔ذوّبَ ، وَقْتٌ کی صفت۔نارُہ،ذَوَّبَ کا فاعل۔

**تَقَطَّعَ مَالَا يَقْطَعُ الدِّرْعَ وَالْقَنَا (۲۱) وَفَرَّ مِنَ الْفُرْسَانِ مَنْ لَا يُصَادِمُ**

**ترجمہ** :وہ تلوار ٹوٹ گئی جو زرہوں اور نیزوں کو نہیں کاٹ سکتی تھی اور وہ شہ سوار بھاگ گئے جو دشمنوں سے ٹکر نہیں لے سکتے تھے۔

**توضیح** :یعنی اسمیں مقابلہ مضبوط اور سخت قسم کے ہتھیاروں کا اور شیر دل، جنگ جو،شہ سواروں کا تھا؛لہٰذا کمزور زرہیں اور نیزے ٹوٹ گئے اور بزدل کم ہمت شہ سوار راہِ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔

**حل لغات** :تَقَطَّعَ: ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔قَطَعَہ قَطعاً (ف) کاٹنا۔الدِّرع۔ زرہ(ج)دُرُوع وَاَدرُع.
فَرَّ فِراراً (ض) بھاگنا۔ الفُرسَان (واحد) فَارِسٌ. شہسوار۔ یُصادِمُ .صَادَمَہ:مدافعت کرنا۔

**ترکیب**:مَالا یَقطَعُ ، تَقَطَّعَ کا فاعل اور مَن لایُصَا دِمُ ، فرَّ کا فاعل۔

وَقَفتَ وَمَا فِی المَوتِ شَکٌّ لِوَاقِفٍ (۲۲) کَاَنَّکَ فِی جَفنِ الرَّ دٰی وَھُوَ نَائِمٌ

**ترجمہ** :توٹھہرا رہا(یعنی میدان جنگ میں ثابت قدم رہا) حالانکہ کسی بھی ٹھہرنے والے کوموت میں شک نہیں تھا۔گویا کہ تو ہلاکت کی آنکھوں میں تھا اور وہ سورہی تھی۔

**توضیح**:یعنی اس شدت کی لڑائی میں بھی تیرا پاؤں متزلزل نہیں ہوا اور تو اپنی جگہ ثابت قدم رہا۔اسبابِ موت تجھے ہر جانب سے گھیرے ہوئے تھے اور موت وہاں یقینی تھی۔لیکن اس کے باوجود تیری موت نہیں آئی۔ایسا لگتا ہے کہ تو موت کی آنکھوں میں تھا اور موت تجھ سے بے خبر تھی۔یہ کرامت سے کیا کم ہے؟

**حل لغات** :وَقَفتَ .وَقَفَ وُقُوفاً (ض) ٹھہرنا۔جَفنٌ. پلک (ج) اَجفَانٌ وَجُفُون.
الرَّدٰی. ہلاکت۔رَدِیَ رَدًی (س) ہلاک ہونا۔نَائِم . خوابیدہ(ج) نِیَام وَنائمون.

تَمُرُّبِکَ الاَبطَالُ کَلمٰی ھَزِیمَۃً (۲۳) وَوَجھُکَ وَضَّاحٌ وثَغرُکَ بَاسِمٌ

**ترجمہ** : تیرے پاس سے بہادر، زخمی اور شکست خوردہ ہوکر بھاگے جارہے تھے جب کہ تیرا چہرہ تابناک تھا اور تیرے ہونٹ مسکرارہے تھے۔

**توضیح** :یعنی ایسے نازک حالات میں بھی جب کہ تیرے سامنے بہادر، زخمی اور شکست خوردہ ہوکر پیٹھ پھیر کے بھاگے جارہے تھے، تیرے چہرے کی شگفتگی میں کوئی فرق نہیں آیا اور نہ تجھ پر کسی طرح کی دہشت اور ہیبت طاری تھی۔

**حل لغات** :تمُرُّ. مَرَّ الشَّئی مُرُوراً (ن) گزرنا۔الاَ بطَالُ (واحد) بَطَل. بہادر۔کَلمیٰ (واحد) کَلِیمٌ. زخم خوردہ۔ کَلَمَہ کَلماً (ن ض) زخمی کرنا۔ ھَزِیمَۃٌ شکست خوردہ۔(ج) ھَزائِم
ھَزَمَ العَدُوَّھَزماً (ض) شکست دینا۔وَضَّاحٌ . خوبصورت چہرے والا۔وَضَحَ الاَمرُوُضُوحاً

(ض)واضح ہونا۔ ثَغرٌ منہ۔ سامنے کے دانت (ج) ثُغُور. بَاسِمٌ اسم فاعل بَسَمَ بَسْماً (ض) مسکرانا۔

**ترکیب** :کَلمیٰ اورهَزِيمَةً ، الأبْطَال سے حال۔

**تَجَاوَزْتَ مِقْدَارَ الشَّجَاعَةِ والنُّهٰی (۲۴) إلىٰ قَوْلِ قَوْمٍ أنْتَ بِا لغَيْبِ عَالِمُ**

**ترجمہ** :تو بہادری اور عقل وخرد کی سرحد پار کر چکا ہے، یہاں تک کہ ایک گروہ کا کہنا ہے کہ تو عالم الغیب ہے۔

**توضیح** :تو بہادری اور عقلمندی میں اتنا آگے نکل چکا ہے کہ فہم وادراک اسکی حددریافت کرنے سے قاصر ہے۔ اوراس قدر بے باک لڑتا ہے کہ گویا تو انجامِ جنگ یعنی اپنی فتح سے واقف ہے جو امورِ غیبیہ میں سے ہے، جسکی بنا پر تجھے موت سے ڈر نہیں لگتا۔ اسی بنا پر ایک گروہ کا کہنا ہے کہ تو عالم الغیب ہے۔

**حل لغات** :تَجَاوَزْتَ .تَجَاوَزَ المَكَانَ: گزر جانا، آگے بڑھنا۔ الشَّجَاعَةُ. بہادری۔ شَجُعَ شَجَاعَةً (ک) بہادر ہونا۔ النُّهٰی (واحد) نُهْيَةٌ. عقل، اسلئے کہ عقل برائی سے اور ہر اس چیز سے روکتی ہے جو اسکے خلاف ہو۔ الغَيْب. ہر وہ چیز جو ابھی وجود میں نہ آئی ہو یا وجود میں آچکی ہو مگر اسپر کسی کو اللہ نے مطلع نہ کیا ہو (ج) غِيَابٌ وغُيُوبٌ. عَالِمٌ. جانکار (ج) عَالِمُون وعُلَمَاء۔

**ضَمَمْتَ جَنَاحَيهِمُ عَلَى القَلْبِ ضَمَّةً (۲۵) تَمُوتُ الخَوَافِي تَحْتَهَا والقَوَادِمُ**

**ترجمہ** :تو نے دشمنوں کے دونوں بازوؤں (میمنہ اور میسرہ) کو قلب لشکر میں اسطرح ملادیا کہ چھوٹے اور شہ پر سب مرگئے (یعنی تو نے سب کو ہلاک کر دیا)

**توضیح** :تو نے لشکر کے میمنہ اور میسرہ پر اتنا سخت دھاوا بولا کہ جسکی بنا پر وہ قلب لشکر میں خلط ملط ہو گئے، اُن کیلئے اپنی پوزیشن سنبھالنا مشکل ہو گیا اور ہر طرح کے فوجی تیری تلوار کی زد میں آگئے بالآخر تو نے زیادہ تر کو ہلاک کر ڈالا۔

**حل لغات** :ضَمَمْتَ. ضَمَّه ضَمّاً (ن) ملانا۔ جَنَاحَيْ تثنیہ (واحد) جَنَاحٌ. بازو (ج) أَجْنِحَةٌ. جَنَاحَان سے مراد میمنہ، میسرہ۔ القَلْب. دل (ج) قُلُوب. القَوَادِم (واحد) قَادِمَةٌ. بازو کے اگلے پر جو بڑے ہوتے ہیں اور چھوٹے پروں کو خَوَافی کہتے ہیں جو قَوَادِم کے نیچے ہوتے ہیں

**ترکیب** :ضَمةً مفعول مطلق، تَمُوْتُ اسکی صفت۔

بِضَرْب اَتَی الْهَامَاتِ وَالنَصْرُ غَائِبٌ (۲۶) وصَارَاِلَی اللَّبَّاتِ وَالنَّصْرُ قَادِمٌ

**ترجمہ** :ایسے وار کے ذریعہ جو کھوپڑیوں پر اس حال میں پہنچا کہ فتح غائب رہی اور وہ سینے تک اس حال میں پہنچا کہ فتح آموجود ہوئی۔

**توضیح** :یعنی دشمنوں کی کھوپڑیوں اور انکے سروں پر تلوار لگنے کو تو اپنی کامیابی اور فتح نہیں سمجھتا جب تک کہ تلوار انکے حلق اور سینے میں اتر کر انکو ھلاک نہ کردے۔ گویا قتلِ اعداء تیرے نزدیک فتح ہے۔

**حل لغات**:الهَامَات (واحد) هَامَةٌ. کھوپڑی۔ النَصْرُ. فتح. اللَّبَّات (واحد) لَبَّةٌ. سینے کے اوپر کا حصہ، نرخرہ۔ قَادِمٌ. اسم فاعل۔ قَدِمَ قُدُوْماً (س) آنا۔

**ترکیب**:بِضَرْبِ ، ضَمَمْتَ سے متعلق۔ اَتَی ، ضَرْب کی صفت۔

حَقَرْتَ الرُدَيْنِيَّا تِ حَتّیٰ طَرَحْتَهَا (۲۷) وحَتّیٰ كَأَنَّ السَّيْفَ لِلرُّمْحِ شَاتِمُ

**ترجمہ** :تو نے رُدینی نیزے کو حقیر سمجھا یہاں تک کہ تو نے اسکو پھینک دیا (اور تلوار پکڑلی) یہاں تک کہ (تیری نظر میں نیزہ اتنا حقیر ہوگیا کہ) گویا تلوار نیزے کو گالی دیتی ہے۔

**توضیح** : نیزہ زنی دور سے ہوتی ہے، جو بزدل بھی کرسکتا ہے۔ اور تلوار زنی غایتِ قرب اور جرأت چاہتی ہے جو جانباز بہادر کے علاوہ کوئی اور نہیں کرسکتا۔ اور تو تو انتہائی جانباز بہادر ہے اسلئے تو نے ردینی نیزہ پھینک کر تلوار پکڑلیا حتی کہ نیزہ تیری نظر میں اتنا حقیر ہوگیا کہ گویا شمشیر نیزہ کو ذلیل سمجھ کر گالی دیتی ہے۔

**حل لغات** :حَقَرْتَ. حَقَرَه حَقْراً (ض) حقیر سمجھنا۔ الرُّدَيْنِيَات (واحد) رُدَيْنِيَة. رُدینی

نیزہ۔ یہ رُدَینہ نامی ایک عورت کیطرف منسوب ہے جوعمدہ نیزہ بناتی تھی۔ طَرَحْتَ. طَرَحَهُ طرحاً (ن) ڈالنا۔ پھینکنا۔ شَاتِمٌ. گالی دینے والا۔ شَتَمَهُ شَتماً (ض) گالی دینا۔

وَمَنْ طَلَبَ الفَتحَ الجَلِيْلَ فَإنَّمَا (۲۸) مَفَاتِيحُهُ البِيْضُ الخِفَافُ الصَّوَارِمُ

**ترجمہ:** جوشخص عظیم الشان فتح کا طالب ہوتو بلاشبہ اسکی چابیاں تابناک، سبک اور کاٹنے والی تلواریں ہیں۔

**توضیح:** جوشخص عظیم الشان فتح ونصرت کا خواہش مند ہے تو اسکے حصول کا ذریعہ فقط صیقل شدہ ہلکی پھلکی کاٹنے والی تلوار ہے، جس کو لیکر میدان میں کود پڑے، اور دشمنوں سے ٹکر لیکر میدان جیت لے۔

**حل لغات:** الجَلِيل بڑا (ج) أجِلاّء. مَفَاتِيْح (واحد) مِفتَاح. چابی۔ الخِفَاف (واحد) خَفِيْف. ہلکا۔ الصَّوَارِم (واحد) صَارِمٌ. شمشیر بُرّاں۔ صَرَمَه صَرْماً (ض) کاٹنا۔

**ترکیب:** مَفَاتِيْحه مبتدا، البِيْض خبر۔

نَثَرْتَهُم فَوْقَ الأُحَيْدِبِ كُلِّه (۲۹) كَمَا نُثِرَتْ فَوْقَ الْعَرُوْسِ الدَّرَاهِمُ

**ترجمہ:** تونے اُحَیدب نامی پہاڑ پر دشمنوں کی لاشوں کو اس طرح بچھادیا جیسے دلہن پر دراہم نچھاور کئے جاتے ہیں۔

**توضیح:** تونے اُحَیدب نامی پہاڑ پر ہر طرف سے دشمنوں کا تعاقب کرکے انکو قتل کردیا یہاں تک کہ ان کی لاشوں کی ڈھیر لگ گئی۔ ہر طرف لاش ہی لاش دکھائی دیتی تھی اور وہ جابجا اس طرح بکھرے نظر آتے تھے جیسے دلہن پر دراہم نچھاور کئے جاتے ہیں۔

**حل لغات:** نَثَرْتَ. نَثَرَ الشَّئَ نَثْرًا (ن) بکھیرنا۔ الأُحَيْدِب. ایک پہاڑ جو قلعۂ حدث کے قریب تھا۔ العَرُوْس. دلہن، دلہا۔ جمع کیلئے هُمْ عُرُسٌ، وهُنَّ عَرَائِس.

**ترکیب:** الدَراهِمُ، نُثِرَتْ کا نائب فاعل۔

تَدُوسُ بِکَ الْخَیْلُ الْوُکُورَ عَلَی الذُّرٰی (۳۰) وقد کَثُرَتْ حَوْلَ الْوُکُوْرِ الْمَطَاعِمُ

**ترجمہ**: تیرے گھوڑے تجھے لیکر پہاڑ کی چوٹیوں پر پرندوں کے آشیانے روندتے ہیں اس حال میں کہ آشیانوں کے اردگرد خوردونوش کی چیزیں بکثرت پڑی ہیں۔

**توضیح**: یعنی جب رومی لشکر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تو تو اپنے گھوڑوں اور سپاہیوں کو لیکران پر حملہ آور ہوا اور گھوڑے کی مدد سے پرندے کے آشیانے کو روندتے ہوئے اتنے دشمنوں کو جہنم رسید کیا کہ آشیانے کے آس پاس کافی مقدار میں خوراک جمع ہوگئی۔

**حل لغات**: تَدُوْسُ. دَاسَ الشَّئَی دَوْساً (ن) روندنا۔ الْوُکُوْر (واحد) وَکْرٌ. آشیانہ، گھونسلہ۔ الذُّریٰ (واحد) ذُرْوَۃٌ. بلندی، ہر چیز کا بلند حصہ۔ کَثُرَتْ. کَثُر کَثْرَۃً (ک) بہت ہونا۔ مَطَاعِمُ (واحد) مَطْعَمٌ .غِذا، خوراک۔

**ترکیب**: الخَیْلُ، تَدُوْسُ کا فاعل۔ الوُکُورَ مفعول بہ۔ المطاعِمُ، کَثُرَتْ کا فاعل۔

تَظُنُّ فِرَاخُ الْفُتْخِ اَنَّکَ زُرْتَهَا (۳۱) بِاُمَّاتِهَا وَهِیَ الْعِتَاقُ الصَّلَادِمُ

**ترجمہ**: مادہ عقاب کے بچے یہ خیال کررہے تھے کہ تو انکی ماؤں کو لیکران کے پاس آیا ہے جب کہ وہ شریف الاصل مضبوط گھوڑیاں تھیں۔

**توضیح**: گھوڑیوں کی تیز رفتاری اور سرعت کو دیکھ کر عقاب کے بچوں نے یہ خیال کیا کہ ہماری مائیں آگئیں ہیں؛ کیونکہ عقاب پرندے بھی انتہائی تیز رفتار ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ عمدہ تیز رو گھوڑیاں تھی۔ جن پر سوار ہو کر تو حملہ کررہا تھا۔ یا یہ کہ انکے گھونسلوں کے پاس رومیوں کی لاشیں اس کثرت سے پڑی تھیں کہ عقاب کے بچے یہ خیال کررہے تھے کہ انکی مائیں انکی خوراک لیکر آئی ہیں۔

**حل لغات**: تَظُنُّ. ظَنَّ ظَناً (ن) جاننا، گمان کرنا۔ فِرَاخ (واحد) فَرْخٌ. پرندہ کا بچہ۔ الفُتْخ (واحد) فَتْخَاء. نرم بازو والا عقاب۔ زُرْتَ. زَارَہ زِیَارَۃً (ن) ملاقات کیلئے کسی کے پاس جانا۔ اُمَّات (واحد) اُمٌّ. ماں۔ العِتَاق (واحد) عَتِیْقٌ. عمدہ، شریف۔ الصَّلَادِم

(واحد) صِلْدِم. سخت ٹھوس۔

**ترکیب**: اَنَّکَ زُرْتَھَا پورا جملہ تَظُنُّ کا مفعول ہے۔

**إِذَا زَلَقَتْ مَشَّيْتَهَا بِبُطُونِهَا (۳۲) كَمَا تَتَمَشّٰى فِي الصَّعِيْدِ الْأَرَاقِمُ**

**ترجمہ**: جب وہ (گھوڑے) پھسلتے تو تو انکو انکے پیٹ کے بل چلاتا جیسا کہ زمین پر چتکبرے سانپ چلتے ہیں۔

**توضیح**: سیف الدولہ کی شہ سواری کا کیا کہنا کہ گھوڑے پہاڑ پر چڑھتے وقت جب پھسلتے تھے تو وہ انکو پیٹ کے بل چلاتا، جیسے سانپ شکم کے بل چلتے ہیں، اور بالآخر دشمنوں کو پکڑ کر ہی دم لیتا تھا۔

**حل لغات**: زَلَقَتِ الْقَدَمُ زَلَقًا (س ن) پھسلنا۔ مَشَّيْتَ. مَشَّى الرَّجُلَ: چلانا۔ بُطُون (واحد) بَطْنٌ. پیٹ۔ تَتَمَشّٰى: چلنا۔ الصَّعِيد. زمین کا بلند حصہ (ج) صُعُد و صُعُدَات الْأَرَاقِم (واحد) اَرْقَمُ. چتکبرا سانپ۔ الْأَرَاقِمُ، تَتَمَشّٰى کا فاعل۔

**أَفِي كُلِّ يَوْمٍ ذَا الدُّمُسْتُقُ مُقْدِمٌ (۳۳) قَفَاهُ عَلَى الْإِقْدَامِ لِلْوَجْهِ لَائِمٌ**

**ترجمہ**: کیا روزانہ یہ دمستق پیش قدمی کرتا رہے گا جبکہ اس کی گدی اس کے چہرے کی اس پیش قدمی پر سرزنش کرتی ہے۔

**توضیح**: کیا دمستق ہمیشہ اسی طرح مقابلہ پر پیش قدمی کرتا رہے گا، حالانکہ اس کی گدی اس کے چہرے کی سرزنش اور ملامت کرتی ہے کہ نہ تو سیف الدولہ سے ٹکراتا اور نہ شکست خوردہ ہو کر بھاگتا جس کی وجہ سے میرے زخمی ہونے کی نوبت آئی۔ گویا اس کا اقدام ہی گدی پر ضرب کا سبب ہے۔

**حل لغات**: الدُّمُسْتُق. رومی کمانڈر۔ مُقْدِمٌ. اسم فاعل۔ أَقْدَمَ فلانٌ عَلَى الْعَمَلِ: کسی کام پر پیش قدمی کرنا۔ قَفَا. گدی، سر کا پچھلا حصہ (ج) اَقْفٍ و اَقْفَاءٌ۔ لَائِمٌ. ملامت گر (ج) لُوَّم. لَامَهُ فِي كَذَا وعَلَى كذا لَوْمًا (ن) ملامت کرنا۔

**ترکیب** : ذَاالدُّمُسْتُقُ . مبتدا، مُقْدِمٍ خبر۔ قَفَاه مبتدا، لائم خبر، عَلَى الْإِقْدَامِ لِلْوَجْه ، لائم سے متعلق۔ قَفَاه الخ پورا جملہ مُقْدِمٌ سے حال۔

أَيُنْكِرُ رِيحَ اللَّيْثِ حَتَّى يَذُوقَهُ (۳۴) وَقَدْ عَرَفَتْ رِيحَ اللُّيُوثِ الْبَهَائِمُ

**ترجمہ** : کیا وہ شیر کی بو سے انکار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اسکا ذائقہ چکھ لے جب کہ چوپائے شیروں کی بو پہچانتے ہیں۔

**توضیح** : سیف الدولہ تو شیر ہے۔ کیا دمستق اس شیر کی بو کو اسکی معرفت کیلئے کافی نہیں سمجھتا کہ اس سے پنجہ آزمائی کر کے تجربہ کرنا چاہتا ہے کہ آیا وہ شیر ہے یا نہیں؟ حالانکہ یہ حس تو چوپایوں میں بھی ہوتی ہے کہ وہ شیر کی بو ہی سے شیر کو پہنچان لیتے ہیں، اس کے قریب جا کر تجربہ یا مشاہدہ کرنے کا خطرہ مول نہیں لیتے۔

**حل لغات** : يُنْكِرُ . أَنْكَرَهُ: انکار کرنا۔ لَيْثٌ . شیر (ج) لُيُوثٌ . يَذُوقُ . ذَاقَ الشَّيءَ ذَوْقاً (ن) چکھنا۔ رِيحٌ . بو، مہک (ج) رِيَاحٌ . بَهَائِم (واحد) بَهِيمَةٌ . چوپایا۔

**ترکیب** : البَهَائِمُ ، عَرَفَتْ کا فاعل۔

وَقَدْ فَجَعَتْهُ بِابْنِهِ وَابْنِ صِهْرِهِ (۳۵) وَبِالصِّهْرِ حَمْلَاتُ الْأَمِيرِ الْغَوَاشِمُ

**ترجمہ** : امیر (سیف الدولہ) کے اندھا دُھند حملے نے اسکو اس کے بیٹے، داماد کے بیٹے اور داماد کے ذریعہ صدمہ پہنچایا ہے۔

**توضیح** : دمستق نے پیش قدمی کے بارے میں کیسے سوچ لیا جبکہ اس سے پہلے جنگوں میں خود دمستق کا بیٹا، داماد اور نواسہ سیف الدولہ کے سخت حملہ کا نشانہ بن چکا ہے اور اس سے پنجہ آزمائی کا مزہ چکھ چکا ہے۔

**حل لغات** : فَجَعَه فَجْعاً (ف) دردمند کرنا۔ صِهْرٌ . داماد، شوہر کے گھر والے جیسے دیور جیٹھ وغیرہ اور بقول بعض عورت کے گھر والے (ج) أَصْهَارٌ . حَمْلَاتٌ (واحد) حَمْلَةٌ . حملہ، وار غَوَاشِمُ (واحد) غَاشِمٌ . ظالم۔ بے سوچے سمجھے کام کرنے والا۔ غَشَمَ الحَاطِبُ غَشْماً (ض)

بے سوچے سمجھے لکڑی چننے والے کا ہر طرح کی لکڑی کا ٹنا۔ وَغَشَمَه: ظلم کرنا۔

**ترکیب**: حَمْلاتُ الأمیر ، فجعتُ کا فاعل۔ و الغَوَاشِمُ ، حَمْلات کی صفت۔

مَضىٰ یَشْکُرُ الأَصْحَابَ فِيْ فَوْتِهِ الظُّبیٰ (۳۶) لِمَا شَغَلَتْهَا هَامُهُمْ وَالْمَعَاصِمُ

**ترجمہ**: وہ اس حال میں بھاگا کہ وہ اپنے ہمراہیوں کا شکر گزار تھا تلوار کی دھار سے بچ نکلنے میں، کیونکہ (ممدوح کی) تلوار کو ان کے سروں اور کلائیوں نے (اپنی طرف) مشغول کرلیا تھا۔

**توضیح**: ممدوح کی تلوار اسکے لشکر کو قتل کرنے میں مصروف تھی اور دمستق فرصت پا کر بھاگ نکلا۔ گویا اسکے لشکر کے قتل نے اسکو بچالیا اسلئے وہ اپنے ساتھیوں کا شکر گزار تھا کہ میں انھیں کی وجہ سے بچ گیا ورنہ بظاہر بچنے کی کوئی شکل نہ تھی۔

**حل لغات**: یَشْکُرُ. شَکَرَ الرَّجُلَ ولَهُ شُکْراً (ن) شکر یہ ادا کرنا۔ الظُّبیٰ (واحد) ظُبَةٌ. تلوار وغیرہ کی دھار۔ شَغَلَتْ. شَغَلَه بِکَذا شَغْلاً وشُغْلاً (ف) مشغول کرنا۔ هَام (واحد) هَامَةٌ. ہر چیز کا سرا، کھوپڑی۔ مَعَاصِم (واحد) مِعْصَمٌ. کلائی۔

**ترکیب**: یَشْکُرُ، مَضىٰ کی ضمیر سے حال۔ الظُّبیٰ ، فَوْت مصدر کا مفعول بہ۔

وَيَفْهَمُ صَوْتَ الْمَشْرَفِيَّةِ فِيهِمِ (۳۷) عَلىٰ أَنَّ أَصْوَاتَ السُّيوفِ أَعَاجِمُ

**ترجمہ**: اور وہ مشرفی تلوار کی آواز کو سمجھتا تھا جو ان پر پڑ رہی تھی، باوجودیکہ تلوار کی آواز ناقابل فہم ہوتی ہے۔

**توضیح**: دمستق نے تلواروں کی جھنجھناہٹ سے یہ محسوس کرلیا کہ یہ تلوار سیف الدولہ کی ہے، جو اس کے لشکر کو قتل کررہی ہے حالانکہ تلواروں کی آواز ناقابل فہم ہوتی ہے، اس سے پتہ چلانا کہ یہ فلاں کی تلوار ہے اور فلاں پر پڑ رہی ہے بہت مشکل ہے لیکن وہ اتنا ڈرا ہوا تھا کہ ہر تلوار کو سیف الدولہ کی تلوار ہی خیال کرتا تھا۔

**حل لغات**: صَوْت۔ آواز (ج) اَصْوَات. أَعَاجِم (واحد) أَعْجَمِي۔ گونگا، بے زبان۔

يُسَرُّ بِمَا أَعْطَاكَ لَا عَنْ جَهَالَةٍ (۳۸) وَلٰكِنَّ مَغْنُوْمًا نَجَا مِنْكَ غَانِمُ

**ترجمہ**: وہ اس چیز پر خوش ہے۔ جو اس نے تجھکو دیدیا ہے، نادانی کیوجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ تجھ سے بچ نکلنے والا مفتوح، حقیقتاً فاتح ہے۔

**توضیح**: رومی کمانڈر اپنے ہمراہیوں، اور جملہ سازوسامان کو جو تیرے شکنجہ میں چھوڑ بھاگا تو وہ اس پر بہت خوش تھا، اور یہ خوشی نادانی اور حماقت کی بنا پر نہیں تھی؛ بلکہ اس بنا پر تھی کہ اس نے یہ سب دیکر تجھ سے اپنی جان بچالی اور جو شخص تجھ سے اپنی جان بچالے، حقیقتاً وہ فاتح اور غانم ہے۔ مفتوح نہیں ہے۔ کیونکہ وہ جان جو تیرے قبضہ میں جا چکی تھی وہ تجھ سے چھین کر لے بھاگا۔ کہاوت ہے "جان بچی تو لاکھوں پائے"

**حل لغات**: يُسَرُّ. سَرَّه سُرُوْرًا (ن) خوش کرنا۔ مَغْنُوْم۔ اسم مفعول، غَنِمَ غُنْمًا وَغَنِيْمَةً (س) غنیمت حاصل کرنا۔ غَانِم. اسم فاعل۔ جَهَالَة۔ نادانی۔ جَهِلَ جَهَالَةً. (س) جاہل ہونا، نادان ہونا۔ نَجَا نَجَاةً وَنَجْوًا (ن) نجات پانا۔

**ترکیب**: نَجَا، مَغْنُوْمًا کی صفت۔

وَلَسْتَ مَلِيْكًا هَازِمًا لِنَظِيْرِهٖ (۳۹) وَلٰكِنَّكَ التَّوْحِيْدُ لِلشِّرْكِ هَازِمُ

**ترجمہ**: تو کوئی بادشاہ نہیں ہے جو اپنے جیسے (بادشاہ) کو شکست دیدے بلکہ تو خالص توحید ہے، شرک کو شکست دینے والا ہے۔

**توضیح**: یعنی دمستق سے تیرا یہ مقابلہ، عام سلاطین اور ملوک کی طرح نہیں تھا، جو دوسرے ہم پلہ بادشاہوں کو شکست دیکران کے ملک پر قابض ہونا چاہتے ہیں؛ بلکہ توحید اور شرک کا مقابلہ تھا۔ تیری فتح، توحید کی فتح تھی اور تیری شکست توحید اور اہل توحید کی شکست تھی۔

**حل لغات**: مَلِيْكًا۔ بادشاہ (ج) مُلَكَاء۔ هَازِمًا۔ اسم فاعل۔ هَزَمَ العَدُوَّ هَزْمًا (ض) شکست دینا۔ نَظِيْر۔ مشابہ، مانند (ج) نُظَرَاء۔ التوحيد. باری تعالیٰ کو ایک ماننا۔ شرک کی ضد۔ الشِّرْك، أَشْرَكَ کا اسم۔ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ: شریک ٹھہرانا۔

**ترکیب**: هَازِماً، مَلِيْكاً کی صفت۔ التَّوْحِيدُ، لٰكِنَّ کی خبر اول، هَازِمٌ خبر ثانی۔ لِلشِّرْكِ، هَازِمٌ سے متعلق۔

**تَشَرَّفُ عَدْنَانٌ بِهِ لَا رَبِيْعَةُ (۴۰) وَتَفْتَخِرُ الدُّنْيَا بِهِ لَا الْعَوَاصِمُ**

**ترجمہ**: اس کی وجہ سے عدنان (ممدوح کا جد اعلیٰ) شرف اور بزرگی والا ہو گیا، تنہا (آپ کا قبیلہ) ربیعہ نہیں، اور اس پر پوری دنیا کو فخر حاصل ہے، صرف دار السلطنت (انطاکیہ اور اس کے دیہاتوں) کو نہیں۔

**توضیح**: تیری وجہ سے صرف تیرے قبیلہ "ربیعہ" کی ناک اونچی نہیں ہوئی بلکہ پورے عرب کی ناک اونچی ہو گئی، اور وہ دنیا کی نگاہوں میں احترام کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔ اسی طرح تجھ پر صرف تیرے زیر حکومت رہنے والوں کو فخر نہیں ہے بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو فخر ہے جیسے عہد حاضر میں اسامہ بن لادن پر۔

**حل لغات**: تَشَرَّفَ الرَّجُلُ: عزت پانا۔ وَتَشَرَّفَ بِكَذَا: باعث عزت جاننا۔ عَدْنَان۔ ابو العرب ۔رَبِيعه۔ ممدوح کا قبیلہ۔ تَفْتَخِرُ. اِفْتَخَرَ: فخر کرنا۔ العَوَاصِم (واحد) عَاصِمَةٌ ۔ دار السلطنت ۔مراد انطاکیہ اور اس کے شہر و قصبات۔

**لَكَ الْحَمْدُ فِي الدُّرِّ الَّذِي لِيَ لَفْظُهُ (۴۱) فَإِنَّكَ مُعْطِيهِ وَإِنِّي نَاظِمُ**

**ترجمہ**: تیری تعریف ہے ان موتیوں میں جن کو پرونا میرا کام ہے، کیونکہ تو ان کو عطا کرنیوالا ہے اور میں پرونے والا ہوں۔

**توضیح**: تعریف کے الفاظ میرے ہیں اور اوصاف و کمالات تیرے، جو مجھے خود بخود تیری تعریف کرنے پر مجبور کرتے ہیں، اگر تجھ میں گوناگوں اوصاف نہ ہوتے تو میں تعریف نہ کرتا۔

**حل لغات**: الحَمْد. تعریف۔ حَمِدَہ حَمْداً (س) تعریف کرنا۔ اَلدُّرّ۔ بڑے موتی (ج) دُرَر. نَاظِم۔ اسم فاعل۔ نَظَمَ اللُّؤْلُؤَ ونحوه نظماً (ض) موتی پرونا۔ آراستہ کرنا۔

وإِنِّي لَتَعْدُوْبِي عَطَايَاكَ فِي الْوَغىٰ (۴۲) فَلاَأَنَــا مَـذْمُـوْمٌ وَلاأَنْـتَ نـادِمُ

**ترجمہ**: یقیناً تیرے عطیے (گھوڑے) مجھے لڑائی میں دوڑاتے پھرتے ہیں، پس نہ میں قابل مذمت ہوں اور نہ تو شرمندہ ہے۔

**توضیح**: تیرے گھوڑے پر سوار ہو کر میں میدان جنگ میں جاتا ہوں اور تیرے اس عطیے پر میں تیرا شکر گذار ہوں، احسان فراموش نہیں ہوں کہ کوئی مذمت کرے اور نہ تو اپنی بخشش پر شرمندہ ہے؛ کیونکہ مجھ سے زیادہ اس کا کوئی اہل نہیں تھا، گویا بخشش اپنے اہل تک پہنچ گئی۔

**حل لغات**: تَعْدُوْ۔ عَدَا عَدْواً (ن) دوڑنا۔ اور اگر باصلہ آئے تو معنی دوڑانا۔ عَطَايَا (واحد) عَطِيَّةٌ. بخشش۔ الوَغىٰ۔ لڑائی۔ جنگ۔ مَذْمُوْمٌ۔ اسم مفعول۔ قابل مذمت۔ ذَمَّه ذَمًّا (ن) برائی کرنا۔ نَادِمٌ۔ شرمندہ (ج) نَادِمُوْن. نَدِمَ علىٰ مَافَعلَ نَدَماً (س) پشیمان ہونا۔

**ترکیب**: عَطَايَاكَ ، تَعْدُو کا فاعل پھر پورا جملہ إِنَّ کی خبر۔

عَلـىٰ كُلِّ طَيَّـارٍ إِلَيْهـا بِـرِجْلِهِ (۴۳) إِذَا وَقَـعَـتْ فِي مِسْمَعَيْهِ الْغَماغِمُ

**ترجمہ**: ہر ایسے گھوڑے پر (دوڑاتے ہیں) جو لڑائی کی طرف اپنے پاؤں سے اڑے جب کہ اس کے دونوں کانوں میں لڑائی کا شور اور آواز پہنچے۔

**توضیح**: تو نے مجھے اتنا تیز رفتار گھوڑا دیا ہے، جو لڑائی کی آواز سنتے ہی فوراً میدانِ جنگ کی طرف اس طرح دوڑتا ہے کہ گویا وہ ہوا میں اڑ رہا ہے۔ اس کو دشمنوں کا ذرا بھی خوف نہیں ہوتا۔

**حل لغات**: طَيَّارٍ ای فَرَسٍ طَيَّارٍ ، تیز اُڑنے والا گھوڑا۔ طَارَ طَيراً (ض) اڑنا۔ وطَارَ إِلَى كَذَا: دوڑنا رِجْل. پاؤں (ج) أَرْجُلٌ. مِسْمَعٌ. کان (ج) مَسامِع، الغَمَاغِم (واحد) غَمْغَمَةٌ خوف یا مقابلہ کے وقت کی آواز۔ غَمْغَمَ غَمْغَمَةً: لڑائی کے وقت خوفناک آواز نکالنا

**ترکیب**: عَلىٰ كُلِّ ، تَعْدُوْ سے متعلق۔ إِلَيْهَا بِرِجْلِه ، طَيَّارٍ سے متعلق۔

الغَمَاغِم، وَقَعتْ کا فاعل۔

أَلا أَيُّهَا السَّيفُ الَّذِيْ لَيْسَ مُغْمَدًا (۴۴) وَلَا فِيْهِ مُرْتَابٌ وَلَامِنْهُ عَاصِمُ

**ترجمہ** :اے وہ شمشیر! جو نیام میں نہیں رہتی اور نہ اس کے (فضائل) میں کوئی تردد ہے اور نہ کوئی اس سے بچانے والا ہے۔

**توضیح** :سیف سے مراد سیف الدولہ ۔ شعر کی توضیح یہ ہے کہ اے سیف الدولہ! تو ایک شمشیر بے نیام ہے، اعداءِ دین کو موت کے گھاٹ اتارنے کیلئے ہمیشہ نیام سے باہر رہتا ہے۔ اور تم اتنی خوبیوں کا حامل ہے کہ جن میں تردد کی کوئی گنجائش نہیں۔ اور تیری مار جس کو لگ جائے اسکی جان بچنی مشکل ہے۔

**حل لغات** :مُغْمَداً۔ اسم مفعول۔ أَغْمَدَالسَّيْفَ: تلوار نیام میں رکھنا۔ مُرتَاب۔ اسم مفعول، شک۔ اِرتَابَ مِنَ الشئی: شک کرنا۔ عَاصِمٌ۔ اسم فاعل بچانیوالا۔ عَصَمَه مِنْ كَذا عصماً (ض) محفوظ رکھنا۔ بچانا۔

**ترکیب**:أَلا أَيُّهَا ندا اور هَنِيئاً جواب ندا۔

هَنِيئاً لِضَرْبِ الْهَامِ وَالمَجْدِ وَالْعُلیٰ (۴۵) وَرَاجِيكَ وَالإِسْلَامِ أَنَّكَ سَالِمُ

**ترجمہ** :کھوپڑیوں پر تیرے ضرب کو، بزرگی اور بلندی کو، تیرے امیدوار اور اسلام کو، یہ بات مبارک ہو کہ تو صحیح سالم ہے۔

**توضیح** :شاعر اپنے ممدوح کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ تو مذکورہ اوصاف کیوجہ سے مبارک بادی کا مستحق ہے اور تیرے ساتھ نصرت خداوندی ہے کہ تو صحیح سالم ہے۔

**حل لغات** :هَنِيئاً۔ مبارک۔ هَنَأَ الرَّجُلُ غيرَه هَنْأً (ف) مدد کرنا، خوش کرنا۔ يُقَال لِيَهْنِئْكَ الوَلَدُ: تجھے لڑکا مبارک ہو۔ وَهَنَّأْفُلاناًبِالأَمْرِ: مبارک باد دینا۔ العُلىٰ: بلندی۔ رَاجِي اسم فاعل۔ امیدوار۔ رَجَا رَجَاءً (ن) پُرامید ہونا۔ سَالِم. اسم فاعل۔ محفوظ۔ سَلِمَ من عيب سَلَامَةً (س) نجات پانا، بری ہونا۔

**ترکیب** : ھَنِیئاً یا تو حال ہے ای ثبتَ لَکَ السَّلامَۃُ ھَنیئاً۔ یا مفعول مطلق ہے ای ھَنَأَ لَکَ السَّلامَۃُ ھَنِیئاً۔ اَنَّکَ سَالِم پورا جملہ ھَنِیئاً کا فاعل۔

وَلِمَ لَا یَقِی الرَّحْمٰنُ حَدَّیْکَ مَاوَقیٰ (۴۶) وَتَفْلِیقُہُ ھَامَ العِدیٰ بِکَ دَائِمُ

**ترجمہ** : کیوں رحمان تیرے دونوں دھاروں کی حفاظت نہیں کریگا؟ جب تک کہ وہ حفاظت کرے، حال یہ ہے کہ اسکو تیرے ذریعے ہمیشہ دشمنوں کی کھوپڑیوں کو پھاڑنا ہے۔

**توضیح** : خدانے تیرے ذریعے دشمنانِ اسلام کو شکست دینے کا عزم کرلیا ہے اسلئے ہمیشہ وہ تیری حفاظت کریگا چونکہ تو سیف الدولۃ ہے، اور تیری تلوار کی بھی حفاظت کریگا۔ چونکہ تو اسکے ذریعہ دشمنوں کو مارتا ہے، گویا تجھکو اور تیری تلوار کو کوئی کند نہیں کرسکتا۔

شعر

فانوس بن کے جسکی حفاظت ہوا کرے وہ شمع کیا بجھے گی جسے روشن خدا کرے

**فائدہ**: شاعر نے سیف الدولہ کو سیف سے تشبیہ دیکر اس کیلئے دو دھار ثابت کیا ہے، ایک خود اسکی دھار، یعنی اسکی تیزی اور بہادری، دوسری تلوار کی دھار۔

**حل لغات**: لِمَ کلمہ استفہام۔ یَقِی۔ وَقیٰ فلاناً وِقَایَۃً (ض) حفاظت کرنا، بچانا۔ حَدَّیک حَدٌّ کا تثنیہ۔ حَدٌّ دھار۔ حَدَّتِ السِّکِّینُ حِدَّۃً (ض) باریک دھار ہونا، تیز ہونا۔ تَفْلِیق۔ پھاڑنا۔ العِدیٰ (واحد) عَدُوٌّ۔ دشمن۔ دَائِم۔ ہمیشہ (ج) دَائِمُون۔ دَامَ الشَّیئُ دَوَاماً (ن) ہمیشہ ہونا۔

**ترکیب**: مَاوَقیٰ، لَایَقِی کا ظرف۔ تَفْلِیقُہ مبتدا، دَائِم خبر۔ ھَامَ العِدیٰ، تَفْلِیق کا مفعول ہے۔

وَسَارَ اَبُو الطَّیِّبِ مِنَ الرَّمْلَۃِ یُرِیْدُ إِنْطَاکِیَۃَ فِیْ سَنَۃِ سِتٍّ وَّثَلٰثِیْنَ فَنَزَلَ بِطَرَابَلُسَ. وَکَانَ نَازِلاً بِھَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاھِیْمَ الاَعْوَرِ بْنِ کَیْغَلَغَ وَکَانَ جَاھِلاً وَکَانَ یُجَالِسُہُ ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ مِنْ بَنِی حَیْدَرَۃَ. وَکَانَ بَیْنَہُ وَبَیْنَ اَبِی الطَّیِّبِ عَدَاوَۃٌ قَدِیْمَۃٌ فَقَالُوْالَہُ اَتُحِبُّ اَنْ یَّتَجَاوَزَکَ وَلَایَمْدَحُکَ وَجَعَلُوا یُغْرُوْنَہُ فَرَاسَلَہُ اَنْ یَمْدَحَہُ فَاحْتَجَّ عَلَیْہِ بِیَمِیْنٍ لَحِقَتْہُ لَایَمْدَحُ أَحَداً إِلیٰ مُدَّۃٍ

فَعَاقَهُ عَنْ طَرِيقِهِ يَنْتَظِرُ الْمُدَّةَ فَأَخَذَ عَلَيْهِ الطَّرِيقَ وَضَبَطَهَا وَمَاتَ النَّفَرُ الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ كَانُوا يُغْرُونَهُ فِي مُدَّةِ أَرْبَعِينَ يَوْماً فَهَجَاهُ أَبُو الطَّيِّبِ وَأَمْلَاهَا عَلَىٰ مَنْ يَثِقُ بِهِ فَلَمَّا ذَابَ الثَّلْجُ خَرَجَ كَأَنَّهُ يَسِيرُ فَرَسُهُ وَسَارَ إِلَىٰ دِمَشْقَ فَأَتْبَعَهُ ابْنُ كَيْغَلَغَ خَيْلاً وَرَجُلاً فَأَعْجَزَهُمْ وَظَهَرَتِ الْقَصِيدَةُ.

**ترجمہ**: ابوالطیب ۳۳۶ھ میں مقام رملہ سے "انطاکیہ" کے ارادے سے چلا اور "طرابلس" میں قیام کیا وہاں اسحاق بن ابراہیم اعور بن کیغلغ مقیم تھا وہ جاہل تھا، اسکے پاس بنو حیدرہ کے تین اشخاص کی نشست و برخاست رہتی تھی، اسحاق اور ابوالطیب کے درمیان پرانی دشمنی تھی، انہوں نے اسحاق سے کہا کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ ابوالطیب تیرے پاس سے (یعنی اس شہر) سے گزرے اور تیری تعریف نہ کرے وہ اسکو اسکے خلاف برانگیختہ کرتے رہے۔ چنانچہ اس نے اسکے پاس پیغام بھیجا کہ وہ اسکی تعریف کرے، ابوالطیب نے اسکے سامنے اپنی قسم کا عذر پیش کیا جو اسکو لاحق تھی کہ بخدا ایک مدت تک میں کسی کی تعریف نہیں کرونگا (اور مدت کی وضاحت کردی) اسحاق نے مدت کے انتظار میں اسکا راستہ روک لیا اور سختی کیساتھ راستے کی نگہداشت کرنے لگا (کہ کہیں چپکے سے بھاگ نہ جائے) چالیس دن کی مدت میں وہ تینوں اشخاص مرگئے جو اسکو ورغلاتے تھے تو ابوطیب نے اسکی ہجو کی (یعنی اسکی شان میں قصیدہ ہجویہ کہا) اور اسکا املا اس شخص کو کرایا جس پر اعتماد تھا پس جب برف پگھل گئی (اور راستہ صاف ہوگیا) تو وہ اس طرح نکلا کہ گویا اسکا گھوڑا چل رہا ہے اور وہ دمشق کے طرف چلا (جب ابن کیغلغ کو اسکا علم ہوا) تو اسنے شہ سواروں اور پیادوں کے ساتھ اس کا تعاقب کیا، لیکن وہ انکے قبضے سے نکل چکا تھا اور قصیدہ ہجویہ منظر عام پر آگیا۔

**حل لغات**: سَارَ إِلَىٰ موضع كذا سَيراً (ض) چلنا۔ يُرِيدُ. أَرَادَهُ: ارادہ کرنا۔ نَزَلَ بِمَكَانٍ نُزُولاً (ض) اترنا، قیام کرنا۔ يُجَالِسُ. جَالَسَهُ: کسی کے ساتھ نشست و برخاست کرنا۔ عَدَاوَةٌ. دشمنی۔ يَتَجَاوَزُ. تَجَاوَزَهُ: گزرنا۔ نَفَر. تین سے دس تک کی جماعت

(ج)أنْفَار. يُغْرُونَ .أغْرَى الرَّجُلَ بِكذا: ابھارنا، برانگیختہ کرنا۔ رَاسَلَهُ في الامر وعليه وبه: خط وکتابت کرنا، پیغام بھیجنا۔ اِحتجَّ عليه بِيَمين :دلیل یا عذر بنانا۔ عَاقَه عَنْ كذا عَوْقاً (ن) روکنا۔ اَخَذَ عَلىٰ كذا اَخْذاً (ن) روکنا، نگرانی کرنا۔ ضَبَطَه ضَبْطاً (ن،ض) غالب ہونا، خوب حفاظت کرنا، قوی ہونا۔ هَجَاه هَجْواً وهِجَاءً (ن) مذمت کرنا، عیب شمار کرنا۔ اَمْلَا عَلَيْه الكتابَ: بول کر لکھوانا۔ يَثِقُ .وَثِقَ بفُلانٍ وُثُوقاً (حسب) اعتماد کرنا۔ ذَابَ الثَلجُ ذَوْباً (ن) پگھلنا۔ الثَّلجُ .برف(ج) ثُلوج۔ اَتْبَعَه كذا: لاحق کرنا، تعاقب کرنا۔ رَجْلاً۔ پیدل چلنے والا۔ رَجِلَ رَجَلاً (س) پیدل چلنا۔ خَيْلاً . گھوڑوں کا گروہ (ج) خُيُول واَخيال. اور مجازاً اس کا اطلاق سواروں پر بھی ہوتا ہے کہا جاتا ہے: اَتىٰ بِخَيلِه ورَجْلِه: وہ اپنے سواروں اور پیادوں کے ساتھ آیا۔ اَعْجَزَهُم: عاجز کردینا۔

**ترکیب** :يرِيْدُ ، أبُو الطَّيِّب سے حال۔ لَحِقَتْهُ ، يَمِيْن کی صفت۔ لَا يَمْدَحُ ، يمين کی تفسیر۔ يَنْتَظِرُ ، عَاقَه کی ضمیر فاعل سے حال۔ فِي مُدَّةِ اَرْبعينَ ، مَاتَ سے متعلق۔ خَيْلاً ورَجْلاً ، اَتْبَعَ کا مفعول ثانی۔

**فائدہ** :قوله فِي سَنَةِ سِتٍّ وَثَلثِيْنَ اس سے مطلقاً ۳۶ھ نہیں ہے بلکہ ۳۳۶ھ ہے چونکہ یہ واقعہ اسی سال کا ہے۔

لِهَوَى النُّفُوْسِ سَرِيْرَةٌ لاتَعْلَمُ (۱) عُرْضاً نَظَرْتُ وخِلتُ اَنِّي اَسْلَمُ

**ترجمہ** :دلوں کا عشق ایک بھید ہے جس کا حال معلوم نہیں ہوتا (کہ وہ کس راہ سے قلب میں جلوہ افروز ہوگا) میں نے (محبوبہ کو) گوشۂ چشم سے (بغیر ارادہ کے) دیکھا اور میں نے خیال کیا کہ میں (عشق سے) محفوظ رہا۔

**توضیح** :یعنی دلوں کا عشق ومحبت ایک رازِ سربستہ ہے جس کا حال کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کب اور کس راہ سے قلب میں داخل ہوگا؟ اسی لئے جب میں نے محبوبہ کو گوشۂ چشم سے دیکھا تو میں نے سمجھا کہ خدا کا شکر ہے کہ میں اس کے دام محبت میں گرفتار نہ ہوسکا لیکن

میرا یہ خیال) غلط ثابت ہوا کیونکہ میں اس کی محبت سے محفوظ نہ رہ سکا، میرے قلب وجگر میں اس کی محبت بغیر ارادہ کے داخل ہو چکی تھی، اور میں اسکے پیچھے دیوانہ ہو چکا تھا۔

**حل لغات**: هَوىٰ۔ عشق، محبت۔ هَوِيَه هَوىٰ۔ (س) محبت کرنا۔ النُّفُوس (واحد) نَفسٌ روح، شخص۔ سَرِيْرَةٌ۔ راز، بھید (ج) سَرَائِر۔ عُرْض (بالضم) کنارہ، جانب، گوشہ۔ بولا جاتا ہے۔ نَظَرَ اليه عن عُرضٍ و كَلَّمَهُ عَنْ عُرْضٍ: گوشہ چشم سے دیکھا اور ایک جانب ہو کر بات کی خِلْتُ۔ خَالَ الشئَی خَيْلاً وَ خَيْلاناً (س) خیال کرنا، گمان کرنا۔ اَسْلَمُ۔ سَلِمَ مِنْ عَيْبٍ سَلَامَةً (س) نجات پانا، محفوظ رہنا۔

**ترکیب**: لِهَوَى النُّفُوسِ. خبر مقدم، سَرِيرةٌ مبتدا مؤخر۔ لاتعلم، سَرِيْرَةٌ کی صفت۔ عُرضاً، نَظَرْتُ سے حال۔ انّي اَسْلَمُ بخِلْتُ کا مفعول ہے۔

يَااُخْتَ مُعْتَنِقِ الْفَوارِسِ فِي الوَغىٰ (۲) لاَخُوكِ ثَمَّ اَرَقُّ مِنكِ وَأَرْحَمُ

**ترجمہ**: اے لڑائی میں شہ سواروں کی گردن کو پکڑنے والے کی بہن! تیرا بھائی وہاں تجھ سے زیادہ نرم دل اور مہربان ہے۔

**توضیح**: اے میری محبوبہ! تو کتنا سنگدل ہے کہ مجھ پر رحم نہیں کرتی، جب کہ تو عورت ہے حالانکہ تیرا بھائی جنگ جو اور بہادر ہونے کے باوجود میدان جنگ میں تجھ سے زیادہ نرم دل اور مہربان ہے جب کہ مرد کا دل خصوصاً جنگ باز اور جنگجوؤں کا دل انتہائی سخت ہوتا ہے۔

**حل لغات**: مُعْتَنِق. اسم فاعل۔ اِعْتَنَقَ الشئیَ: سختی سے پکڑنا۔ لازم ہونا۔ اِعتنقَ الرجلان: ایک دوسرے کے گلے کو پکڑنا۔ الفَوَارِس (واحد) فارسٌ۔ گھوڑ سوار۔ الوَغىٰ جنگ۔ ثَمَّ وہاں۔ یہ مکان بعید کی طرف اشارہ کرنے کے لئے آتا ہے جیسے هُنَالِكَ۔ اَرَقّ۔ انتہائی نرم دل۔ رَقَّ رِقَّةً (ض) پتلا ہونا۔ رَقَّ لَه: رحم کرنا۔ اَرْحَم اسم تفضیل۔ رَحِمَه رُحْمًا ورَحْمَةً (س) نرم دل ہونا۔ مہربان ہونا۔

**ترکیب**: يَااُخْتَ ندا، لاَخُوكِ ثَمَّ أَرَقُّ پورا جملہ جواب ندا۔

یَرْنُوْ إِلَيْکِ مَعَ العَفَافِ وَعِنْدَهُ (۳) أَنَّ المَجُوسَ تُصِيبُ فِيمَا تَحْكُمُ

**ترجمہ**: وہ تیری طرف پاکدامنی کے باوجود دیکھتا ہے۔ اور اس کے نزدیک یہ بات محقق ہے کہ مجوس اپنے فیصلہ میں درستگی پر ہیں۔

**توضیح**: اے محبوبہ! تیرا بھائی پاک دامن ہے لیکن اس کے باوجود تیرے حسن و جمال پر فریفتہ ہوکر وہ تجھ سے نکاح کا خواہاں ہے، اس کا خیال ہے کہ اگر وہ مجوس ہوتا تو تجھ سے نکاح کر لیتا؛ کیونکہ مجوسیوں کے مذہب میں اپنے محارم سے نکاح جائز ہے۔

**حل لغات**: یَرْنُو۔ رَنَا اِلَیہ رُنُوًّا اور رَنًا (ن) ٹکٹکی لگا کر دیکھنا۔ العَفَاف پاکدامنی۔ عَفَّ عِفَّةً وعَفَافاً (ض) پاکدامن ہونا۔ المَجُوْس (واحد) مَجُوسِیٌّ۔ آتش پرست یا آفتاب پرست۔ تُصِیبُ۔ أَصَابَ الشَّیئَ: درست سمجھنا۔ تَحْکُمُ۔ حَکَمَ حُکْماً (ن) فیصلہ کرنا۔

**ترکیب**: عِندَہ خبر مقدم، أَنَّ المَجُوْسَ مبتدا مؤخر۔

رَاعَتْکِ رَائِعَةُ البَيَاضِ بِمَفْرَقِي (۴) وَلَوْ أَنَّهَا الأُوْلَى لَرَاعَ الأَسْحَمُ

**ترجمہ**: تجھکو میرے سر کے سفید بالوں کے آغاز نے ڈرایا ہے، حالانکہ اگر وہ پہلے ہوا کرتے تو تجھے کالے بال ڈراتے۔

**توضیح**: اے محبوبہ! تونے میرے سفید بالوں سے میری موت کا اندازہ لگالیا ہے، جس کی بنا پر تو مجھ سے نفرت کرنے لگی ہے؛ حالانکہ اگر بچپنے میں قدرت کی جانب سے بال سفید ہوا کرتے اور بڑھاپے میں کالے تو پھر تجھے کالے بالوں سے نفرت ہوتی۔ یہ بات تیرے دماغ میں رہنی چاہئے کہ بالوں کی سفیدی اور سیاہی بڑھاپے کا معیار نہیں ہے کیونکہ کبھی کم عمروں کے بال بھی سفید ہوجایا کرتے ہیں۔

**حل لغات**: رَاعَه الأَمْرُ رَوْعاً (ن) گھبرا دینا، خوف زدہ کرنا۔ رَائِعة۔ ابتدا۔ آغاز۔ رَائِعةُ البَیَاضِ: سفید بالوں کی ابتدا۔ رَائِعَةُ المَشِیب۔ بڑھاپے کا آغاز۔ البَیَاض۔ سفیدی۔ اِبیَضَّ وَابْیَاضَّ: سفید ہونا۔ مَفْرَق۔ مانگ (ج) مَفَارِق۔ الأَسْحَم۔ انتہائی سیاہ (ج) سُحْمٌ۔ سَحِمَ

سَحَما (س،ک) کالا ہونا۔

وَلَوْكَانَ يُمْكِنُنِيْ سَفَرْتُ عَنِ الصِّبىٰ (۵) فَـالشَّيْـبُ مِـن قَبْـلِ الأَوَانِ تَلَثُّمُ

**ترجمہ**: اگر میرے لئے ممکن ہوتا تو میں اپنے بچپنے کو ظاہر کردیتا مگر بڑھاپے نے قبل از وقت نقاب اوڑھ لیا ہے۔

**توضیح**: بالوں کی سیاہی اور سفیدی خدا کے ہاتھ میں ہے، اگر وہ میرے ہاتھ میں ہوتا، تو کبھی بھی میں اس کو سفید ہونے نہیں دیتا اور اِس وقت بھی بچوں کی طرح تم میرے سر پر کالے بال دیکھتی، کیونکہ ابھی میں باعتبار عمر جوان ہوں اور قبل از وقت میرے بال سفید ہو گئے ہیں۔

**حل لغات**: يُمْكِنُ۔أَمْكَنَ الأَمْرُ فلاناً: ممکن ہونا۔آسان ہونا۔سَفرتُ۔سفرتِ المَرأةُ سُفُوراً (ن) چہرہ کھولنا۔الصِّبىٰ۔بچپنا۔صَبَا صَبْواً وصِبَاءً (ن) بچپنے کی طرف مائل ہونا۔ بچوں کی سی خصلت اختیار کرنا۔الشَّيْبُ۔بڑھاپا۔الأوَان. وقت (ج) آوِنَةٌ۔تَلَثُّمُ ای تَتَلَثَّمُ. تَلَثَّمَ الرجلُ: نقاب اوڑھنا۔ڈھاٹا باندھنا۔

وَلَقَدْرَأَيْتُ الْحَادِثَاتِ فَلااَرىٰ (۶) يَقَقاً يُمِيتُ وَلاسَوَاداًيَعْصِمُ

**ترجمہ**: بخدا میں نے زمانہ کے بہت سے حوادث دیکھے ہیں لیکن میں نے نہیں دیکھا کہ انتہائی سفید بال باعث موت ہوں اور کالے بال بچانے والے ہوں۔

**توضیح**: یعنی بخدا زمانہ کے حوادثات سے میرا ہمیشہ سے سابقہ رہا ہے، اس لئے میں تجربات کی روشنی میں کہتا ہوں کہ زندگی اور موت کا مدار بالوں کی سیاہی اور سفیدی پر نہیں ہے، اور نہ جوانی اور بڑھاپے پر، کیونکہ ایسا بہت دیکھنے میں آیا ہے کہ کالے بال والے جوان، موت کے آغوش میں پہلے پہنچ جاتے ہیں اور سفید بال والے بوڑھے زندگی کا لطف لیتے رہتے ہیں۔

**حل لغات**: الحَادِثَات (واحد) حَادِثَةٌ۔نو پید۔قدیم کی ضد۔حَوَادِثُ الدَّهر۔مصائب

زمانہ۔یَقَقاً۔سفید(ج)یَقَائِق.یَقَّ یَقُوقَةً:(س)سفید ہونا۔یُمِیتُ۔أماتَه:موت دینا۔
سَوَاد۔سیاہی۔اِسوَدَّ:سیاہ ہونا۔یَعْصِم۔عَصَمَه مِن کَذَا عَصْمًا(ض)بچانا۔محفوظ رکھنا۔

وَالْهَمُّ یَخْتَرِمُ الْجَسِیْمَ مَخَافَةً (۷) وَیُشِیْبُ نَاصِیَةَ الصَّبِیِّ وَیُهْرِمُ

**ترجمہ**:غم موٹے آدمی کو خوف سے ہلاک کر دیتا ہے۔ اور بچوں کی پیشانی کو سفید کر کے بوڑھا بنا دیتا ہے۔

**توضیح**:میرے بالوں کی سفیدی بڑھاپے کی وجہ سے نہیں بلکہ غموں کی بنا پر ہے۔اور غم اتنی خطرناک چیز ہے کہ وہ موٹے تازے،تحیم و شحیم آدمی کو لاغر کر کے موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے اور بچوں کے بال سفید کر کے قبل از وقت بوڑھا بنا دیتا ہے۔

**حل لغات**:الهَمُّ۔غم(ج)هُمُوم۔یَخْتَرِمُ۔اِختَرَمَه:ہلاک کرنا۔جڑ سے اکھاڑنا۔
الجَسِیم۔موٹا(ج)جِسَام.جَسُمَ جَسَامَةً(ک)موٹا ہونا۔مَخَافَةً مصدر۔خَافَ مَخَافَةً(س)ڈرنا۔یُشِیبُ۔اَشَابَ الحُزنُ فلانًا: بوڑھا بنا دینا،بالوں کو سفید کر دینا۔نَاصِیَة۔پیشانی یا پیشانی کے بال جب کہ لمبے ہوں(ج)نَوَاصِی و نَاصِیَات۔یُهرِمُ.أهرَمَهُ الدَّهرُ: بوڑھا بنا دینا۔بہت کمزور کر دینا۔

**ترکیب**:الهَمُّ مبتدا،یَختَرِمُ خبر۔مَخَافَةً مفعول لہ۔

ذُوالْعَقْلِ یَشْقیٰ فِی النَّعِیْمِ بِعَقْلِهِ (۸) وَاَخُوالْجَهَالَةِ فِی الشَّقَاوَةِ یَنْعَمُ

**ترجمہ**:عقل مند آدمی ناز و نعمت میں رہتے ہوئے اپنی عقل کیوجہ سے محروم رہتا ہے۔ اور جاہل آدمی مشقت کے باوجود ناز و نعمت میں رہتا ہے۔

**توضیح**:عاقل آدمی اپنے انجام،تغیرِ احوال اور پیش آمدہ مصائب کو دیکھ کر غمگین اور فکر مند رہتا ہے؛اس لئے اسباب عیش کے ہوتے ہوئے بھی بے فکر ہو کر آسودہ زندگی نہیں گزار پاتا۔اور جاہل بے اندیش نت نئے حوادث سے بے فکر ہوتا ہے،اور آئے دن پیش آنیوالے واقعات سے کوئی نتیجہ اخذ نہیں کرتا جس کی وجہ سے مال سے محرومی کے

باوجودآسودہ زندگی گزارتا ہے۔

**حل لغات** :یَشْقٰی۔شَقِیَ الرجلُ شَقَاوَۃً (س) بدبخت ہونا۔النَعِیْم۔ آسودہ حالی۔نَعِمَ الرجلُ نَعْمۃً (س ف) خوش حال ہونا۔ونَعِمَ عَیْشُہ: آسودہ ہونا۔خوش عیش ہونا۔الجَہَالَۃ (س) جاہل ہونا۔نادان ہونا۔

**ترکیب** :ذُو العَقْلِ مبتدا،یَشْقٰی خبر۔فِی النَّعِیمِ ۔یَشْقٰی کی ضمیر سے حال۔اور فِی الشَقَاوَۃِ ،یَنْعَمُ کی ضمیر سے حال۔

**وَالنَّاسُ قَدْنَبَذُوا الحِفَاظَ فَمُطْلَقٌ (۹) یَنْسَی الَّذِیْ یُوْلٰی وَعَافٍ یَنْدَمُ**

**ترجمہ** :لوگوں نے (حقوق وعہود کی) پاس داری کو پس پشت ڈالدیا ہے،اسلئے قید سے آزاد کیاہوا شخص بھول جاتا ہے اس احسان کو جو اس پر کیا جاتا ہے۔اور معاف کرنیوالا شرمندہ ہوتا ہے۔

**توضیح** : کیسا براوقت آگیا ہے کہ لوگوں نے دوسروں کے حقوق اور عہدو پیان کی رعایت ترک کردی ہے، ان کے دلوں سے شکر گذاری اور احسان مندی رخصت ہوگئی ہے ۔اور حال یہ ہوگیا ہے کہ قید سے آزاد شخص آزاد دہندہ کے احسان کو فراموش کردیتا ہے اور معاف کیا ہوا مجرم اپنے معاف کرنیوالے کا شکر گذار نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے معاف کرنے والا اپنے معاف کرنے پر اور احسان کرنے والا اپنے احسان پر شرمندہ ہوتا ہے۔

**حل لغات**: نَبَذَالشیْ نَبْذاً (ض) پھینکنا،ڈالنا۔الحِفَاظ ۔حَافَظَہ علی الامر حِفاظاًو مُحافَظۃً: نگہبانی کرنا۔مُطْلَقٌ۔ اسم مفعول۔أطْلَقَ الأسِیرَ: قیدی چھوڑنا۔یَنسیٰ۔نَسِیَ الشیْ نِسیاناً (س) بھول جانا۔یُولیٰ۔ أوْلاہُ مَعْرُوْفاً: احسان وانعام کرنا۔عَافٍ۔ اسم منقوص۔عَفَا عَنْہ وَلَہ ذَنْبَہ عَفواً (ن) معاف کرنا۔درگذر کرنا۔یَنْدَم۔ نَدِمَ علیٰ فِعْلِہ نَدَامَۃً (س) شرمندہ ہونا۔

**ترکیب** :النَاسُ مبتدا،قدنَبَذُوا خبر۔فَمُطْلَقٌ مبتدا،اور محققین نحاۃ کے نزدیک نکرہ کومبتدا بنانا درست ہے۔جیسے: کَوکَبٌ اِنقَضَ السَاعَۃ:ایک ستارہ ابھی ٹوٹا۔یَنْسیٰ خبر۔

هکذا عالِ مبتدا، یَنْدَمُ خبر۔

لَایَخْدَعَنَّکَ مِنْ عَدُوٍّ دَمْعُهُ (۱۰) وَارْحَمْ شَبَابَکَ مِنْ عَدُوٍّ تَرْحَمُ

**ترجمہ** :دشمن کا آنسو تجھے ہرگز دھوکے میں نہ ڈالدے اور تو اپنی جوانی پر رحم کر اس دشمن کے ذریعہ جس پر تو رحم کھا رہا ہے۔

**توضیح** :اے مخاطب! جب تو اپنے دشمن پر کسی طرح قابو پالے اور وہ اپنے کو لاچار اور مجبور دیکھ کر تیرے سامنے آنسو بہانے لگے تو تو اس کے آنسوؤں سے دھوکہ میں مت پڑ اور اپنی زندگی برباد مت کر؛ کیونکہ اسے جب تجھ پر قابو ملے گا تو وہ تجھکو قتل کئے بغیر نہیں رہیگا، اس لئے اگر تجھے اپنی جوانی اور زندگی محبوب ہے تو تو بیجا اس پر رحم مت کھا۔

**حل لغات** :لَایَخْدَعَنَّکَ ۔خَدَعَه خَدْعاً (ف) دھوکہ دینا۔ اِرْحَمْ ۔ امر۔رَحِمَه رَحْمَةً (س) مہربان ہونا، نرم دل ہونا۔شَبَابَ ۔ جوانی۔ بلوغ سے تیس برس تک کا زمانہ۔ شَبَّ الغلامُ شَبَاباً (ض) جوان ہونا۔

**ترکیب** :دَمْعُه ،لَایَخْدَعَ کا فاعل۔ تَرْحَمُ ،عَدُوَّ ثانی کی صفت۔

لَا یَسْلَمُ الشَّرَفُ الرَّفِیعُ مِنَ الاذٰی (۱۱) حتیّٰ یُرَاقَ عَلیٰ جَوَانِبِهِ الدَّمُ

**ترجمہ** :(شریف کی) بلند شرافت تکلیف سے محفوظ نہیں رہ پاتی، جب تک کہ اسکے ارد گرد (دشمنوں کا) خون نہ بہایا جائے۔

**توضیح** :جب تک بدمعاش اور شریروں کو قتل نہیں کیا جاتا اس وقت تک شریف اور معزز لوگ دشمنوں کے ایذا سے محفوظ نہیں رہ پاتے اور جب قتل ہو جاتا ہے تو دوسرے لوگ بھی مارے ڈر کے ظلم نہیں کرتے جس سے شریفوں کی زندگی امن کے ساتھ گزرتی ہے۔

**حل لغات** :الشَّرَف شرافت، بزرگی (ج) اَشْرَاف. الرَّفِیعُ. بلند۔رَفَعَه رَفْعاً (ف) اٹھانا۔ بلند کرنا۔اذیٰ ۔تکلیف۔اَذِیَ اَذیً (س) تکلیف پانا۔آذاہ: تکلیف پہنچانا۔یُرَاقَ. اَرَاقَ الدَّمَ: خون بہانا. جَوَانِب (واحد) جَانِبٌ. گوشہ۔ جانب۔

**ترکیب** :الذَمُّ ،یُرَاق کا نائب فاعل۔

**یُؤْذِی الْقَلِیْلُ مِنَ اللِّئَامِ بِطَبْعِهِ (۱۲) مَنْ لَا یَقِلُّ کَمَا یَقِلُّ وَیَلْؤُمُ**

**ترجمہ**: کمینوں میں سے خسیس آدمی اپنی سرشت (اور فطرت) کیوجہ سے اس شخص کو تکلیف دیتا ہے جو خسیس نہیں ہوتا جیسا کہ وہ خود خسیس اور کمینہ ہوتا ہے۔

**توضیح** :عموماً کمینے اور رذیل آدمی اپنی فطرت کی بنا پر شریفوں کو تکلیف دیتے رہتے ہیں، چونکہ وہ ان سے منہ نہیں لگاتے اور انتقام نہیں لیتے کہاوت ہے: "سیدھے کا منہ کتا چاٹے"

**حل لغات** :القَلِیل. کم تھوڑا۔ مراد خسیس اور کمینہ۔ اللِّئَام (واحد) لَئِیْمٌ. کمینہ۔ لَؤُمَ لُؤْماً وَلَآمَةً (ک) دنی الاصل ہونا۔ طَبعٌ۔ پیدائشی عادت، سرشت، فطرت (ج) طِبَاعٌ۔

**ترکیب** :مَنْ لَا یَقِلُّ ، یُؤذِی کا مفعول بہ۔

**وَالظُّلْمُ مِنْ شِیَمِ النُّفُوْسِ فَاِنْ تَجِدْ (۱۳) ذَاعِفَّةٍ فَلِعِلَّةٍ لَایَظْلِمُ**

**ترجمہ** :ظلم کرنا انسان کی عادت ہے پس اگر تو کسی ایسے شخص کو پائے جو (ظلم وزیادتی سے) پاکدامن ہو تو وہ کسی خاص وجہ سے ظلم نہیں کرتا ہوگا۔

**توضیح** :ظلم وزیادتی کرنا انسان کی فطرت میں داخل ہے، اگر کوئی شخص ایسا ہو جو ظلم وزیادتی نہ کرتا ہو تو اسکی کوئی نہ کوئی خاص وجہ ہوگی یا تو خوفِ خدا یا خوفِ انتقام ،ورنہ اپنی فطرت کی بنا پر وہ ظلم ضرور کرتا۔

**حل لغات** :الظُّلْمُ. ظلم۔ ظَلَمَه ظُلْماً (ض) ظلم کرنا۔ شِیَمٌ (واحد) شِیْمَةٌ. خصلت۔ فطرت ذَاعِفَّةٍ. پاک دامن۔ عَفَّ عِفَّةً (ض) پاکدامن ہونا۔ عِلَّة. سبب۔ وجہ (ج) عِلَّات و عِلَل۔

**ترکیب** :الظلمُ مبتدا، مِنْ شِیَم النُّفُوسِ خبر۔ ذَاعِفَّةٍ ، تَجِدْ کا مفعول بہ۔ لِعِلَّةٍ ،لایَظْلِمُ سے متعلق۔

**یَحْمِی ابْنُ کَیْغَلَغَ الطَّرِیْقَ وَعِرْسُهُ (۱۴) مَابَیْنَ رِجْلَیْهَا الطَّرِیْقُ الْأَعْظَمُ**

**ترجمہ** :ابن کیغلغ میرے راستے کو روکتا ہے حالانکہ اسکی بیوی کے دونوں پیروں کے

درمیان ایک شارعِ عام ہے۔

**توضیح**: مَابَیْنَ الرِّجْلَین سے مراد بیوی کی شرمگاہ اور الطَّرِیْقُ الْأَعْظَمُ سے بکثرت زانیہ ہونا۔ ابوالطیب بہت ہی گھناؤنے انداز میں ابن کیغلغ کی ہجو کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ میرے راستہ کو کیوں روکتا ہے؟ اگر اسکو راستہ ہی روکنا ہے تو سب سے پہلے اپنی بیوی "سکینہ" کی شرمگاہ کے راستہ کو روکے ؛ کیونکہ وہ شارع عام بنا ہوا ہے جو چاہتا ہے بغیر کسی روک ٹوک کے زنا کر لیتا ہے سب سے پہلے تو وہ اسکی حفاظت کا بندوبست کرے، پھر میری فکر کرے۔

**حل لغات**: یَحْمِی۔ حَمِیَ الشَّیْئَ مِنَ النَّاس حَمْیاً وحِمَایَةً (ض) روکنا، حفاظت کرنا۔ الطَّرِیق۔ راستہ (ج) طُرُق۔ الأَعْظَمُ بڑا۔ الطَّرِیقُ الأَعْظَمُ۔ شاہراہ، شارع عام۔ عِرْس۔ دلہن (ج) أَعْرَاس۔ رِجْلٌ۔ پاؤں (ج) أَرْجُلٌ۔

**ترکیب**: مَابَیْنَ رِجْلَیْهَا خبر مقدم، الطَّرِیقُ الأَعْظَمُ مبتدا مؤخر۔ پھر پورا جملہ عِرْسُهُ کی خبر۔

أَقِمِ الْمَسَالِحَ فَوْقَ شَفْرِ سُکَیْنَةٍ (۱۵) إِنَّ الْمَنِیَّ بِحَلْقَتَیْهَا خِضْرَمُ

**ترجمہ**: تو ہتھیار لٹکنے کی جگہوں کو (اپنی بیوی) سکینہ کی شرمگاہ کے کنارے پر رکھ دے۔ کیونکہ منی اس کے دونوں جانبوں میں سمندر کی طرح ہے۔

**توضیح**: اے ابن کیغلغ! تو اپنی بیوی "سکینہ" کی شرمگاہ کے کنارے زناکاروں کے آلۂ رجولیت رکھ دے تاکہ ان کے آلات ہتھیار بند کا کام کر سکیں اور منی فرج اور رحم کے اندر سے باہر نہ نکل سکے، کیونکہ اس کا فرج اور رحم منی سے پر ہے ایسا لگتا ہے کہ وہ سمندر ہے جس میں منی بھرا ہوا ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ ان کے آلات فرج میں داخل ہو کر اس کا منہ بند کر دیں تاکہ جوار بھاٹا کی صورت میں بھی منی باہر نہ نکلنے پاوے۔

**فائدہ**: المَسَالِح سے مراد زناکاروں کے آلاتِ رجولیت ہیں۔ سُکینة اس کی بیوی کا نام ہے۔ حَلْقَتین سے فرج اور رحم کا حلقہ مراد ہے۔

**حل لغات**: أَقِمْ۔ اُقَامَہ: کھڑا کرنا، قائم کرنا۔ مَسَالِح (واحد) مَسْلَحٌ۔ ہتھیار لٹکنے کی جگہ مراد مرد کی شرمگاہ۔ شُفْرٌ، ہر چیز کا کنارہ (ج) اَشْفَار۔ حَلْقَۃٌ۔ دائرہ (ج) حَلَقَات و حَلَق۔ خِضْرَمٌ بہت بڑا سمندر، بہت زیادہ پانی والا کنواں (ج) خَضَارِمُ و خِضْرَمُون۔

وَارْفُقْ بِنَفْسِکَ إِنَّ خَلْقَکَ نَاقِصٌ (۱۶) وَاسْتُرْ أَبَاکَ فَإِنَّ أَصْلَکَ مُظْلِمٌ

**ترجمہ**: تو اپنے اوپر رحم کر، کیونکہ تیری خلقت ناقص ہے۔ اور تو اپنے باپ (کے نسب) کو چھپا کیونکہ تیری اصل تاریک ہے۔

**توضیح**: اے کانے! اگر تو عزت چاہتا ہے تو مجھ سے مدح کا خواہاں مت ہو، کیونکہ تو کانا ہے اور تیرا نسب مجہول ہے، اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ تو مجھ سے اپنی تعریف کرا کے اپنے اوپر ظلم مت کر، ورنہ میں تیرے اور تیرے باپ کے تمام عیوب کھول کر رکھ دوں گا، کیونکہ تو عیوب سے بھرا ہوا ہے، تجھ میں کوئی خوبی ہے ہی نہیں کہ جس کی بنا پر تیری تعریف کی جائے۔

**حل لغات**: اُرْفُقْ: امر۔ رَفِقَ بِہٖ رِفْقاً (س) نرمی کرنا، مہربانی کا برتاؤ کرنا۔ نَاقِص۔ ادھورا، ناتمام (ج) نُقَّص۔ نَقَصَ الشَّیْئُ۔ (ن) کم ہونا۔ اُسْتُرْ۔ امر۔ سَتَرَہٗ سَتْراً (ن) چھپانا۔ أَصْلٌ جڑ، بنیاد (ج) اُصُول۔ مُظْلِمٌ۔ تاریک۔ اندھیرا۔ اَظْلَمَ اللَّیْلُ: رات کا تاریک ہونا۔

وَاحْذَرْ مُنَاوَاۃَ الرِّجَالِ فَإِنَّمَا (۱۷) تَقْوٰی عَلٰی کَمَرِ الْعَبِیْدِ وَتُقْدِمُ

**ترجمہ**: تو مردوں کی عداوت سے بچ، کیونکہ تو غلاموں کے عضو تناسل برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور ان کی طرف پیش قدمی کرتا ہے۔

**توضیح**: ابن کیغلغ! تیرا زور غلاموں اور نوکروں پر چل سکتا ہے، آزاد مردوں پر نہیں، اس لئے تو آزاد مردوں سے دشمنی مت مول لے۔ پھر متنبی اس کے کیرکٹر پر حملہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تجھ میں غلاموں کے عضو تناسل برداشت کرنے کی سکت ہے، تو تو غیر فطری فعل کا عادی ہے۔ نعوذ باللہ۔

**حل لغات**: اِحْذَرْ: امر۔ حَذِرَ الرجلَ ومنه حَذَراً (س) بچنا۔ پرہیز کرنا۔ مُنَاوَاۃ. دشمنی۔ ناوَاہ: دشمنی کرنا۔ تَقْوِی. قَوِیَ عَلَی الْأَمْرِ قُوَّۃً (س) طاقت رکھنا۔ کَمَر (واحد) کَمْرَۃٌ. عضو تناسل کا سرا۔ العَبِید (واحد) عَبْدٌ. غلام۔ تُقْدِمُ۔ اَقْدَمَ عَلَی الْأَمْرِ: بہادری کرنا۔

وغِنَاکَ مَسْئَلَۃٌ وطَیْشُکَ نَفْخَۃٌ (۱۸) وَرِضَاکَ فَیْشَلَۃٌ وَرَبُّکَ دِرْهَمٌ

**ترجمہ**: تیری تونگری لوگوں سے سوال کرنا ہے۔ اور تیرا غصہ ایک پھونک ہے، اور تیری خوشنودی عضو تناسل ہے، اور تیرا پروردگار درہم ہے۔

**توضیح**: تو تمام برائیوں اور اوصاف ذمیمہ کا معجون مرکب ہے۔ تیری مالداری کا حال یہ ہے کہ تو لوگوں سے سوال کرتا پھرتا ہے اور تیرا غصہ ایک پھونک کی طرح بے حقیقت ہے اور تیرا من پسند مشغلہ غلاموں کا عضو تناسل ہے اور تیرے نزدیک سب کچھ روپے پیسے ہیں، اس کے سامنے حلال وحرام جائز وناجائز کی کوئی تمیز نہیں۔ گویا تو درہم ودینار کا پجاری ہے۔

**حل لغات**: مَسْئَلَۃ. مصدر، سوال۔ سَأَلَه سُؤالاً ومَسْئَلَۃً (ف) سوال کرنا، مانگنا۔ طَیْش اوچھاپن، ناسمجھی۔ طَاشَ طَیْشاً (ض) اوچھا ہونا، کم عقل ہونا۔ نَفْخَۃ. نفخ کا اسم مرۃ۔ نَفَخَ بِالفَمِ نَفْخاً (ن) منہ سے پھونک مارنا۔ فَیْشَلَۃ. عضو تناسل کا سرا (ج) فَیَاشِل. رَبّ. خدا، مالک (ج) اَرْبَاب. دِرْهَمٌ. درہم (ج) دَرَاهِم.

وَمِنَ الْبَلِیَّۃِ عَذْلُ مَنْ لاَ یَرْعَوِیْ (۱۹) عَنْ جَهْلِهِ وَخِطَابُ مَنْ لاَ یَفْهَمُ

**ترجمہ**: ایک مصیبت ہے اس شخص کو ملامت کرنا جو اپنی جہالت سے باز نہیں آتا اور اس سے خطاب کرنا جو کچھ نہیں سمجھتا۔

**توضیح**: ابن کیغلغ ایک ہٹ دھرم، ضدی اور جاہل انسان ہے، جس کو ملامت کرنا اور سمجھانا ایک بہت بڑی مصیبت ہے جو میرے سر آپڑی ہے، کیونکہ وہ اپنی جہالت سے باز آنے اور میری بات سمجھنے کو بالکل تیار نہیں۔

**حل لغات**: البَلِیَّۃ. مصیبت (ج) بَلِیَّات. یَرْعَوِی. اِرْعَوٰی عنه: باز رہنا۔ رکنا۔ خِطَاب. گفتگو۔

**ترکیب**: مِنَ الْبِلِیَّۃِ. خبر مقدم، عَذلُ مَن. مبتدا موخر، خِطَابُ. اسکا عطف عَذلُ پر۔

یَمْشِی بِأَرْبَعَۃٍ عَلٰی اَعْقَابِہٖ (۲۰) تَحْتَ الْعُلُوجِ وَمِنْ وَرَاءٍ یُلْجَمُ

**ترجمہ**: وہ چار اعضاء (ہاتھ پاؤں) سے عجمی طاقتور شخص کے نیچے (غلام کے نیچے) اپنے پیچھے کی طرف لوٹتا ہے، اور پیچھے سے اسکو لگام دیا جاتا ہے۔

**توضیح**: شاعر ابن کیغلغ کو غلاموں سے غیر فطری فعل کرانے کا عادی بتاتا ہے اور اس کو سواری قرار دیتا ہے لیکن یہ دوسری سواری کے خلاف ہے کہ وہ آگے بڑھتی ہے۔ اور آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے لگام دیا جاتا ہے، اور یہ پیچھے کی طرف لوٹتا ہے اور غلام جب اس کے پیچھے کے مقام میں اپنے عضو تناسل کے ذریعہ دھکا دیتا ہے تو ابن کیغلغ اس کے لئے لگام کا کام کرتا ہے۔

**حل لغات**: یَمْشِی. مَشٰی مَشْیاً (ض) چلنا۔ اَرْبَعَۃ ای اَرْبَعَۃ أَعْضَاء، مراد دونوں ہاتھ، دونوں پیر۔ اَعقَاب (واحد) عَقْبٌ و عَقِبٌ. ایڑی۔ عُلُوج (واحد) عِلْجٌ. موٹا، قوی۔ عجمی کافر اور بعض مطلقاً کافر پر اس کا اطلاق کرتے ہیں۔ وَرَاء. پیچھے۔ یُلْجَم. اَلْجَمَ الدَّابَّۃَ: لگام لگانا۔

وَجُفُوْنُہٗ مَا تَسْتَقِرُّ کَاَنَّھَا (۲۱) مَطْرُوْفَۃٌ اَوْ فُتَّ فِیْھَا حِصْرِمُ

**ترجمہ**: اور اس کی پلکیں (جھپکنے سے) نہیں رکتیں۔ گویا کہ اس کی آنکھ میں کوئی چیز ڈالدی گئی ہے یا اس میں کچے انگور کو نچوڑ دیا گیا ہے۔

**توضیح**: وہ لوطیوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے بدکار عورتوں کی طرح اپنی آنکھیں مارتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کی آنکھ میں کوئی چیز پڑ گئی ہے یا کچے انگور کا شیرہ ڈال دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے بار بار آنکھ کھلتی اور بند ہوتی ہے۔

**حل لغات**: جُفُوْن (واحد) جَفْن. پلک۔ تَسْتَقِرُّ. اِسْتَقَرَّ بِالْمَکَان: ٹھہرنا۔ ثابت رہنا۔ مَطْرُوْفَۃ. اسم مفعول۔ طَرَفَ عَیْنَہٗ طَرْفاً (ض) آنکھ میں کوئی چیز ڈالنا جس سے پانی نکلے اور بند ہوجائے۔ فُتَّ. فَتَّ الشَّیْءَ فَتّاً (ن) انگلیوں سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا۔ حِصْرِم (واحد)

حِصْرِمَة. کچا سبز انگور، کچا پھل۔

**ترکیب**: جُفونُه مبتدا، مَاتَسْتَقِرُّ خبر۔ حِصْرِمٌ، فُتَّ. کا نائب فاعل۔

وَإِذَا أَشَارَ مُحَدِّثًا فَكَأَنَّهُ (۲۲) قِرْدٌ يُقَهْقِهُ أَوْ عَجُوزٌ تَلْطِمُ

**ترجمہ**: اور جب وہ باتیں کرتے ہوئے اشارہ کرتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ ایک بندر ہے جو کھل کھلا کر ہنس رہا ہے یا بڑھیا ہے جو اپنے منہ کو پیٹتی ہے۔

**توضیح**: یعنی اس کی زبان میں لکنت ہے جب گفتگو کرتا ہے تو اس کا چہرہ سکڑ جاتا ہے اور اپنے مافی الضمیر کو ادا نہیں کر پاتا جس کی وجہ سے وہ ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے۔ شاعر نے اس کی گفتگو بندر کے ہنسنے اور دوران گفتگو اس کے اشارہ کو بڑھیا کے منہ پیٹنے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

**حل لغات**: أَشَارَ إليه: اشارہ کرنا۔ مُحَدِّثاً. بات کرنے والا (ج) مُحَدِّثون، حَدَّثَ: بات کرنا۔ قِرَدٌ (واحد) قِرْدٌ. بندر، لنگور۔ يُقَهْقِهُ. قَهْقَهَةً (بعثرة) کھل کھلا کر ہنسنا، ٹھٹھا مار کر ہنسنا۔ عَجُوز. بڑھیا (ج) عَجَائِز و عُجُز. تَلْطِمُ. لَطَمَه لَطْماً (ض) تھپڑ مارنا، چانٹا مارنا۔

**ترکیب**: مُحَدِّثاً، أَشَارَ کی ضمیر سے حال۔ يُقَهْقِهُ، قِرْدٌ کی صفت۔

يَقْلَى مُفَارَقَةَ الأَكُفِّ قَذَالُهُ (۲۳) حَتَّى يَكَادُ عَلَى يَدٍ يَتَعَمَّمُ

**ترجمہ**: اس کی گدی ہاتھوں کے الگ ہونے کو ناپسند کرتی ہے یہاں تک کہ قریب ہے کہ وہ اپنے ہاتھ پر عمامہ باندھ لے۔

**توضیح**: وہ چانٹے کھانے کا عادی ہو چکا ہے اس کو اسی میں مزہ آتا ہے، اس لئے جب تک اس کی گدی پر چانٹا لگتا رہے خوش رہتا ہے اور جب نہیں لگتا تو اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے لطف کا حال تو یہ ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ ہاتھ پر عمامہ باندھ لے تا کہ لوگ سر سمجھ کر اس پر چانٹے لگائیں، الغرض وہ انتہائی ذلیل ہے۔

**حل لغات**: يَقْلَى. قَلَى فُلاناً قِلًى (ض س) بغض رکھنا۔ مُفَارَقَة: جدا ہونا۔ الأَكُفِّ (واحد)

کَفٌ. ہتھیلی۔ قَذَالٌ. گدی، سر کا پچھلا حصہ (ج) قُذُلٌ و اَقْذِلَۃٌ. یَتَعَمَّمُ. تَعَمَّمَ: عمامہ باندھنا۔

**ترکیب**: مُفَارَقَۃً، یَقْلِیْ کا مفعول ہے اور قَذَالُہٗ فاعل۔

وَتَرَاہُ اَصْغَرَ مَاتَرَاہُ نَاطِقاً (۲۴) وَیَکُوْنُ أَکْذَبَ مَایَکُوْنُ وَیُقْسِمُ

**ترجمہ**: اور تو اس کو حقیر ترین سمجھے گا جب تو اس کو بولتا ہوا دیکھے گا۔ اور سب سے جھوٹا ہوگا جب وہ قسم کھائے۔

**توضیح**: جب وہ بولتا ہے تو انتہائی ذلیل ترین شخص معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اس کی زبان میں لکنت ہے، یا غیر معقول بات بولتا رہتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے میں بہت ماہر ہے۔ وہ عام احوال میں تو جھوٹ بولتا ہی ہے لیکن اس حالت میں اور زیادہ جھوٹ بولتا ہے جب سچ بولنا ضروری ہے جیسے جب اس سے قسم لیا جائے۔

**حل لغات**: تَرَاہُ. رَآہُ رُؤْیَۃً (ف) دیکھنا۔ اَصْغَرُ۔ ذلیل ترین (ج) اَصَاغِرُ. صَغُرَ صَغَارَۃً (ک) ذلیل ہونا۔ نَاطِقاً. بولنے والا۔ نَطَقَ نُطْقاً (ض) بولنا۔ یُقْسِمُ. اَقْسَمَ بِاللّٰہِ: قسم کھانا۔ حلف اٹھانا۔

**ترکیب**: اَصْغَرَ، تَرَاہُ کی اور اَکْذَبَ، یَکُوْنُ کی خبر۔ نَاطِقاً اور یُقْسِمُ دونوں حال۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ اَصْغَرُ اور اَکْذَبُ دونوں بر بنائے مبتدا مرفوع ہوں اور نَاطِقاً، یُقْسِمُ قائم مقام خبر کے ہو۔

وَالذُّلُّ یُظْهِرُ فِی الذَّلِیْلِ مَوَدَّۃً (۲۵) وَأَوَدُّ مِنْہُ لِمَنْ یَوَدُّ الْأَرْقَمُ

**ترجمہ**: ذلت ذلیل آدمی میں (دشمن سے) دوستی کا اظہار کرتی ہے حالانکہ اس شخص کے لئے جو دوستی کر رہا ہے اس ذلیل سے زیادہ دوستی کے لائق چتکبرا سانپ ہے۔

**توضیح**: یعنی ذلیل آدمی اپنے دشمن سے دوستی اور مودت کا اظہار اس لئے کرتا ہے کہ وہ انتقام لینے سے عاجز ہے اور بغیر دوستی کے کوئی چارہ نہیں، ایسے موقع پر اس دشمن کے لئے لازم ہے کہ اس سے دوستی نہ کرے اور اگر دوستی ضروری ہو تو پھر چتکبرا سانپ سے دوستی

کر لے، ذلیل سے نہیں؛ کیونکہ ذلیل شخص باطنی اعتبار سے سانپ سے زیادہ خطرناک اور ضرر رساں ہوا کرتا ہے۔ یہی حال ابن کیغلغ کا ہے کہ وہ مجھ سے دوستی کا اظہار کرتا ہے حالانکہ وہ ذلیل ہے۔

**حل لغات**: الذُلُّ. ذلت۔ ذَلَّ ذُلّاً (ن) ذلیل ہونا۔ یُظْهِرُ. اَظْهَرَ الشَّیءَ: ظاہر کرنا۔ الذَّلِیل. ذلیل (ج) اَذِلَّة و اَذِلَّاء. مَوَدَّةٌ محبت۔ وَدَّہ وَدّاً و مَوَدَّةً (س) محبت کرنا۔ اور اسی سے اَوَدُّ اسم تفضیل ہے۔ الاَرْقَم ایک خبیث قسم کا سانپ، چتکبرا سانپ (ج) اَرَاقِم۔

**ترکیب**: مَوَدَّةً، یُظْهِرُ کا مفعول ہے۔ اَوَدُّ مِنہ خبر مقدم، الْاَرْقَمُ مبتدا موخر۔ لِمَن یَوَدُّ، اَوَدُّ سے متعلق۔

وَمِنَ الْعَدَاوَةِ مَا يَنَالُکَ نَفْعُهُ (۲۶) وَمِنَ الصَّدَاقَةِ مَا يَضُرُّ وَيُؤْلِمُ

**ترجمہ**: بعض دشمنی تیرے لئے نفع بخش ہو سکتی ہے اور بعض دوستی باعث نقصان اور تکلیف دہ ہوتی ہے۔

**توضیح**: یعنی ذلیل آدمی سے دشمنی کرنے میں فائدہ ہے اور دوستی میں نقصان، اسلئے ابن کیغلغ سے عداوت ہی بہتر ہے۔ میں اسکی تعریف کر کے اسکا دوست نہیں بن سکتا۔

**حل لغات**: العَدَاوَة. دشمنی۔ عَدِیَ لِفُلَانٍ عداً (س) بغض رکھنا، دشمنی کرنا۔ یَنَالُ نَالَ المَطْلُوبَ نَیلاً (ض س) پانا، حاصل کرنا۔ الصَّدَاقَة. سچی دوستی۔ صَدَقَ المَحَبَّةَ صِدْقاً (ن) خالص محبت کرنا۔ یُؤْلِمُ. آلَمَہُ: تکلیف پہنچانا۔

**ترکیب**: مِنَ العَدَاوَةِ خبر مقدم، مَا یَنَالُکَ اسم موصول صلہ سے مل کر مبتدا موخر۔

أَرْسَلْتَ تَسْئَلُنِی الْمَدِیْحَ سَفَاهَةً (۲۷) صَفْرَاءُ أَضْیَقُ مِنْکَ مَا ذَا أَزْعَمُ

**ترجمہ**: تو نے میرے پاس مدح کیلئے بے وقوفی میں پیغام بھیجا (تیری ماں) صفراء تجھ سے زیادہ تنگ دل (اور خسیس) ہے (اب تو ہی بتا کہ میں تعریف میں) کیا سچ اور جھوٹ کہوں۔

**توضیح**: تو نے کس عقل سے میرے پاس تعریف کیلئے پیغام بھیجا؟ جب کہ تیری ماں

خسیس ہے اور وہ اصل ہے اور تو اسکی فرع ہے تو تو بھی خسیس ہوگا۔ لِاَنَّ کُلَّ شیئٍ یَرجِعُ اِلٰی اَصلِہٖ: کہ ہر چیز اپنی اصل کیطرف لوٹتی ہے اب تم خود ہی فیصلہ کرو کہ میں تیری تعریف کس خوبی کی بنا پر کروں؟

**حل لغات** :اَرْسَلْتَ۔ اَرْسَلَہٗ: بھیجنا۔ وَاَرْسَلَ بِہٖ اِلَیْہِ: پیغام کے ساتھ بھیجنا۔ المَدِیح۔ تعریف (ج) مَدَائِح. مَدَحَہٗ مَدْحاً (ف) تعریف کرنا۔ سَفَاھَۃً. حماقت۔ سَفُہَ سَفَاھَۃً (ک) بیوقوف ہونا۔ صَفْرَاء. ابن کیغلغ کی ماں کا نام۔ اَضْیَق. بہت تنگ۔ ضَاقَ ضَیقاً (ض) تنگ ہونا۔ اَزْعَمُ .زَعَمَ زَعْماً (ف ن) سچ یا جھوٹ بولنا۔ اکثر مشکوک یا ایسی چیزوں میں جن کے جھوٹ ہونے کا یقین ہو استعمال کیا جاتا ہے۔

**ترکیب** :سَفَاھَۃً ، اَرْسَلْتَ کا مفعول لہ اور تَسْئَلُنِی ضمیر فاعل سے حال۔ صَفْرَاءُ مبتدا اور اَضْیَقُ خبر۔

اَتَرَی الْقِیَادَۃَ فِی سِوَاکَ تَکَسُّباً (۲۸) یَا ابْنَ الْاُعَیْرِ وَھِیَ فِیْکَ تَکَرُّمُ

**ترجمہ** :اے کانے کے بیٹے! (یعنی ابراھیم اعور کے) کیا تو اپنے علاوہ (دوسروں میں) سیادت کسبی چیز سمجھتا ہے اور وہ تجھ میں اعزازی ہے۔

**توضیح** :اے ابرھیم اعور کے بیٹے! تو اتنا کمینہ ہے کہ قیادت اور سرداری کو دوسروں کیلئے ایک کسبی چیز سمجھتا ہے کہ وہ بغیر جدو جہد اور مشقت کے حاصل نہیں کر سکتے، اور تجھے اسکے لئے کسی محنت کی ضرورت نہیں بلکہ لوگ بخشش اور ہدیہ میں اعزازاً تجھے یہ عہدہ پیش کردیں گے یہ خیال فاسد ہے جسکا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

**حل لغات** :تُرٰی فعل مجہول۔ رَایٰ رُوْیۃً (ف) بصارت یا بصیرت سے دیکھنا۔ بولا جاتا ہے۔ "یاتُری یاھل تُریٰ" اے شخص کیا تو گمان کرتا ہے۔ اور مضارع کا صیغہ گمان کے معنی میں مجہول ہی مسموع ہے۔ القِیَادَۃ. سرداری۔ قَادَ الدَّابَّۃَ قِیَادَۃً (ن) آگے سے کھینچنا۔ وقَادَ الجَیْشَ: سالار جیش ہونا۔ تَکَسُّباً۔ تَکَسَّبَ مَالاً اَوْعِلماً: مال یا علم حاصل کرنا۔ الاُعَیْر اَعْوَر کی تصغیر۔ کانا۔ عَوِرَ

عَزَّ (س) کاناہونا۔ھکذا۔اِعزّ۔تکرُّم۔شرافت۔

**ترکیب**:القِیَادَۃَ، تُرٰی کامفعول اول،تکسّباً مفعول ثانی۔ھِیَ مبتدا،تکرُّمٌ خبر۔

فَلَشَدَّمَاجَاوَزْتَ قَدْرَکَ صَاعِداً (۲۹) ولَشَدَّمَاقَرُبَتْ عَلَیْکَ الْاَنْجُمُ

**ترجمہ**:تو کس قدر اپنے مرتبہ سے بلندی میں بڑھ گیا؟ اور کس قدر ستارے تیرے قریب ہو گئے۔

**توضیح** :تو اپنے آپ کو کتنا بڑا خیال کرنے لگا؟ کہ جس کی وجہ سے تو مجھ سے مدح کا خواہاں ہے؛ حالانکہ میرے نزدیک تیری کوئی حیثیت نہیں۔اور بعض لوگوں نے شعر کا ترجمہ یہ کیا ہے۔"اپنی حیثیت سے تجاوز کر کے تمہارا آگے بڑھنا کتنا شدید ہے اور ستاروں کا تجھ سے قریب ہونا کتنا مشکل ہے" اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ تو اپنی حیثیت سے بہت آگے بڑھ کر مجھ سے مدح کا خواہاں ہے؛ حالانکہ میرے اشعار آسمانِ ادب پرستاروں کے مانند ہیں اس لئے تیری حیثیت کو دیکھ کر میرے اشعار کا تجھ سے قریب ہونا خیالِ خام ہے۔

**حل لغات** :فَلَشَدَّ لام برائے تاکید۔شَدَّ بمعنی مَا اَشَدَّ فعل تعجب۔ مَاجَاوَزْتَ مَا مصدریہ۔جَاوَزَ المَکَانَ:آگے بڑھنا۔صَاعِداً۔اسم فاعل صَعِدَ المَکَانَ صُعُوداً (س) نیچے جھانکتے ہوئے چڑھنا۔بولا جاتا ہے۔بَلَغَ کذا فَصَاعِداً یعنی اس سے اوپر۔الاَنجُمُ (واحد)نَجْمٌ۔ستارہ۔

**ترکیب** :فَلَشَدَّ فعل تعجب،ضمیر فاعل۔مَا جَاوَزْتَ مفعول بہ۔صَاعِداً ،جاوزتَ کی ضمیر فاعل سے حال۔الاَنْجُمُ قَرُبَتْ کا فاعل۔

وَأَرَغْتَ مَالِاَبِی العَشَائِرِ خَالِصاً (۳۰) إِنَّ الثَّنَاءَ لِمَنْ یُزَارُفَیُنْعِمُ

**ترجمہ** :تو نے (مجھ سے) وہ چیز طلب کی جو خالص ابو العشائر کا حق ہے، کیونکہ تعریف اس شخص کی کی جاتی ہے کہ جس سے ملاقات کی جائے تو وہ انعام سے نوازے۔

**توضیح** : میرے مدحیہ اشعار کا مستحق صرف ابو العشائر ہے،کیونکہ وہ میری تعریف

پرانعام واکرام سے نوازتا ہے اور تجھ میں یہ بات نہیں؛ اس لئے تیری تعریف سے کیا فائدہ؟

**فائدہ** :ابوالعشائر والیِ انطاکیہ، جس کا نام حسن بن حمدان تھا۔ سب سے پہلے متنبی اسی کے دربار میں پہنچا اور اس کی شان میں مدحیہ قصیدے کہہ کر انعام حاصل کیا ۔اسی نے سیف الدولہ کے حضور میں متنبی کو پیش کر کے اس کے شعروادب کی فنی صلاحیت کا تعارف کرا کے اس کے دربار میں اس کا مقام بلند کیا۔

**حل لغات** :اَرَغْتَ .اَرَاغه: مکروفریب سے طلب کرنا۔اَبِی العَشَائِر .والي انطاكيه. نام حسن بن حمدان۔خَالِصاً. اسم فاعل۔خالص. خَلَصَ خُلُوصاً (ن) خالص ہونا۔ الثَناء. تعریف (ج) اَثْنِيَةٌ. يُزَارُ .زَارَه زِيَارَةً (ن) ملاقات کے لئے جانا۔فيُنْعِمُ. اَنْعَمَ فُلاناً: آسودہ حال بنانا۔بخشش کرنا۔

**ترکیب**:مَالِاَبِی العَشَائِرِ ،اَرَغْتَ کامفعول بہ۔خَالِصاً ،ثبتَ فعل مقدر کی ضمیر سے حال ای مَاثبتَ خَالِصاً لِاَبِی العَشَائر ۔لِمَنْ يُزارُ ،اِنَّ کی خبر۔

**وَلِمَنْ أَقَمْتَ عَلَى الهَوَانِ بِبَابِهِ (۳۱) تَدْنُو فيُوجأُ اخدَعَاكَ وتُنْهَمُ**

**ترجمہ** :اورتعریف اس شخص کے لئے زیبا ہے جس کے دروازے پر تو ذلت کے ساتھ ٹھہرا ہوا ہے۔تو اس کے قریب جاتا ہے تو تیری گردن کے دونوں رگوں پر کے مارے جاتے ہیں اور زجروتوبیخ کی جاتی ہے۔

**توضیح** :یعنی تعریف کے لائق وہ شخص ہے جس کے چوکھٹ پر تو ٹھہرا ہوا ہے، نہ کہ تجھ جیسا فقیر، یا مفہوم عام ہے کہ تعریف کا مستحق سائل نہیں بلکہ وہ شخص ہوتا ہے جس سے سوال کیا جاتا ہے، اور وہ دھتکارتا اور پھٹکارتا ہے اور تو تو سائل ہے۔

**حل لغات** :اَقَمْتَ. اَقَامَ بِالمَكَانِ: اقامت کرنا، وطن بنالینا۔الْهَوَان. ذلت۔هَانَ الرَّجُلُ هُوناً (ن) ذلیل وحقیر ہونا، مسکین وکمزور ہونا۔تَدْنُوْ. دَنَا لِلشَّئِ ومنه دُنُوًّا (ن) قریب ہونا۔يُوْجَأُ. وَجَأَ فلاناً بالسِّكِين اَوْبيدِهِ وَجْأً (ف) ہاتھ یا چھری سے مارنا، کوٹنا۔

اَخْدَعَا ،تثنیہ(واحد)اَخْدَعْ. گردن کی دونوں جانب دو پوشیدہ رگوں کا نام (ج) اَخَادِع.
تُنْهَمُ. نَهَمَ الابِلَ نَهْماً(ف ض)اونٹ کو تیز دوڑنے کے لئے ڈانٹنا۔

**ترکیب**:وَلِمَنْ اَقَمْتَ. اسکا عطف اوپر والے شعر کے لِمَنْ يُزَادُ پر ہے ای اِنَّ الثناءَ لِمَنْ اَقَمْتَ.اَخْدَعَاکَ ، یُوجَأُ کا نائب فاعل۔

وَلِمَنْ يُهِينُ المَالَ وَهُوَ مُكْرَمٌ (۳۲) وَلِمَنْ يَجُرُّ الجَيْشَ وَهُوَ عَرَمْرَمٌ

**ترجمہ** :اور تعریف اس شخص کی زیبا ہے جو مال کو محترم ہونے کے باوجود ذلیل سمجھے اور اس شخص کی جو لشکر کی قیادت کرے اور وہ بے شمار ہو۔

**توضیح** :یعنی مدح کے لائق یا تو سخی ہے یا سالارِ لشکر۔سخی کی نگاہ میں مال کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ وہ وافر مقدار میں مال کو لوگوں پر لٹاتا رہتا ہے۔اور سالارِ لشکر ایک بڑے لشکر کی قیادت کرتا ہے اور اپنے ملک کی حفاظت کے خاطر سیکڑوں جانوں کو بغیر پس وپیش کے قربان کردیتا ہے۔اس لئے یہ دونوں تعریف کے لائق ہیں۔

**حل لغات** :يُهِينُ. اَهَانَةً: حقیر سمجھنا۔مُكْرَمٌ محترم۔يَجُرُّ. جَرَّهُ جَراً (ن) سختی سے کھینچنا۔ الجَيْش. لشکر (ج) جُيُوش. عَرَمْرَم ۔سخت۔جَيْشٌ عَرَمْرَمٌ: بہت بڑا لشکر۔

وَلِمَنْ إذَا الْتَقَتِ الكُمَاةُ بِمَازِقٍ (۳۳) فَنَصِيبُهُ مِنهَا الكَمِيُّ المُعْلَمُ

**ترجمہ** :اور (تعریف) اس شخص کا حق ہے کہ جب مسلح بہادروں کی میدان جنگ میں مڈبھیر ہوجائے تو اس کا حصہ ان میں سے مسلح علامت زدہ (بہادر) ہو۔

**توضیح**:تعریف کا حقدار وہ بہادر فوجی ہے جس کے حصہ میں میدانِ کارزار میں ہتھیاروں سے لیس بہادر فوجی آئے نہ کہ عام سپاہی۔اس کی شجاعت قابلِ دادا ہے۔

**حل لغات** :اِلْتَقَتْ. اِلتَقَى القَوْمُ: مڈبھیڑ ہونا، آمنے سامنا ہونا۔الكُمَاةُ (واحد) كَمِيٌّ. زرہ پوش، مسلح بہادر۔مَأزِق، تنگ جگہ۔میدان جنگ (ج) مَآزِق. اَزَقَ اَزْقاً (ن ض)و اَزِقاً (س) تنگ ہونا۔نَصِيب ۔حصہ (ج) اَنْصِبَاءُ وَاَنْصِبَةٌ. المُعْلَمُ .علامت زدہ، وہ شخص جس پر

لڑائی کی علامت لگی ہوئی ہو۔ اَعْلَمَ نَفْسَہ: علامت لگانا۔

**ترکیب** :نَصِیْبُہٗ مبتدا، الکَمِیُّ المُعْلَمُ خبر۔

**وَلَرُبَّمَا أَطَرَ القَنَاةَ بِفَارِسٍ (۳۴) وَثَنَى فَقَوَّمَهَا بِآخَرَ مِنهُمُ**

**ترجمہ** :اور وہ بسا اوقات اپنے نیزہ کو ایک شہ سوار (کو مارنے) کے ذریعہ خمدار کردے، اور پھر اس کو دوسری دفعہ مارے تو ان میں سے دوسرے (شہ سوار) کے ذریعہ سیدھا کردے۔

**توضیح** :اس شعر کا تعلق متصلاً ماقبل والے شعر سے ہے، اور مفہوم یہ ہے کہ وہ بڑا ماہر نیزہ باز ہو، اس کے وار کا نشانہ صرف سوار ہو، اگر اس کا نیزہ کسی سوار کو لگ کر ٹیڑھا ہوجائے تو اس کو دوسرے سوار کو مار کر سیدھا کرلیتا ہو، کسی دوسری چیز سے سیدھا نہ کرتا ہو، گویا وہ نیزہ کا استاذ ہو، واقعتاً یہ شخص مدح کا مستحق ہے۔

**حل لغات** :اَطَرَہٗ اَطْراً (ض ن) موڑنا۔ ٹیڑھا کرنا۔ القَنَاةَ. نیزہ (ج) قَنَا. فَارِسٌ. گھوڑسوار (ج) فَوَارِسُ وفُرْسَان. ثَنَى الشَّئَ ثَنْياً (ض) موڑنا۔ وَثَنَى فُلَاناً: دوسرا ہونا۔ یقال: ھٰذا واحِدٌ فَاثْنِہٖ۔ یہ ایک ہے تو دوسرا ہوجا۔ قَوَّمَ المَائِلَ :سیدھا کرنا۔ بِآخَرَ ای بِفَارِسٍ آخَرَ.

**وَالوَجْهُ أَزْهَرُ وَالفُؤَادُ مُشَيَّعٌ (۳۵) وَالرُّمْحُ أَسْمَرُ وَالحُسَامُ مُصَمِّمُ**

**ترجمہ** :اس کا چہرہ (میدان جنگ میں) چمکتا ہو، اور دل انتہائی بہادر ہو، نیزہ گندمی اور تلوار ہڈی میں گھس جانے والی ہو۔

**توضیح** :وہ ایسا بہادر ہو جسکو جنگ سے خوشی ہوتی ہو اور میدان جنگ میں خندہ پیشانی نظر آتا ہو، کیونکہ اس کا دل قوی اور بہادر ہے۔ نیزے اور تلوار کا ماہر ہو جس پر حملہ کرتا ہو تلوار اس کی ہڈی میں گھسا دیتا ہو۔

**حل لغات** :اَزْهَرُ. روشن، منور، تابناک۔ زَهَرَ الوَجْهُ زُهُوراً (ن) چمکنا، روشن ہونا۔ الفُؤَادُ۔ دل (ج) اَفْئِدَةٌ۔ مُشَيَّعٌ۔ اسم مفعول۔ بہادر۔ جلد باز۔ شَيَّعَ الرجُلَ: قوی کرنا۔ جرأت دلانا۔ اَسْمَرُ۔ گندمی (ج) سُمْرٌ. الحُسَامُ۔ کاٹنے والی تلوار۔

شمشیر بڑاں۔ الخَسْمُ (ض) جڑ سے کاٹنا۔ مُصَمِّمٌ. ہڈی میں گھس جانے والی تلوار۔ صَمَّمَ السَّیفَ: تلوار کا ہڈی میں گھس جانا اور کاٹ دینا۔

**اَفعَالُ مَنْ تَلِدُالكِرامُ كرِيْمَةٌ (۳۶) وَفعالُ مَن تَلِدُالأ عَاجِمُ اَعْجَمُ**

**ترجمہ**: شریف زادوں کے کام شریفانہ ہوتے ہیں۔ اور عجمی زادوں کے کام کمینہ آمیز ہوتے ہیں۔

**توضیح**: یعنی انسان اور اس کے کردار و کیرکٹر پر نسب کے اعلیٰ وادنیٰ اور شریف و خسیس ہونے کا کافی فرق پڑتا ہے، شریف زادوں کے کام اور اخلاق شریفانہ ہوتے ہیں، اور خبیث زادوں کے کام کمینگی اور خباثت سے پُر ہوتے ہیں۔

**حل لغات**: اَفْعَال (واحد) فِعلٌ. کام۔ تَلِدُ. وَلَدَتِ المَرْاۃُ وِلادۃً (ض) جننا۔ الکِرَام (واحد) کَرِیمٌ. شریف۔ الأعَاجِم. (واحد) اَعْجَم. غیر عربی۔ اگر چہ وہ اپنی زبان فصیح بولتا ہو، اسی طرح جو صاف، واضح نہ بولے اگر چہ عربی ہو۔ مراد خبیث، خسیس۔

**ترکیب**: اَفعالُ مَنْ مبتدا، کَرِیْمَۃٌ. خبر۔ اسی طرح دوسرے مصرع کی ترکیب ہے۔

# مِنْ قَافِيَةِ النُّوْن

## وَقَالَ يَذْكُرُ خُرُوْجَ شَبِيْبٍ وَمُخَالَفَتَهٗ كَافُوْرًا۔

**ترجمہ**: ابوالطیب متنبّی نے کافور کے خلاف شبیب کے خروج اور اس کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

**توضیح**: مندرجہ ذیل اشعار کا پس منظر یہ ہے کہ شبیب، جو جریر عقیلی کا صاحبزادہ تھا، وہ سیف الدولہ کا دست راست تھا۔ دونوں کی طبیعت اور مزاج میں کافی اختلاف تھا، لیکن اس کے باوجود دونوں ہمیشہ ایک ساتھ رہتے اور ایک دوسرے کی معاونت کرتے ایک مرتبہ شبیب نے دس ہزار سے زائد عرب بہادروں کی جمعیت لے کر کافور کے خلاف خروج کرنے کا ارادہ کیا، اور اس پر چڑھائی کرنے کی منت مانی۔ چنانچہ اس مقصد سے دمشق کی طرف چلا اور دمشق کا محاصرہ کرلیا، لیکن سوئے قسمت ایک عورت نے چکی کا پاٹ اس پر گرادیا جس سے اس کی موت واقع ہوگئی، اور اس کی وجہ سے اس کے لشکر کو شکست کا سامنا کرنا پڑا، حالانکہ سیف الدولہ اس کی موت کو نہیں چاہتا تھا، چونکہ وہ اس کا دایاں ہاتھ تھا، اب موت سے گویا اس کا دایاں ہاتھ کٹ گیا جب ابوالطیّب کو اسکا علم ہوا تو اس نے شبیب کی بغاوت کا تذکرہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل قصیدہ کہا جس میں اصلاً کافور کی تعریف ہے اور ساتھ ہی شبیب کی موت کا تذکرہ اور اس کی مدح بھی ہے۔

عَدُوُّكَ مَذْمُوْمٌ بِكُلِّ لِسَانٍ (۱) وَلَوْ كَانَ مِنْ أَعْدَائِكَ الْقَمَرَانِ

**ترجمہ**: تیرے دشمن کی، ہر زبان پر مذمت جاری ہے۔ اگرچہ تیرے دشمن شمس و قمر ہوں۔

**توضیح**: اے کافور! تجھ سے عداوت اور دشمنی رکھنے والوں کی ہر شخص برائی ہی کرتا ہے، اگرچہ وہ فیض رسانی اور عمومِ نفع میں سورج اور چاند ہی کیوں نہ ہو، وہ بھی تیری مخالفت کیوجہ سے اپنے عمومِ نفع کے باوجود برے ہی کہلائیں گے۔ یہ تعریف کا پہلو ہے۔ اور ہجو کا

بھی امکان ہے تو اس صورت میں مفہوم یہ ہوگا کہ تو ایسا ساقط الاعتبار ہے کہ جو تجھ جیسے کم حیثیت اور کم رتبے والے سے عداوت رکھے تو وہ بھی لوگوں کی نگاہ میں قابل مذمت ہو جاتا ہے ہر شخص اس کا تذکرہ برائی کے ساتھ ہی کرتا ہے۔

**حل لغات**: مَذْمُوْم ۔اسم مفعول برا۔ذَمَّهٗ ذَمًّا (ن) برائی بیان کرنا۔اَعْدَاءٌ (واحد) عَدُوٌّ دشمن۔القَمَرَان. مراد چاند اور سورج جیسے:اَبَوَان ماں اور باپ۔

**ترکیب**: عَدُوُّکَ مبتدا، مَذْمُوْمٌ خبر۔القَمَرَان، کَانَ کا اسم۔

وَلِلّٰـــهِ سِرٌّ فِی عُلَاکَ وَإِنَّـمَا (۲) كَلَامُ الـعِدیٰ ضَرْبٌ مِنَ الهَذَيَانِ

**تــرجمه**: تیری بلندی میں خدا کا ایک راز (پوشیدہ) ہے، اور یقیناً دشمنوں کی بات ایک قسم کی بکواس ہے۔

**تــوضیــح**: یعنی تیرا رفیع المرتبت ہونا ایک خدائی راز ہے اور وہ ہے اپنے دین کو بلند کرنا۔اور دشمنوں کا تیرے بارے میں کلام کرنا ایک قسم کا جنون ہے، کیونکہ وہ رازِ الٰہی کو نہیں سمجھتے جس کی وجہ سے غیر معقول اور بیہودہ بات بولتے رہتے ہیں۔

**حل لغات**: سِرٌّ. راز (ج) اَسْرَار. عُلا ۔بلندی۔العِدیٰ (واحد) عَدُوَّ. دشمن۔ضَرْبٌ. نوع، قسم (ج) اَضْرَاب. هَذَيَانٌ. نامعقول بات، بکواس۔ هَذٰى هَذَيَاناً (ض) مرض وغیرہ کی وجہ سے غیر معقول بات کرنا، بکواس کرنا۔

**ترکیب**: للّٰه خبر مقدم، سِرٌّ مبتدا مؤخر۔

أَتَلْتَمِسُ الأَعْدَاءُ بَعْدَ الَّذِی رَأَتْ (۳) قِيَـامَ دَلِيـلٍ اَوْوَضُـوحَ بَيَـانٍ

**ترجمه**: کیا دشمن ان دلائل کے بعد جو انہوں نے دیکھے ہیں کسی اور دلیل کے قیام اور بیان کی وضاحت کا مطالبہ کریں گے؟

**تــوضیــح**: جب تیرے اعدا تیری رفعت کے دلائل عیاناً دیکھ چکے ہیں تو اب مزید دلائل قائم کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی، جس کی وضاحت آنے والے شعر میں ہے۔

**حل لغات**: تَلْتَمِسُ. اَلتَمَسَ الشَّئَی مِن فُلاَنٍ: طلب کرنا۔ مانگنا۔ الاَعْدَاء (واحد) عَدُوٌّ۔ دشمن۔ دَلِیل۔ حجت۔ ہر وہ چیز جس سے رہنمائی ہو سکے (ج) اَدِلَّۃٌ وَاَدِلاَّءُ وَضُوحٌ. وضاحت۔ وَضَحَ الامرُ وُضُوحاً (ض) ظاہر ہونا، واضح ہونا۔

رَأَتْ كُلَّ مَنْ يَنْوِیْ لَكَ الغَدْرَ يُبْتَلٰی (۴) بِغَدْرِ حَيَاةٍ اَوْبِغَدْرِ زَمَانِ

**ترجمہ**: انہوں نے دیکھا کہ ہر وہ شخص جو تجھ سے عہد شکنی کا ارادہ کرتا ہے وہ یا تو زندگی کی بیوفائی میں مبتلا ہو جاتا ہے یا زمانہ کی بیوفائی میں۔

**توضیح**: یعنی دشمنوں کو مشاہدہ ہو چکا ہے کہ تجھ سے جس شخص نے عہد شکنی کی اس کا حشر بہت برا ہوا۔ یا تو اس کو اپنی زندگی ہی سے ہاتھ دھونا پڑا، یا زمانہ میں ایسا ذلیل ہوا کہ پریشان حال مارا مارا پھرتا رہا اور بالآخر کسی حادثہ میں مبتلا ہو کر دنیا سے چل بسا۔

**حل لغات**: يَنْوِیْ. نَوَاهُ نِيَّةً (ض) ارادہ کرنا۔ الغَدْر. بے وفائی، خیانت۔ غَدَرَ غَدْراً (ض، ن، س) خیانت کرنا، عہد شکنی کرنا۔ يُبْتَلٰی اِبْتَلاَهُ: پریشانی میں ڈالنا، آزمانا۔

**ترکیب**: كُلَّ مَنْ يَنْوِی ، رَأَتْ کا مفعول بہ اور ضمیر فاعل اعداء کی طرف راجع۔ يُبْتَلٰی رأت کا مفعول ثانی۔

بِرَغْمِ شَبِيْبٍ فَارَقَ السَّيفُ كَفَّهُ (۵) وَكَانَا عَلَى العِلاَّتِ يَصْطَحِبَانِ

**ترجمہ**: شبیب کی ناپسندیدگی کے باوجود تلوار نے اس کے ہاتھ سے جدائی اختیار کر لی حالانکہ وہ دونوں ہر حال میں ساتھ رہتے تھے۔

**توضیح**: شبیب نہیں چاہتا تھا کہ میری موت آئے اور میں سیف الدولہ سے جدا ہو جاؤں، کیونکہ بڑے بڑے نا مساعد حالات آئے پھر بھی دونوں میں جدائیگی نہیں ہوئی جب کہ دونوں کا مزاج یکساں نہیں تھا شاعر نے سیف سے سیف الدولہ کو اور کف سے شبیب عقیلی مراد لیا ہے، کہ اس کے مرنے پر گویا سیف الدولہ اپنی ہتھیلی سے محروم ہو گیا۔ کیونکہ شبیب اس کے لئے مثل ہتھیلی کے تھا۔

**حل لغات**: رَغم۔ناپسندیدگی۔ رَغِمَ الشئی رَغماً (س،ف) ناپسند کرنا۔فَارَقَه: جدا ہونا۔ العِلاَّت۔مختلف احوال، حالات بولا جاتا ہے: جَریٰ عَلٰی عِلاَّ تِه: یعنی ہر حال میں یا باوجود مختلف احوال کے جاری رہا۔یَصْطَحِبَانِ. اِصْطَحَبَ القَوْمُ: ایک دوسرے کا ساتھی ہونا۔صَحِبَ صُحْبَةً(س) ساتھی ہونا۔

**ترکیب**: بِرَغمٍ، فَارَقَ سے متعلق۔یَصْطَحِبَانِ، کَانَا کی خبر۔اور عَلٰی العِلاَّت، یَصْطَحِبُ سے متعلق۔

کَأَنَّ رِقَابَ النَّاسِ قَالَتْ لِسَیْفِهٖ (٦) رَفِیقُکَ قَیْسِیٌّ وَأَنْتَ یَمَانِ

**ترجمہ**: گویا لوگوں کی گردنوں نے (جن کو اس کی تلوار نے کاٹ دیا تھا) شبیب کی تلوار سے کہا کہ تیرا ساتھی قیسی ہے اور تو یمنی ہے۔

**توضیح**: یعنی مقتولوں کی گردنوں نے شبیب کی تلوار کو یہ کہہ کر عار دلائی کہ تو تو یمنی ہے جس کی کاٹ کی شہرت ہے، تجھے تو مشہور اور نامور بہادروں کے پاس ہونا چاہئے تھا نہ کہ شبیب کے پاس، جو بنوقیس سے تعلق رکھتا ہے جس کی کوئی شہرت اور ناموری نہیں، اس عار کی وجہ سے تلوار شبیب سے جدا ہوگئی۔

**حل لغات**: رِقَاب (واحد) رَقَبَةٌ. گردن۔رَفِیق۔ساتھی (ج) رُفَقَاءُ۔قَیسِیّ۔قبیلہ بنوقیس کی جانب منسوب۔یَمَان۔یمن کا رہنےوالا۔یمن کا بنا ہوا۔ قیسی اور یمنی دو مشہور قبیلے ہیں۔

فَإِنْ یَکُ إِنْسَاناً مَضیٰ لِسَبِیْلِهٖ (٧) فَإِنَّ الْمَنَایَا غَایَةُ الحَیَوانِ

**ترجمہ**: پس اگر وہ (شبیب) ایک انسان تھا جس نے اپنی راہ لے لی تو یقیناً موت ہر جاندار کا منتہیٰ ہے۔

**توضیح**: اس شعر میں متنبی شبیب کی موت پر اس کے خیر خواہوں کو تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ہر جاندار کو موت کا پیالہ پینا ہے یہ ہمیشہ سے ہوتا رہا ہے۔اور جو بات ہمیشہ سے ہر جاندار کے ساتھ پیش آتی رہی ہو اس میں غم کی کیا بات ہے؟ آخر شبیب بھی تو ایک

متنفس جاندار تھا، اس کو بھی دیگر جانداروں کی طرح کسی نہ کسی دن مرنا ہی تھا، سو وہ مر گیا۔

**لغات** : یَکُ دراصل یَکُوْنُ تھا، واؤ اِن شرطیہ کی بنا پر اور نون تخفیفاً حذف کر دیا گیا ہے۔ سَبِیلٌ راستہ (ج) سُبُل. المَنَایَا (واحد) مَنِیَّةٌ. موت ۔ غَایَۃ. انجام ۔ منتہا (ج) غَایَات حَیَوَان. جاندار (ج) حَیَوَانَات ۔

**ترکیب** : اِنْ یَکُ لَحْ شرط اور جزا محذوف ای فَلا عَارَ عَلَیْہِ بِالْمَوتِ. فَاِنَّ المَنَایَا دلیل جزا۔ مَضیٰ لِسَبِیْلِہٖ، اِنسَاناً کی صفت۔

**وَمَا کَانَ اِلَّا النَّارَ فِی کُلِّ مَوضِعٍ (۸) تُثِیرُ غُبَاراً فِی مَکَانِ دُخَانِ**

**ترجمہ** : اور وہ ہر جگہ (دشمنوں کے حق میں) آگ تھا جو دھوئیں کی جگہ غبار اڑاتی تھی

**توضیح** : جب میدان جنگ میں آگ کا شعلہ بھڑکنے لگتا تو وہ گھوڑے پر سوار ہو کر دشمنوں پر اس زور سے حملہ کرتا کہ فضا میں غبار ہی غبار دکھائی دیتا اور دشمن اس کے حملہ کو اپنے لئے آگ سمجھتے تھے۔

**حل لغات** : النَّارُ. آگ (ج) نِیرَان. مَوْضِع ۔ رکھنے کی جگہ (ج) مَوَاضِع. تُثِیرُ. اَثَارَ الغُبَارَ: غبار اڑانا ۔ غُبَاراً. مٹی، خاک ۔ مَکَان. جگہ (ج) اَمکِنَۃٌ. دُخَان. دھواں (ج) دَوَاخِنُ وَاَدْخِنَۃٌ۔

**ترکیب** : النَّارُ، کَانَ کی خبر، تُثِیرُ، النَّارُ سے حال۔

**فَنَالَ حَیَاۃً یَشتَهِیهَا عَدُوُّہٗ (۹) وَمَوتاً یُشَهِّی الْمَوْتَ کُلَّ جَبَانِ**

**ترجمہ** : اس نے ایسی زندگی پائی جس کی خواہش اس کے دشمن کرتے ہیں اور ایسی موت مرا جو ہر بزدل کو مرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

**توضیح** : یعنی اس کی پوری زندگی شجاعت و بہادری کے ساتھ گزری جس کی تمنا اس کے دشمنوں کو ہے کہ کاش ایسی زندگی ہم کو ملی ہوتی اور جب موت آئی تو بغیر بیماری اور تکلیف کے دفعتاً موت آ گئی یہ ایسی موت ہے جس کی خواہش ہر بزدل کو ہوتی ہے۔

**حل لغات** : نَالَ الشَّئَی نَیلاً (ض س) پانا ۔ یَشْتَهِی. اِشْتَهَی الشَّیْئَ: خواہش کرنا ۔ شَهِیَ

الرَّجُلَ: رغبت دلانا۔خواہش کرنے پر اکسانا۔جَبَان. بزدل (ج) جُبَنَاء. جَبَنَ جُبْنًا و جَبَانَۃً (ن) بزدل ہونا۔

**ترکیب**: یَشْتَہِیْھَا، حَیٰوۃً کی صفت۔ اور یَشْتَہِی، مَوْتًا کی صفت۔ کُلُّ جَبَانٍ ، یَشْتَہِی کا مفعول اول، اور المَوْتَ مفعول ثانی۔

نَفٰی وَقْعَ أَطْرَافِ الرِّمَاحِ بِرُمْحِہٖ (۱۰) وَلَمْ یَخْشَ وَقْعَ النَّجْمِ وَالدَّبَرَانِ

**ترجمہ**: اس نے اپنے نیزے کے ذریعہ دشمن کے نیزوں کی بھالوں کو (اپنے اوپر) پڑنے سے روکا لیکن وہ ثریا ستارہ اور دَبَران کی نحوست سے نہیں ڈرا۔

**توضیح**: یعنی اس نے آفاتِ ارضی مثلاً نیزے اور تلوار سے حفاظت کا تو بندوبست کرلیا تھا، لیکن آفاتِ ساوی ستارہ اور دبران کی نحوست سے بچنے کی کوئی تدبیر نہیں کی تھی جس کی بنا پر وہ اس کی نحوست سے نہ بچ سکا اور بے تیر و تفنگ مرگیا۔

**حل لغات**: نَفَاہُ نَفْیًا (ض) روکنا۔وَقْع. وَقَعَ الامْرُ وَقْعًا و وُقُوعًا (ف) حاصل ہونا۔واقع ہونا۔أَطْرَاف (واحد) طَرْف. ہر چیز کا کنارہ۔طَرْفُ الرِّمَاحِ: نیزہ کی دھار۔یَخْشَ. خَشِیَہٗ خَشْیَۃً (س) ڈرنا۔وَقْعَ النَّجْم. ستارہ کی نحوست۔النَّجم. ستارہ، ثریا ستارہ (ج) نُجُوْم. الدَّبَرَان. چاند کی ایک منزل کا نام جو برج ثور کے پانچ ستاروں پر مشتمل ہے۔اہل عرب ثریا ستارہ اور دبران کو اپنے لئے منحوس خیال کرتے تھے، اس لئے شاعر نے اس کی نحوست کو ممدوح کی موت کا سبب قرار دیا۔

وَلَمْ یَدْرِ أَنَّ المَوْتَ فَوْقَ شَوَاتِہٖ (۱۱) مُعَارَ جَنَاحٍ مُحْسِنَ الطَّیَرَانِ

**ترجمہ**: اور اس نے یہ محسوس نہیں کیا کہ موت اس کے سر پر اس حال میں منڈلا رہی ہے کہ وہ مستعار بازو والی، خوش پرواز ہے۔

**تشریح**: اس شعر میں اشارہ ہے اس طرف کہ اس کی موت ایک عورت کے اس کے سر پر چکی کا پاٹ گرادینے سے ہوئی جیسا کہ بعض کا قول ہے کہ ایک عورت کو عاریت

پرلیا گیا تا کہ وہ اس کے سر پر پتھر گرائے اور دوسرا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ممدوح آفات ارضی سے حفاظت کرتا رہا مگر وہ یہ نہ جان سکا کہ موت ایک خوش پرواز پرندہ کی طرح اسکے سر پر منڈلا رہی ہے۔

**حل لغات** :یَدْرِ. دَرَی الشَّیءَ وَبِالشَّیءِ دِرَایَۃً (ض) حیلہ سے جاننا۔شَوَات. کھوپڑی کا چمڑا۔مُعَار. اسم مفعول۔اَعَارَہ الشَّیءَ: عاریت پر دینا۔وَاسْتَعَارَ الشَّیءَ من فلانٍ: عاریت پر لینا۔یہاں مُعَار. مُسْتَعَار کے معنی میں ہے۔جَنَاح. بازو، پر (ج) اَجْنِحَۃٌ.مُحْسِنَ الطَّیَرَان. خوش پرواز۔ اَحْسَنَ الطَّیَرَانَ: اچھی طرح اڑنا۔وطَارَطَیَرَاناً (ض) اڑنا۔پرواز کرنا۔

**ترکیب** :مُعَارجَنَاح اور مُحْسِنَ الطَّیَرَان دونوں حال۔اور یہ بھی احتمال ہے کہ دونوں اَنَّ کی خبر ثانی اور خبر ثالث ہو۔اور خبر اوّل فَوْقَ شَوَاتِہ ہو۔اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ موت اس کے سر پر منڈلا رہی ہے، وہ مستعار بازو والی اور خوش پرواز ہے۔

وَقَدْقَتَلَ الْاَقْرَانَ حَتّٰی قَتَلْتَہٗ (۱۲) بِاَضْعَفِ قِرْنٍ فِیْ اَذَلِّ مَکَانٖ

**ترجمہ** :اس نے اپنے ہمسروں کو قتل کیا یہاں تک کہ (اے زمانہ!) تو نے اس کو کمزور ہمسر کے ذریعہ ذلیل ترین جگہ میں قتل کردیا۔

**توضیح** :یعنی اس نے بڑے بڑے بہادروں کو قتل کیا تھا۔اے زمانہ! اگر تجھے قتل کرنا ہی تھا تو اسکو کسی بہادر کے ذریعہ میدان جنگ میں قتل کرتا، لیکن افسوس کہ تو نے اس کو صنف نازک کے ہاتھ سے قتل کیا اور وہ بھی میدان جنگ سے باہر، جو جنگجو بہادر کے لئے ذلیل ترین جگہ ہے، عزت وافتخار کی جگہ تو میدان جنگ ہے۔

**حل لغات**:اَقْرَان (واحد) قِرْنٌ. ہمسر۔اَضْعَف. کمزورترین۔ضَعُفَ ضُعْفاً (ن) ضَعَافَۃً (ک) کمزور ہونا۔اَذَلّ. انتہائی ذلیل۔ذَلَّ ذِلَّۃً (ض) ذلیل ہونا۔

اَتَتْہُ الْمَنَایَا فِیْ طَرِیْقٍ خَفِیَّۃٍ (۱۳) عَلٰی کُلِّ سَمْعٍ حَوْلَہٗ وَعِیَانٖ

**ترجمہ** :موت اس کے پاس ایسے راستہ سے آئی جو اس کے گردوپیش کے ہر کان اور آنکھ

پر پوشیدہ تھا۔

**توضیح**: یعنی اس کی موت دفعتاً باطنی آفت سے ہوئی اور کسی کو اس کی موت کا سبب معلوم نہ ہو سکا۔ ممکن ہے کہ اس میں اشارہ ہو اس طرف کہ شبیب کو کسی نے زہر آلود ستو کھلا دیا جس سے اس کی موت ہو گئی لیکن گردو پیش رہنے والے اس سے ناواقف رہے جیسا کہ بعض لوگوں کا یہی کہنا ہے۔

**حل لغات**: اَلْمَنَایَا (واحد) مَنِیَّۃٌ. موت۔ طَرِیق. راستہ (ج) طُرُقٌ. خَفِیَّۃٌ۔ پوشیدہ۔ خَفِیَ خَفَاءً (س) چھپنا، پوشیدہ ہونا۔ سَمْع۔ سننے کا حاسہ، کان (ج) اَسْمَاع وَاَسْمُعٌ (جج) اَسَامِعُ، اَسَامِیعُ. عِیَان. مصدر۔ عَایَنَہ: آنکھ سے دیکھنا۔

**ترکیب**: عَلٰی کُلِّ سَمْعٍ، خَفِیَّۃٍ سے متعلق۔

وَلَوسَلَکَتْ طُرُقَ السِّلَاحِ لَرَدَّھَا (۱۴) بِطُوْلِ یَمِیْنٍ وَاتِّسَاعِ جَنَانِ

**ترجمہ**: اور اگر وہ (موت) ہتھیاروں کے راستہ سے آتی تو شبیب اپنی دست درازی اور وسعت قلب کے ذریعہ اس کو (ناکام) لوٹا دیتا۔

**توضیح**: یعنی شبیب کے پاس موت خفیہ راستہ سے آئی اگر وہ مسلح ہو کر جنگ کے راستہ سے عَلَی الاِعلان آتی تو پھر شبیب کو قتل نہ کر پاتی چونکہ وہ انتہائی بہادر اور حوصلہ مند جنگ جو تھا جس سے ٹکر لینا موت کے لئے آسان نہ تھا۔

**حل لغات**: سَلَکْتُ. سَلَکَ الطَّرِیْقَ سُلُوْکاً (ن) راستہ چلنا۔ طُرُقٌ (واحد) طَرِیْقٌ راستہ۔ اَلسِّلَاحُ۔ ہتھیار (ج) اَسْلِحَۃٌ. رَدُّ الشَّئیِ عَنْ کذا رَدًّا (ن) لوٹانا۔ یَمِیْنٌ۔ دایاں ہاتھ (ج) اَیْمَان. اِتِّسَاع. کشادہ ہونا۔ جَنَان. دل (ج) اَجْنَان.

**ترکیب**: ولو سَلَکتْ الخ شرط، لَرَدَّھَا جواب لو۔

تَقَصَّدَہُ الْمِقْدَارُ بَیْنَ صِحَابِہ (۱۵) عَلٰی ثِقَۃٍ مِنْ دَھْرِہٖ وَاَمَانِ

**ترجمہ**: اس کو قضا و قدر نے اسکے دوستوں کے درمیان اس حال میں قتل کیا کہ اس کو اپنے

زمانہ اوراس کی حفاظت پر اعتماد تھا۔

**توضیح**: یعنی شبیب کو اپنی جنگی تدبیر اور مہارت پر ناز تھا اور اپنے لشکروں کی شجاعت پر اعتماد تھا کہ ابھی میری موت نہیں آئے گی، لیکن قضاوقدر غالب آئی اور لشکروں کے درمیان سے اسے اٹھا لے گئی اور وہ اسے روک نہ سکے۔

**حل لغات**: تَقَصَّدَہ: کسی کو اس کی جگہ پر قتل کر دینا۔ المِقْدَارُ۔ خدائی فیصلہ، قضاوقدر (ج) مَقَادِیْر۔ صِحَابٌ (واحد) صَاحِبٌ۔ ساتھی۔ ثِقَة. اعتماد۔ وثق بفُلَانٍ ثِقَةً وَوُثُوقًا (ض) اعتماد کرنا۔ دَهْرٌ. زمانہ (ج) دُهُور۔ اَمان. اطمینان۔ اَمِنَ اَمْنًا وَاَمَانًا (س) مطمئن ہونا۔

**ترکیب**: عَلٰی ثِقَةٍ، تَقَصَّدَہ کی ضمیر مفعول سے حال۔ مِنْ دَهْرِہٖ، ثِقَةٍ سے متعلق۔

**وَهَلْ يَنْفَعُ الجَيْشُ الكَثِيْرُ التِفَافُهُ (۱۶) عَلٰى غَيْرِ مَنْصُوْرٍ وَغَيْرِ مُعَانِ**

**ترجمہ**: اور کیا لشکروں کی کثرت کا اس شخص پر اکٹھا ہونا نفع بخش ہوگا جس کی نصرت اور مدد نہ کی گئی ہو؟

**توضیح**: شبیب کے ساتھ نصرتِ خداوندی نہیں تھی اس لئے لشکروں کی کثیر تعداد اس کو موت سے نہیں بچا سکی۔ لشکر کثیر اس شخص کے لئے مفید ہے، جس کے ساتھ تائید الٰہی اور نصرتِ خداوندی ہو۔

**حل لغات**: يَنْفَعُ نَفَعَهُ نَفْعًا (ف) نفع پہونچانا۔ اِلتِفَاف. مصدر۔ اِلتَفَّ عَلَيْهِ القَوْمُ: اکٹھا ہونا۔ مَنْصُوْرٌ. اسم مفعول۔ نَصَرَہ نُصْرَةً (ن) مدد کرنا۔ مُعَان۔ اسم مفعول۔ اَعَانَہ: مدد کرنا۔

**ترکیب**: الجَيْشُ الكَثِيْرُ مبدل منہ، التِفَافُهُ بدل۔ عَلٰى غَيْرِ مَنْصُوْرٍ. التفَاف سے متعلق۔

**وَدٰى مَا جَنٰى قَبْلَ الْمَبِيْتِ بِنَفْسِهٖ (۱۷) وَلَمْ يَدِهٖ بِالجَامِلِ العَكَنَانِ**

**ترجمہ**: اس نے شب گذاری سے قبل ہی جان کے ذریعہ اپنی جنایت کی دیت دیدی اور دیت میں اونٹ کے بہت سے ریوڑ نہیں دیئے۔

**توضیح**: شبیب نے بہت سے آدمیوں کو قتل کیا تھا تو اس نے ان سب کی دیت میں

اونٹ کے بجائے اپنی جان دیدی؛ حالانکہ لوگ دیت میں اونٹ دیا کرتے ہیں اور یہ دیت اس نے رات کے آنے سے پہلے دے دی۔

**حل لغات**: وَدَی القَاتِلُ القَتِیْلَ وَدْیاً وَدِیَةً (ض) خوں بہادینا، دیت دینا۔ جَنٰی جِنَایَةً (ض) گناہ کرنا۔ المَبِیْت. مصدر میمی بَاتَ فِی المَکَانِ بَیْتاً (ض) رات گذارنا۔ الجَامِل. اسم فاعل۔ اونٹوں کا ریوڑ چرواہوں سمیت۔ العَکْنَان۔ بہت اونٹ۔

**ترکیب**: مَاجَنٰی وَدٰی کا مفعول بہ بِنَفْسِہٖ، وَدٰی سے متعلق۔

**أَتُمْسِکُ مَاأَوْلَیْتَہٗ یَدُعَاقِلٍ (۱۸) وَتُمْسِکُ فِی کُفْرَانِہٖ بِعِنَان**

**ترجمہ**: کیا کسی عقلمند کا ہاتھ اس احسان کو روک سکتا ہے جو تو نے اس پر کیا اور پھر اس کی ناشکری میں وہ لگام کو روک لے؟

**توضیح**: شاعر کافور کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ تو نے شبیب کو جتنی نعمتوں سے نوازا تھا کیا اتنی نعمتیں کسی دانشمند کو آج تک تو نے دی ہے؟ نہیں؛ پھر بھی شبیب نے تیری ناشکری کی اور تیرے خلاف اپنے گھوڑے کے لگام کو تجھ سے قتال کے لئے روکے رکھا اسے تو معلوم ہونا چاہئے تھا کہ جو شخص انعام پر قادر ہے یقیناً وہ انتقام پر بھی قادر ہوگا۔ اس شعر میں اشارہ ہے اس طرف کہ شبیب کو اس کی نمک حرامی کی نحوست نے ہلاک کردیا۔

**حل لغات**: تُمْسِکُ. اَمْسَکَہٗ: روکنا۔ اَوْلَیْتَ. آلاہُ مَعْرُوْفاً: احسان کرنا۔ کُفْرَانٌ. ناشکری، ناقدری۔ کفَرَ النِعْمَةَ کُفْرَاناً (ن) ناشکری کرنا۔ عِنَان۔ لگام کی رسی، لگام (ج) اَعِنَّةٌ وَعُنُنٌ۔

**ترکیب**: یَدُ عَاقِلٍ، تُمْسِکُ. کا فاعل۔ مَاأَوْلَیْتَہٗ اس کا مفعول بہ۔ وَتُمْسِکَ واؤ بمعنی مَعَ اور اَنْ مصدر یہ مقدر۔

**وَیَرکَبُ مَاأَرْکَبْتَہٗ مِن کَرَامَةٍ (۱۹) وَیَرکَبُ لِلْعِصْیَانِ ظَهْرَ حِصَانٍ**

**ترجمہ**: اور کیا کوئی اس سواری پر جو تو نے اس کو بطور بخشش عطا کی، سوار ہو کر تیری نافرمانی کر کے گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو سکتا ہے؟

**توضیح**: یعنی تو نے شبیب کو بخشش اور کرامت کی ایک سواری دی، اس کا تقاضہ یہ تھا کہ وہ

تیرا احسان مند ہوتا، اور تیری اطاعت کرتا لیکن وہ نمک حرام نکلا، تیری بغاوت پر اُتر آیا اور تیرے دیئے ہوئے گھوڑے پر سوار ہوکر تجھ سے مقابلہ کے لئے میدان میں نکل پڑا۔ کیا ایسا شخص گھوڑے پر سوار ہونے کے لائق ہے؟ نہیں، بالکل نہیں۔

**حل لغات**: اَرْكَبْتَ. اَرْكَبَہ: سواری دینا۔ كَرَامَة۔ بخشش۔ العِصْيَان. نافرمانی۔ عَصىٰ عِصْيَاناً (ض) نافرمانی کرنا۔ ظَهْر. پیٹھ (ج) اَظْهُرٌ و ظُهُورٌ۔ حِصَان. اصیل گھوڑا، ہزگھوڑا (ج) اَحْصِنَةٌ و حُصُنٌ۔

ثَنىٰ يَدَه الإحْسَانُ حتىٰ كَأنَّهَا (۲۰) وَقَدْ قُبِضَتْ كَانَتْ بِغَيْرِ بَنَانِ

**ترجمہ**: تیرے احسان نے اس کے ہاتھ کو موڑ دیا یہاں تک کہ اس کا مٹھی بندھا ہاتھ بغیر پوروؤں کے تھا۔

**توضیح**: اے کافور! شبیب کے ہاتھ کو تیرے احسان نے مقصد میں کامیاب ہونے سے روک دیا یہاں تک کہ اس کا مٹھی بندھا ہاتھ بغیر انگلیوں کے تھا۔ جس طرح بغیر انگلی کے مٹھی بیکار ہے۔ اس سے کچھ پکڑا نہیں جاسکتا۔ اسی طرح کافور کے خلاف کسی مقصد کیلئے شبیب کی کوشش لاحاصل ہے۔

**حل لغات**: ثَنىٰ الشَّئَ ثَنْياً (ض) موڑنا، پھیرنا۔ قُبِضَتْ. قَبَضَ بِيَدِهِ الشَّئَ قَبْضًا (ض) کسی چیز کو ہاتھ سے پکڑنا۔ بَنَان. پوروے، انگلیاں (واحد) بَنَانَة (ج) بَنَانَات۔

**ترکیب**: الإحْسَانُ، ثَنىٰ کا فاعل، يَدَه مفعول بہ۔ كَانَتْ بِغَيْرِ بَنَانٍ، كَأنَّهَا کی خبر، اور قَدْ قُبِضَتْ اس کی ضمیر سے حال۔

وَعِنْدَ مَنِ الْيَوْمَ الْوَفَآءُ لِصَاحِبِ (۲۱) شَبِيبٌ وَأَوْفىٰ مَنْ تَرىٰ أَخَوَانِ

**ترجمہ**: آج کس شخص کے پاس اپنے ساتھی کے لئے وفاداری ہے؟ شبیب اور وہ شخص جس کو تم سب سے زیادہ باوفا سمجھتے ہو دونوں بھائی ہیں۔

**توضیح**: آج کے زمانے میں کوئی کسی کا نہیں۔ لوگ اپنے دوست کے ساتھ وفاداری کا معاملہ نہیں کرتے چہ جائے کہ دشمن کے ساتھ، تم جس کو سب سے زیادہ وفادار سمجھتے ہو

اس میں اور شبیب میں بے وفائی کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔

**حل لغات** :مَنْ استفہام انکاری۔ الوَفَاءُ. وفاداری۔ وَفیٰ بِالوَعْدِ وَفَاءً (ض) پورا کرنا۔ وَالتَّفْضِیْلُ مِنْهُ اَوْفٰی.

**ترکیب** :عِنْدَمَنْ خبر مقدم، الوَفَاءُ مبتدا موخر۔ الیَوْمَ، الوفَاءُ کا ظرف۔ شَبِیْبٌ وَاَوْفٰی مبتدا، اَخَوَانِ خبر۔

قَضَی اللّٰـهُ یَاکَافُورُ اَنَّکَ اَوَّلٌ (۲۲) وَلَیْسَ بِقَاضٍ اَنْ یُرٰی لَکَ ثَانِ

**ترجمہ** :اے کافور! اللہ فیصلہ کر چکا ہے کہ تو اول نمبر پر ہے اور وہ اس کا فیصلہ کرنے والا نہیں کہ تیرا کوئی ثانی نظر آوے۔

**توضیح** :یعنی اللہ تعالیٰ نے تجھ کو مکارم اخلاق اور اوصاف وکمالات میں ممتاز پیدا کیا ہے اور فیصلہ کر چکا ہے کہ کوئی تیرا ثانی اور مقابل نہیں ہوگا اس لئے کوئی تیرے خلاف خروج کر کے تیرا مد مقابل نہیں بن سکتا۔

**حل لغات**:قَضَی الاَمْرَله قَضَاءً (ض) فیصلہ کرنا۔ اَوَّلُ. پہلا (ج) اَوَّلُوْن. ثانی۔ دوسرا۔

**ترکیب** :بِقَاضٍ ،لَیْسَ کی خبر اور ضمیر اسم۔ اَنْ یُرٰی ،قاضٍ کا مفعول بہ۔ ثَانٍ، یُرٰی کا نائب فاعل۔

فَمَالَکَ تَخْتَارُ الْقِسِیَّ وَاِنَّمَا (۲۳) عَنِ السَّعْدِیُرْمٰی دُوْنَکَ الثَّقَلَانِ

**ترجمہ** :تجھے کیا ہوا کہ تو کمانوں کو (دشمنوں کے قتل کے لئے) منتخب کرتا ہے جبکہ تیری سعادتمندی کی وجہ سے تیرے علاوہ جن وانس کو تیر مارے جاتے ہیں۔

**توضیح** :تو اتنا سعادت مند ہے کہ تیرے خلاف جو کوئی بھی بغاوت کرتا ہے جنات ہو یا انسان، وہ منجانب اللہ ہلاک کر دیا جاتا ہے اس لئے تجھے تیر اور کمان کی کیا ضرورت ہے؟

**حل لغات**: مَالَکَ استفہام انکاری۔ تَخْتَارُ. اِخْتَارَ الشَّئی :کسی چیز کو منتخب کرنا۔ القِسِیُّ (واحد) قَوْسٌ۔ کمان۔ السَّعْد۔ سعادت، نیک بختی (ج) اَسْعُدٌ وسُعُوْد. سَعِدَ سَعَادَةً (س) نیک بخت ہونا۔ یُرْمٰی. رَمَی السَّهْمَ رَمْیاً (ض) تیر پھینکنا۔ الثَّقَلَانِ .جن وانس۔

وَمَالَکَ تُعْنیٰ بِالأَسِنَّةِ وَالقَنَا (۲۴) وجَدُّکَ طَعَّانٌ بِغَیْرِ سِنَانٍ

**ترجمہ**: تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو بھالوں اور نیزوں کا اہتمام کرتا ہے حالانکہ تیرا نصیب بغیر نیزے کے پھل کے نہایت درجہ نیزہ باز ہے۔

**توضیح**: تو دشمنوں کے لئے نیزوں اور بھالوں کو جمع کرنے کی فکر کیوں کرتا ہے؟ جب کہ تیری خوش قسمتی کی برکت سے دشمن بغیر بھالوں کے قتل ہو جاتے ہیں اس لئے تجھے نیزوں اور بھالوں کو جمع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

**حل لغات**: تُعْنیٰ. عُنِیَ بالامرِ عَنْیاً وعِنَایَةً (س) اہتمام کرنا۔ مشغول ہونا۔ الاَسِنَّةَ (واحد) سِنَانٌ۔ بھالا۔ نیزہ کا پھل۔ جَدٌ۔ نصیب، حصہ۔ طَعَّانٌ۔ اسم مبالغہ۔ بہت زیادہ نیزہ باز۔ طَعَنَهٗ. طَعْنًا (ف۔ن) نیزہ مارنا۔

**ترکیب**: بِغَیْرِ سِنَانٍ، طَعَّانٌ سے متعلق۔

وَلِمْ تَحْمِلُ السَّیْفَ الطَّوِیْلَ نِجَادُهٗ (۲۵) وَأَنْتَ غَنِیٌّ عَنْهُ بِالحَدَثَانِ

**ترجمہ**: اور تو لمبے پڑتلے والے تلوار کو کیوں اٹھاتا ہے؟ جب کہ تو حوادث کی وجہ سے اس سے بے نیاز ہے۔

**توضیح**: یعنی تیرے مخالف کو حوادثِ زمانہ خود ہی ہلاک کر دیتے ہیں، اور وہ تیرے حق میں لشکر جرار کا کام کرتے ہیں تو پھر تجھے تلوار اٹھانے کی کیا ضرورت رہ گئی؟

**حل لغات**: لِمْ. لِمَا کا مخفف اور میم کا سکون ضرورتِ شعری کی بنا پر۔ تَحْمِلُ. حَمَلَ الشَّیَ حَملاً (ض) اٹھانا۔ نِجَادٌ۔ پڑتلہ۔ کہا جاتا ہے: هُوَ طَوِیْلُ النِّجَادِ. وہ لمبے پڑتلے والا ہے۔ غَنِیٌّ۔ بے نیاز (ج) اَغْنِیَاءُ. الحَدَثَانِ. حوادث زمانہ، زمانہ کی سختیاں۔

**ترکیب**: نِجَادُہ، الطَّوِیْلَ کا فاعل۔ وَاَنْتَ غَنِیٌّ، تَحْمِلُ کی ضمیر سے حال۔

اَرِدْلِیْ جَمِیلاً جُدْتَ اَوْلَمْ تَجُدْ بِهٖ (۲۶) فَإِنَّکَ مَا أَحْبَبْتَ فِیَّ اَتَانِی

**ترجمہ**: آپ میرے لئے بخشش کا ارادہ کرلیں، پھر آپ دیں یا نہ دیں (مجھے کوئی پروا

نہیں ہے) کیونکہ جو چیز آپ میرے لئے چاہ لیتے ہیں وہ میرے پاس آجاتی ہے۔

**توضیح**: یعنی آپ کا صرف میرے لئے بخشش کا ارادہ کرلینا کافی ہے ارادہ کرنے میں تاخیر ممکن ہے لیکن ارادہ کرلینے کے بعد پھر کوئی تاخیر نہیں وہ چیز خود بخود میرے پاس پہونچ جائیگی۔ بخشش سے مراد جاگیر یا حکومت کا کوئی عہدہ ہے جس کا کافور نے متنبی سے وعدہ کیا تھا۔

**حل لغات**: اَرِدْ۔ امر۔ اَرَادَه: چاہنا۔ جَمِیْلاً۔ نیکی، احسان۔ جُدْتَ جَادَ عَلَیْهِ جُوْداً (ن) بخشش کرنا۔ اَحْبَبْتَ۔ اَحَبَّهٗ: محبت کرنا۔ پسند کرنا۔ اَتَانِیْ۔ اَتیٰ فُلَاناً اِتْیَاناً (ض) آنا۔

**ترکیب**: مَا اَحْبَبْتَ فِیَّ پورا جملہ مبتدا، قائم مقام شرط، اَتَانِیْ خبر، قائم مقام جزا۔ پھر پورا جملہ اِنَّ کی خبر۔

لَوِالْفَلَکَ الدَّوَّارَ اَبْغَضْتَ سَعْیَهٗ (۲۷) لَعَوَّقَهٗ شَیْئٌ عَنِ الدَّوَرَانِ

**ترجمه**: اگر تو گردش کرنے والے آسمان کی حرکت ناپسند کرے تو (ضرور بالضرور) کوئی نہ کوئی چیز اس کو گردش سے روک دے گی۔

**توضیح**: اگر گردش کرنے والے آسمان کی حرکت کو تو روکنا چاہے تو ضرور کوئی نہ کوئی چیز اس کو حرکت سے روک دے گی؛ کیونکہ تیری حکومت زمین سے آسمان تک پہنچ چکی ہے اس لئے آسمان بھی تیری مرضی کے خلاف حرکت نہیں کرسکتا چہ جائے کہ دوسری چیز؛ کیونکہ تیرا حکم واجب العمل ہے۔

**حل لغات**: الفَلَکَ۔ آسمان (ج) اَفلاک۔ الدَّوَّارُ۔ بہت زیادہ گردش کرنے والا۔ دَارَ دَوَرَاناً (ن) چکر لگانا۔ اَبْغَضْتَ۔ اَبْغَضَه: دشمنی کرنا، نفرت کرنا۔ سَعْیٌ (ف) دوڑنا۔ عَوَّقَهٗ عَنْ کَذا: روکنا۔ باز رکھنا۔

**ترکیب**: الفَلَکَ الدَّوَّارَ یہ مَا اُضْمِرَ عَامِلُه عَلٰی شَرِیطَةِ التَّفْسِیر کی بنا پر منصوب ہے اور اصل "لَوْ اَبْغَضْتَ الفَلَکَ الدَّوَّارَ اَبْغَضْتَ سَعْیَه" ہے تفسیر کی وجہ سے پہلے فعل کو وجوباً حذف کردیا گیا ہے۔

## مِنْ قَافِيَةِ الْيَاءِ

### وَقَالَ يَمْدَحُ كَافُوْرًا فِي جُمَادَى الآخِرَة سَنَةَ سِتٍّ وَأَرْبَعِيْنَ وَثَلٰثِ مِائَةٍ

**ترجمہ**: ابوالطیب متنبی نے جمادی الاخریٰ ۳۴۶ھ میں کافور کی مدح میں یہ قصیدہ کہا۔

**حل لغات**: جُمَادٰی بالضم بروزن فُعَالیٰ قمری سال کا پانچواں اور چھٹا مہینہ۔

كَفٰى بِكَ دَاءً أَنْ تَرَى الْمَوْتَ شَافِيًا (۱) وَحَسْبُ الْمَنَايَا أَنْ يَكُنَّ أَمَانِيَا

**ترجمہ**: (اے نفس!) بیماری کے اعتبار سے تیرے لئے یہ کافی ہے کہ تو موت کو شافی سمجھے اور موتوں کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ آرزو ہو جائیں۔

**توضیح**: یعنی آدمی پر جب کوئی سخت مصیبت آتی ہے یا وہ شدید بیمار ہو جاتا ہے اور اس مصیبت اور بیماری کے ختم ہونے کی بظاہر امید نہیں ہوتی، تو وہ موت کی تمنا کرنے لگتا ہے اور یہ علامت ہوتی ہے مصیبت کی انتہا کی۔ یہی حال متنبی کا ہے کہ جب سے سیف الدولہ سے علیحدہ ہوا ہے اسی وقت سے اس پر اتنے مصائب وشدائد آئے کہ جن سے پریشان ہو کر وہ موت کی تمنا کرنے لگا، اور موت کو مصائب کے لئے شافی سمجھنے لگا۔ ابتدائی اشعار میں انہی مصائب اور فراق کے صدمے کا ذکر ہے۔

**حل لغات**: كَفٰى بِهٖ كِفَايَةً (ض) کافی ہونا۔ داءٌ۔ بیماری (ج) أَدْوَاءٌ۔ شَافِي۔ شفا دینے والا۔ شَفَى اللّٰهُ فُلَانًا عَنِ الْمَرَضِ شِفَاءً (ض) شفا دینا۔ حَسْبٌ۔ مصدر۔ کافی ہونا۔ الْمَنَايَا (واحد) مَنِيَّةٌ۔ موت۔ أَمَانِيَا (واحد) أُمْنِيَّةٌ۔ آرزو، تمنا۔

**ترکیب**: دَاءً تمیز۔ أَنْ تَرٰى، كَفٰى کا فاعل۔ حَسْبُ الخ مبتدا، أَنْ يَكُنَّ خبر۔

تَمَنَّيْتَهَا لَمَّا تَمَنَّيْتَ أَنْ تَرٰى (۲) صَدِيْقًا فَأَعْيَا أَوْ عَدُوًّا مُدَاجِيَا

**ترجمہ**: تو نے موت کی تمنا اسوقت کی جب تو نے ایک مخلص دوست کو یا ظاہری رواداری

برتنے والے دشمن کو دیکھنے کی خواہش کی اور تو اس سے عاجز رہا۔

**توضیح**: یعنی تو نے موت کی خواہش اس وقت کی جب تجھے کوئی مخلص دوست نہ مل سکا اور نہ ایسا دشمن ملا جو دل میں عداوت رکھتا ہو اور ظاہر میں رواداری برتتا ہو۔ جب یہ دونوں چیزیں تجھے نہ مل سکیں تو تو نے مایوس ہو کر اپنی موت کو حیات پر ترجیح دی۔

**حل لغات**: تَمَنَّیْتَ۔ تَمَنَّی الشَّیْئَ: آرزو کرنا۔ صَدِیْق۔ دوست (ج) اَصْدِقاء۔ اَعْیَاہُ الاَمْرُ: عاجز کر دینا، تھکا دینا۔ مُدَاجِیًا۔ اسم فاعل۔ ظاہری رواداری برتنے والا۔ دَاجَاہُ: نمائشی رواداری برتنا، مدارات کرنا۔

إِذَا كُنْتَ تَرضىٰ أَنْ تَعِيشَ بِذِلَّةٍ (۳) فَلَا تَسْتَعِدَّنَّ الحُسَامَ اليَمَانِيَا

**ترجمہ**: جب تو ذلت کے ساتھ زندگی گزارنے پر راضی ہے تو پھر یمنی تلوار کو تیار مت کر۔

**توضیح**: اے دل! تلوار تو عزت کی زندگی گزارنے کے لئے ہے اور تو تو ذلت کی زندگی گزارنے پر راضی ہے اس لئے یمنی تلوار لے کر کیا کرے گا؟

**حل لغات**: تَرْضىٰ۔ رَضِیَ الشَّیُٔ رِضىً (س) پسند کرنا۔ تَعِیْشَ۔ عَاشَ عَیْشاً (ض) زندگی گذارنا۔ لَاتَسْتَعِدَّنَّ۔ لائے نہی۔ اِسْتَعَدَّ لِلاَمرِ۔ تیار ہونا۔ یہاں اَعَدَّ کے معنی میں ہے۔ اَعَدَّہُ لِلاَمْرِ: تیار کرنا۔ الحُسَام۔ شمشیر برّاں۔ حَسَمَہ حَسْماً (ض) جڑ سے کاٹنا۔ الیَمانِیا۔ یمن کی طرف منسوب۔

**ترکیب**: اَنْ تَعِیْشَ، تَرْضىٰ کا مفعول بہ۔

وَلَا تَسْتَطِيلَنَّ الرِّمَاحَ لِغَارَةٍ (۴) وَلَا تَسْتَجِيدَنَّ الْعِتَاقَ الْمَذَاكِيَا

**ترجمہ**: اور تو حملہ کے لئے طویل نیزہ طلب مت کر، اور شریف النسل پختہ عمر کے عمدہ گھوڑوں کے حصول کی ہرگز خواہش مت کر۔

**توضیح**: جنگ کے ہتھیار مثلاً نیزے اور گھوڑے عزت کی زندگی گزارنے کے لئے ہیں اور تو ذلت کی زندگی پر راضی ہے؛ اس لئے تجھے نیزہ دراز کرنے اور عمدہ گھوڑا تلاش کرنے

کی ضرورت نہیں۔

**حل لغات**: لَاتَسْتَطِيلَنَّ. اِسْتَطَالَ الشَّيْءُ: بلند دیکھنا۔ دراز خیال کرنا۔ غَارَةٌ۔ مصدر۔ لوٹ۔ یہ اِغَارَة کا اسم ہے (ج) غَارَاتٌ. اَغَارَ عَلَيْهِم: لوٹ ڈالنا۔ لَاتَسْتَجِيدَنَّ. اِسْتَجَادَ الشَّيْءُ: عمدگی کو طلب کرنا۔ العِتَاق (واحد) عَتِيقٌ۔ عمدہ۔ فَرَسٌ عَتِيقٌ: خوش منظر گھوڑا۔ المَذَاكِيَا (واحد) مُذَكِّيٌ۔ گھوڑا جس کی عمر پوری اور قوت کامل ہو چکی ہو۔

فَمَايَنْفَعُ الأُسْدَ الحَيَاءُ مِنَ الطَّوٰى (۵) ولاتُتَّقٰى حَتّٰى تَكُوْنَ ضَوَارِيَا

**ترجمہ**: کیونکہ شیروں کو بھوک کے معاملے میں شرم وحیا نفع نہیں دیتی، اور ان سے نہیں ڈرا جاتا یہاں تک کہ وہ پھاڑنے والے خونخوار ہوں۔

**توضیح**: یعنی اگر شیر بھوک کی حالت میں شکار کرنے سے شرم اور عار محسوس کرے تو وہ بھوکا رہے گا اور لوگ اس سے نڈر ہو جائیں گے۔ اس کا خوف اور وحشت تو اسی وقت تک لوگوں کے قلب میں رہتا ہے جب تک کہ وہ خونخوار اور پھاڑنے والا ہو۔ اس لئے اگر شیر بن کے رہنا ہے تو ضروری ہے کہ دشمنوں پر حملہ کیا جائے اور ان کا مال لوٹ کر کھایا جائے۔ تاکہ لوگ ڈرتے رہیں۔

**حل لغات**: يَنْفَعُ. نَفَعَهُ بِكَذَا نَفْعاً (ف) نفع دینا۔ الأُسْد (واحد) اَسَدٌ. شیر، خواہ نر ہو یا مادہ۔ الحَيَاء۔ شرم وحیاء۔ کسی چیز سے منقبض ہونا اور ملامت کے خوف سے چھوڑنا۔ حَيِيَ مِنْهُ حَيَاءً (س) منقبض ہونا۔ الطَّوٰى: بھوک۔ طَوِيَ طَوًى (س) بھوکا رہنا۔ تُتَّقٰى. اِتَّقٰى فلاناً: خوف کھانا، پرہیز کرنا۔ ضَوَارِي (واحد) ضَارِيٌ او ضَارِيَةٌ. پھاڑنے والا، درندہ۔ ضَرِيَ الكَلْبُ بِالصَّيْدِ ضَرْياً وَضَرَاوَةً (س) شکار کا خوگر ہونا۔ مع گوشت خون کے چٹ کر جانا۔

**ترکیب**: الأُسْدَ، يَنْفَعُ کا مفعول بہ۔ الحَيَاءُ اس کا فاعل۔ ضَوَارِياً، تكونُ کی خبر۔

حَبَبْتُكَ قَلْبِي قَبْلَ حُبِّكَ مَنْ نَاٰى (۶) وَقَدْ كَانَ غَدَّاراً فَكُنْ أَنْتَ وَافِيَاً

**ترجمہ**: اے دل! میں نے تجھ سے محبت کی ہے تیرے اس شخص سے محبت کرنے سے پہلے

جو جدا ہو گیا۔ وہ عہد شکن تھا پس تو میرے لئے وفادار بن جا۔

**توضیح** :یعنی اے دل! میں نے تجھ سے دوستی کی اور تو نے سیف الدولہ سے لیکن سیف الدولہ بے وفا نکلا۔ اب تو بے وفا مت نکل۔ یعنی سیف الدولہ کا مشتاق مت ہو، اور اس کی محبت پر آنسو مت بہا۔

**حل لغات** :حَبَبْتُ. حَبَّهُ حُبّاً (ض) محبت کرنا۔ نَأَی فُلاناً وَعَنْ فلانٍ نَأْياً (ف) دور ہونا۔ غَدَّاراً. بہت غدر کرنے والا۔ عہد شکن۔ غَدَرَ غَدْراً (ن ض) خیانت کرنا، عہد توڑنا۔ وَافِياً وفادار۔ وَفَی بِالوَعْدِ وَفَاءً (ض) پورا کرنا۔

**ترکیب**: قَلْبِیْ منادی ای یَاقَلْبِی، حَبَبْتُ قبلَ جواب ندا. مَنْ نَأی ،حُبَّ مصدر کا مفعول بہ۔

وَأَعْلَمُ أَنَّ البَیْنَ یُشْکِیکَ بَعدَهُ (۷) فَلَسْتَ فُؤَادِیْ إِنْ رَأَیتُکَ شَاکِیَا

**ترجمہ** :اور مجھے معلوم ہے کہ اس کے بعد فراق تجھے شکایت پر آمادہ کرے گا، پس تو میرا دل نہیں، اگر میں نے تجھے شکایت کرتے ہوئے دیکھا۔

**توضیح** :متنبی پر سیف الدولہ سے جدائی اختیار کرنے کے بعد مصائب کا تانتا بندھ گیا تھا، اور متنبی نے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری تھی۔ اس لئے شاعر اپنے دل سے خطاب کرکے کہتا ہے کہ اس فراق پر ضرور تجھے صدمہ پہونچا ہے لیکن اس پر صبر کر، اگر تو نے صبر سے کام نہ لیا اور شکایت کرتا رہا تو میں سمجھوں گا کہ تو میرا دل نہیں ہے۔

**حل لغات** :البَیْنَ. مصدر۔ جدائی۔ بَانَ عَنهُ بَیناً وَبَینُونَةً (ض) جدا ہونا۔ یُشْکِیْ. اَشْکَی فُلاناً :شکایت پر آمادہ کرنا۔ شَاکِی۔ شکایت کرنے والا۔ شَکَا اِلَیْہِ فُلانًا شِکَایَةً (ن) شکایت کرنا۔ الفُؤَادَ. دل (ج) اَفْئِدَةٌ.

**ترکیب**: فَلَسْتَ فُؤَادِی ۔ جزا مقدم، اِنْ رَأَیْتُکَ شرط مؤخر۔

فَإِنَّ دُمُوعَ العَیْنِ غُدْرٌ بِرَبِّهَا (۸) إِذَا کُنَّ إِثْرَ الغَادِرِینَ جَوَارِیَا

**ترجمہ** : کیونکہ آنکھ کے آنسو اپنے مالک کے ساتھ بدعہدی کرنے والے ہوتے ہیں جب

وہ بے وفاؤں کے پیچھے بہہ رہے ہوں۔

**توضیح**: سیف الدولہ عہد شکن تھا اب اگر اس سے جدائی کے بعد آنکھ سے آنسو جاری ہوئے تو میں سمجھوں گا کہ میرا دل بے وفا ہے اور یہ آنسو بے وفائی کی دلیل ہے۔ اسلئے اے دل! تو اسکے پیچھے آنسو مت بہا، تا کہ تیری وفاداری میرے ساتھ برقرار رہے۔

**حل لغات**: دُمُوْعٌ (واحد) دَمْعٌ۔ آنسو۔ العَیْن۔ آنکھ (ج) عُیُوْنٌ وَاَعْیُنٌ. غُدُرٌ وغُدُرٌ (واحد) غَدُوْرٌ۔ بہت غدر کرنے والا۔ رَبٌّ. مالک، منتظم، پرورش کرنے والا (ج) اَرْبَابٌ. اِثْرٌ . پیچھے۔ الغَادِرِیْن (واحد) غَادِرٌ. بے وفا، خائن۔ جَوَارِیاً (واحد) جَارِیَةٌ. بہنے والی۔ جَرَی المَاءُ جَرَیَاناً (ض) بہنا۔

**ترکیب**: اِذَا کُنَّ، غُدُرٌ کا مفعول فیہ اور اِثْرَ الغَادِرِیْنَ، جَوَارِیًا کا مفعول فیہ اور جَوَارِیاً، کُنَّ کی خبر۔

اِذَا الجُوْدُ لَمْ یُرْزَقْ خَلاصًا مِنَ الأَذٰی (۹) فَلا الحَمْدُ مَکْسُوْبًا وَلاَ المَالُ بَاقِیاً

**ترجمہ**: جب سخاوت کو (احسان جتانے کی) تکلیف سے چھٹکارا حاصل نہ ہو، تو نہ تعریف حاصل ہوتی ہے اور نہ مال باقی رہتا ہے۔

**توضیح**: یعنی سخاوت کا مقصد تعریف ہے کہ لوگ سخی کہیں، لیکن جب اس کو احسان جیسی چیز سے مکدر کر دیا جائے تو تعریف کا فائدہ بھی حاصل نہیں ہوتا اور مال بھی بے فائدہ اپنے ہاتھ سے چلا جاتا ہے۔ یہی حال سیف الدولہ کا ہے اس نے سخاوت تو یقیناً بہت کی لیکن احسان جتا کر سب کو مکدر کر دیا۔

**حل لغات**: الجُوْدُ. بخشش۔ جَادَ عَلَیْهِ جُوْداً (ن) بخشش کرنا۔ یُرْزَقْ. رَزَقَهُ رِزْقاً (ن) روزی پہنچانا۔ کوئی چیز عطا کرنا۔ خَلاصاً . چھٹکارا۔ خَلَصَ مِنَ الهَلاکِ خَلَاصًا وخُلُوْصاً (ن) چھٹکارا پانا۔ الاَذٰی ۔ تکلیف۔ اَذِیَ اَذیً (س) تکلیف پانا۔ مَکْسُوْباً. اسم مفعول۔ کَسَبَ المَالَ کَسْباً (ض) حاصل کرنا، کمائی کرنا۔

**ترکیب**:لا مشابہ بلیس،الحَمْدُ اسم،مَکْسُوْبًا خبر۔

وَلِلنَّفْسِ أَخْلاقٌ تَدُلُّ عَلَى الفَتٰى (۱۰) أَكَانَ سَخَاءً مَا أَتٰى أَمْ تَسَاخِيًا

**ترجمہ**:انسانی نفس کے کچھ ایسے اخلاق ہوا کرتے ہیں جو نو جوان (کی طبیعت) پر دلالت کرتے ہیں کہ جو کام اس نے کیا ہے وہ فطری سخاوت ہے یا تکلف سخاوت ہے؟

**توضیح**:آدمی کے اخلاق خود ہی بتا دیتے ہیں کہ اس کی سخاوت طبعی ہے یا بناوٹی؟ زبان سے اظہار کی ضرورت نہیں، طبعی سخاوت کی شناخت یہ ہے کہ وہ احسان نہیں جتاتا، لوگوں کے سامنے اس کا ذکر نہیں کرتا، برخلاف بناوٹی کے، کہ اس میں یہ دونوں باتیں موجود ہوتی ہیں۔

**حل لغات**:اَخْلاقٌ (واحد) خُلُقٌ۔طبعی خصلت،عادت۔تَدُلُّ۔دَلَّهٗ إِلَى الشَّيْءِ وعَلَيْهِ دَلالَةً (ن) رہنمائی کرنا۔الفَتٰى جوان (ج) فِتْيَانٌ.سَخَاءٌ (ن) سخی ہونا۔تَسَاخِيًا: سخی کی مشابہت اختیار کرنا۔

**ترکیب**:لِلنَّفْسِ خبر مقدم،اَخْلاقٌ مبتدا مؤخر۔تَدُلُّ،اَخْلاقٌ کی صفت۔سَخَاءً، کانَ کی خبر،مَا اَتىٰ اسم۔اَمْ تَسَاخِيًا کا عطف سَخَاءٍ پر۔

أَقِلَّ اِشْتِيَاقًا أَيُّهَا الْقَلْبُ رُبَّمَا (۱۱) رَأَيْتُكَ تُصْفِي الْوُدَّ مَنْ لَيْسَ صَافِيًا

**ترجمہ**:اے دل! تو شوق ملاقات کو کم کر دے، کیوں کہ میں نے اکثر تجھ کو دیکھا ہے کہ تو ایسے شخص سے خالص محبت کرتا ہے جو صاف دل نہیں ہے۔

**توضیح**:یعنی محبت کے لائق وہ شخص ہے جو تجھ سے سچی محبت رکھے اور اس کا دل صاف ہو اور سیف الدولہ کا دل صاف نہیں، اس کی محبت میں خلوص نہیں ہے۔اس لئے اس سے ملاقات کا مشتاق مت ہو۔

**حل لغات**:اَقِلَّ۔امر۔اَقَلَّ الشَّيْءَ: کم کرنا۔اِشْتِيَاقًا۔اِشْتَاقَهٗ وَإِلَيْهِ: بہت خواہش کرنا۔مشتاق ہونا۔تُصْفِي۔اَصْفَى فُلانًا الْوُدَّ: خالص محبت کرنا۔الْوُدّ۔محبت،دوستی۔صَافِيًا۔خالص

صَفَا صَفَاءً (ن) خالص ہونا۔صاف ہونا۔

**ترکیب** تُصْفِی، رأیتک کا مفعول ثانی ہے مَنْ لَیْسَ مفعول اوّل الوُدُّ مفعول ثانی تُصْفِی کا۔

خُلِقْتُ اَلُوْفًا لَوْ رَجَعْتُ اِلَی الصِّبیٰ (۱۲) لَفَارَقْتُ شَیْبِیْ مُوْجَعَ القَلْبِ بَاکِیَا

**ترجمہ**: میں بہت محبت کرنے والا پیدا ہوا ہوں (یعنی میری فطرت اور سرشت میں محبت داخل ہے) اگر میں بچپنے کی طرف لوٹ جاؤں تو میں اپنے بڑھاپے سے درد دل کے ساتھ روتا ہوا جدا ہوں گا۔

**توضیح**: یعنی میری محبت کا معیار ساری دنیا سے الگ تھلگ اور جداگانہ ہے، ہر شخص کو فطری اعتبار سے بچپنے سے محبت اور بڑھاپے سے نفرت ہوتی ہے مگر اب مجھے بڑھاپے سے محبت ہوگئی ہے اگر بفرض محال میرا بچپنا پھر لوٹا دیا جائے تو مجھے قلبی تکلیف ہوگی اور بڑھاپے سے پُرنم آنکھوں اور درد دل کے ساتھ جدا ہوں گا۔

**حل لغات**: اَلُوْفًا۔ اسم مبالغہ۔ بہت زیادہ محبت کرنے والا (ج) اُلُف۔ اَلِفَہ اَلْفًا (س) مانوس ہونا، محبت کرنا۔ الصِّبیٰ۔ بچپنا۔ صَبِیَ صَبَاءً (س) بچوں جیسا کام کرنا۔ فَارَقْتُ۔ فَارَقَہ: جدا ہونا۔ شَیْبٌ۔ بڑھاپا۔ مُوْجَعٌ۔ اسم مفعول۔ اَوْجَعَہ: دردمند بنانا، تکلیف پہونچانا۔

**ترکیب**: اَلُوْفًا، خُلِقْتُ کی تا ضمیر سے حال۔ مُوْجَع اور بَاکِیًا، فَارَقْتُ کی ضمیر فاعل سے حال۔

وَلٰکِنَّ بِالْفُسْطَاطِ بَحْرًا اَزَرْتُہٗ (۱۳) حَیٰوتِی وَنُصْحِیْ وَالْھَوٰی وَالْقَوَافِیَا

**ترجمہ**: لیکن مصر میں ایک دریا (جیسا فیاض شخص کافور) موجود ہے جس سے زیارت کرنے پر میں نے اپنی زندگی، خیر خواہی، محبت اور اشعار (مدحیہ) کو برانگیختہ کیا ہے۔

**توضیح**: میں مصر کے بادشاہ "کافور" کے پاس اپنا سب کچھ لے کر بہت سی امیدوں کے ساتھ آیا ہوں۔ اے دل! تجھے غم کرنے کی ضرورت نہیں، تو تو مصر کافور کے پاس آیا ہے جو جود وسخا کا سمندر ہے جس کی سخاوت سمندر کے پانی کی طرح عام اور کثیر ہے۔

**حل لغات**: الفُسْطَاط۔ مصر کا پرانا نام، یا مصر میں ایک شہر کا نام۔ بَحْراً۔ سمندر، بڑا دریا (ج)

بِحَارٌ وَابْحُرٌ. اَزَرْتُ. اَزَارَہ الشَّیَٔ: زیارت کرنے پر برانگیختہ کرنا۔ زَارَہُ زِیَارَۃً (ن) ملاقات کیلئے جانا. نُصْحٌ۔خیرخواہی۔ نَصَحَ لہ نُصْحاً (ف) خیرخواہی کرنا۔ الھَوٰی محبت۔ چاہت۔ القَوَافِی (واحد) قَافِیَۃٌ۔شعر کا آخری کلمہ، یا آخری حرف۔

**ترکیب**: اَزَرْتُہ، بَحرًا کی صفت حَیْوتِی، اَزَرْتُہ کا مفعول ثانی۔

وَجُرْداً مَدَدْنَا بَیْنَ آذَانِھَا القَنَا (۱۴) فَبِتْنَ خِفَافاً یَتَّبِعْنَ العَوَالِیَا

**ترجمہ**: اور کم بال والے عمدہ گھوڑے کو (برانگیختہ کیا ہے) جن کے کانوں کے درمیان ہم نے نیزے دراز کرر کھے تھے، پس ان گھوڑوں نے اس حال میں شب گزاری کہ وہ ہلکے تھے اور نیزوں کے پیچھے (انکی سیدھ میں) چل رہے تھے۔

**توضیح**: یعنی بحالت سفر میں عمدہ گھوڑے پر سوار تھا اور راستے میں خطرات کی وجہ سے میں نے گھوڑے کے کانوں کے درمیان نیزے رکھ رکھے تھے اور گھوڑے نیزوں کے سیدھ، رات میں سبک اور تیز چل رہے تھے اور اُن پر تھکاوٹ کا کوئی اثر نہیں تھا خلاصہ یہ ہے کہ سواری عمدہ تھی اور میں چوکنا، تیار اور بیدار مغز تھا۔

**حل لغات**: جُرْداً (واحد) اَجْرَد. کم بال والا گھوڑا۔ مَدَدْنَا. مَدَّ الشَّیَٔ مَدّاً (ن) دراز کرنا۔ آذَان (واحد) اُذُنٌ. کان. بِتْنَ. بَاتَ بَیْتاً (ض) رات گزارنا۔ خِفَافاً (واحد) خَفِیْفٌ. ہلکا۔ خَفَّ خِفَّۃً (ض) ہلکا ہونا۔ یَتَّبِعْنَ. اِتَّبَعَہٗ: پیچھے پیچھے چلنا۔ العَوَالِی (واحد) عَالِیَۃٌ۔ نیزہ کا پھل۔

**ترکیب**: جُرْداً اسکا عطف القَوَافِی پر، ای اَزَرْتُہ جُرداً. مَدَدْنا، جُرْداً کی صفت، القَنَا، مَدَدْنَا کا مفعول بہ۔ خِفَافاً، بِتْنَ کی ضمیر سے حال۔

تَمَاشٰی بِاَیْدٍ کُلَّمَا وَافَتِ الصَّفَا (۱۵) نَقَشْنَ بِہٖ صَدْرَ البُزَاۃِ حَوَافِیَا

**ترجمہ**: وہ (گھوڑے) اگلے پاؤں سے اس طرح چلے کہ جب کوئی پتھر (ان کے پاؤں کے نیچے) آجاتا تو وہ اس پر ننگے پاؤں ہونیکے باوجود باز پرندوں کے سینے کی طرح نقش بنادیتے۔

**توضیح**: یعنی گھوڑوں کا کھر اتنا مضبوط اور سخت تھا، کہ جب کوئی پتھر یا چٹان ان کے

پاؤں کے نیچے آجاتا تو اس پر پاؤں کا نشان پڑ جاتا۔

**حل لغات**: تَماشٰی: باہم مل کے چلنا۔ وَافَتْ. وَافٰی الرَّجُلَ: اچانک آنا۔ آنا۔ الصَّفَا (واحد) صَفَاةٌ. پتھر۔ نَقَشْنَ. نَقَشَ الشَّئیَ نَقشاً (ن) مزین کرنا نقش ونگار کرنا۔ صَدْرٌ. سینہ (ج) صُدُوْر. الْبُزَاة (واحد) بَازِیٌ ۔ باز پرندہ، ایک شکاری پرندہ۔ حَوَافِیًا (واحد) حَافِیَةٌ۔ ننگے پاؤں۔ حَفِیَ حفاً (س) ننگے پاؤں چلنا۔

**ترکیب**: کُلَّمَا وافَتِ الصَّفَا شرط، نَقَشْنَ بِهٖ جزا۔ حَوَافِیاً، نَقَشْنَ کی ضمیر سے حال۔ صَدْرَالْبُزَاةِ ای کَصَدْرِ الْبُزَاةِ.

وَتَنْظُرُمِنْ سُوْدٍ صَوَادِقَ فِی الدُّجٰی (۱۶) یَرَیْنَ بَعِیْدَاتِ الشُّخُوْصِ کَمَاهِیَا

**ترجمہ**: وہ رات کی تاریکیوں میں صحیح دیکھنے والی سیاہ آنکھوں سے، دور دکھائی دینے والے جسموں کو ایسے دیکھتے تھے جیسے واقعتا وہ ہیں۔

**توضیح**: گھوڑے انتہائی دور بیں اور تیز نظر تھے، دور اور قریب کو یکساں دیکھ لیتے تھے۔ جو چیز دوری میں ہوتی وہ ان کو اس طرح دکھائی دیتی کہ گویا بالکل نگاہوں کے سامنے ہے اور نظر خطا نہیں کر رہی ہے۔

**حل لغات**: سُوْدٍ (واحد) اَسْوَد. وسَوْدَاء۔ سیاہ۔ عَیْنٌ سَوْدَاءُ: سیاہ آنکھ صَوَادِق (واحد) صَادِقَةٌ ۔ سچی۔ الدُّجٰی (واحد) دُجْیَةٌ. رات کی تاریکی۔ بَعِیْدَات (واحد) بَعِیْدَةٌ۔ دور۔ الشُّخُوْص (واحد) شَخْصٌ. جسم انسانی وغیرہ جو دور سے دکھائی دے۔ کَمَاهِیَا ای فِی نَفْسِ الاَمْر.

**ترکیب**: یَرَیْنَ، سُوْدٍ سے حال۔ بَعِیْدَاتِ الشُّخُوْصِ، یَرَیْنَ کا مفعول بہ۔

وَتَنْصِبُ لِلْجَرْسِ الْخَفِیِّ سَوَامِعاً (۱۷) یَخَلْنَ مُنَاجَاةَ الضَّمِیْرِ تَنَادِیَا

**ترجمہ**: اور وہ (گھوڑے) خفیہ آواز کیلئے کانوں کو کھڑا کر لیتے تھے، دل کی سرگوشی کو آواز خیال کرتے ہوئے۔

**توضیح** :یعنی جیسے گھوڑوں کی آنکھ تیز تھی اسی طرح اُنکے کان بھی تیز اور بہت زیادہ شنوا تھے، محض آہٹ محسوس کرنے پر کانوں کو کھڑا کر لیتے، اور سرگوشی کو یہ خیال کرتے کہ شاید کوئی آواز دے رہا ہے۔

**حل لغات** :تَنْصِبُ .نَصَبَ الشَّئَ نَصباً (ن ض) کھڑا کرنا۔اَلجَرسُ. آواز، آہستہ آواز (ج) اَجْرَاس. اَلْخَفِيّ. پوشیدہ۔ خَفِيَ خفاءً (س) پوشیدہ ہونا، چھپنا۔سَوَامِع (واحد) سَامِعَةٌ کان۔ مُنَاجَاة . سرگوشی۔اَلضَمِيْر. دل۔پوشیدہ چیز (ج) ضَمَائِر. يَخَلْنَ .خَالَ الشَّئَ خَيَلاناً (س) خیال کرنا، گمان کرنا۔تَنَادِي۔مصدر،پکار۔ تَنَادَى القَوْمُ: ایک دوسرے کو پکارنا۔

**ترکیب**:سَوَامِعاً ، تَنْصِبُ کا مفعول بہ اور يَخَلْنَ اسکی ضمیر سے حال۔ مُنَاجَاةَ الضَّمِيْر ، يَخَلْنَ کا مفعول اول، تَنَادِياً مفعول ثانی۔

تُجَاذِبُ فُرُسَانَ الصَّبَاحِ أَعِنَّةً (۱۸) كَأَنَّ عَلَى الْأَعْنَاقِ مِنهَا أَفَاعِيَا

**ترجمہ** :وہ صبح کے شہسواروں سے (صبح کے وقت حملہ کرنیوالے غارت گروں سے) لگام کی کھینچا تانی کر رہے تھے کہ گویا ان کی گردنوں پر افعی سانپ ہیں۔

**توضیح** :یعنی وہ گھوڑے انتہائی مستی اور نشاط کے عالم میں محو سفر تھے اور ناز و نخرے میں لگام کو سواروں کے ہاتھ سے اس طرح کھینچ رہے تھے جیسے گردن پر کوئی سانپ ہو۔

**فائدہ** :لگام کو لمبائی اور دشمنوں کو نقصان پہنچانے کے سبب افعی سانپ سے تشبیہ دی ہے۔

**حل لغات** :تُجَاذِبُ، جَاذَبَہ: کسی چیز کے بارے میں کشمکش کرنا۔فُرُسَان (واحد) فَارِسٌ. شہسوار۔الصَّبَاحَ. دن کا ابتدائی وقت، صبح کا وقت۔ فُرُسَانَ الصَّبَاح : صبح کے وقت کے شہسوار۔مراد حملہ کرنیوالے غارت گر۔کیونکہ پہلے زمانے میں لوگ صبح کے وقت اچانک سونے کی حالت میں حملہ کرتے تھے بعد میں ہر غارت گر کو فُرسَانَ الصَّبَاحِ کہا جانے لگا خواہ کسی وقت حملہ کرے۔اَعِنَّة (واحد) عِنَانٌ. لگام۔اَعْنَاق (واحد) عُنُقٌ. گلا۔اَفَاعِيَا (واحد) اَفعٰی. سانپ، خبیث قسم کا سانپ، اسکی بہت سی قسمیں ہیں اور ہر ایک زہریلا ہوتا ہے۔

**ترکیب**: فُرسَانَ الصَّباحِ ، تُجَاذِبُ کا مفعول اوّل، اَعِنَّۃَ مفعول ثانی۔ اَفَاعِیاً ، کَاَنَّ کا اسم۔

بِعَزْمٍ یَسِیْرُ الْجِسْمُ فِی السَّرجِ رَاکِباً (۱۹) بِہٖ وَیَسِیرُ القَلْبُ فِی الْجِسْمِ مَاشِیَا

**ترجمہ**: ہم ایسے عزم کے ساتھ چلے کہ جسم زین پر سوار ہو کر اور دل جسم میں پیادہ پا چل رہا تھا۔

**توضیح**: ہمارا جسم اگر چہ سوار تھا لیکن دل کافور سے شوق ملاقات میں بیتاب ہو کر جسم سے علیحدہ آگے آگے پیدل چل رہا تھا۔ گویا میری بیتابی کی کوئی حد نہیں تھی، دل فرطِ مسرت سے جسم سے نکل کر آگے تھا اور میں اور میری سواری پیچھے۔

**حل لغات**: عَزم۔ پختہ ارادہ. عَزَمَ الْاَمْرَ وعَلَیْہِ عَزْماً (ض) پختہ ارادہ کرنا۔ یَسِیْرُ سَارَ سَیراً (ض) چلنا۔ السَّرجُ. زین (ج) سُرُوْج. مَاشِیاً۔ پیادہ پا (ج) مُشَاۃٌ. مَشٰی مَشْیاً (ض) چلنا۔

**ترکیب**: بِعَزْمٍ ای سِرْنَا بِعَزْمٍ رَاکِباً، الجِسْمُ سے اور مَاشِیًا، القَلْبُ سے حال۔

قَوَاصِدَ کَافُورٍ تَوَارِکَ غَیرِہٖ (۲۰) وَمَنْ قَصَدَ البَحْرَ استَقَلَّ السَّوَاقِیَا

**ترجمہ**: (وہ گھوڑے) کافور کی طرف جا رہے تھے اور اس کے غیر کو چھوڑنے والے تھے اور جس کے پیشِ نظر دریا ہو وہ چھوٹی نہروں کو ہیچ سمجھتا ہے۔

**توضیح**: ہم نے کافور کا قصد کیا ہے سیف الدولہ دوسرے بادشاہوں کو چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ کافور دریا ہے اور دوسرے بادشاہ چھوٹی چھوٹی نہریں ہیں اور دریا کے سامنے نہر کی کیا حیثیت ہے؟ افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟

**حل لغات**: قَوَاصِدَ (واحد) قَاصِدٌ. قَصَدَ الرَّجُلَ ولَہٗ واِلَیْہِ قَصْداً (ض) توجہ کرنا۔ وقَصَدَ قَصْدَہٗ: اس کی طرف جانا۔ تَوَارِکَ (واحد) تَارِکٌ. تَرَکَ الشَّیئَ تَرْکاً (ن) چھوڑنا۔ البَحْر. سمندر، بڑا دریا (ج) بِحَارٌ. اِسْتَقَلَّ الشَّیْ: قلیل سمجھنا۔ السَّوَاقِی (واحد) سَاقِیَۃٌ. چھوٹی نہر۔

**ترکیب**: قَوَاصِدَ اور تَوَارِکَ دونوں جُرْداً سے حال اور جُرداً ، اَزْرَتْہُ کا مفعول بہ۔

فَجَآءَ تْ بِنَا اِنْسَانَ عَيْنِ زَمَانِهِ (۲۱) وخَلَّتْ بَيَاضاً خَلْفَهَا وَمَاقِيَاً

**ترجمہ**: چنانچہ وہ ہمیں اپنے زمانے کی آنکھ کی پتلی کے پاس لے آئے اور اپنے پیچھے آنکھ کی سفیدی اور گوشے چھوڑے۔

**توضیح**: یعنی گھوڑے ہم کو کافور کے پاس لے آئے جس کی حیثیت دوسرے بادشاہوں کی بنسبت آنکھ کی پتلی کی ہے، جس پر بصارت اور بینائی کا مدار ہے اور دوسرے بادشاہوں کی حیثیت آنکھ کی سفیدی اور گوشے کی ہے جو محض زینت کے لئے ہے، دید کیلئے نہیں

**حل لغات**: اِنْسَانَ العَيْنِ ۔ آنکھ کی پتلی۔ عَيْن۔ آنکھ (ج) اَعْيُنٌ وَعُيُونٌ. خَلَّتْ۔ خَلّى الامرَ: چھوڑنا۔ بَيَاض. سفیدی۔ بَيَاضُ العَين: آنکھ کی سفیدی۔ مَآقِيًا (واحد) مَأْقٍ ومَأْقِى. گوشۂ چشم، آنکھ کا حلقہ۔

نَجُوْزُ عَلَيْهَا الْمُحْسِنِيْنَ إِلَى الَّذِىْ (۲۲) نَرٰى عِنْدَهُمْ إِحْسَانَهُ وَالْأَيَادِيَا

**ترجمہ**: ہم ان پر سوار ہو کر احسان کرنے والوں سے آگے بڑھ کر اس شخص تک پہونچ گئے جس کے احسان اور نعمتوں کو ان پر دیکھتے ہیں۔

**توضیح**: یعنی سیف الدولہ نے ہمارے اوپر احسان کیا تھا اور خود سیف الدولہ اور ان کے خاندان پر کافور کا احسان تھا، تو ہم فرع کو چھوڑ کر اصل کے پاس پہنچ گئے۔

**فائدہ**: اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سیف الدولہ اور ان کے خاندان پر کافور کے احسانات تھے حالانکہ یہ غلط ہے اور اگر محسنین سے مراد کافور کے تحت رہنے والے امراء، وزراء اور اعیان سلطنت ہوں تو مطلب یہ ہوگا کہ "ہم ماتحت لوگوں سے آگے بڑھ کر خود حاکم کے پاس پہونچ گئے" لیکن یہ ظاہر کے خلاف ہے۔

**حل لغات**: نَجُوزُ۔ جَازَ المَكَانَ جَوْزاً وَجَوَازاً (ن) آگے بڑھنا، گذرنا۔ عَلَيْهَا ای عَلَى الْخَيْلِ. الْمُحْسِنِيْنَ (واحد) مُحْسِنٌ ۔ اَحْسَنَ إِلىٰ فلانٍ: احسان کرنا، اچھا سلوک کرنا۔ الاَيَادِى (جمعُ اَيْدِى) نعمت۔

**ترکیب**: المُحْسِنِیْنَ، نَجُوزُ کا مفعول بہ۔ إِحْسَانَه، نَرٰی کا مفعول بہ۔

فَتًی مَاسَرَیْنَافِی ظُهُورِ جُدُوْدِنَا (۲۳) إِلٰی عَصْرِهٖ إِلَّانُرَجِّی التَّلَاقِیَا

**ترجمہ**: وہ ایسا جواں مرد ہے کہ ہم اپنے اجداد کے پشتوں میں اس کے زمانہ تک نہیں چلے مگر اس کی ملاقات کی امید کرتے ہوئے۔

**توضیح**: یعنی کافور سے ملاقات کا متمنی میں اسی وقت سے تھا جب میں اپنے دادا، پر دادا کے صلب میں تھا۔ اور اسی شوق ملاقات کے ساتھ ایک صلب سے دوسرے صلب میں منتقل ہوتا رہا۔ عجیب مبالغہ آرائی کے ذریعہ متنبی کافور کو بے وقوف بنا رہا ہے اور وہ حماقت میں خوش ہو رہا ہے۔

**حل لغات**: فَتیً. نوجوان (ج) فِتْیَان۔ سَرَیْنَا، سَرٰی سُرًی (ض) رات میں چلنا، اور کبھی مطلق چلنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ ظُهُوْر (واحد) ظَهْرٌ۔ پشت، پیٹھ۔ جُدُوْدِ (واحد) جَدٌّ. دادا۔ عَصْرٌ. زمانہ (ج) عُصُور. نُرَجِّی. رَجَّی الشَّیْءَ: امید لگانا۔ التَلَاقِیَا (مصدر) ملاقات۔ تَلَاقَی القَوْمُ: باہم ملنا۔

**ترکیب**: فَتیً ای هُوفَتیً۔ مَاسَرَیْنَا، فَتیً کی صفت۔ نُرَجِّیَ التَلَاقِیَا، مَاسَرَیْنَا کی ضمیر سے حال۔

تَرَفَّعَ عَنْ عُوْنِ الْمَكَارِمِ قَدْرُهٗ (۲۴) فَمَا یَفْعَلُ الفَعْلَاتِ إِلَّاعَذَارِیَا

**ترجمہ**: اس کی حیثیت جوڑے والے کاموں سے بلند تر ہے۔ وہ انوکھے کارنامے ہی انجام دیا کرتا ہے۔

**توضیح**: اس کی بزرگی اور شرافت بالکل جداگانہ اور منفرد ہے، وہ اس بزرگی اور شرافت کو حاصل نہیں کیا کرتا جو دوسرے لوگوں میں موجود ہے۔ وہ تو ہمیشہ انوکھے کام کیا کرتا ہے اور مجد و شرف میں نئی نئی چیزوں کو وجود میں لاتا ہے۔

**حل لغات**: تَرَفَّعَ: برتری ظاہر کرنا۔ عُوْن (واحد) عَوَانٌ. ادھیڑ عمر کا، میانہ سال کا۔ وہ عورت جسکا شوہر ہو۔ اَلْمَكَارِمِ (واحد) مَكْرُمَةٌ. بزرگی۔ شرافت۔ الفَعْلَاتِ (واحد) فَعْلَةٌ. فعل کا اسم

مرة. عَذَارِيَا (واحد) عَذْرَاءُ۔ کنواری لڑکی۔ مرادانوکھا کام جس کو کسی دوسرے نے نہ کیا ہو۔

**ترکیب** :قَدْرُه، تَرَفَّع کا فاعل، الفَعْلاَتِ، مستثنیٰ منہ ،عَذَارِيَا ، مستثنیٰ۔ پھر دونوں مل کر یَفْعَلُ کا مفعول بہ۔

يُبِيدُ عَدَاوَاتِ الْبُغَاةِ بِلُطْفِهِ (۲۵) فَإِنْ لَمْ تَبِدْ مِنهُمْ أَبَادَ الأَعَادِيَا

**ترجمہ** :وہ باغیوں کی دشمنی کو اپنے لطف وسخا کے ذریعہ ختم کر دیتا ہے پس اگر وہ (عداوت) ان سے ختم نہ ہو تو دشمنوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔

**توضیح** :یعنی کافور کی اوّلاً کوشش یہ ہوتی ہے کہ باغیوں کی عداوت کو سخاوت اور بخشش کے ذریعہ محبت میں بدل دیا جائے اور اگر یہ تدبیر کارگر نہیں ہوتی تو پھر باغیوں کو ہلاک کر دیتا ہے، الغرض وہ انتہائی نرم بھی ہے اور سخت بھی۔

**حل لغات** :يُبِيدُ۔ اَبَادَهُ: ہلاک کرنا۔ بَادَ يَبِيدُ (ض) ہلاک ہونا۔ عَدَاوَات (واحد) عَدَاوَةٌ دشمنی۔ البُغَاة (واحد) بَاغِيٌ. وہ شخص جو حاکم کی اطاعت سے نکل گیا ہو۔ بَغَى الرَّجُلَ بَغْياً (ض) نافرمانی کرنا۔ لُطْف۔ مہربانی (ج) اَلْطَاف. لَطَفَ بِفُلانٍ لُطْفاً (ن) مہربانی کرنا۔ الاَعَادِى۔ اَعْدَاءٌ کی جمع۔ دشمن۔

أَبَا الْمِسْكِ ذَا الْوَجْهُ الَّذِي كُنْتُ تَائِقاً (۲۶) إِلَيْهِ وَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كُنْتُ رَاجِياً

**ترجمہ** :اے ابوالمسک! یہی وہ چہرہ ہے جس کا میں مشتاق تھا اور یہی وہ دن ہے جسکی میں امید لگائے ہوئے تھا۔

**توضیح** :اے کافور! کافی زمانے کے بعد آج مجھے آپ کے چہرے کا دیدار نصیب ہو رہا ہے اور میری آرزو کی تکمیل ہو رہی ہے، اسی کا مدتوں سے اشتیاق تھا اور اسی دن کے انتظار میں بیتاب تھا۔ اس میں مدح اور ذم دونوں کا امکان ہے۔ مدح کی وضاحت تو آ چکی ہے اور ذم اس طریقہ پر ہے کہ "یہی وہ بدنما، سیاہ چہرہ ہے جس کا میں شائق تھا اور یہی وہ دن ہے جس کا مدتوں سے انتظار تھا۔ کاش کہ مجھے یہ چہرہ دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ اور یہ دن مجھے دیکھنے نہ ملتے۔"

**حل لغات**: اَبَاالْمِسک. کافور کی کنیت۔تَائِقاً. شائق۔تَاقَه وَاِلَیْه تَوْقاً وَتَوَقَاناً (ن) شائق ہونا۔حد سے زیادہ خواہش ہونا۔رَاجِیاً۔امیدوار۔رَجَارَجَاءً(ن) پرامید ہونا۔

**ترکیب**: اَبَاالْمِسکِ، ای یَااَبَاالْمِسکِ، ذا اسم اشارہ مبتدا، الوَجْهُ الَّذی خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جوابِ ندا۔

لَقِیْتُ الْمَرَوْرٰی وَالشَّنَاخِیْبَ دُوْنَهٗ (۲۷) وَجُبْتُ هَجِیْرًا یَتْرُکُ الْمَاءَ صَادِیَا

**ترجمہ**: میں نے اس کی خاطر وسیع جنگل اور پہاڑ کی چوٹیوں سے ملاقات کی ہے اور ایسی سخت گرمی کے دوپہر کو طے کیا ہے جو پانی کو پیاسا چھوڑ دے۔

**توضیح**: آپ سے ملاقات کے لئے مجھے بہت پاپڑ بیلنے پڑے ہیں، اور لوہے کے چنے چبانے پڑے ہیں۔میں خطرناک گھاٹیوں اور جنگلوں کو طے کر کے آپ تک پہنچا ہوں اور سخت گرمی کے زمانہ میں، میں نے دوپہر کو راستہ قطع کیا ہے۔گرمی کی شدت کا یہ عالم تھا کہ زمین پیاسی ہو چکی تھی اور وہ اپنے اندر سے آگ اگل رہی تھی۔

**فائدہ**: پانی کے پیاسا ہونے کا مطلب دھوپ کی شدت ہے یا پانی سے پانی کی جگہ مراد ہے۔

**حل لغات**: اَلْمَرَوْرٰی (واحد) مَرَوْرَاةٌ، کشادہ جنگل۔الشَّنَاخِیْبَ (واحد) شُنْخُوبٌ. پہاڑ کی چوٹی۔دُوْنَهٗ، ای دُوْنَ اللِّقَاءِ، ملاقات کے خاطر، ملاقات کے پیچھے۔جُبْتُ. جَابَ الْأَرْضَ جَوْباً (ن) قطع کرنا، طے کرنا۔هَجِیْراً۔دوپہر کی سخت گرمی (ج) هُجُر. صَادِیاً۔اسم فاعل پیاسا۔صَدِیَ صدًی (س) پیاسا ہونا۔

**ترکیب**: هَجِیْراً موصوف، یَتْرُکُ صفت۔اور صَادِیاً، الْمَاءَ سے حال۔

اَبَا کُلِّ طِیْبٍ لَااَبَاالْمِسْکِ وَحْدَهٗ (۲۸) وَکُلَّ سَحَابٍ لَااَخُصُّ الْغَوَادِیَا

**ترجمہ**: اے تمام خوشبوؤں کا باپ! تنہا مشک کا باپ نہیں اور اے ہر بادل! صبح کو برسنے والے بادل کی تخصیص نہیں کرتا (یہ منادیٰ ہے اور جوابِ ندا اگلا شعر)

**توضیح**: یعنی تو لطافتِ طبع اور نظافتِ مزاج میں تمام خوشبوؤں کا مجموعہ ہے اور فیاضی

میں تمام بادلوں سے بڑھکر ہے۔ تیری فیاضی اور نظافت کا کیا کہنا۔

**حل لغات** :طِیْبٌ خوشبو (ج) اَطْیَابٌ وطُیُوبٌ. المِسْک .مُشک (ج) مِسَکٌ وَحْدَہٗ، اکیلا۔ وَحَدَ وَحْداً (ض) اکیلا ہونا۔ سَحَابٌ (واحد) سَحَابَۃٌ. بادل۔ اَخُصُّ۔ خَصَّ فلاناًبالشئِ خُصُوصاً (ن) خاص کرنا۔ الغَوَادِیَا (واحد) غَادِیَۃٌ، صبح کی بارش، وہ بادل جو بوقتِ صبح آسمان پر چھاجائے۔

**ترکیب**: اَبَا کُلِّ طِیْبٍ ای یَا اَبَا کُلِّ طِیْب. ھٰکذا کُلِّ سَحَابٍ ای یا کُلَّ سَحَاب. وَحْدَہٗ یہ حال ہونے کی بناپر بمعنی مُنْفَرِداً منصوب ہوا کرتا ہے۔

یُدِلُّ بِمَعْنیٰ وَاحِدٍ کُلُّ فَاخِرٍ (۲۹) وَقَدْجَمَعَ الرَّحْمٰنُ فِیْکَ الْمَعَانِیَا

**ترجمہ** :ہر فخر کرنے والا ایک خوبی پر ناز کرتا ہے جب کہ رحمان نے تجھ میں تمام خوبیاں جمع کردی ہیں۔

**توضیح**:اے کافور! تجھکو سب لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی خوبیوں پر ناز کرنا چاہئے؛ کیونکہ رحمان نے تجھ میں تمام خوبیاں جمع کر رکھی ہیں جب کہ لوگ ایک خوبی پر ناز کرتے ہیں۔

**فائدہ** :متنبی نے کافور کی تعریف میں بہت زیادہ مبالغہ آرائی سے کام لیا۔ اسی لئے اس کو اس شعر پر بے اختیار ہنسی آگئی اور خود کافور بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

**حل لغات** :یُدِلُّ .اَدَلَّ بکذا: نازونخرہ دکھانا۔ وَدَلَّ دَلَالاً (س) نازونخرہ کرنا۔ مَعْنیً .باطنی وصف۔ خوبی (ج) مَعَانِی. فَاخِر .اسم فاعل۔ فَخَرَفَخْراً (ف) فخر کرنا۔

**ترکیب** :کُلُّ فَاخِرٍ ، یُدِلُّ کا فاعل۔

اِذَا کَسَبَ النَّاسُ الْمَعَالِیَ بِالنَّدیٰ (۳۰) فَاِنَّکَ تُعْطِی فِی نَدَاکَ الْمَعَالِیَا

**ترجمہ** :جب لوگ اونچے عہدے کو بخشش کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں تو تو اپنی بخشش میں اونچے عہدوں کو عطا کرتا ہے۔

**توضیح** :لوگ سخاوت کے ذریعہ اونچے عہدے کو حاصل کرتے ہیں اور تو عہدوں کو

سخاوت کے طور پر لوگوں میں تقسیم کرتا ہے۔گویا تیرے پاس عہدوں اور منصبوں کا اسٹاک ہے جو بوقتِ ضرورت ضرورت مندوں کو عطا کرتا رہتا ہے۔

**حل لغات**: كَسَبَ الشَّئَی كَسبًا (ض) کمانا، حاصل کرنا۔ اَلْمَعَالِیَ (واحد) مَعْلَاةٌ. شرف وبلندی۔ النَدٰی. بخشش، سخاوت (ج) اَنْدَاءٌ وَاَنْدِيَةٌ.

وغَيرُ كَثِيرٍ اَنَ يَزُوْرَكَ رَاجِلٌ (۳۱) فَيَرْجِعُ مَلْكاً لِلْعِرَاقَيْنِ وَالِياً

**ترجمہ**: اور یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے کہ تیرے پاس کوئی پیادہ پا آئے اور دو عراقوں کا حاکم بنکر لوٹے۔

**توضیح**: یعنی یہ تیری سخاوت کی انتہا ہے کہ ایک شخص آیا تھا طالب بخشش بن کر اور لوٹا بادشاہ اور حاکم بنکر۔ اور یہ تیرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔اس طرح کی بخشش تو آپ آئے دن کرتے رہتے ہیں۔

**فائدہ**: العِرَاقَيْن سے مراد کوفہ اور بصرہ ہے جبکہ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس سے مراد عراق عرب اور عراق عجم ہے یہاں مقام مدح کے اعتبار سے یہی اخری معنی اولیٰ وانسب ہے۔

**حل لغات**: يَزُوْرُ۔ زَارَه زِيارةً (ن) ملاقات کیلئے جانا۔ رَاجِلٌ پیادہ پا (ج) رِجَال ورَجُلٌ۔ رَجِلَ رَجلاً (س) پیادہ پا چلنا۔ يَرْجِعُ. رَجَعَ رُجُوْعاً (ض) لوٹنا۔ مَلْكاً بسکون اللام مَلِك بکسر اللام کا مخفف، بادشاہ (ج) مُلُوْك. وَالِياً. حاکم۔ وَالِی (ج) وُلَاة۔

**ترکیب**: غَيْرُ كَثِيرٍ خبر مقدم، اَنْ يَّزُوْرَكَ مبتدا موخر۔ مَلْكاً اور وَالِياً. دونوں يَرْجِعُ کی ضمیر سے حال۔

فَقَدْ تَهَبُ الْجَيْشَ الَّذِیْ جَاءَ غَازِياً (۳۲) لِسَائِلِكَ الْفَرْدِ الَّذِیْ جَاءَ عَافِياً

**ترجمہ**: کیونکہ تو اس لشکر کو جو لڑنے کیلئے آتا ہے (گرفتار کر کے) اس اکیلے سائل کو دے دیتا ہے جو سائل بنکر آتا ہے۔

**توضیح**: یعنی کافور اتنا بہادر ہے کہ جو لشکر لڑنے کیلئے آتا ہے اسکو گرفتار کر لیتا ہے اور

اتنا فیاض ہے کہ وہ پورا لشکر ایک سائل کو دے دیتا ہے۔

**حل لغات** :تَهَبُ. وَهَبَ المَالَ لِفُلانٍ وَهْباً وهِبَةً (ف) ھبہ کرنا، عطا کرنا۔ الجَيْشُ لشکر (ج) جُيُوش. غَازِياً . لڑنیوالا (ج) غُزَاة. الفرد۔ ایک (ج) أفْرَادو فِرادٌ. عَافِياً۔ مانگنے والا، طالب بخشش (ج) عُفَاة. عَفَافُلا ناً عَفواً (ن) کسی کے پاس طلب معروف کیلئے جانا۔

**ترکیب** :غَازِياً اور عَافِياً دونوں جَاءَ کی ضمیر سے حال۔

وتَحتَقِرُ الدُّنيا اِحتِقَارَ مُجَرِّبٍ (۴۳) يَرىٰ كُلَّ مَافِيهَاوحَاشَاكَ فَانِيَا

**ترجمہ** :تو دنیا کو ایسا حقیر سمجھتا ہے جیسا وہ تجربہ کار شخص جو تجھے چھوڑ کر دنیا کی تمام چیزوں کو فانی خیال کرتا ہے۔

**توضیح** :یعنی تو بغیر تجربے کے دنیا کو حقیر اور فانی خیال کرتا ہے جیسا کہ تجربہ کار شخص دنیا کی تمام چیزوں کو فانی خیال کرتا ہے۔ یہ تیرے کمال علم وعقل کی دلیل ہے۔

**حل لغات** :تَحتَقِرُ. اِحتَقَرَه: حقیر سمجھنا۔ مُجَرِّب ۔تجربہ کار، جَرَّبَه: آزمانا وَحَاشَا واؤ زائدہ اور حاشا کلمہ تنزیہہ جو حشو ملیح ہے اور کلام میں نہایت عمدہ سمجھا جاتا ہے۔ بمعنی سِوَاكَ. فَانِياً. اسم فاعل۔ فَنِيَ فَنَاءً (س،ض) فنا ہونا۔

**ترکیب** :اِحتِقَارَ مفعول مطلق۔ مُجَرِّبٍ موصوف، يَرىٰ صفت۔ فَانِياً، يَرىٰ کا مفعول ثانی۔

وَمَاكُنتَ مِمَّنْ أدْرَكَ المُلْكَ بِالْمُنىٰ (۴۴) ولٰكِنْ بِأيَّامٍ أشَبْنَ النَّوَاصِيَا

**ترجمہ** :اور تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے جنہوں نے سلطنت کو آرزو اور تمنا سے حاصل کی ہو؛ بلکہ ایسی سخت لڑائی کے ذریعہ (تو نے حاصل کیا ہے) جنہوں نے (دشمنوں کی) پیشانی کے بال سفید کردیئے۔

**توضیح** :تو حکومت کی کرسی پر یوں ہی متمکن نہیں ہوگیا ہے بلکہ اس کیلئے تجھ کو دشمنوں سے سخت لڑائی لڑنی پڑی ہے اور اس کیلئے تو نے بہت زیادہ جدّ وجہد اور کوشش کی ہے۔

**حل لغات** :أدْرَكَ الشَّيْئَ: پانا، حاصل کرنا۔ مُلْكَ. بادشاہت، سلطنت۔ اَلْمُنىٰ

(واحد) مُنیَۃٌ. تمنا۔آرزو۔ اَیَّام (واحد) یَوْمٌ. دن۔اَیَّامُ العربِ: جنگ ہائے عرب۔ اَشبْنَ .اَشَابَ الحُزْنُ فُلاناً: بالوں کوسفید کر دینا۔بوڑھا بنادینا۔ نَوَاصِیْ (واحد) نَاصِیَۃٌ پیشانی۔

**ترکیب**: بِالمُنیٰ، اَدرَکَ سے متعلق اور بِاَیَّامٍ اسکا عطف بِالمُنیٰ پر، اَشبْنَ ،اَیَّام کی صفت۔

عِدَاکَ تَرٰھَافِی البِلادِمَسَاعِیاً (۳۵) وَاَنتَ تَرٰھَا فِی السَّمَاءِ مَرَاقِیاً

**ترجمہ**: تیرے دشمن ان کوملک کیلئے کوشش سمجھتے ہیں اور تو انکوآسمان کیلئے زینہ سمجھتا ہے۔

**توضیح**: یعنی دشمنوں کاخیال یہ ہے کہ میرے جنگ اورلڑائی کا مقصد حدودِ سلطنت کی توسیع ہے اوردوسرے ملکوں کواپنی حکومت میں داخل کرنا ہے۔اورتو انکوشرف وبزرگی اور بلند مراتب کیلئے زینہ اورسیڑھی سمجھتا ہے کہ جن کوحاصل کرنا بغیر جنگ کے مشکل ہے۔

**حل لغات**: عِدیٰ واَعْدَاءٌ (واحد) عَدُوٌّ. دشمن۔البِلادَ (واحد) بَلَدٌ. خطۂ زمین، ملک۔مَسَاعِیْ (واحد) مَسْعیٰ. مصدر میمی۔کوشش۔ مَرَاقِی (واحد) مِرْقَاۃٌ: سیڑھی، زینہ

**ترکیب**: عِدَاکَ مبتدا، تَرَاھا خبر۔مَسَاعِیاًو مَرَاقِیاً، تَریٰ کا مفعول ثانی۔

لَبِستَ لَھَاکُدْرَالعَجَاجِ کَاَنَّمَا (۳۶) تَریٰ غَیرَصَافٍ اَنْ تَرَی الجَوَّصَافِیاً

**ترجمہ**: تونے ان لڑائیوں کیلئے سیاہ گردوغبار کولباس بنایا۔گویا کہ فضا کوصاف دیکھنا تجھے غیرصاف معلوم ہوتا ہے۔

**توضیح**: تونے غبار ہائے جنگ کواپنا لباس بنالیا ہے اسلئے غبار جنگ تجھے اچھا لگتا ہے اوراگرکبھی لڑائی نہ ہوجسکی وجہ سے فضائے آسمانی غبارآلود نہ ہوتو تجھے اچھا نہیں لگتا جیسے آدمی بغیرلباس کے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔یعنی توامام الحرب ہے اورغبار تیرالباس۔

**حل لغات**: لَبِستَ. لَبِسَ الثَّوبَ لُبْساً (س) پہننا۔کُدْر (واحد) اَکْدَر. گردآلود۔کَدِرَ کَدَرًا وکُدُوْرًا (س ن ک) مٹیالا ہونا۔العَجَاج (واحد) عَجَاجَۃٌ. گردوغبار۔صَافٍ. اسم فاعل۔ صَفَاصَفُواً (ن) صاف ہونا۔الجَوُّ. فضا۔آسمان وزمین کادرمیانی حصہ (ج) جِوَاء واَجْوَاء۔

**ترکیب**: غَیرَ صَافٍ، تَرٰی کا مفعول ثانی اور اَنْ تَرٰی . بتاویل مصدر مفعول اوّل۔ یا مفعول اوّل محذوف۔ ای تَرىَ الجَوَّ غَیرَ صَافٍ.

وقُدتَّ إِلَيهَا كُلَّ أَجرَدَ سَابِحٍ (۳۷) يُؤَدِّيكَ غَضبَانًا وَيَثنِيكَ رَاضِيًا

**ترجمہ**: تو اس کی طرف ہر ایسے کم بال والے تیز رفتار گھوڑے کو لے گیا جو تجھ کو غضب ناک ہونے کی حالت میں (میدان جنگ میں) لے جایا کرتا ہے اور خوشی کی حالت میں تجھ کو واپس لاتا ہے۔

**توضیح**: یعنی تو نے میدان کارزار کے لئے ایسے تیز رو عمدہ گھوڑے کا انتخاب کیا ہے جو انتہائی غضب اور غصہ کی حالت میں میدان جنگ میں تجھ کو پہنچاتا ہے اور شاداں وفرحاں کامیاب وکامران مالِ غنیمت کے ساتھ واپس لاتا ہے۔

**حل لغات**: قُدتَّ. قَادَالدَّابَّةَ قَوداً (ن) آگے کھینچنا۔ اَجرَدَ. کم بال والا گھوڑا (ج) جُردٌ سَابِحٌ. تیرنے والا۔ فَرَسٌ سَابِحٌ: تیز رفتار گھوڑا۔ سَبَحَ فِي الْمَاءِ سَبْحًا وسَبَاحَةً (ف) تیرنا۔ يُؤَدِّي. اَدَّى الشَّئَ: پہنچانا۔ غَضْبَان. صیغۂ صفت۔ غضبناک (ج) غَضْبىٰ وَغِضَابٌ. يَثْنِيْ. ثَنَى الشَّئَ ثَنْيًا (ض) پھیرنا۔ واپس کرنا۔

**ترکیب**: كُلَّ اَجرَدَ، قُدتَّ کا مفعول بہ۔ سَابِحٍ اس کی صفت اولیٰ، يُؤَدِّي وَيَثْنِيْ صفت ثانیہ، غَضْبَانًا اور رَاضِيًا دونوں کاف ضمیر سے حال۔

وَمُختَرَطٍ مَاضٍ يُطِيعُكَ آمِرًا (۳۸) وَيَعصِي إِذَا استَثنَيتَ اَو كُنتَ نَاهِيًا

**ترجمہ**: اور ایسی برہنہ تیز تلوار کو (لے گیا) جو حکم دینے کی حالت میں تیری اطاعت کرے اور جب تو کسی کا استثناء کرے یا (بالعموم کاٹنے سے) روکے تو وہ تیری نافرمانی کرے۔

**توضیح**: یعنی ایسی تیز تلوار کو لے کر لڑائی میں نکلا کہ جب اس کو کاٹنے کا حکم ملے تو انتہائی تیزی کے ساتھ کاٹتی چلی جائے اور اگر تو اس کو کاٹنے سے روکے یا کسی کے بارے میں کہے کہ اس کو مت کاٹ، تو تو بھی وہ کاٹنے سے نہ رکے اور دشمنوں کو ختم کر کے دم لے۔

**حل لغات**: مُختَرَطٍ۔ اسم مفعول۔ سوتی ہوئی تلوار۔ اِختَرَطَ السَّيفَ: تلوار سونتنا۔ مَاضٍ.

تلوار (ج) مَوَاضٍ. مَضَی السَّیفُ مَضَاءً (ض) کاٹنا۔ یُطِیعُ. اَطَاعَ فلانًا: اطاعت کرنا۔ آمِرًا. حکم دینے والا (ج) آمِرُونَ. اَمَرَ الشَّئیَ اَمْرًا (ن) حکم دینا۔ یَعْصِیَ. عَصٰی عِصْیَانًا (ض) نافرمانی کرنا۔ اِسْتَثْنَیْتَ: اِستَثْنَی الشئیَ: علیحدہ کرنا، حکمِ سابق سے خارج کرنا۔ نَاهِیًا. اسم فاعل (ج) نُهَاة. وَنَاهُوْنَ. نَهَاهُ عَنْ کَذَا نَهْیًا (ف) منع کرنا، روکنا۔

**ترکیب**: وَمُخْتَرِطٍ اس کا عطف اَجْرَدَ سَابِحٍ پر۔ ماضٍ، سَیْفٍ کی صفتِ ثانیہ، یُطِیعُکَ صفت ثالثہ۔ آمِرًا کاف ضمیر سے حال۔ إِذَا، یَعْصِی کا ظرف۔

**وَأَسْمَرَ ذِیْ عِشْرِیْنَ تَرْضَاهُ وَارِدًا (۳۹) وَیَرْضَاکَ فِیْ إِیْرَادِهِ الْخَیْلَ سَاقِیًا**

**ترجمہ**: اور ایسے بیس (پوروں) والے (یا بیس گز والے) گندم گوں نیزے کو (لے گیا) جنھیں تو گھاٹ پر اترنے کی حالت میں پسند کرتا تھا اور وہ تجھ سے خوش ہوجاتے جب تو ان کو گھوڑسواروں کے پاس ساقی بنا کر گھاٹ میں اتارتا۔

**توضیح**: یعنی تو جنگوں کے لئے لمبے گندم گوں نیزوں کو میدان میں لے گیا جن کی کاٹ تجھے بڑی پسند تھی اور جب وہ نیزے دشمنوں کو قتل کرکے ان کے خون سے اپنی پیاس بجھاتے اور خوب سیراب ہوکر خون پیتے تو ان کو بڑی خوشی حاصل ہوتی اور وہ تیرے شکرگذار ہوتے کہ تو نے انھیں زریں موقع عنایت کیا۔

**حل لغات**: اَسْمَرَ. گندم گوں نیزہ۔ (ج) سُمْرٌ. ذِیْ عِشْرِیْنَ. بیس پوروں والا یا بیس گز والا۔ تَرْضَاهُ. رَضِیَ الشَّئیَ وبِهٖ رِضیً (س) پسند کرنا۔ وَارِدًا. اسم فاعل۔ وَرَدَ الْمَاءَ وُرُوْدًا (ض) گھاٹ پر پانی پینے کے لئے اترنا۔ وَاَوْرَدَہ: گھاٹ پر لانا۔ الْخَیْلَ. گھوڑوں کا گروہ۔ مجازاً اسکا اطلاق گھوڑسواروں پر بھی ہوتا ہے۔ (ج) خُیُوْل. سَاقِیًا۔ پلانے والا۔ سَاقِی (ج) سَاقُوْنَ وسُقَاة.

**ترکیب**: اَسْمَرَ. ای کُلَّ رُمْحٍ اَسْمَرَ اس کا عطف بھی اَجْرَدَ سابحٍ پر۔ ذی عِشْرِیْنَ صفت ثانیہ اور تَرْضَاه صفت ثالثہ۔ وَارِدًا، تَرْضَاه کی ضمیر مفعول سے حال اور سَاقِیًا کاف

ضمیر سے حال۔ الخَیْلَ، اِیْرَاد کا مفعول بہ۔

کَتَائِبَ مَاانفَکَّتْ تَجُوْسُ عَمَائِراً (۴۰) مِنَ الْأَرْضِ قَدْ جَاسَتْ إِلَیْهَا فَیَافِیَا

**ترجمہ:** ایسے لشکروں کو (لے گیا) جو مسلسل مختلف قبیلوں کو روندتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے اس زمین سے ان قبائل تک آنے کے لئے مختلف بے آب و گیاہ صحراؤں کو طے کیا ہے۔

**توضیح:** یعنی ممدوح کا لشکر برابر دشمنوں کے قبائل سے برسرِ پیکار رہتا ہے اور ان کو لوٹنے کیلئے بے آب وگیاہ صحراؤں کو قطع کرتا ہے۔ گویا تجربہ کار، مشقت کا عادی لڑاکو لشکر تھا۔

**حل لغات:** کَتَائِبُ (واحد) کَتِیْبَۃٌ لشکر۔ مَاانفَکَّتْ۔ فعل ناقص بمعنی مَازَالَتْ۔ تَجُوْسُ جَاسَ الشَّیْئَ جَوْسًا (ن) فساد مچانا۔ انتہائی انہماک سے تلاش کرنا، روندنا۔ عَمَائِرَ (واحد) عَمَارَۃٌ. قبیلہ۔ فَیَافِی (واحد) فَیْفَاۃٌ۔ جنگل جہاں پانی نہ ہو، بے آب و گیاہ صحراء۔

**ترکیب:** کَتَائِب، کلَّ اَجْرَد اور اس کے مابعد سے بدل۔ اس لئے کہ لشکر میں مذکورہ تمام چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ یا مبتدا ہے، اور خبر محذوف ای لَکَ کَتَائِبُ۔ اِنفَکَّتْ کَتَائِبُ کی صفت۔ مِنَ الْاَرْضِ، فَیَافِیًا سے حال مقدم۔

غَزَوْتَ بِهَادُوْرَ الْمُلُوْکِ فَبَاشَرَتْ (۴۱) سَنَابِکُهَا هَامَاتِهِمْ وَالْمَغَانِیَا

**ترجمہ:** تو نے ان (لشکروں) کے ذریعہ بادشاہوں کے مکانات لوٹے اور گھوڑوں کے کھروں نے ان کی کھوپڑیوں اور گھروں کو لوٹنے کا کام انجام دیا۔

**توضیح:** یعنی لشکر اور گھوڑے کے ذریعہ تو نے بادشاہوں کے مکانات پر حملہ کرکے بادشاہوں کو قتل کیا اور ان کے مکانات کو منہدم کیا۔

**حل لغات:** غَزَوْتَ. غَزَا العَدُوَّ غَزْوًا (ن) لڑنے اور لوٹنے کے لئے دشمنوں کی طرف نکلنا دُوْرٌ (واحد) دَارٌ۔ مکان۔ بَاشَرَ الْأَمْرَ: کسی کام کو انجام دینا۔ سَنَابِکَ (واحد) سُنْبُکٌ. کھر کا کنارہ۔ هَامَاتٌ (واحد) هَامَۃٌ. کھوپڑی۔ المَغَانِی (واحد) مَغْنًی. منزل، مکان۔

**ترکیب:** هَامَاتِهِم والْمَغَانِیَا، بَاشَرَتْ کا مفعول بہ۔

وَأَنْتَ الَّذِیْ تَغْشَی الْأَسِنَّةَ أَوَّلاً (۴۲) وَتَأْنَفُ أَنْ تَغْشَی الْأَسِنَّةَ ثَانِیًا

**ترجمہ**: اور تو وہ ہے جو نیزوں کے پاس سب سے پہلے آتا ہے اور عار محسوس کرتا ہے کہ نیزوں کے پاس تو دوسرے نمبر پر آئے۔

**توضیح**: تو امام الحرب ہے اور امام سب سے آگے ہوا کرتا ہے۔ اس لئے تو عار سمجھتا ہے کہ میدان جنگ میں کسی کے بعد پہنچے۔

**حل لغات**: تَغْشٰی، غَشِیَ فلاناً غشیاناً (س) کسی کے پاس آنا۔ اَلْأَسِنَّةَ (واحد) سِنَانٌ۔ نیزہ کا بھالا۔ تَأْنَفُ. اَنِفَ مِنَ الْعَارِ اَنفاً (س) عار محسوس کرنا، ناپسند کرنا۔

**ترکیب**: اَنْتَ مبتدا، اَلَّذِی خبر۔ اَوَّلاً اور ثَانِیاً ضمیر فاعل سے حال۔

اِذَاالْهِنْدُ سَوَّتْ بَیْنَ سَیْفَیْ کَرِیْهَةٍ (۴۳) فَسَیْفُکَ فِیْ کَفٍّ تُزِیْلُ التَّسَاوِیَا

**ترجمہ**: جب ہندی باشندے جنگ کے دو تلواروں کو (خوبیِ آہن اور تیزی میں) برابر بنا دیں تو تیری تلوار ایسے ہاتھ میں ہوگی جو برابری کو ختم کردے۔

**تشریح**: یعنی دو تلوار لوہے کی عمدگی اور تیزی کے اعتبار سے اگرچہ برابر ہو لیکن بازو کے بدلنے سے دونوں کی کاٹ میں برابری ختم ہو جائے گی۔ جو تلوار تیرے ہاتھ میں ہوگی اس کی کاٹ دوسری تلوار سے زیادہ ہوگی چونکہ تو تیغ زنی میں ماہر اور استاذ ہے

**حل لغات**: اَلْهِنْدُ۔ ہندوستان، چونکہ ہندوستان کی تلوار بہت مشہور ہے اس کی کاٹ اور لوہے کی عمدگی ضرب المثل ہے اس لئے شاعر نے خصوصاً ہندوستان کا ذکر کیا۔ سَوَّتْ. سَوَّی الشَّیْءَ: درست کرنا، سیدھا کرنا۔ تَسَاوَیَا فِی کذا: ہم مثل ہونا، برابر ہونا۔ کَرِیْهَة. لڑائی کی شدت، مصیبت (ج) کَرَائِہُ. تُزِیْلُ. اَزَالَه عَنْ مَکَانه: ہٹانا۔

**ترکیب**: فَسَیْفُکَ مبتدا، فِی کَفٍّ خبر۔ تُزِیْلُ، کَفٍّ کی صفت۔

وَمِنْ قَوْلِ سَامٍ لَوْرَاکَ لِنَسْلِهٖ (۴۴) فِدَی ابنَ اَخِی نَسْلِی وَنَفْسِی وَمَالِیَا

**ترجمہ**: اگر سام بن نوح تجھ کو دیکھ لیتا تو وہ اپنی اولاد سے کہتا کہ میرے بھتیجے (کافور) پر

میری اولاد، میری جان اور میرا مال قربان ہو۔

**توضیح**: یعنی کافور کی شرافت اور علوِ مراتب کا کیا کہنا۔ اگر سام بن نوح بھی اس کی شرافت اور مراتب کو دیکھ لیتا تو وہ اس پر اپنے اور اپنے خاندان کو نیز مال کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا مشاعر نے اس شعر میں کافور کو عمدہ انداز میں بیوقوف بنایا ہے اور اس کے عیوب پر تعریض کی ہے۔

**فائدہ**: نسل انسانی دو قسم پر منقسم ہے: ایک سفید فام دوسری سیاہ فام۔ سفید فام حضرت سام بن نوح کی اولاد، اور سیاہ فام حضرت حام بن نوح کی اولاد۔ گویا نسل انسانی حضرت نوح علیہ السلام کے دو بیٹوں سام اور حام سے چلی، کافور چونکہ حبشی تھا اس لئے وہ حام کا بالواسطہ لڑکا اور سام کا بھتیجا ہوا۔

**حل لغات**: سام۔ حضرت نوح علیہ السلام کے ایک صاحبزادہ کا نام۔ نَسْل۔ اولاد، ذریت (ج) اَنْسَال۔ ابن اخی۔ بھتیجا۔ مراد کافور، چونکہ وہ سام کے بھائی حام کی اولاد ہے۔

**ترکیب**: مِنْ قَوْلِ سَامٍ خبر مقدم، فِدیٰ ابنَ اخِی مبتدا مؤخر۔ لِنَسْلِهٖ، قول سے متعلق۔

مَدًى بَلَّغَ الْأُسْتَاذَ اَقْصَاهُ رَبُّهٗ (۴۵) وَنَفْسٌ لَهٗ لَمْ تَرْضَ إِلَّا التَّنَاهِيَا

**ترجمہ**: یہ غایت ہے جس کے آخری درجہ تک استاذ کافور کو اس کے خدا نے اور اس کے اس نفس نے پہنچایا ہے جو آخری درجہ پر پہنچے بغیر راضی نہیں ہوتا۔

**توضیح**: یعنی کافور پر خدائے پاک کا خاص فضل و کرم ہے اور اس کے عالی نفس کا دَین ہے کہ وہ اتنے اونچے درجہ پر فائز ہو گیا۔ اس کے عُلُوِّ نفس کی دلیل یہ ہے کہ وہ جب تک بڑے سے بڑے عہدے کے آخری درجہ کو حاصل نہیں کر لیتا اس کو قرار نہیں آتا اور طبیعت کو خوشی نہیں ہوتی۔

**حل لغات**: مَدَی. غایت، انتہا۔ بَلَّغَهٗ اِلَيْهِ: پہنچانا۔ الاُسْتَاذُ. کافور کا لقب۔ اَقْصٰی۔ اسم تفضیل۔ زیادہ دور (ج) اَقَاصٍ. قَصَا المَكَانُ قَصْواً (ن) دور ہونا۔ التَّنَاهِي۔ انتہا کو پہنچنا۔

**ترکیب**: مَدیً. ای هُوَ مَدیً. بَلَّغَ، مَدیً کی صفت۔ رَبُّهٗ، بَلَّغَ کا فاعل اور نَفْسٌ کا عطف

اسی فاعل پر۔ لَمْ تَرْضَ ، نَفْسٌ کی صفت۔

دَعَتْهُ فَلَبَّاهَا إِلَى الْمَجْدِ وَالْعُلٰى (۴۶) وَقَدْ خَالَفَ النَّاسُ النُّفُوسَ الدَّوَاعِيَا

**ترجمہ** :اس کی ذات نے اس کو شرافت اور بلندی کی دعوت دی تو اس نے اپنی ذات کو لبیک کہا جب کہ لوگوں نے (شرافت اور بلندی کی) دعوت دینے والے نفوس کی مخالفت کی۔

**توضیح** : کافور کی شرافت اور بلندی کا سبب اس کا عالی نفس ہے ،کیوں کہ جب اس کے عالی نفس نے اس کو شرافت اور بلندی کی دعوت دی۔ تو اس نے اپنے دل کی آواز پر لبیک کہا جب کہ دوسروں نے اپنے نفس کی مخالفت کی۔ اور وجہِ مخالفت یہ ہے کہ انہیں یقین تھا کہ ہم اتنے اونچے مراتب حاصل کرنے سے عاجز ہیں اور کافور کو ان کے حصول کا یقین تھا۔

**حل لغات** :دَعَتْهُ. دَعَاهُ إِلٰى كَذَا دَعْوَةً (ن) بلانا، دعوت دینا۔ لَبّٰى الرجلَ :جواب دینا، لبیک کہنا۔ الْمَجْدُ. بزرگی (ج) اَمْجَادٌ. الْعُلٰى :بلندی، رفعت۔ خَالَفَهٗ: مخالفت کرنا۔ الدَّوَاعِيُ (واحد) دَاعِيَةٌ۔ دعوت دینے والی۔

**ترکیب**:إِلَى الْمَجْدِ وَالْعُلٰى ،دَعَتْهُ سے متعلق۔

فَأَصْبَحَ فَوْقَ الْعٰلَمِيْنَ يَرَوْنَهٗ (۴۷) وَإِنْ كَانَ يُدْنِيْهِ التَّكَرُّمُ نَائِيَا

**ترجمہ** :چنانچہ ممدوح سارے جہاں سے فوقیت لے گیا۔ اس حال میں کہ سارے جہاں والے اسے دور سمجھتے ہیں اگر چہ کرم گستری اس کو لوگوں سے قریب رکھا کرتی ہے۔

**توضیح** :یعنی ممدوح اپنی علوِ ہمت کے سبب عظمت و بزرگی میں تمام لوگوں پر فوقیت کا گیند لے گیا، اور پوری مخلوق پر اس کو برتری حاصل ہوگئی۔ لوگ اس کو اس کے تواضع اور کرم گستری کی بنا پر اپنے سے قریب سمجھتے ہیں اور مراتب و معالم میں اپنے سے بہت اونچا سمجھتے ہیں۔

**حل لغات** :اَصْبَحَ بمعنی صَارَ۔ الْعَالَمِيْنَ (واحد) عَالَمٌ، ساری مخلوق۔ مَا سوی اللہ۔ يُدْنِي

اَدْنىٰ اِدْنَاءً: قریب کرنا۔ التَّكَرُّمُ . شریف ہونا، بزرگ ہونا۔ نَائِيًا. اسم فاعل۔ دور۔ نَاٰی عَنْهُ نَأْيًا (ف) دور ہونا۔

**ترکیب**: فَوْقَ الْعَالَمِيْنَ ، أَصْبَحَ کی خبر، نَائِيًا، يَرَوْنَ کا مفعول ثانی اور ضمیر مفعول اول۔ التكرُّمْ ، يُدْنِي کا فاعل۔

## تمت بالخیر
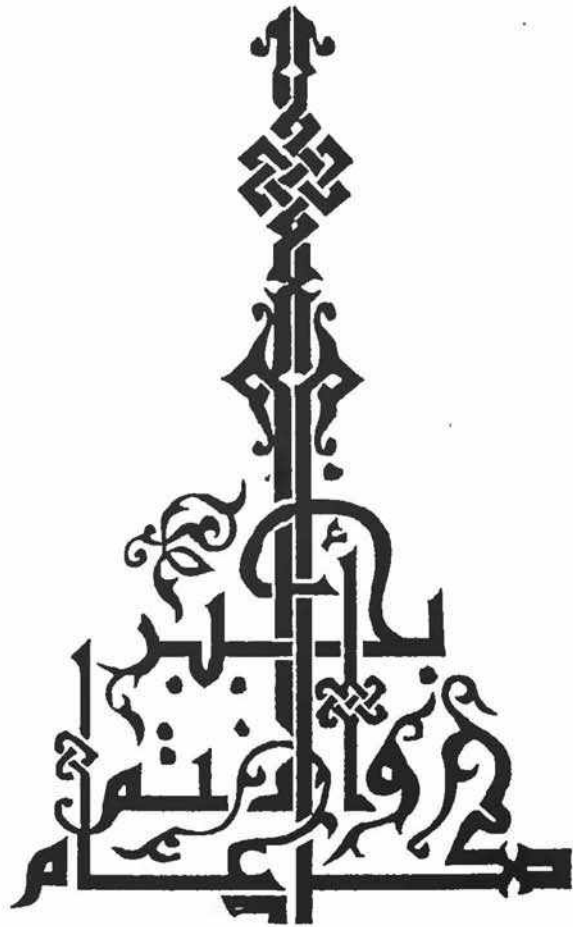
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# شارح کی زندگی پر ایک طائرانہ نظر

از: محمد زاہد ناصری القاسمی

تمام مذاہب میں خدائے وحدہ لاشریک لہ کے نزدیک جو مذہب پسندیدہ ہے اور جو تمام مذاہب کے لئے ناسخ ہے وہ ''اسلام'' ہے۔ اللہ پاک کے بے شمار بندے اس دین متین کی نشرواشاعت میں مصروف ومشغول اور سرگرم عمل ہیں؛ انہی خوش نصیبوں میں استاذِ محترم، مربیٔ جلیل جناب مولانا مفتی اقبال صاحب قاسمی (زیدمجدہ) بھی ہیں، جنھیں اللہ پاک نے اسم بامسمّٰی بنایا اور جن سے، اس ذرّۂ کمتر کو اپنی آخری کتاب ''قرآن کریم'' کا ترجمہ، فقہ حنفی کی شہرۂ آفاق کتاب ''ہدایہ'' (ثانی)، قطبی، سلم العلوم اور میبذی وغیرہ کتابیں پڑھنے کے شرف سے نوازا؛ اس لئے حضرت الاستاذ کی اب تک کی اس مختصر سی زندگی پر روشنی ڈالنے کو اپنے لیے باعثِ سعادت سمجھتا ہوں؛ تاکہ یہ احقر کے لیے اور درس عبرت کے متلاشی حضرات کے لیے ''راہ نما'' ثابت ہو۔

**پیدائش**: آپ کی پیدائش بہار کے ایک زرخیز ضلع ''بانکا'' (بھاگلپور) کی ایک چھوٹی سی بستی (کرہریا) میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام: حاجی محمد واعظ الدین اور دادا کا نام: حاجی محمد حسین (مرحوم) ہے خدا کے فضل وکرم سے آپ کے والدین ابھی باحیات ہیں؛ کچھ سالوں قبل اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد محترم کو حج کی دولت سے سرفراز فرمایا تھا اور اس سال آپ کی والدہ کو بھی، آپ کے برادر محترم حافظ وقاری عبدالجبار صاحب کی معیت میں حج کی سعادت نصیب ہوئی؛ آپکے والد محترم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گذار ہیں اور آپ کی والدہ تو انتہائی شریف اور پارساعورت ہیں۔

آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ: جب ''مفتی صاحب'' کی ولادت ہوئی اور آپ کو آپ کے دادا کے پاس پیش کیا گیا تو انہوں نے پیشین گوئی کرتے ہوئے کہا تھا کہ: میرا یہ پوتا عالم اور حافظ بنے گا۔ چنانچہ آپ کے دادا کی بات سچ ثابت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو عالم اور حافظ کے ساتھ ساتھ قاری، اور مفتی بھی بنایا۔

**تعلیم کی ابتداء اور فراغت**: آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز میرٹھ کی ایک بستی ''ہرّہ'' کے ''مدرسہ تعلیم القرآن'' میں کیا اور وہیں ''حفظ قرآن'' قاری مولانا عبدالحکیم صاحب کے پاس کیا۔

اس کے بعد فارسی تا عربی پنجم مغربی یوپی کے مشہور دینی ادارہ ''جامعہ عربیہ خادم الاسلام'' ہاپوڑ میں پڑھی؛ چنانچہ حضرت الاستاذ نے فرمایا کہ: ہاپوڑ کے تمام اساتذہ کی بے انتہا عنایات مجھ پر رہیں اور انہی کی بدولت آج میں کسی لائق ہوا ہوں۔

**علمی تعلیم و تربیت:** لیکن حضرت مفتی مقصود عالم صاحب کی عنایات اور شفقتیں اوروں سے کچھ زیادہ ہی رہیں اور اب تک ہیں؛ انہوں نے میری علمی و عملی دونوں اعتبار سے تربیت کی۔ وہ عالم و فاضل اور مفتی ہیں۔ عربی زبان انہوں نے حضرت مولانا وحید الزماں کیرانوی (نور اللہ مرقدہ) سے حاصل کی، جن کی وجہ سے ان کو عربی میں یدِ طولیٰ حاصل ہے؛ پورے سال درس و تدریس کے ذریعہ طلبہ میں اور تبلیغ کے ذریعہ امت میں اصلاح کا کام کرتے ہیں، اس طرح ان کا فیض طالبین اور غیر طالبین سب کو پہنچ رہا ہے۔ خدا مزید ان کا فیض عام کرے آمین.

پھر برصغیر کی سب سے بڑی یونیورسٹی، ازہرِ ہند، مادرِ علمی ''دار العلوم دیوبند'' تشریف لے گئے اور وہاں افتاء تک کی تعلیم پورے شوق و رغبت اور محنت و لگن کے ساتھ حاصل کی۔ دار العلوم دیوبند میں جن اساتذہ سے آپ نے استفادہ کیا ان میں سے ایک مولانا عبد الخالق صاحب سنبھلی ہیں۔ ان کے متعلق آپ نے فرمایا کہ: ''یہ کتاب جس کتاب کی شرح ہے؛ یعنی دیوان متنبیؒ میں نے دار العلوم دیوبند کے مایۂ ناز استاذ، عربی اردو کے ادیب اور نحو وصرف کے امام حضرت مولانا عبد الخالق صاحب سنبھلی سے پڑھی ہے۔ حضرت مولانا کا اندازِ درس بہت نرالا تھا؛ ان کی ہر بات مقفیٰ مسجع، الفاظ شستہ و شائستہ اور کلمات نپے تلے ہوتے تھے؛ دوران درس اشعار کا تانتا بندھا رہتا تھا، لب و لہجہ ادیبانہ اور چہرہ مسکراتا''۔ حضرت الاستاذ کی فراغت دار العلوم سے ۱۴۱۲ھ میں ہوئی۔

**حضرت قاضی صاحبؒ کی خدمت میں:** یہاں کے بعد ۱۴۱۴ھ میں آپ ''تخصص فی الفقہ'' کے لئے فقیہ العصر، بوحنیفۂ وقت، بیدار مغز، مدبّر و مفکر، اتحاد ملت کے علم بردار، تعصب و تنگ نظری اور مسلکی گروہ بندی سے ماوراء، قاضی القضاۃ، نائب امیر شریعت (بہار، اڑیسہ جھارکھنڈ) اور اسلامک فقہ اکیڈمی کے مؤسس حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب قاسمی (نور اللہ مرقدہ) کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے؛ چوں کہ آپ ذہین اور حاضر جواب تھے؛ اس لئے آپ بہت جلد حضرت قاضی صاحبؒ کے نورِ نظر بن گئے۔

ایک مرتبہ حضرت الاستاذ سے ہم نے درخواست کی کہ: حضرت قاضی صاحبؒ کی تربیت کا کیا انداز تھا؟ آپ نے پٹنہ میں کتنے سال تعلیم حاصل کی؟ اور آپ ''مدرسہ اسلامیہ'' کب اور کس طرح

تشریف لائے؟اس سلسلہ میں کچھ فرمائیں۔تو آپ نے فرمایا کہ:"حضرت قاضی صاحبؒ کی نگرانی میں رہ کر میں نے بہت کچھ دیکھا اور سیکھا،ان کی خدمت میں فقہ اور اصولِ فقہ،حدیث اور فنِ اسماء الرجال میں وہ کتابیں دیکھنے اور پڑھنے کو ملیں کہ جن کے نام سے کان نا آشنا تھے۔حضرت فقیہ الاسلامؒ ـــــ کہ جنھوں نے علمی دنیا میں ہلچل مچا رکھی تھی اور اصحابِ علم وفضل سے اپنا لوہا منوالیا تھا ـــــ سے براہ راست استفادہ کا موقع ملا۔اس سے قبل ہم حنفی المسلک کتابوں میں دوسرے ائمہ کے مسالک پڑھا کرتے تھے؛وہاں پہنچنے کے بعد خود ائمہ اور انکے متبعین کی تصانیف کے مطالعہ کا موقعہ ملا، جس سے تحقیق کا ذوق بیدار ہوا۔"

**حضرت قاضی صاحبؒ کی لائبریری** :اور حضرت قاضی صاحبؒ کی لائبریری کے متعلق فرمایا کہ:"حضرت قاضی صاحبؒ چونکہ علم کے سمندر،علم اور کتابوں کے دل دادہ اور قدر شناس تھے؛ اس لیے ایام طالب علمی ہی سے کتابوں کو جمع کرنا شروع کر دیا تھا؛چنانچہ جب ہم ۱۹۹۳ء میں "امارتِ شرعیہ،پٹنہ" پہنچے تو دیکھا کہ حضرت قاضی صاحبؒ کی ایک بہت بڑی لائبریری ہے،جس میں ہر فن کی جدید وقدیم وہ ساری کتابیں موجود ہیں،جو اس فن میں "امہات الکتب" شمار کی جاتی ہیں اور جن کی حیثیت سند کی ہے؛خصوصاً تفسیر،حدیث،فن اسماء الرجال،فقہ اور اصول فقہ علی المذاہب الاربعہ سے متعلق کتابیں خوبصورت،دیدہ زیب،عمدہ طباعت اور خوش منظر ٹائٹل کے ساتھ گودریج کی الماری میں حسن سلیقہ کے ساتھ رکھی ہوئی ہیں،ہر الماری میں شیشہ فٹ ہے،جس سے ساری کتابیں دور ہی سے بڑی خوش نما معلوم ہوتی ہیں،ہر کتاب کا حسن جاذبِ قلب ونظر ہے؛دل چاہتا کہ ساری ہی کتاب کا مطالعہ کرلوں؛لیکن ۔

عمرِ نوح چاہیے اس بحرِ بیکراں کے لیے

اس دو سالہ عرصہ میں کافی کتابوں کا مطالعہ کیا،وہ لائبریری ہم لوگوں کے مصرف میں تھی اور شب وروز مطالعہ کی آسانی تھی،انہی کی خدمت اقدس میں رہ کر کچھ لکھنے کا سلیقہ آیا؛وہ بار بار مختلف موضوعات پر مقالے لکھوایا کرتے تھے،"اسلامک فقہ اکیڈمی" سے جاری ہونے والے سوالوں کا جواب لکھواتے اور اس پر تحقیقی مقالے پیش کرنے کو کہتے۔الحمد للہ چھٹے سمینار سے تیرہویں سیمینار تک،تمام سمیناروں میں شرکت کا موقع ملتا رہا۔جب وہاں (امارت شرعیہ میں) دو سال مکمل ہو گئے تو خود حضرت قاضی صاحبؒ نے اپنی تحریر سے یہاں (مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواره،دربھنگہ) شعبۂ عربی کے علیا درجہ میں میری تقرری کی،اس وقت سے تاحال یہیں درس وتدریس میں مشغول ہوں"۔

ماشاء اللہ آپ چھ بھائی اور پانچ بہنیں ہیں، آپ سے بڑے حافظ وقاری عبدالجبار صاحب اور مولانا قاری مختار احمد صاحب قاسمی ہیں جبکہ آپ سے چھوٹے بھائی مولانا محمد منہاج الدین صاحب قاسمی، مفتی محمد شمشاد صاحب قاسمی اور مولوی حافظ محمد نوشاد صاحب واعظی ہیں؛ سب کے سب کسی نہ کسی مدرسہ سے منسلک ہیں اور بہنیں بھی پڑھی لکھی اور دیندار ہیں؛ اللہ پاک ان سب سے دین کی خدمت لیتا رہے آمین۔

آپ ہی کے قلم سے "دیوانِ حماسہ" کے "باب الادب" کی ایک بہترین شرح "تحفۃ العرب" کے نام سے شائع ہو چکی ہے، جس سے طلبۂ مدارس اسلامیہ بھرپور استفادہ کر رہے ہیں اور یہ ایک دوسری شرح ہے جو "توضیح القصائد المنتخبہ" کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ حضرت الاستاذ کا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھے، ان کے علم وعمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کی تمام شروحات اور دینی خدمات کو شرف قبولیت سے نواز کر ان کا نفع عام فرمائے آمین۔

## رائے گرامی

**از: حضرت مولانا مختار احمد صاحب دامت برکاتہم / استاذ جامعہ خادم الاسلام ہاپوڑ**

امابعد! یہ امر مخفی نہیں کہ درس نظامی کا نصابِ تعلیم ایک بے نظیر نصاب ہے؛ مجموعی طور پر اسکا کوئی بدل ذخیرۂ نصاب میں بہت مشکل ہے؛ صلاحیت کو مثل "کوہ ہمالہ" بنانے کیلئے اکابر نے ایسا نصاب مرتب کیا؛ اسی کی ایک کڑی "دیوانِ متنبی" ہے جسکی عمدہ شرح برادر مکرم حضرت مفتی محمد اقبال صاحب نے کی ہے؛ جنہوں نے از ابتداء تا انتہا تمام ساتھیوں میں اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے جو مفتی صاحب کے علمی صلاحیت واستعداد پر مہر تصدیق ہے۔ اللہ تعالیٰ "توضیح القصائد المنتخبہ" کو قبولیت سے نوازے اور مؤلف کو جزائے خیر دے آمین۔

**ناقل: محمد نوشاد بن واعظ بانکوی**

۲۱ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ